بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر، کتاب الدعاء، کتاب فضل القرآن، کتاب العشرہ

ترجمہ اصول کافی جلد پنجم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ، کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد ۲ کراچی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ---------- قریشی آرٹ پریس

کتابت ---------- سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ---------- ۱۸۰ روپے

اشاعت ---------- جولائی ۲۰۰۳ء

فہرست مضامین

کتاب الایمان والکفر (۱)

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱-	المرجون لامر اللہ	۳۰۱	۱
۲-	اصحاب اعراف	۳۰۲	۲
۳-	اصناف اہلِ خلاف	۳۰۳	۳
۴-	مؤلفۃ القلوب	۳۰۴	۶
۵-	ذکر منافقین وضلال اور ابلیس کی دعوت	۳۰۵	۸
۶-	اس آیت کے متعلق بعض لوگ عبادت کنارے پر کرتے ہیں۔	۳۰۶	۹
۷-	سبب مومن کا کافر ہو جانا	۳۰۷	۱۱
۸-	نادر	۳۰۸	۱۳
۹-	ثبوتِ ایمان	۳۰۹	۱۳
۱۰-	عاریتی ایمان	۳۱۰	۱۵
۱۱-	عارضی اور مستقل ایمان کی علامت	۳۱۱	۱۸
۱۲-	سہو قلب	۳۱۲	۱۹
۱۳-	ظلمت قلب منافق	۳۱۳	۲۱
۱۴-	دل کی حالت یکساں نہ رہنا	۳۱۴	۲۲
۱۵-	وسوسہ اور حدیثِ نفس	۳۱۵	۲۴
۱۶-	گناہوں کا اعتراف	۳۱۶	۲۶
۱۷-	ستر عیوب	۳۱۷	۲۸
۱۸-	قصد نیکی و بدی	۳۱۸	۲۹
۱۹-	توبہ	۳۱۹	۳۱
۲۰-	گناہوں سے استغفار	۳۲۰	۳۷
۲۱-	آدمؑ کی توبہ	۳۲۱	۴۰
۲۲-	آلودگی گناہ	۳۲۲	۴۲
۲۳-	گناہ کی تین قسمیں	۳۲۳	۴۴
۲۴-	گناہ کی سزا میں تعجیل	۳۲۴	۴۶
۲۵-	گناہوں کی توضیح	۳۲۵	۵۰
۲۶-	نادر	۳۲۶	۵۱
۲۷-	"	۳۲۷	۵۲
۲۸-	خدا عمل کرنے والے کے صدقے میں عمل نہ کرنیوالے کی بلا رد کرتا ہے	۳۲۸	۵۴
۲۹-	ترک گناہ توبہ سے آسان ہے	۳۲۹	۵۵
۳۰-	رفتہ رفتہ عذاب	۳۳۰	۵۵
۳۱-	محاسبہ عمل	۳۳۱	۵۷
۳۲-	عیب جوئی	۳۳۲	۶۶
۳۳	مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا	۳۳۳	۶۷
۳۴	توبہ کے بعد عملِ باطل نہ ہونا چاہیئے	۳۳۴	۶۸
۳۵	بلا سے معافی دیئے ہوئے	۳۳۵	۶۹
۳۶	جن چیزوں سے امت رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا۔	۳۳۶	۷۰
۳۷	ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں۔	۳۳۷	۷۱

کتاب الدعا (۲)

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۳۸	فضیلت دعا	۱	۷۵

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۳۹۔	دعا مومن کا ہتھیار ہے	۲	۷۷
۴۰۔	دعا رد بلا و قضا ہے	۳	۷۹
۴۱۔	دعا شفاء امراض ہے	۴	۸۱
۴۲۔	جس کی دعا قبول ہوئی	۵	۸۱
۴۳۔	الہام دعا	۶	۸۲
۴۴۔	دعا میں تقدم	۷	۸۳
۴۵۔	دعا پر یقین	۸	۸۴
۴۶۔	دعا میں رجوع قلب	۹	۸۵
۴۷۔	دعا میں الحاح و زاری	۱۰	۸۶
۴۸	وقت دعا اور ذکر حاجت	۱۱	۸۸
۴۹	دعا کا اخفاء	۱۲	۸۹
۵۰۔	اوقات و حالات و قبولیت دعا	۱۳	۸۹
۵۱۔	رغبت خواہش	۱۴	۹۲
۵۲۔	بکاء	۱۵	۹۵
۵۳۔	ثناء الٰہی قبل دعا	۱۶	۹۸
۵۴۔	اجتماعی دعا	۱۷	۱۰۲
۵۵۔	مومنین کو دعا میں شریک کرنا۔	۱۸	۱۰۳
۵۶۔	سبب تاخیر اجابت دعا	۱۹	۱۰۳
۵۷۔	محمدؐ و آل محمدؐ پر درود	۲۰	۱۰۷
۵۸۔	ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے۔	۲۱	۱۱۳
۵۹۔	ذکر خدا کثرت سے کرنا۔	۲۲	۱۱۷
۶۰۔	بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی	۲۳	۱۲۰
۶۱۔	ذکر خدا میں مشغولیت	۲۴	۱۲۰
۶۲۔	ذکر خدا خفیہ کرنا۔	۲۵	۱۲۱
۶۳۔	اللہ عزّ وجل کا ذکر غافلین میں	۲۶	۱۲۲
۶۴۔	تمجید و تمجید	۲۷	۱۲۳
۶۵۔	استغفار	۲۸	۱۲۵
۶۶۔	تسبیح، تہلیل و تکبیر	۲۹	۱۲۷
۶۷۔	اپنے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا	۳۰	۱۲۹
۶۸۔	کس کی دعا قبول ہوتی ہے	۳۱	۱۳۲
۶۹۔	کس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔	۳۲	۱۳۴
۷۰۔	دشمن کے لئے بددعا	۳۳	۱۳۶
۷۱۔	مباہلہ	۳۴	۱۳۸
۷۲۔	تمجید باری	۳۵	۱۴۱
۷۳۔	جو لا الٰہ الا اللہ کہے	۳۶	۱۴۳
۷۴۔	جس نے لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا	۳۷	۱۴۴
۷۵۔	جس نے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ وحدہٗ وحدہٗ کہا۔	۳۸	۱۴۴
۷۶۔	دس بار لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہٗ کہنا	۳۹	۱۴۵
۷۷۔	اشھد انّ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔	۴۰	۱۴۶
۷۸۔	ہر روز دس بار یہ کلمات پڑھے	۴۱	۱۴۶
۷۹۔	یا اللہ دس بار کہنا	۴۲	۱۴۷
۸۰۔	لا الٰہ الا اللہ حقّاً حقّاً کہنا	۴۳	۱۴۷
۸۱۔	یا رب یا رب کہنا	۴۴	۱۴۸
۸۲۔	خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہنا	۴۵	۱۴۸
۸۳۔	ماشاءُ اللہ کہنا	۴۶	۱۴۹
۸۴۔	استغفر اللہ کہنا	۴۷	۱۵۰
۸۵۔	صبح و شام کی دعا	۴۸	۱۵۰
۸۶۔	سوتے اور جاگتے وقت کی دعا	۴۹	۱۷۰

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۸۷۔	گھر سے نکلتے وقت کی دعا	۵۰	۱۷۶
۸۸۔	نماز سے قبل کی دعا	۵۱	۱۸۲
۸۹۔	دعا بعد نماز	۵۲	۱۸۴
۹۰۔	دعائے رزق	۵۳	۱۹۲
۹۱۔	دعا ادائے قرض	۵۴	۱۹۷
۹۲۔	دعا برائے دفع کرب وغم	۵۵	۱۹۹
۹۳۔	دعائے امراض	۵۶	۲۱۲
۹۴۔	حرز و تعویذ	۵۷	۲۱۸
۹۵۔	قرآن پڑھتے وقت کی دعا	۵۸	۲۲۵
۹۶۔	دعائے حفظ قرآن	۵۹	۲۲۸
۹۷۔	دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے	۶۰	۲۳۱

کتاب فضل القرآن (۳)

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۹۸۔	فضل القرآن	۱	۲۶۰
۹۹	فضیلت حامل قرآن	۲	۲۷۰
۱۰۰	تعلیم قرآن	۳	۲۷۴
۱۰۱	حفظ قرآن	۴	۲۷۵
۱۰۲	قرأت قرآن	۵	۲۷۸
۱۰۳	وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے	۶	۲۷۹
۱۰۴	ثواب قرأتِ قرآن	۷	۲۸۰
۱۰۵	قرآن کا پڑھنا مصحف میں	۸	۲۸۳
۱۰۶	ترتیل قرآن خوش الحانی سے	۹	۲۸۵
۱۰۷	قرآن کی قرأت سن کر بیہوش ہو جانا	۱۰	۲۸۸
۱۰۸	قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے	۱۱	۲۸۹
۱۰۹	قرآن اسی زبان میں بلند ہوگا جس میں نازل ہوا	۱۲	۲۹۲
۱۱۰۔	فضیلت قرآن	۱۳	۲۹۳
۱۱۱۔	النوادر	۱۴	۳۰۳

کتاب العشرہ (۴)

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱۱۲۔	معاشرہ کے لئے واجب	۱	۳۱۴
۱۱۳۔	حسن المعاشرت	۲	۳۱۶
۱۱۴۔	دوستی و مصاحبت	۳	۳۱۸
۱۱۵۔	جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے	۴	۳۲۰
۱۱۶۔	لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی	۵	۳۲۴
۱۱۷۔	اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا	۶	۳۲۶
۱۱۸۔	تسلیم	۷	۳۲۷
۱۱۹۔	جس کے لئے ابتداء با اسلام مکروہ ہے	۸	۳۳۰
۱۲۰۔	جماعت کے لئے ایک سلام کافی ہے اور ایک ہی جواب کافی ہے۔	۹	۳۳۲
۱۲۱۔	عورتوں پر سلام	۱۰	۳۳۲
۱۲۲۔	مسلمانوں کے علاوہ دوسروں پر سلام کرنا	۱۱	۳۳۳
۱۲۳۔	مکاتب اہل ذمہ	۱۲	۳۳۷
۱۲۴۔	چشم پوشی	۱۳	۳۳۸
۱۲۵۔	نادر	۱۴	۳۳۹
۱۲۶۔	چھینکنے والے کے لئے دعا	۱۵	۳۴۰
۱۲۷۔	سفید بالوں والے مسلمان کی عزت کرنا	۱۶	۳۴۸
۱۲۸۔	مردم کریم کی عزت	۱۷	۳۵۰
۱۲۹۔	آنے والے کا حق	۱۸	۳۵۱
۱۳۰۔	مجالس میں راز داری	۱۹	۳۵۱
۱۳۱۔	سرگوشی	۲۰	۳۵۲
۱۳۲۔	طریقہ نشست	۲۱	۳۵۴

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱۳۳	تکیہ لگانا	۲۲	۲۵۵	۱۳۸	باہم خط و کتابت	۲۷	۳۶۸
۱۳۴	مزاح اور ہنسی	۲۳	۳۵۶	۱۳۹	النوادر	۲۸	۳۶۸
۱۳۵	ہمسایہ کا حق	۲۴	۳۶۱	۱۴۰	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کی تاکید	۲۹	۳۷۱
۱۳۶	حد الجوار	۲۵	۳۶۶	۱۴۱	مکتوب کاغذ جلانے کی نہی	۳۰	۳۷۳
۱۳۷	اپنے مصاحب اور ہم سفر کا حق	۲۶	۳۶۶				

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تین سو ایک واں باب

المرجون لامر اللہ

((بَابُ)) ۳۰۱

✿(اَلْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ)✿

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ « وَ آخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ » قَالَ : قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَ جَعْفَرٍ وَ أَشْبَاهِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ؛ ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللهَ وَ تَرَكُوا الشِّرْكَ وَ لَمْ يَعْرِفُوا الْإِيمَانَ بِقُلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ ، وَ لَمْ يَكُونُوا عَلَى جُحُودِهِمْ فَيَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ .

۱۔ زرارہ سے مروی ہے۔ آیہ" اور دوسرے لوگ امر الٰہی کے امیدوار ہیں کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالتِ شرک حمزہؓ و جعفرؓ اور ان جیسے دیگر مومنین کو قتل کیا۔ پھر وہ مسلمان ہوگئے اور توحید کو ماننے لگے شرک چھوڑ دیا لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا جس سے وہ مومن خالص بن جاتے اور جنّت ان پر واجب ہو جاتی، اور نہ وہ انکار ربوبیت پر باقی رہے کہ دوزخ واجب ہوتی، پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : الْمُرْجَوْنَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَ جَعْفَرٍ وَ أَشْبَاهِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللهَ وَ تَرَكُوا الشِّرْكَ وَ لَمْ يَكُونُوا يُؤْمِنُونَ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَ لَمْ يَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ .

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

تین سو دوواں باب

اصحابِ اعراف

(بَابُ) ۳۰۲

☆(اَصْحَابِ الْاَعْرَافِ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ جَمِيعاً ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا تَقُولُ فِي
أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنُونَ أَوْ كَافِرُونَ إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا
النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ . فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا
دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ
حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ . فَقُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ
أَوْمِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ فَقَالَ : اتْرُكْهُمْ حَيْثُ تَرَكَهُمُ اللهُ ، قُلْتُ : أَفَتُرْجِئُهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ أُرْجِئُهُمْ كَمَا
أَرْجَأَهُمُ اللهُ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ وَلَمْ يَظْلِمْهُمْ . فَقُلْتُ :
هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ
يَا زُرَارَةُ إِنَّنِي أَقُولُ : مَا شَاءَ اللهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللهُ ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبِرْتَ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلَتْ عَنْكَ
عُقَدُكَ .

۲۔ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اصحابِ اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ مومن ہوں گے یا کافر، اگر مومن ہوں گے تو جنت میں جائیں گے۔ کافر ہیں تو دوزخ میں۔ فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہوں گے نہ کافر، اگر مومن ہوتے تو اور مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جاتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے۔ بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ان کے اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہوگا

میں نے کہا وہ اہل جنت سے ہوں گے یا اہل نار سے، فرمایا ان کو چھوڑ دو جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ان کے متعلق بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنایا ہے۔ اگر چاہے گا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا نہ چاہے گا تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب، اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا، کیا کافر جنت میں جائے گا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو دوزخ میں صرف کافر ہی جائیں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ چاہے گا۔ اے زرارہ میں کہتا ہوں ماشاء اللہ مگر تم نہیں کہتے ماشاء اللہ۔ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہوگے تو اس خیال سے پلٹو گے۔ جتنی معلومات بڑھے گی اتنے ہی تمہارے عقدے حل ہوتے جائیں گے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : «الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَ آخَرَ سَيِّئاً» فَأُولَئِكَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ يُحْدِثُونَ فِي إِيمَانِهِمْ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي يَعِيبُهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ يَكْرَهُونَهَا فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جن لوگوں نے اپنے اعمال صالحہ کو سیئات سے مخلوط کر لیا ہے وہ ایسے مومن ہیں جنھوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کے لئے عیب ہیں اور وہ ان کو مکروہ جانتے ہیں ممکن ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرے۔

تین سو تین واں باب

اصناف اہل خلاف

(بَابٌ) ۳۰۳

(فِي صُنُوفِ أَهْلِ الْخِلَافِ وَذِكْرِ الْقَدَرِيَّةِ وَالْخَوَارِجِ وَالْمُرْجِئَةِ وَأَهْلِ الْبُلْدَانِ)

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْقَدَرِيَّةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْخَوَارِجَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِئَةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِئَةَ قَالَ : قُلْتُ : لَعَنْتَ هَؤُلَاءِ مَرَّةً مَرَّةً وَلَعَنْتَ هَؤُلَاءِ مَرَّتَيْنِ ؟ قَالَ : إِنَّ هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ : إِنَّ قَتَلَتَنَا مُؤْمِنُونَ فَدِمَاؤُنَا مُتَلَطِّخَةٌ بِثِيَابِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . إِنَّ اللَّهَ حَكَى عَنْ قَوْمٍ فِي كِتَابِهِ : «أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّى يَأْتِيَ

يَقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ» قَالَ: كَانَ بَيْنَ الْقَاتِلِينَ وَالْقَائِلِينَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ فَأَلْزَمَهُمُ اللهُ الْقَتْلَ بِرِضَاهُمْ مَا فَعَلُوا.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا لعنت کرے قدریہ فرقہ پر، خدا لعنت کرے خارجیوں پر، خدا لعنت کرے مرجیہ پر، خدا لعنت کرے مرجیہ پر۔ میں نے کہا آپ نے پہلے دو پر صرف ایک بار لعن کی اور مرجیہ پر دو بار، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے مقتول مومن ہیں اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے اَٹے رہیں گے اور خدا نے اپنی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا کہ انھوں نے کہا، ہم رسولؐ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائیں جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اے رسولؐ! تم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے رسولؐ معجزات لے کر آ چکے ہیں اور جو تم نے کہا۔ وہ معجزہ دکھایا۔ پھر تم نے (یعنی تمہارے اسلاف نے) ان کو قتل کیوں کیا۔ اگر سچے ہو تو جواب دو۔ اور حضرت نے فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

توضیح: قدریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا خالق خود اپنی ذات سے ہے ہر کام میں اسی کی تدبیر کو دخل ہے اور اس کو اپنے فعل پر مستقلاً قدرت ہے خدا کے ارادہ مشیت اور قضا و قدر کو دخل نہیں۔

خوارج: کہتے ہیں امام کا وجود کسی زمانہ میں ضروری نہیں اور یہ کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کبیرہ کرے تو وہ کافر ہے۔

مرجیہ: کہتے ہیں کہ ایمان تام ہے ماجاء بہ النبیؐ کی تصدیق کا، اعمال قلب و دیگر اعضاء کو ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَكَمِ بْنِ حَكِيمٍ، وَحَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مَا هُمْ؟ فَقُلْتُ: مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ، فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِي لَا تَعْبُدُ اللهَ عَلَى شَيْءٍ.

۲۔ ابن مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا۔ بصرہ والوں کا کیا مذہب ہے۔ میں نے کہا وہ مرجیہ، قدریہ اور حروریہ (خارجی) ہیں۔ فرمایا ان کافر اور مشرک ملتوں پر جنھوں نے کسی صورت خدا کی عبادت نہیں کی، خدا کی لعنت ہو۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ

ابْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَهْلُ الشَّامِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الرُّومِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَهْلُ مَكَّةَ يَكْفُرُونَ بِاللهِ جَهْرَةً .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اہلِ شام بدترہیں رومیوں سے اور اہلِ مدینہ بدتر ہیں اہلِ مکہ سے اور اہلِ مکہ کفر کرتے ہیں۔ ظاہر بظاہر (غالباً یہ کلام زمانہ بنی اُمیہ سے متعلق ہے کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور بباطن دلوں میں کفر چھپائے ہوئے تھے اور منافق کفار سے بدتر ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کی تہہ میں ہے یہ لوگ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے) ۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو اس امر پر کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقاً بدتر ہیں کفار سے جیساکہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور ان شہروں کے باشندوں کے درمیان جو فرق ہے وہ ان کے رسوخ کے لحاظ سے ہے مذہب باطل میں یا یہ کہ اکثر مخالفین ان زمانوں میں ناصب تھے اہلِ بیتؑ سے منحرف ، خاص کر کے مدینہ اور شام والے جو مختلف تھے شقاوت میں اور ناصبی ... میں اور یہ ظاہر ہے کہ ناصبی ہونا کافر ہونے سے زیادہ بُرا ہے اور اہلِ مکہ تو اس زمانہ میں عداوتِ اہلِ بیت میں پیش پیش تھے اور ایک گروہ ان میں کا آج تک [illegible] ان کی سب سے بڑی [illegible]

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لَيَكْفُرُونَ بِاللهِ جَهْرَةً وَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخْبَثُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، أَخْبَثُ مِنْهُمْ سَبْعِينَ ضِعْفاً .

۴۔ ابوبصیر نے اماموں میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ اہلِ مکہ کفر کرتے ہیں اللہ سے ظاہر بظاہر اور اہلِ مدینہ ان سے ستر گنا زیادہ خبیث ہیں۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَهْلُ الشَّامِ شَرٌّ أَمْ [أَهْلُ] الرُّومِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الرُّومَ كَفَرُوا وَلَمْ يُعَادُونَا وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَفَرُوا وَعَادُونَا .

۵۔ ابوبکر حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا شامی بدترین آدمی ہیں یا رومی فرمایا رومی کافر ہیں مگر ہمارے دشمن نہیں اور شامیوں نے کفر اختیار کیا اور ہم سے عداوت کی۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تُجَالِسُوهُمْ - يَعْنِي الْمُرْجِئَةَ - لَعَنَهُمُ اللهُ وَلَعَنَ [اللهُ] مِلَلَهُمُ الْمُشْرِكَةَ

الَّذِينَ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ.

٢۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے ان کے (مرجیہ) کے پاس نہ بیٹھو۔ خدا ان پر اور ان کے شرک والے مذہب پر لعنت کرے یہ لوگ کسی صورت میں بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

تین سو چاروں باب

مولفۃ القلوب

(بَابُ) ٣٠٤

(الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ)

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ جَمِيعاً، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ [مَنْ يُعْبَدُ] مِنْ دُونِ اللهِ وَلَمْ تَدْخُلِ الْمَعْرِفَةُ قُلُوبَهُمْ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَتَأَلَّفُهُمْ وَيُعَرِّفُهُمْ لِكَيْمَا يَعْرِفُوا وَيُعَلِّمُهُمْ.

١۔ زرارہ نے بیان کیا کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کو ایک مانا اور اللہ کے غیر کی عبادت ترک کی لیکن رسولؐ کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہ ہوئی۔ رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے تاکہ وہ معرفت حاصل کریں اور ان کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

٢۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ» قَالَ: هُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُمْ فِي ذٰلِكَ شُكَّاكٌ فِي بَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَاءِ لِكَيْ يَحْسُنَ إِسْلَامُهُمْ وَيَثْبُتُوا عَلَى دِينِهِمُ الَّذِي دَخَلُوا فِيهِ وَأَقَرُّوا بِهِ.

وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْمَ حُنَيْنٍ تَأَلَّفَ رُؤَسَاءَ الْعَرَبِ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ مُضَرَ، مِنْهُمْ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حُصَيْنٍ الْفَزَارِيُّ وَأَشْبَاهُهُمْ مِنَ النَّاسِ، فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ وَاجْتَمَعَتْ إِلَى سَعْدِ بْنِ

عُبَادَةَ فَانْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله بِالْجِعْرَانَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: إِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي قَسَمْتَ بَيْنَ قَوْمِكَ شَيْئاً أَنْزَلَهُ اللّٰهُ رَضِينَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ لَمْ نَرْضَ، قَالَ زُرَارَةُ: وَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَكُلُّكُمْ عَلَى قَوْلِ سَيِّدِكُمْ سَعْدٍ؟ فَقَالُوا: سَيِّدُنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ قَالُوا فِي الثَّالِثَةِ: نَحْنُ عَلَى مِثْلِ قَوْلِهِ وَرَأْيِهِ، قَالَ زُرَارَةُ: فَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: فَحَطَّ اللّٰهُ نُورَهُمْ وَفَرَضَ اللّٰهُ لِلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ سَهْماً فِي الْقُرْآنِ.

۲۔ زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مؤلفۃ القلوب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خدا کی دید کا تو اقرار کیا بت پرستی کو ترک کیا اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں لیکن آنحضرتؐ جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں سے بعض باتوں میں انھیں شک ہوا۔ خدا نے رسولؐ کو حکم دیا کہ مال اور عطیات سے ان کی تالیفِ قلب کریں تاکہ ان کا اسلام پختہ ہو اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں اور دل سے اقرار کریں رسول اللہ نے یوم حنین رؤسائے عرب، قریش اور قبیلہ مضر کے لوگوں کی تالیفِ قلب جیسے ابوسفیان اور عیینہ بن الحصین فزاری وغیرہ انصار کو یہ برا معلوم ہوا وہ سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو لے کر رسولؐ اللہ کے پاس مقام جعرانہ پہنچے اور کہا یا رسولؐ اللہ کیا کلام کی اجازت ہے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں۔ زرارہ نے کہا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ اے گروہِ انصار کیا تم سب کا وہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے انھوں نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسولؐ ہے تکرار کے بعد تیسری بار انھوں نے کہا۔ ہمارا قول اور رائے وہی ہے جو سعد کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے (رسولؐ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے) ان کے چہروں کا نور اڑا دیا اور مؤلفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

٣ ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ لَمْ يَكُونُوا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمُ الْيَوْمَ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مؤلفۃ القلوب ان سے زیادہ اس زمانہ میں ہیں۔

٤ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: يَا إِسْحَاقُ كَمْ تَرَى أَهْلَ هَذِهِ الْآيَةِ: «إِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ: هُمْ أَكْثَرُ مِنْ ثُلُثَيِ النَّاسِ.

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق اس آیت کے مصداق کتنے ہیں اگر ان کو دے دو تو راضی ہیں نہ دو تو غصہ میں بھرے ہیں۔ پھر فرمایا ایسے لوگ دو تہائی لوگوں سے زیادہ ہیں۔

۵ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَا كَانَتِ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمُ الْيَوْمَ، وَهُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ وَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ تَدْخُلْ مَعْرِفَةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قُلُوبَهُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ فَتَأَلَّفَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَتَأَلَّفَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِكَيْمَا يَعْرِفُوا.

۵- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس زمانہ سے زیادہ مؤلفۃ القلوب کبھی نہیں ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو موحد تو ہیں اور شرک سے باہر ہیں لیکن رسول اللہ کی معرفت اور ما جاء بہ النبیؐ کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہیں ہوئی اس لئے رسولِ خدا نے اور مومنین نے ان کی تالیفِ قلب کی تاکہ ان کو معرفت حاصل ہو۔

تین سو پانچواں باب

ذکرِ منافقین وضلال اور ابلیس کی دعوت

(بابٌ) ۳۰۵

☆(فِي ذِكْرِ الْمُنَافِقِينَ وَالضُّلَّالِ وَإِبْلِيسَ فِي الدَّعْوَةِ)☆

١ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: كَانَ الطَّيَّارُ يَقُولُ لِي: إِبْلِيسُ لَيْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَإِنَّمَا أُمِرَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ عليه السلام فَقَالَ إِبْلِيسُ: لَا أَسْجُدُ، فَمَا لِإِبْلِيسَ يَعْصِي حِينَ لَمْ يَسْجُدْ وَلَيْسَ هُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: فَدَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: فَأَحْسَنَ وَاللهِ فِي الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا نَدَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْلِهِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا» أَدَخَلَ فِي ذَلِكَ الْمُنَافِقُونَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالضُّلَّالُ وَكُلُّ مَنْ أَقَرَّ بِالدَّعْوَةِ الظَّاهِرَةِ وَكَانَ إِبْلِيسُ مِمَّنْ أَقَرَّ بِالدَّعْوَةِ الظَّاهِرَةِ مَعَهُمْ.

ا۔ جمیل نے کہا مجھ سے طیار نے کہا کہ ابلیس ملائکہ میں سے نہ تھا اور خدا نے سجدہ کا حکم ملائکہ کو دیا تھا۔ ابلیس نے کہا میں سجدہ نہ کروں گا۔ پس اس صورت میں ابلیس گنہگار کیوں ہوا درآنحالیکہ وہ ملائکہ میں سے نہ تھا ہم

اور وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ طیار نے بڑے اچھے طریقہ سے اس مسئلے کو پیش کیا۔ یعنے چونکہ مسئلہ کی موجودہ صورت میں قرآن پر اعتراض لازم آتا تھا۔ لہذا سوال کی صورت یوں بدلی کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں خدا نے مومنین کو جو یہ کہہ کر نوازا ہے یا ایھا الذین آمنوا۔ تو کیا منافق بھی ان کے ساتھ اس خطاب میں داخل ہیں۔ فرمایا ہاں وہ بھی اور اہلِ ضلال بھی اور ہر وہ شخص جس نے یہ دعوت ظاہری اقرار کیا اور ابلیس بھی ملائکہ کے ساتھ یہ دعوت ظاہری تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بعلمِ امامت طیار کا سوال معلوم ہو گیا تھا۔

تین سو چھواں باب

اس آیت کے معنی کہ بعض لوگ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ھیں

(بـاب) ۳۰۶

☆(فی قولِهِ تعالی «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ»)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ وَزُرَارَةَ
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ
اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ» قَالَ زُرَارَةُ: سَأَلْتُ عَنْهَا أَبَا جَعْفَرٍ
عليه السلام فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ وَشَكُّوا فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ
بِهِ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَأَقَرُّوا بِالْقُرْآنِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ
شَاكُّونَ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ وَلَيْسُوا شُكَّاكاً فِي اللهِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ
عَلَى حَرْفٍ» يَعْنِي عَلَى شَكٍّ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ» يَعْنِي عَافِيَةً فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ
وَوُلْدِهِ «اطْمَأَنَّ بِهِ» وَرَضِيَ بِهِ «وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ» يَعْنِي بَلَاءً فِي جَسَدِهِ أَوْ مَالِهِ تَطَيَّرَ وَكَرِهَ الْمُقَامَ
عَلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَرَجَعَ إِلَى الْوُقُوفِ وَالشَّكِّ، فَنَصَبَ الْعَدَاوَةَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
وَالْجُحُودَ بِالنَّبِيِّ وَمَا جَاءَ بِهِ.

١۔ اس آیت کے متعلق بعض لوگ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں اگر ان کو خیر پہنچا تو خوش ہو گئے اور اگر

اگر نقصان پہنچ گیا تو منہ پھیر بیٹھے یہی دنیا و آخرت کا گھاٹا ہے زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کی عبادت کی اور غیر اللہ کی عبادت کو ترک کیا لیکن حضرت رسولِ خدا اور ما جاء بہ النبیؐ کے متعلق شک میں پڑے رہے انھوں نے اسلام کے بارے میں کلام کیا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور قرآن کا اقرار کیا لیکن محمد صلعم اور جو وہ لائے اس کے بارے میں شک کرتے رہے اللہ کے بارے میں شک نہ کیا۔ اللہ ان کے بارے میں فرماتا ہے وہ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں یعنی شک کرتے ہیں محمد و ما جاء بہ النبیؐ میں، اگر کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی یعنے اپنے نفس، مال اور اولاد کے لئے کوئی بہتر دیکھی تو باغ باغ ہو گئے اور اگر سر پر کوئی بلا جسم یا مال پر نازل ہو گئی تو رسولؐ پر ایمان لانے کو فالِ بد سمجھے اور نبوت کا اقرار برا معلوم ہوا اور نبوت میں شک کر کے اپنے مقام سے ہٹے اور اللہ اور رسولؐ کے دشمن بن گئے اور نبی کی نبوت اور ما جاء بہ النبیؐ سے انکار کر بیٹھے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ» قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ فَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ يَعْرِفُوا أَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله رَسُولُ اللهِ ، فَهُمْ يَعْبُدُونَ اللهَ عَلَى شَكٍّ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَقَالُوا : نَنْظُرُ فَإِنْ كَثُرَتْ أَمْوَالُنَا وَعُوفِينَا فِي أَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ صَادِقٌ وَأَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ نَظَرْنَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ» يَعْنِي عَافِيَةً فِي الدُّنْيَا «وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ» يَعْنِي بَلَاءً فِي نَفْسِهِ [وَمَالِهِ] «انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ» انْقَلَبَ عَلَى شَكِّهِ إِلَى الشِّرْكِ ، «خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۞ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ» قَالَ : يَنْقَلِبُ مُشْرِكاً ، يَدْعُو غَيْرَ اللهِ وَيَعْبُدُ غَيْرَهُ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَعْرِفُ وَيَدْخُلُ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ فَيُؤْمِنُ وَيُصَدِّقُ وَيَزُولُ عَنْ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الشَّكِّ إِلَى الْإِيمَانِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَثْبُتُ عَلَى شَكِّهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْقَلِبُ إِلَى الشِّرْكِ .

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ .

۲۔ آیہ۔ و من الناس الخ کے متعلق زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اقرار توحید کیا اور غیر خدا کی عبادت ترک کی، شرک سے باہر آ گئے لیکن حضرت رسولِ خدا کی معرفت حاصل نہ کی پس انھوں نے اس طرح عبادت کی کہ حضرت رسولِ خدا اور ما جاء بہ النبیؐ کے متعلق وہ شک ہی میں رہے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آ کر کہنے لگے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہمارے مالوں میں کثرت ہوئی اور ہم اور ہماری اولاد عافیت میں رہی تو ہم جانیں گے آپ صادق ہیں اور اللہ کے رسولؐ ہیں اور اگر اس کے خلاف ہوا تو ہم غور کریں گے۔ اسی کے متعلق

خدا فرماتا ہے کہ دنیوی عافیت حاصل ہوگئی اور مطمئن ہو گئے اور اگر کوئی بلا آگئی تو شرک کی طرف پلٹ گئے یہی دنیا و آخرت کا خسارہ ہے وہ اللہ کے سوا ان سے دعا مانگنے لگے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ، حضرت نے فرمایا وہ مشرک ہیں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں کہ معرفت کے بعد ایمان ان کے قلب میں داخل ہوتا ہے اور وہ مومن بن کر تصدیق کرتے ہیں اور شک کو دور کر کے ایمان کی طرف آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ شک پر باقی رہ کر شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

تین سو ساتواں باب

کم سے کم وہ چیز جس سے کوئی مومن کافر یا ضال ہو جاتا ہے

(بَابُ) ۳۰۷

☆(اَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً اَوْ كَافِراً اَوْ ضَالاً)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ - وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: مَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِراً وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالاً؟ فَقَالَ لَهُ: قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوَابَ - أَمَّا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً أَنْ يُعَرِّفَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَيُعَرِّفَهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ، وَيُعَرِّفَهُ إِمَامَهُ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَشَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ، قُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ جَهِلَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا وَصَفْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا أُمِرَ أَطَاعَ وَإِذَا نُهِيَ انْتَهَى.

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِراً مَنْ زَعَمَ أَنَّ شَيْئاً نَهَى اللهُ عَنْهُ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِهِ وَنَصَبَهُ دِيناً يَتَوَلَّى عَلَيْهِ وَيَزْعَمُ أَنَّهُ يَعْبُدُ الَّذِي أَمَرَهُ بِهِ وَإِنَّمَا يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ.

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالاً أَنْ لَا يَعْرِفَ حُجَّةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَشَاهِدَهُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَتِهِ وَفَرَضَ وِلَايَتَهُ: قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْهُمْ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»

قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ أَوْضِحْ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ يَوْمَ قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ : إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا : كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي ، فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ ـ وَجَمَعَ بَيْنَ مُسَبِّحَتَيْهِ ـ وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ ـ وَجَمَعَ بَيْنَ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى ـ فَتَسْبِقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى ، فَتَمَسَّكُوا بِهِمَا لَا تَزِلُّوا وَلَا تَضِلُّوا وَلَا تَقَدَّمُوهُمْ فَتَضِلُّوا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا۔ درآنحالیکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا اس نے کہا کم سے کم وہ کیا چیز ہے جس سے ایک شخص مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب سمجھ کہ کم سے کم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہوتا ہے معرفت باری تعالیٰ ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی حاصل کر کے ان کی اطاعت کا اقرار کرے اور اپنے امام کی معرفت حاصل کرے جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی مخلوق پر، اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے، میں نے کہا اے امیر المومنینؑ اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپؑ نے بیان کیں اور سب باتوں سے جاہل ہو تو بھی مومن ہوگا۔ فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے بجا لائے اور جس سے منع کرے رک جائے اور ادنیٰ وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے، وہ سمجھے کہ اس کا اس نے حکم دیا ہے اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے اور گمان کرے کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے اور ادنیٰ درجہ گمراہی کا یہ ہے کہ وہ اس حجت خدا کو نہ پہچانے جو اس کے بندوں پر خدا کا گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا۔ اے امیر المومنین میں آپؑ پر فدا ہوں ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی، میں نے کہا یا امیر المومنینؑ ذرا اور وضاحت فرمایئے۔ فرمایا یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا۔ میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب میری عترت میرے اہل بیت ہیں خدائے لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔ پھر دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے پس تم ان دونوں سے تمسک رکھو تاکہ لغزش نہ کرو اور گمراہ نہ ہو اور ان پر سبقت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

تین سو آٹھواں باب

نادر

(بَابُ) ۳۰۸

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ أَطْلَقُوا لِلنَّاسِ تَعْلِيمَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُطْلِقُوا تَعْلِيمَ الشِّرْكِ لِكَيْ إِذَا حَمَلُوهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يَعْرِفُوهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کی، جیسے نماز و روزہ وغیرہ اور نہ اجازت تعلیم شرک کی یعنی ان چیزوں کی جو مقتضائے شرک ہیں جیسے پیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ مقتضائے شرک کو پہچانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں یہی مقتضائے ایمان ہے۔

تین سو نواں باب

ایمان، اللہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ آیا یہ جائز ہے کہ اللہ ایمان ثابت کو خذلان کے ساتھ برطرف کردے

(بَابُ) ۳۰۹

☆(ثُبُوتِ الْإِيمَانِ وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَنْقُلَهُ اللهُ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِمَ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَ اللهِ مُؤْمِناً قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَنْقُلُهُ اللهُ بَعْدُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعَدْلُ إِنَّمَا دَعَا الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ لَا إِلَى الْكُفْرِ وَلَا يَدْعُو أَحَداً إِلَى الْكُفْرِ بِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَ اللهِ لَمْ يَنْقُلْهُ اللهُ

عَزَّ وَجَلَّ [بَعْدَ ذٰلِكَ] مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ؛ قُلْتُ لَهُ: فَيَكُونُ الرَّجُلُ كَافِراً قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْكُفْرُ عِنْدَ اللهِ ثُمَّ يَنْقُلُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَا يَعْرِفُونَ إِيمَاناً بِشَرِيعَةٍ وَلَا كُفْراً بِجُحُودٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ الرُّسُلَ يَدْعُو الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِهِ اللهُ.

ا- حسین بن نعیم نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ ایسا تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص عند اللہ مومن ہو اور اس کا ایمان خدا کے نزدیک ثابت بھی ہو پھر اللہ اس کو ایمان سے کفر کی طرف منتقل کر دے۔ فرمایا خدا عادل ہے اس نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف دعوت دی ہے کہ کفر کی طرف، وہ کفر کی طرف کسی کو دعوت نہیں دیتا۔ پس جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان عند اللہ ثابت ہو تو خدا اس کو ایمان سے کفر کی طرف نہیں لے جاتا۔ میں نے کہا جو شخص کافر ہو اور خدا کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو پھر اسے کفر سے ایمان کی طرف لے جاتا ہے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے سب بندوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے نہ وہ اذر دئے شریعت ایمان کو جانتے تھے نہ انکار سے کفر کو، پھر اللہ نے اپنے رسول بھیجے، انھوں نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف بلایا ان میں سے بعض نے ہدایت پائی اور بعض بے ہدایت رہے۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے کہ جو ایمان کو قبول کرنے والی ہے پھر خدا نے اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر ان سب پر اپنی حجت تمام کی اس کے بعد روز قیامت کسی کو پیش خدا حجت کا موقع نہ ہوگا پس کوئی کفر پر مجبور نہیں ہے نہ بلحاظ خلقت نہ اس لحاظ سے کہ ہدایت میں کوئی کمی کی گئی یا حجت کے قائم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا گیا لیکن ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہدایت خاصہ کے مستحق ہوئے اور ان کے ایمان کو تائید خدا حاصل ہوئی اور بعض اپنے سوئے اختیار کی وجہ سے اس تائید کے مستحق نہ ہوئے انھوں نے کفر اختیار کیا حالانکہ وہ اس پر مجبور نہ تھے۔

جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیہ کو بدلا نہیں اور اس پر غور کیا ہے کہ کہاں سے آئے ہیں کہاں جانا ہے اور ان کی غرض خلقت کیا ہے اور ندائے حق کو انھوں نے کان لگا کر سنا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی اور ان پر خدا کا لطف و توفیق و رحمت ہوئی، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن لوگوں نے ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوشش کی۔ ہم نے ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کی، یہی مطلب ہے حضرت کے اس قول کا کہ بعض نے ہدایت پائی اور جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیہ کو باطل کیا خراب کیا اور احکام الٰہیہ میں غور و فکر نہ کیا اور ندائے حق سننے سے کان بند کر لئے ان سے خدا نے اپنی رحمت و توفیق و لطف کو روک لیا یہ مراد ہے ہدایت نہ پانے سے۔

تین سو دسواں باب

عاریتی ایمان

(بَابُ الْمُعَارِينَ) ۳۱۰

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً لِلْإِيمَانِ لَازَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً لِلْكُفْرِ لَازَوَالَ لَهُ ، وَخَلَقَ خَلْقاً بَيْنَ ذَلِكَ وَاسْتَوْدَعَ بَعْضَهُمُ الْإِيمَانَ ، فَإِنْ يَشَأْ أَنْ يُتِمَّهُ لَهُمْ أَتَمَّهُ ؛ وَإِنْ يَشَأْ أَنْ يَسْلُبَهُمْ إِيَّاهُ سَلَبَهُمْ وَكَانَ فُلَانٌ مِنْهُمْ مُعَاراً .

۱۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے، خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ایسے کفر کے لئے جس کو زوال نہیں ________ اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان ، اور بعض کے ایمان کی صورت یہ ہے کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا اسے پورا کر دے تو اس نے پورا کر دیا اگر اس نے چاہا کہ سلب ایمان کر دے تو اس نے سلب کر لیا اور فلاں کا ایمان عاریتی ہے۔

توضیح:- بندوں کی استعداد ، ان کی قابلیت اور قلبی رجوع اور ان کے مراتب ایمان و کفر ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی علم الٰہی میں ہوتے ہیں وہ جانتا ہے کہ کون کون ایمان میں راسخ اور کامل ہوں گے پس یہ ایسا ہے گویا خدا نے ان کو کامل اور راسخ الایمان پیدا کیا ہے یہی صورت کفر کی ہے وہ کافروں کے متعلق پہلے سے جانتا ہے کہ یہ پیدا ہو کر کیا کیا کرنے والے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو کفر و ایمان کے درمیان متزلزل اور متردد رہنے والے ہیں پس گویا ان کو ایسا ہی پیدا کیا اور گویا ان میں سے بعض کے ایمان پر مہر لگا دی اور بعض کے کفر پر ، اس حدیث سے فلاں سے مراد ابو الخطاب (محمد بن مقلاص الاسدی الکوفی) ہے اس کا نام مصلحتاً نہیں لیا کیونکہ یہ بڑے جگر والا اور فتنہ پرداز تھا چونکہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ لہذا یہ حدیث بھی انہی سے ہے۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ يُصْبِحُ مُؤْمِناً

وَيُمْسِي كَافِراً وَيُصْبِحُ كَافِراً وَيُمْسِي مُؤْمِناً، وَقَوْمٌ يُعَارُونَ الْإِيمَانَ ثُمَّ يُسْلَبُونَهُ وَيُسَمَّوْنَ الْمُعَارِينَ، ثُمَّ قَالَ: فُلَانٌ مِنْهُمْ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص صبح کو مومن ہوتا ہے شام کو کافر، شام کو مومن اور کچھ لوگ عاریتی ایمان رکھتے ہیں جن سے ایمان سلب کرلیا جاتا ہے ان کو معارین کہتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ فلاں شخص ان میں سے ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ عِيسَى شَلْقَانَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً فَمَرَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَمَعَهُ بَهْمَةٌ[2] قَالَ: قُلْتُ: يَا غُلَامُ مَا تَرَى مَا يَصْنَعُ أَبُوكَ؟ يَأْمُرُنَا بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْهَانَا عَنْهُ، أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَلَّى أَبَا الْخَطَّابِ ثُمَّ أَمَرَنَا أَنْ نَلْعَنَهُ وَنَتَبَرَّأَ مِنْهُ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَهُوَ غُلَامٌ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقاً لِلْإِيمَانِ لَا زَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً لِلْكُفْرِ لَا زَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً بَيْنَ ذَلِكَ أَعَارَهُمُ الْإِيمَانَ يُسَمَّوْنَ الْمُعَارِينَ، إِذَا شَاءَ سَلَبَهُمْ وَكَانَ أَبُو الْخَطَّابِ مِمَّنْ أُعِيرَ الْإِيمَانَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ مَا قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَمَا قَالَ لِي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّهُ نَبْعَةُ نُبُوَّةٍ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اُدھر سے گزرے۔ آپ کے ساتھ بکری تھی۔ میں نے کہا اے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں، کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں پھر اس سے منع کرتے ہیں۔ پہلے کہا ابو الخطاب سے دوستی کرلو پھر کہا اس پر لعن کرو اور بیزاری کا اظہار کرو۔ آپ اس وقت کم سن تھے۔ فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال ایمان والے پیدا کئے ہیں اور کچھ لازوال کفر والے اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان والے ہیں جن کو معارین کہتے ہیں جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کرلیا۔ ابو الخطاب انہی عاریتی ایمان والوں میں ہے۔ میں یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو میں نے جو کہا تھا اور جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تھا بیان کیا۔ فرمایا وہ سرچشمہ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ النَّبِيِّينَ عَلَى النُّبُوَّةِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا أَنْبِيَاءَ وَخَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا مُؤْمِنِينَ، وَأَعَارَ قَوْماً إِيمَاناً، فَإِنْ شَاءَ تَمَّمَهُ لَهُمْ وَإِنْ شَاءَ سَلَبَهُمْ إِيَّاهُ، قَالَ: وَفِيهِمْ جَرَتْ: «فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ» وَقَالَ لِي: إِنَّ فُلَاناً كَانَ مُسْتَوْدَعاً إِيمَانُهُ، فَلَمَّا كَذَبَ عَلَيْنَا سُلِبَ إِيمَانُهُ ذَلِكَ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے انبیاءؑ کو نبوت پر خلق کیا۔ پس وہ نبی ہو گئے اور مومن کو ایمان پر خلق فرمایا۔ پس وہ مومن ہی رہیں گے اور ایک قوم کو عاریتی ایمان دیا۔ اگر خدا چاہے گا تو اسے کمال تک پہنچا دے گا اور اگر نہ چاہے گا تو ایمان سلب کرے گا اور امام نے فرمایا یہ طریقہ کا جاری ہوا پس بعض میں ایمان کو مستقل بنایا گیا اور بعض میں بطور امانت رکھا گیا ہے اور امام نے فرمایا۔ فلاں شخص مستودع ہے یعنی ایمان اس میں امانت تھا جب اس نے جھوٹ بولا تو اس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

توضیح: اس حدیث سے بظاہر جبر معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب انبیاء و مومنیں، انبیاء و مومنین ہی بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ان کی نیکیاں قابلِ اجر نہ رہیں اس کا جواب یہ ہے کہ خلق کرنے سے پہلے خلاق عالم کو ان تمام افعال و اعمال کا علم تھا جو وہ دارِ دنیا میں کرنے والے تھے لہذا اسی اعتبار سے ان کی خلقت کا خمیر کیا گیا اب رہا سلبِ ایمان ان لوگوں سے جن میں ایمان امانت تھا تو یہ ظلم نہیں ہے کیونکہ ایمان کی بقاء و سلب کا انحصار بندوں کے افعال و اعمال پر ہے اگر وہ نیک کام کئے جاتے ایمان باقی رہتا نہ کہ سلب کر لیا جاتا۔

٥ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : إِنَّ اللهَ جَبَلَ النَّبِيِّينَ عَلَى نُبُوَّتِهِمْ ، فَلاَ يَرْتَدُّونَ أَبَداً ؛ وَجَبَلَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَى وَصَايَاهُمْ فَلاَيَرْتَدُّونَ أَبَداً وَجَبَلَ بَعْضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلاَيَرْتَدُّونَ أَبَداً وَمِنْهُمْ مَنْ أُعِيرَ الْإِيمَانَ عَارِيَةً ؛ فَإِذَا هُوَ دَعَا وَأَلَحَّ فِي الدُّعَاءِ مَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے نبیوں کو ان کی نبوت پر پیدا کیا اور اوصیاء کو ان کی وصیتوں پر پس وہ مرتد نہیں ہوتے اور بعض مومنوں کو ایمان پر پیدا کیا اور وہ مرتد نہ ہوئے بعض کو عارضی ایمان دیا گیا۔ پس جب اس نے دعا میں الحاح و زاری کی تو وہ ایمان پر مرا۔

توضیح: اس حدیث سے دعا کی طرف رغبت دلائی گئی ہے تاکہ انجام اچھا ہو اور دل میں کجی نہ آئے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور سلبِ ایمان سبب ہیں فعلِ انسان پر کیونکہ ایمان کی وجہ سے مستحق توفیق ہوتا ہے اور کفر کی وجہ سے مستحق خذلان، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کفر و ایمان کبھی تو ثابت ہوتے ہیں اور کبھی متزلزل۔ ہر ایک اپنی ضد کی پیدا ہو جانے سے زائل ہو جاتا ہے کیونکہ قلب میں جب روشنی بڑھ جاتی ہے اور پوری پوری صفائی آجاتی ہے تو ایمان جگہ پکڑ لیتا ہے اور جو حق بات ہے اس کے اندر آجاتی ہے اور جب ظلمت بڑھ جاتی ہے اور کدورت میں اضافہ

ہو جاتا ہے تو کفر جگہ پکڑ جاتا ہے اور باطل خیالات آنے لگتے ہیں اور جب ان دونوں کے درمیان والی صورت ہوتی ہے یعنے ضیاء اور ظلمت دونوں کسی قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں تو انسان اقبال و ادبار میں متردد ہو جاتا ہے اور ایمان و کفر میں مذبذب، اگر ایمان غالب آگیا تو ایمان غیر مستقل صورت میں داخل ہوتا ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو کفر اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات غالب مغلوب ہو جاتا ہے اور انسان ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے یا کفر سے ایمان کی طرف، پس بندہ کو چاہیئے کہ اپنے قلب کو سنبھالے رہے اگر اس کو خدا کی طرف متوجہ پائے تو اس کا شکر ادا کرے اور اس توجہ کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے اور حق سے روگرداں نہ ہو جائے۔ خدا نے صالحین کی دعا کے ذکر میں فرمایا ہے (ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا) ترجمہ: خداوندا ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا) اور اگر دیکھے کہ اس کا دل راہ حق سے ہٹا ہوا ہے اور الحاح و زاری کے ساتھ خدا سے دعا کرے تاکہ رحمت ربانیہ اسے ظلمت سے نور کی طرف لے آئے۔

تین سو گیارہواں باب

عارضی اور مستقل ایمان کی علامت

(بَابُ فِي عَلَامَةِ الْمُعَارِ) ۳۱۱

۱- عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ الْحَسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ وَالْوَيْلَ كُلَّهُ لِمَنْ لَمْ يَنْتَفِعْ بِمَا أَبْصَرَهُ وَلَمْ يَدْرِ مَا الْأَمْرُ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ مُقِيمٌ، أَنَفْعٌ لَهُ أَمْ ضَرٌّ؟ قُلْتُ لَهُ: فَبِمَ يُعْرَفُ النَّاجِي مِنْ هٰؤُلَاءِ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَأُثْبِتَ لَهُ الشَّهَادَةُ بِالنَّجَاةِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مُسْتَوْدَعٌ.

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت حسرت و ندامت اور افسوس ہوگا اس کے لئے جو باوجود بتائے جانے کے یہ جانے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے آیا وہ اس کے لئے نفع رساں ہے یا مضر، میں نے کہا یہ کیسے جانا جائے کہ اس میں کون ناجی ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے موافق ہو اس کی نجات کی گواہی ثابت ہے اور جس کا قول اور فعل یکساں نہ ہو وہ عارضی ایمان والا ہے۔

تین سو بارھواں باب

سہو قلب

(بَابُ سَهْوِ الْقَلْبِ) ۳۱۲

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ الْقَلْبَ لَيَكُونُ السَّاعَةَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا فِيهِ كُفْرٌ وَلَا إِيمَانٌ كَالثَّوْبِ الْخَلَقِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ ؟ قَالَ : ثُمَّ تَكُونُ النُّكْتَةُ مِنَ اللهِ فِي الْقَلْبِ بِمَا شَاءَ مِنْ كُفْرٍ وَ إِيمَانٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ نہ اس میں کفر ہوتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر فرمایا کیا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کی ہے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يَكُونُ الْقَلْبُ مَا فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ ، شِبْهُ الْمُضْغَةِ[٣] أَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ .

۲۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ایسا دل بھی ہوتا ہے جس میں مضغہ گوشت کی طرح نہ کفر ہو نہ ایمان۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے میں یہ حالت نہیں پاتا۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَطْوِيَّةً مُبْهَمَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ[٤] مَا فِيهَا نَضَحَهَا بِالْحِكْمَةِ ، وَزَرَعَهَا بِالْعِلْمِ ، وَزَارِعُهَا وَالْقَيِّمُ عَلَيْهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۳۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ نے مومنین کے دل پیچیدہ اور ایمان میں بستہ پیدا کئے ہیں جب ان میں

روشنی پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکمت کے ساتھ اس کی کثافت دور کرتا ہے اور علم کی تخم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَرَجَّجُ فِيمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتَّى يُعْقَدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا عُقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرَّ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ»

۴ ۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ قلب صدر و حلق کے درمیان مضطرب رہتا ہے جب تک ایمان سے وابستگی نہیں ہوتی جب ایسا ہو جاتا ہے تو دل قرار پا جاتا ہے خدا فرماتا ہے جو ان پر ایمان لے آتا ہے اس کا دل ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلْجَلُ فِي الْجَوْفِ يَطْلُبُ الْحَقَّ فَإِذَا أَصَابَهُ اطْمَأَنَّ وَقَرَّ ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام هَذِهِ الْآيَةَ: «فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ»

۵ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں نہ ایمان ہوتا ہے نہ کفر کیا تمہاری (راوی سے) ایسی حالت نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے۔ اگر چاہے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقَلْبَ يَكُونُ فِي السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَيْسَ فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ، أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ نُكْتَةٌ مِنَ اللَّهِ فِي قَلْبِ عَبْدِهِ بِمَا شَاءَ إِنْ شَاءَ بِإِيمَانٍ وَ إِنْ شَاءَ بِكُفْرٍ.

۶ ۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے قلب سینہ میں تلاش حق کے لئے پھڑکتا ہے جب اس کو پا لیتا ہے مطمئن ہو جاتا ہے اور قرار پا لیتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اللہ جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے الی قولہ گویا وہ آسمان کی طرف صعود کر رہا ہے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ

قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مُبْهَمَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ مَا فِيهَا فَتَحَهَا بِالْحِكْمَةِ وَزَرَعَهَا بِالْعِلْمِ، وَزَارِعُهَا وَالْقَيِّمُ عَلَيْهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے قلوب مومنین کو ایمان میں لپٹا ہوا پیدا کیا ہے اور جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے اور علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے۔

تین سو تیرہواں باب

ظلمت قلب منافق اگرچہ زبان دراز ہو اور نور قلب مومن اگرچہ خاموش ہو

(بَابُ) ۳۱۳

☆(فِي ظُلْمَةِ قَلْبِ الْمُنَافِقِ وَإِنْ أُعْطِيَ اللِّسَانَ ، وَنُورِ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ)☆
☆(وَإِنْ قَصُرَ بِهِ لِسَانُهُ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ: تَجِدُ الرَّجُلَ لَا يُخْطِئُ بِلَامٍ وَلَا وَاوٍ خَطِيباً مِصْقَعاً وَلَقَلْبُهُ أَشَدُّ ظُلْمَةً مِنَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، وَتَجِدُ الرَّجُلَ لَا يَسْتَطِيعُ يُعَبِّرُ عَمَّا فِي قَلْبِهِ بِلِسَانِهِ ، وَقَلْبُهُ يَزْهَرُ كَمَا يَزْهَرُ الْمِصْبَاحُ .

۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک دن ہم سے فرمایا، تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جس کا "لام وا ؤ" درست ہوگا۔ بڑا بلیغ کلام کرتا ہوگا لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی اس کے برخلاف ایک شخص کو پاؤ گے جو اپنے مافی الضمیر کو بھی نہ ادا کر سکتا ہوگا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہوگا جیسے چراغ۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ ، وَقَلْبٌ مَنْكُوسٌ ، وَقَلْبٌ مَطْبُوعٌ ، وَقَلْبٌ أَزْهَرُ أَجْرَدُ ـ فَقُلْتُ : مَا الْأَزْهَرُ؟ قَالَ : فِيهِ كَهَيْئَةِ السِّرَاجِ ـ فَأَمَّا الْمَطْبُوعُ فَقَلْبُ الْمُنَافِقِ وَأَمَّا الْأَزْهَرُ فَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِنْ أَعْطَاهُ شَكَرَ وَإِنِ ابْتَلَاهُ صَبَرَ وَأَمَّا الْمَنْكُوسُ فَقَلْبُ الْمُشْرِكِ ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : «أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبّاً عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيّاً عَلَى صِرَاطٍ

مُسْتَقِيمٍ، فَأَمَّا الْقَلْبُ الَّذِي فِيهِ إِيمَانٌ وَ نِفَاقٌ فَهُمْ قَوْمٌ كَانُوا بِالطَّائِفِ فَإِنْ أَدْرَكَ أَحَدَهُمْ أَجَلُهُ عَلَى نِفَاقِهِ هَلَكَ وَإِنْ أَدْرَكَهُ عَلَى إِيمَانِهِ نَجَا.

۲۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں دوسرا قلب منکوس، تیسرا مطبوع، چوتھا روشن و ازہر، میں نے پوچھا ازہر کیا ہے فرمایا اس کی صورت چراغ کی سی ہوتی ہے۔ قلب مطبوع (مہر کردہ) منافق کا دل ہے اور ازہر مومن کا دل ہے جب خدا سے پاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور منکوس مشرک کا دل ہے پھر یہ آیت پڑھی آیا وہ جو منہ کے بل گرا ہوا راہ چلتا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراط مستقیم پر چل رہا ہو اور وہ دل جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں جو باغوائے شیطانی رخنہ اندازی کرتے ہیں اگر موت کے وقت تک ان دلوں میں نفاق رہا تو ہلاک ہوئے (راہ نجات بند) اور اگر ایمان کو پالیا تو نجات کو پا گئے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْقُلُوبُ ثَلَاثَةٌ: قَلْبٌ مَنْكُوسٌ لَا يَعِي شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ وَهُوَ قَلْبُ الْكَافِرِ، وَقَلْبٌ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ فِيهِ يَعْتَلِجَانِ فَأَيُّهُمَا كَانَتْ مِنْهُ غَلَبَ عَلَيْهِ، وَقَلْبٌ مَفْتُوحٌ فِيهِ مَصَابِيحُ تَزْهَرُ، وَلَا يُطْفَأُ نُورُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

٣۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دل تین طرح کے ہیں ایک قلب منکوس ہے جو ظرف سرنگوں کی طرح کوئی شے اپنے اندر محفوظ نہیں رکھتا یہ قلب کافر ہے اور ایک دل وہ ہے جس میں کالا نقطہ ہوتا ہے اور خیر و شر اس میں باہم تدنا آزمائی کرتے ہیں پس ایک ان میں سے غالب آتا ہے اور تیسرا دل وہ ہے جس کے اندر ایک ایسا روشن چراغ ہوتا ہے جس کا نور قیامت تک نہ بجھے گا اور یہ قلب مومن ہے۔

تین سو چودھواں باب

دل کی حالتیں یکساں نہیں رہتیں

(بابٌ) ۳۱۴

☼ فِي تَنَقُّلِ أَحْوَالِ الْقَلْبِ ☼

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى،

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَمَّا هَمَّ حُمْرَانُ بِالْقِيَامِ قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أُخْبِرُكَ - أَطَالَ اللهُ بَقَاءَكَ لَنَا وَأَمْتَعَنَا بِكَ - أَنَّا نَأْتِيكَ فَمَا نَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى تَرِقَّ قُلُوبُنَا وَتَسْلُوَ أَنْفُسُنَا عَنِ الدُّنْيَا وَيَهُونَ عَلَيْنَا مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ، ثُمَّ نَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ فَإِذَا صِرْنَا مَعَ النَّاسِ وَالتُّجَّارِ أَحْبَبْنَا الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا هِيَ الْقُلُوبُ مَرَّةً تَصْعُبُ وَمَرَّةً تَسْهُلُ.

ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَمَا إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ نَخَافُ عَلَيْنَا النِّفَاقَ قَالَ: فَقَالَ: وَلِمَ تَخَافُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ فَذَكَّرْتَنَا وَرَغَّبْتَنَا، وَجِلْنَا وَنَسِينَا الدُّنْيَا وَزَهِدْنَا حَتَّى كَأَنَّا نُعَايِنُ الْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَنَحْنُ عِنْدَكَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ وَدَخَلْنَا هَذِهِ الْبُيُوتَ وَشَمَمْنَا الْأَوْلَادَ وَرَأَيْنَا الْعِيَالَ وَالْأَهْلَ يَكَادُ أَنْ نُحَوَّلَ عَنِ الْحَالِ الَّتِي كُنَّا عَلَيْهَا عِنْدَكَ وَحَتَّى كَأَنَّا لَمْ نَكُنْ عَلَى شَيْءٍ أَفَتَخَافُ عَلَيْنَا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ نِفَاقاً؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: كَلَّا إِنَّ هَذِهِ خُطُوَاتُ الشَّيْطَانِ فَيُرَغِّبُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاللهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي وَصَفْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِهَا لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَشَيْتُمْ عَلَى الْمَاءِ، وَلَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ فَتَسْتَغْفِرُونَ اللهَ لَخَلَقَ اللهُ خَلْقاً حَتَّى يُذْنِبُوا، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُوا اللهَ فَيَغْفِرُ [اللهُ] لَهُمْ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفَتَّنٌ تَوَّابٌ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ» وَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ»

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حمران بن اعین آئے اور چند مسئلے دریافت کئے جب اٹھنے لگے تو میں نے کہا خدا آپ کو طول عمر دے اور ہمیں آپ سے فیض حاصل کرنے کا موقع دے یہ کیا بات ہے کہ جب ہم آپ کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور امور دنیا سے اور جو مال لوگوں کے پاس ہے اس سے تسلّی پلتے ہیں اور اموال دنیا حقیر ہو جاتے ہیں لیکن جب لوگوں اور تاجروں سے ملتے ہیں تو دنیا کی محبت پھر ہمیں گھیر لیتی ہے حضرت نے فرمایا قلوب کبھی نرم ہوتے ہیں کبھی سخت، پھر فرمایا اصحاب رسولؐ نے ایک بار حضرت سے کہا کہ ہمیں اپنے متعلق نفاق کا خوف ہے فرمایا کیسے۔ انھوں نے کہا جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں اور ثواب آخرت کی طرف رغبت دلاتے ہیں ہم خائف ہو کر دنیا کو بھول جاتے ہیں اور گویا آخرت و جنّت و نار کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے جاتے ہیں اور اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور اولاد اور اہل و عیال سے ملتے ہیں تو ہماری وہ حالت نہیں رہتی اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا کچھ تھا ہی نہیں تو کیا آپ کو اس کا خوف ہے کہ صورت نفاق

کی ہوجائے گی۔ حضرت نے فرمایا یہ اغوائے شیطانی ہے وہ تم کو دنیا کی طرف رغبت دلاتا ہے واللہ اگر تم اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرتے اور تم پانی پر چل سکتے اور اگر تم گناہ نہ کرو اور اللہ سے استغفار کرتے رہو تو وہ (تمہاری اولاد میں) ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدا سے استغفار کریں اور اللہ ان کے گناہ بخش دے، مومن آزمائش میں پڑتا ہے اور توبہ کرتا ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا کہ۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک دل لوگوں کو دوست رکھتا ہے پس اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔

تین سو پندرھواں باب

وسوسہ اور حدیثِ نفس

((بَابُ)) ۳۱۵

☆(اَلْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ)☆

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْوَسْوَسَةِ وَ إِنْ كَثُرَتْ ، فَقَالَ : لَاشَيْءَ فِيهَا ، تَقُولُ : لَاإِلَهَ إِلَّااللهُ .

۱۔ محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیطانی وسوسوں کے متعلق جو کثرت سے دل میں آیا کرتے ہیں یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے فرمایا یہ کچھ نہیں تم لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ يَقَعُ فِي قَلْبِي أَمْرٌ عَظِيمٌ ، فَقَالَ : قُلْ : لَاإِلَهَ إِلَّااللهُ . قَالَ جَمِيلٌ : فَكُلَّمَا وَقَعَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ قُلْتُ : لَاإِلَهَ إِلَّااللهُ فَيَذْهَبُ عَنِّي .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہا کرو۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہو گئی۔

٣ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ ، فَقَالَ لَهُ صلى الله عليه وآله : أَتَاكَ الْخَبِيثُ فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَكَ ؟ فَقُلْتَ : اللهُ ، فَقَالَ لَكَ : اللهُ مَنْ خَلَقَهُ ؟ فَقَالَ : إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ذَاكَ

وَاللهِ مَحْضُ الْإِيمَانِ .

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ : فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّمَا عَنَى بِقَوْلِهِ «هٰذَا وَاللهِ مَحْضُ الْإِيمَانِ» خَوْفَهُ أَنْ يَكُونَ قَدْهَلَكَ حَيْثُ عَرَضَ لَهُ ذٰلِكَ فِي قَلْبِهِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا تیرے پاس شیطان آیا اور اس نے تجھ سے کہا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ، اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا (یہ تھے وہ وسوسے جو اس کے دل میں پیدا ہو رہے تھے) اس نے کہا خدا کی قسم یہی بات ہے فرمایا یہ خالص ایمان ہے ابن ابی عمیر نے بیان کیا یہ بات میں نے عبدالرحمٰن سے بیان کی۔ اس نے کہا میرے باپ نے امام جعفر صادق سے بیان کی حضرت کی مراد اس قول سے "کہ یہ محض ایمان ہے" یہ تھی کہ آپؐ اس خوف و ہلاکت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتے تھے۔

٤ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام يَشْكُو إِلَيْهِ لَمَماً يَخْطِرُ عَلَى بَالِهِ ، فَأَجَابَهُ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ ثَبَّتَكَ فَلَا يَجْعَلُ لِإِبْلِيسَ عَلَيْكَ طَرِيقاً ، قَدْ شَكَى قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله لَمَماً يَعْرِضُ لَهُمْ لَأَنْ تَهْوِيَ بِهِمُ الرِّيحُ أَوْ يُقَطَّعُوا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَتَجِدُونَ ذٰلِكَ ؟ قَالُوا نَعَمْ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ ذٰلِكَ لَصَرِيحُ الْإِيمَانِ ، فَإِذَا وَجَدْتُمُوهُ فَقُولُوا : آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شکایت کی کہ فکر باطل کا میرے دل میں خطور ہوتا رہتا ہے آپ نے اسے جواب دیا کہ خدا نے اگر چاہا تو وہ تمہیں ثابت قدم بنا دے گا پس تم ابلیس کو اپنے میں راہ نہ دو (خدا کو یاد کرتے رہو) حضرت رسول خدا سے کچھ لوگوں نے اسی طرح وساوس شیطانی یا فکر باطل کی شکایت کی اور کہا ان باتوں کے بیان کرنے سے بہتر ان کے لئے یہ ہے کہ ان کو ہوا اڑا کر کہیں لے جائے یا ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حضرت نے فرمایا کیا یہ صورت ہے انھوں نے ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ کھلا ایمان ہے جب تم ایسے خیالات کو اپنے اندر پاؤ گے تو کہا کرو۔ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد و قوت درکار نہیں۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ دَاوُدَ الْأَبْزَارِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّنِي نَافَقْتُ ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا نَافَقْتَ وَلَوْ نَافَقْتَ مَا أَتَيْتَنِي تُعْلِمُنِي، مَا الَّذِي رَابَكَ ؟ أَظُنُّ الْعَدُوَّ الْحَاضِرَ أَتَاكَ فَقَالَ لَكَ: مَنْ خَلَقَكَ ، فَقُلْتَ: اللهُ خَلَقَنِي فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَ اللهَ ؟ قَالَ : إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذَا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَاكُمْ مِنْ قِبَلِ الْأَعْمَالِ فَلَمْ يَقْوَ عَلَيْكُمْ فَأَتَاكُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لِكَيْ يَسْتَزِلَّكُمْ ، فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَذْكُرْ أَحَدُكُمُ اللهَ وَحْدَهُ .

۵ ـ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں منافق ہو گیا۔ فرمایا تو منافق نہیں۔ اگر منافق ہوتا تو میرے پاس نہ آتا۔ بتا تیری کیا رائے ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تیرا حاضر دشمن (شیطان) تیرے پاس آیا اور اس نے تجھ سے پوچھا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ۔ اس نے کہا۔ اللہ کا خالق کون ہے۔ یہی وسوسہ ہے نا اس اس نے کہا بے شک یہی ہے فرمایا شیطان تمہارے پاس اعمال سے پہلے آتا ہے اور جب دسترس نہیں پاتا تو اس طریقہ سے تمہیں بہکاتا ہے اور جب ایسا ہو تو تم خدائے واحد کو یاد کرو۔

تین سو سولہواں باب

گناہوں کا اعتراف اور ندامت

(بَابُ) ۳۱۶

☆(الْاِعْتِرَافِ بِالذُّنُوبِ وَالنَّدَمِ عَلَيْهَا)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللهِ مَا يَنْجُو مِنَ الذَّنْبِ إِلَّا مَنْ أَقَرَّ بِهِ .

قَالَ : وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كَفَى بِالنَّدَمِ تَوْبَةً .

۱ ـ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گناہوں سے نجات وہی پاتا ہے جو اقرار جرم کرے اور یہ بھی فرمایا کہ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى مِنَ النَّاسِ إِلَّا خَصْلَتَيْنِ: أَنْ يُقِرُّوا لَهُ بِالنِّعَمِ فَيَزِيدَهُمْ وَبِالذُّنُوبِ فَيَغْفِرَهَا لَهُمْ.

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے اوّل نعمتوں کا اقرار تاکہ وہ ان کے لیے اور زیادہ کرے دوسرے گناہوں کا اقرار تاکہ وہ ان کو بخش دے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ[و]بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يُدْخِلُهُ اللهُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّهُ لَيُذْنِبُ فَلَا يَزَالُ مِنْهُ خَائِفاً مَاقِتاً لِنَفْسِهِ فَيَرْحَمُهُ اللهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اور خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَبْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّهُ وَاللهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ بِإِصْرَارٍ وَمَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ.

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا اگر اس پر مصر رہے اور اگر اقرار گناہ کرے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

٥ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّبِيعِيِّ [عَنْ مُحَمَّدِبْنِ وَلِيدٍ] عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ أَذْنَبَ ذَنْباً فَعَلِمَ أَنَّ اللهَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، غَفَرَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ.

۵۔ راوی کہتا ہے جس نے یہ جان کر گناہ کیا کہ اللہ اس سے باخبر ہے چاہے گا عذاب کرے گا چاہے گا بخش دے گا اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي

العظیم [illegible] [illegible]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام [illegible] [illegible] اس کی طرف [illegible]

محمد بن یحیی، عن أحمد [illegible] [illegible] سهل، عن حماد، عن ربعي،
عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين [illegible] إن الندم على الشر يدعو إلى تركه

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام [illegible] امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گناہ پر ندامت اس کے ترک [illegible]

محمد بن يحيى [illegible] عن عبد الله بن محمد، عن أحمد بن عمر، عن [illegible]
[illegible] عليه السلام [illegible] على ذنب [illegible]
[illegible] حرف [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ۳۱۴

[illegible] عن [illegible]
[illegible] حسنة والمبيع [illegible]

[illegible] رضا علیہ السلام سے [illegible] چھپانے والا ستر نیکیوں کا ثواب پاتا ہے اور برائی کا ظاہر کرنے والا ذلیل [illegible]
اور گناہ کے چھپانے والے کی بخشش ہو جاتی ہے۔

٢ - محمد بن يحيى ، عن [illegible] ، عن ياسر ، عن اليسع بن حمزة ، عن الرضا عليه السلام
قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله : المستتر بالحسنة يعدل سبعين حسنة ، والمذيع بالسيئة مخذول
والمستتر بها مغفور له .

٢ - ترجمہ اوپر گزرا۔

تین سو اٹھارہواں باب

جو نیکی یا بدی کا قصد کرے

باب ٣١٨

من يهم بالحسنة أو السيئة

١ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حسنة [illegible] وعملها [illegible] ومن هم بسيئة ولم يعملها لم تكتب عليه [illegible]
[illegible] سيئة .

١ - راوی کہتے ہیں امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام [illegible] فرمایا کہ خداوند عالم نے آدم [illegible]
نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو اس کے نامہ اعمال میں نیکی کا ثواب لکھا جائے گا اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں
لایا تو اس کی دس نیکی کا ثواب ملے گا اور جس نے بدی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو بدی اس کے نامہ میں نہ لکھی جائے
گی اور جس نے بدی کا ارادہ کیا اور عمل بھی کیا تو اس کے لئے ایک ہی بدی ہو گی۔

٢ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة [illegible]
عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام [illegible] المؤمن ليهم بالحسنة [illegible]

وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَلَا يَعْمَلُهَا فَلَا تُكْتَبُ عَلَيْهِ.

۲۔ابو بصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مومن نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو بھی اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کیا تو اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یقیناً اگر مومن نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اس کے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔

۳ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصٍ الْعَوْسِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّائِحِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَكَيْنِ هَلْ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوِ الْحَسَنَةِ؟ فَقَالَ: رِيحُ الْكَنِيفِ وَرِيحُ الطِّيبِ سَوَاءٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ طَيِّبَ الرِّيحِ فَقَالَ: صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ: قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ فَأَثْبَتَهَا لَهُ وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ مُنْتِنَ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ: قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ وَأَثْبَتَهَا عَلَيْهِ.

۳۔عبداللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے دو فرشتوں (کراماً کاتبین) کے متعلق پوچھا جب بندہ بدی یا نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا ان کو علم ہو جاتا ہے فرمایا کیا پاخانہ کے جو بچہ اور مشک کی خوشبو برابر ہے میں نے کہا نہیں فرمایا جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے تو اٹھ جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا تھوک سیاہی بن جاتا ہے اور فرشتہ اس نیکی کو ثبت کر دیتا ہے اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک بدبو نکلتی ہے اس وقت بائیں والا داہنے والے سے کہتا ہے ٹھہر جاؤ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ اسے گزرتا ہے تو اس کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا تھوک سیاہی اور وہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ فَضْلِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُرَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللهِ بَعْدَهُنَّ إِلَّا هَالِكٌ، يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً بِحُسْنِ نِيَّتِهِ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْراً، وَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَهُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ:

لَا تَعْجَلْ عَسَى أَنْ يُتْبِعَهَا بِحَسَنَةٍ تَمْحُوهَا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ» أَوِ الْاِسْتِغْفَارِ فَإِنْ هُوَ قَالَ: «أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَإِنْ مَضَتْ سَبْعُ سَاعَاتٍ وَلَمْ يُتْبِعْهَا بِحَسَنَةٍ وَاسْتِغْفَارٍ قَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ: اكْتُبْ عَلَى الشَّقِيِّ الْمَحْرُومِ.

۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے بعد اللہ کو ناراض کرکے ہلاک نہ ہوگا۔ سوائے بدبخت و بدنصیب کے، جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل میں نہ لاسکے تو اس کی نیک نیتی کی بناء پر اللہ تعالیٰ اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر عمل میں لے آتا ہے تو دس لکھتا ہے۔ اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے۔ پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی والے سے کہتا ہے۔ جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے اور وہ یہ ہے میں طالبِ مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے عزت والا، حکمت والا، بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلالت و بزرگی والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے نام پر کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر ساتوں گھنٹے گزر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتا ہے اور نہ استغفار تو نیکی والا بدی والے سے کہتا ہے اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

تین سو انیسواں باب

توبہ

((بَابُ التَّوْبَةِ)) ۳۱۹

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا تَابَ الْعَبْدُ تَوْبَةً نَصُوحاً أَحَبَّهُ اللهُ فَسَتَرَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقُلْتُ: وَكَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُنْسِي مَلَكَيْهِ مَا كَتَبَا عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَيُوحِي إِلَى جَوَارِحِهِ: اكْتُمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ وَيُوحِي إِلَى بِقَاعِ الْأَرْضِ اكْتُمِي مَا كَانَ يَعْمَلُ عَلَيْكِ مِنَ الذُّنُوبِ، فَيَلْقَى اللهَ حِينَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوبِ.

[illegible]

کا [illegible] اس کے لئے ہیں [illegible] اور اس کے اعتقاد [illegible] کی بات ہے کہ اس کے گناہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

۲ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام [illegible]

[illegible] اور گزشتہ گناہ معاف فرمایا [illegible]

[illegible] عن أحمد بن محمد بن خالد عن [illegible]

[illegible] قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل يا أيها الذين آمنوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحاً» قَالَ: هُوَ الذَّنْبُ الَّذِي لَا يَعُودُ فِيهِ أَبَداً، قُلْتُ: وَأَيُّنَا لَمْ يَعُدْ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ.

۳۔ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے [illegible] کیا مراد ہے، فرمایا گناہ سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی اس کا اعادہ نہ کرے، میں نے کہا [illegible] فرمایا اے ابو محمد خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو ہر بار گناہ کر کے توبہ کرے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى التَّائِبِينَ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَوْ أَعْطَى خَصْلَةً مِنْهَا جَمِيعَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنَجَوْا بِهَا: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ» فَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ لَمْ يُعَذِّبْهُ، وَقَوْلُهُ: «الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْماً فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ * رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ * وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ» وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً * يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً * إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُوراً رَحِيماً».

۵۔ ہمارے بعض اصحاب نے امام سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کے متعلق تین چیزیں ایسی بیان کی ہیں جن کی بدولت تمام آسمانوں اور زمین کے [illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے [illegible] خدا [illegible] اور دوسری جگہ فرمایا ہے جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں [illegible] ساتھ کرتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں [illegible] رحمت و علم [illegible] ہیں بس بخش دے ان لوگوں کو جو [illegible] عذاب [illegible] اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشگی کی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے آباء و ازواج و اولاد میں جو نیک ہوں ان کو بھی داخل جنت کر تو بڑی عزت و حکمت والا ہے [illegible] بچا لے اور جو گناہوں سے

یہاں بچے تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور یہی ان کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور تیسری جگہ فرماتا ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا تو اپنے گناہوں کی سزا پائے گا اور روز قیامت اس کے لئے دوگنا عذاب ہوگا اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو خدا ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ ذُنُوبُ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ مِنْهَا مَغْفُورَةٌ لَهُ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ ، أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَيْسَتْ إِلَّا لِأَهْلِ الْإِيمَانِ قُلْتُ : فَإِنْ عَادَ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوبِ وَعَادَ فِي التَّوْبَةِ ؟ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَتَرَى الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَنْدَمُ عَلَى ذَنْبِهِ وَيَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ثُمَّ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ؟ قُلْتُ فَإِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ مِرَاراً ، يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ وَيَسْتَغْفِرُ [اللَّهَ] ، فَقَالَ : كُلَّمَا عَادَ الْمُؤْمِنُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ عَادَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُقَنِّطَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد بن مسلم مومن کا گناہ توبہ کے بعد بخش دیا جاتا ہے پس مومن کو چاہیئے کہ بعد توبہ و مغفرت عمل نیک کرے۔ خدا کی قسم یہ رعایت صرف اہل ایمان کے لئے ہے میں نے کہا اگر وہ توبہ اور گناہوں سے استغفار کے بعد پھر گناہ کرکے توبہ کرے تو فرمایا۔ اے محمد بن مسلم کیا تو ایک بندۂ مومن کے متعلق خیال کرتا ہے کہ وہ گناہ پہ نادم ہو کر اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے پھر بھی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی میں نے کہا اگر وہ بار بار گناہ کرے اور توبہ کرے اور استغفار کرے تو، فرمایا بندۂ مومن جتنی بار بھی استغفار کرے گا اور توبہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا اللہ غفور و رحیم ہے وہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے پس اپنے کو رحمت خدا سے مایوس ہونے سے بچاؤ۔

٧ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ»[1] قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يَهُمُّ بِالذَّنْبِ ثُمَّ يَتَذَكَّرُ فَيُمْسِكُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ» .

۷۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ جب شیطان کا کوئی گروہ

ان سے ملتاہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلتی ہیں فرمایا اس سے مراد وہ بندہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے پھر اسے خدا یاد آتا ہے تو اس سے رک جاتا ہے (اور توبہ کر لیتا ہے)

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ وَ زَادَهُ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ فَوَجَدَهَا فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ حِينَ وَجَدَهَا .

٨۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور توشۂ سفر گم کر دیا ہو اور اس کے بعد وہ اس کو پالے۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُفْتَتَنَ التَّوَّابَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْهُ كَانَ أَفْضَلَ .

٩۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہ کے تکرار کے بعد توبہ بھی کرتا رہے جن لوگوں سے صدور گناہ نہ ہو (معصوم و متقی) وہ اس سے افضل ہوں گے۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُوسُفَ [بْنِ] أَبِي يَعْقُوبَ بَيَّاعِ الْأَرُزِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهُ وَالْمُقِيمُ عَلَى الذَّنْبِ وَهُوَ مُسْتَغْفِرٌ مِنْهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ .

١٠۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہنے والا اور اس کے ساتھ استغفار بھی کرنے والا تمسخر کرنے والے کی طرح ہے۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنِ ائْتِ عَبْدِي دَانِيَالَ فَقُلْ لَهُ : إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ ، فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، فَأَتَاهُ دَاوُدُ عليه السلام فَقَالَ : يَا دَانِيَالُ إِنَّنِي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ

يَقُولُ لَكَ: إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ. فَقَالَ لَهُ دَانِيَالُ: قَدْ أَبْلَغْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ. فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ قَامَ دَانِيَالُ فَنَاجَى رَبَّهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ إِنَّ دَاوُدَ نَبِيَّكَ أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي قَدْ عَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَأَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي إِنْ عَصَيْتُكَ الرَّابِعَةَ لَمْ تَغْفِرْ لِي فَوَعِزَّتِكَ لَئِنْ لَمْ تَعْصِمْنِي لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ.

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ تم میرے بندے دانیال کے پاس جاؤ اور کہو تم نے ایک بار گناہ کیا میں نے معاف کیا۔ پھر کیا میں نے معاف کیا، پھر کیا میں نے معاف کیا۔ اگر چوتھی بار ایسا کیا تو معاف نہ کروں گا۔ داؤد ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے دانیال میں خدا کا رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں فرماتا ہے تو نے گناہ کیا میں نے بخش دیا، پھر کیا بخش دیا، پھر کیا بخش دیا اب اگر چوتھی بار تم نے ایسا کیا تو نہ بخشوں گا۔ دانیال نے کہا اے نبیٔ خدا آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ صبح کو دانیال نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی۔ اے میرے رب تیرے نبی داؤد نے مجھے خبر دی کہ میں نے تین بار گناہ کیا تو نے ہر بار بخش دیا اور یہ بھی بتایا کہ اگر چوتھی بار ایسا کروں گا تو تو مجھے نہ بخشے گا قسم ہے تیری عزت کی اگر تو نے مجھے نہ بچایا تو میں گناہ کروں گا پھر کروں گا اور پھر کروں گا۔

توضیح: دانیال علیہ السلام انبیاء میں سے نہیں جناب داؤد علیہ السلام کے تحت حکم تھے کیونکہ وہ امام زمانہ خود تھے اور وصی موسیٰ تھے انبیاء و اوصیاء معصوم ہیں کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ ان سے صادر نہیں ہوتا۔ لیکن سہو و نسیان غیر حکم شرعی میں صادر ہوتا ہے جسے ترکِ اولیٰ کہتے ہیں چونکہ حسنات الابرار سیئات المقربین کے تحت پروردگار عالم کو یہ بھی ناپسند ہے لہٰذا دنیا میں اس کے متعلق ان سے مواخذہ ہوتا ہے ایسی باتیں انبیاء سے قابلِ مواخذہ نہیں ہوتیں اسی قبیل سے ہے رفیق موسیٰ کا قول سورہ کہف میں ما انسانیہ الا الشیطان (الصافی شرح کافی)

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ[۲] قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا تَابَ الْعَبْدُ تَوْبَةً نَصُوحاً أَحَبَّهُ اللهُ فَسَتَرَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُنْسِي مَلَكَيْهِ مَا كَانَا يَكْتُبَانِ عَلَيْهِ وَيُوحِي [اللهُ] إِلَى جَوَارِحِهِ وَإِلَى بِقَاعِ الْأَرْضِ أَنِ اكْتُمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ فَيَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوبِ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب بندہ خالص توبہ کرتا ہے تو خدا اس کو دوست

رکھتا ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس کے دونوں فرشتے جو لکھا ہوتا ہے اور اللہ اس کے اعضاء کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہ چھپا لیں۔ پس وہ خدا سے ایسی صورت میں ملاقات کرتا ہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

۱۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا .

۱۳ ۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندۂ مومن توبہ کرتا ہے تو خدا اس سے ایسا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کسی کو کھوئی چیز مل جائے۔

تین سو بیسواں باب

گناہوں سے استغفار

(بَابُ) ۳۲۰

☆(الْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ)☆

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أُجِّلَ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۱ ۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندۂ مومن گناہ کرتا ہے تو اس کو مہلت دی جاتی ہے صبح سے رات تک۔ پس اگر وہ اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ» ۔ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أَجَّلَهُ اللَّهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ مَضَتِ السَّاعَاتُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذَكَّرُ ذَنْبَهُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ .

۳۔فرمایا صادق آل محمد نے کہ بندۂ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر یہ گھنٹے گذر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کر کے استغفار کر لیتا ہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے اور کافر گناہ کر کے بھول جاتا ہے۔

٤ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ[٢] فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ، فَقُلْتُ : أَكَانَ يَقُولُ : أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : لَا وَلَكِنْ كَانَ يَقُولُ : أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ وَنَحْنُ نَتُوبُ وَنَعُودُ ، فَقَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .

۴۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا کیا استغفر اللہ واتوب الیہ کہتے تھے۔ فرمایا نہیں بلکہ صرف اتوب الیہ کہتے تھے۔ راوی نے کہا جب رسول توبہ کرتے تھے اور گناہ کرتے تھے نہیں تو توبہ بیکار ہوئی۔ فرمایا یہ خدا کی ذات سے مدد مانگتا ہے بے چاہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ ، فَإِنْ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۵۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ایک گناہ کو بیس برس بعد یاد کرتا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے

تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے اور کافر جو گناہ کرتا ہے تو اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

٦ - عِدَّةٌ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَةِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُذْكَرُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْهُ فَيَغْفِرُ لَهُ وَإِنَّمَا يُذَكِّرُهُ لِيَغْفِرَ لَهُ وَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار تین بار ان لفظوں میں کرلیا تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَيَقُولُ وَهُوَ نَادِمٌ : « أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ » إِلَّا غَفَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ يُقَارِفُ فِي يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً .

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اگر کوئی مومن چالیس گناہ کبیرہ رات اور دن میں کرکے نادم ہو اور اس طرح استغفار کرے جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور چالیس دن سے زیادہ کرنے والے کے لئے بہتری نہیں۔

توضیح:- علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ چالیس گناہ کرنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک گناہ چالیس بار کرے ورنہ بعض گناہ تو ایسے ہیں جن کے لئے بخشش نہیں، جیسے کسی مومن کا ناحق قتل عمد۔

٨ - عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعُوهُ قَالُوا: قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ دَوَاءٌ وَدَوَاءُ الذُّنُوبِ الْاِسْتِغْفَارُ.

۸۔ بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔

٩- أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ جَمِيعاً ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَفْصٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْباً إِلَّا أَجَّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ

النهار، فإن هو تاب لم يكتب عليه شيء، وإن هو لم يفعل كتب [الله] عليه سيئة، فأتاه عبّاد البصري
فقال له: بلغنا أنك قلت: ما من عبد يذنب ذنباً إلا أجّله الله عزّ وجلّ سبع ساعات من النهار؟
فقال: ليس هكذا قلت ولكني قلت: ما من مؤمن، وكذلك كان قولي.

۹۔حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے دن میں، پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بصری آپ سے کہنے لگا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے فرمایا میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا کرے۔

١٠ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن سنان، عن عمّار بن مروان قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: من قال: «أستغفر الله» مائة مرة في [كلّ] يوم غفر الله عزّ وجلّ له سبعمائة ذنب ولا خير في عبد يذنب في [كلّ] يوم سبعمائة ذنب.

۱۰۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو مرتبہ استغفر اللہ کہے خدا اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے اور نہیں ہے بہتری اس بندہ کے لئے جو ہر روز سات سو گناہ کرے اور پھر بھی استغفار نہ کرے۔

تین سو اکیسواں باب

خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو توبہ کا موقع دیا ہے

٭(باب) ۳۲۱

٭(فيما أعطى الله عزّ وجلّ آدم عليه السلام وقت التوبة)٭

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن درّاج، عن ابن بكير، عن أبي عبدالله أو عن أبي جعفر عليهما السلام قال: إنّ آدم عليه السلام قال: يا ربّ سلّطت عليّ الشيطان وأجريته منّي مجرى الدم فاجعل لي شيئاً، فقال: يا آدم جعلت لك أنّ من همّ من ذرّيّتك بسيّئة لم تكتب عليه، فإن عملها كتبت عليه سيّئة ومن همّ منهم بحسنة فإن لم يعملها كتبت له حسنة فإن هو عملها كتبت له عشراً، قال: يا ربّ زدني، قال: جعلت لك أنّ من عمل منهم سيّئة ثمّ

استغفر غفرت له ، قَالَ : يَارَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ ـ أَوْقَالَ : بَسَطْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ ـ حَتَّى تَبْلُغَ النَّفْسُ هٰذِهِ ، قَالَ : يَارَبِّ حَسْبِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب آدم نے خدا سے کہا۔ اے میرے پروردگار تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے اور اس کو خون کی طرح رگوں میں دوڑا دیا ہے پس اس سے بچنے کے لئے مجھی تو مجھے کچھ دے۔ فرمایا۔ اے آدم میں نے تیرے لئے یہ قرار دیا کہ تیری اولاد سے جو گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس کو لکھا نہ جائے گا اور اگر کر گزرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا اور اگر نیکی کا ارادہ کرے تو اگر نہ بھی کرے تو بھی ایک نیکی اس کے نام لکھ دی جائے گی اور اگر کرے گا تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی آدم نے کہا خدا کچھ اور زیادہ کر، فرمایا۔ میں مرتے دم تک ان کی توبہ قبول کروں گا۔ عرض کی یارب بس یہ میرے لئے کافی ہے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ السَّنَةَ لَكَثِيرَةٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمُعَةٍ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْجُمُعَةَ لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِيَوْمٍ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ يَوْمًا لَكَثِيرٌ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يُعَايِنَ قَبِلَ اللهُ تَوْبَتَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لی خدا اس کو قبول کر لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ کی وہ بھی قبول ہوتی ہے پھر فرمایا ایک ماہ بھی بہت ہے اگر ایک جمعہ پہلے کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا جمعہ بھی زیادہ ہے اگر مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کو دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو قبول ہوگی۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هٰذِهِ ـ وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ ـ لَمْ يَكُنْ لِلْعَالِمِ تَوْبَةٌ وَكَانَتْ لِلْجَاهِلِ تَوْبَةٌ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سانس یہاں تک آجائے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف، تو اس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہوگی البتہ جاہل کی ہوگی۔

٤ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَبْنِ وَهْبٍ قَالَ:

خَرَجْنا إلى مَكَّةَ وَمَعَنا شَيْخٌ مُتَأَلِّهٌ مُتَعَبِّدٌ لا يَعْرِفُ هٰذَا الْأَمْرَ يُتِمُّ الصَّلاةَ فِي الطَّرِيقِ وَمَعَهُ ابْنُ أَخٍ لَهُ مُسْلِمٌ، فَمَرِضَ الشَّيْخُ فَقُلْتُ لِابْنِ أَخِيهِ: لَوْ عَرَضْتَ هٰذَا الْأَمْرَ عَلَىٰ عَمِّكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُخَلِّصَهُ، فَقالَ كُلُّهُمْ: دَعُوا الشَّيْخَ حَتّىٰ يَمُوتَ عَلىٰ حالِهِ فَإِنَّهُ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَلَمْ يَصْبِرِ ابْنُ أَخِيهِ حَتّىٰ قالَ لَهُ: يا عَمِّ إِنَّ النّاسَ ارْتَدُّوا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلّا نَفَراً يَسِيراً وَكانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام مِنَ الطّاعَةِ ما كانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَكانَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ الْحَقُّ وَالطّاعَةُ لَهُ؛ قالَ: فَتَنَفَّسَ الشَّيْخُ وَشَهِقَ وَقالَ: أَنا عَلىٰ هٰذا وَخَرَجَتْ نَفْسُهُ. فَدَخَلْنا عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَعَرَضَ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ هٰذَا الْكَلامَ عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقالَ: هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ إِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئاً مِنْ هٰذا غَيْرَ ساعَتِهِ تِلْكَ! ؛ قالَ: فَتُرِيدُونَ مِنْهُ ماذا؟ ؛ قَدْ دَخَلَ وَاللهِ الْجَنَّةَ.

ہم معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارے ساتھ ایک بوڑھا خدا پرست عابد تھا جو یہ امر نہیں جانتا تھا (یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی وہ راستہ میں نمازیں پڑھتا جارہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننا والا تھا شیخ بیمار ہوگیا میں نے اس کے بھتیجے سے کہا تم اپنے چچا پر امر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کی گلو خلاصی کر دے اور لوگوں نے کہا چھوڑ دو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی اچھی خاصی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اے چچا رسولؐ کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہو گئے اور علی کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسولؐ کی اور رسولؐ کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پر ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ بن سری نے یہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن سری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امامت نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے کچھ اور چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

تین سو بائیسواں باب

آلودگی گناہ (صغیرہ)

*(بابُ اللَّمَمِ) ۳۲۲

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَواحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» قالَ: هُوَ الذَّنْبُ يُلِمُّ بِهِ الرَّجُلُ فَيَمْكُثُ ما شاءَ اللهُ ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ بَعْدُ.

۱۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا۔ وہ لوگ گناہان کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں سوائے گناہانِ صغیرہ کے۔ فرمایا لمم سے مراد وہ گناہ ہے جس میں انسان ایک بار آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ چاہتا ہے تو رک جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کر گزرتا ہے۔

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن صفوان ، عن العلاء ، عن محمّد بن مسلم ، عن أحدهما عليهما السلام قال : قلت له : «الّذين يجتنبون كبائر الإثم والفواحش إلّا اللّمم» قال: الهنة[2] بعد الهنة أي الذّنب بعد الذّنب يلمّ به العبد.

۲۔ محمد بن مسلم راوی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ گناہ ہے بعد گناہ جس میں کوئی بندہ آلودہ ہوتا ہے۔

٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن إسحاق بن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : ما من مؤمن إلّا وله ذنب يهجره زماناً ثمّ يلمّ به وذلك قول الله عزّ وجلّ : «إلّا اللّمم» وسألته عن قول الله عزّ وجلّ : «الّذين يجتنبون كبائر الإثم والفواحش إلّا اللّمم» قال : الفواحش الزّنى والسّرقة واللّمم : الرّجل يلمّ بالذّنب فيستغفر الله منه .

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر مومن کے لئے ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جسے وہ ایک زمانہ تک چھوڑے رہتا ہے پھر اسے بجالاتا ہے یہی مراد ہے (الا اللمم) سے میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا وہ لوگ سوائے گناہانِ صغیرہ کے گناہانِ کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں فرمایا فواحش سے مراد ہے زنا و سرقہ، اور لمم سے مراد ہے کہ انسان ایک گناہ میں آلودہ ہوتا ہے پھر خدا سے اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحارث بن بهرام ، عن عمرو بن جميع قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من جاءنا يلتمس الفقه والقرآن وتفسيره فدعوه ومن جاءنا يبدي عورة قد سترها الله فنحّوه . فقال له رجل من القوم : جعلت فداك والله إنّني لمقيم على ذنب منذ دهر أريد أن أتحوّل عنه إلى غيره فما أقدر عليه ، فقال له : إن كنت صادقاً فإنّ الله يحبّك وما يمنعه أن ينقلك منه إلى غيره إلّا لكي تخافه .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہمارے پاس علم فقہ و قرآن و تفسیر حاصل کرنے آئے تو اسے

آنے دو اور جو ایسا عیب کسی کا ظاہر کرنے آئے جسے اللہ نے چھپایا ہے تو اسے دور رکھو ایک شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں ایک عرصہ سے ایک گناہ کئے چلا جا رہا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر اس کی ضد یعنی توبہ کی طرف رجوع کروں لیکن اس پر قابو نہیں پاتا۔ فرمایا اگر تو اپنے قول میں صادق ہے تو بے شک اللہ تجھے دوست رکھتا ہے اور اس نے اپنی مصلحت سے تجھے اس طرف نہیں آنے دیا ہوگا کہ مبادا تجھ میں خود پسندی آجائے جو بدترین گناہ ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى [عَنْ حَرِيزٍ] عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَقَدْ طُبِعَ عَلَيْهِ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَهْجُرُهُ الزَّمَانَ ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» ، قَالَ : اللَّمَّامُ الْعَبْدُ الَّذِي يُلِمُّ الذَّنْبَ بَعْدَ الذَّنْبِ لَيْسَ مِنْ سَلِيقَتِهِ ، أَيْ مِنْ طَبِيعَتِهِ .

۵ - فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ موافق طبیعت مومن ہو ایک زمانہ تک اسے چھوڑ کر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائی سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے لَمَم وہ ہے جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے لیکن وہ اس کی فطرت و طبیعت کے خلاف ہوتا ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُونُ سَجِيَّتُهُ الْكَذِبَ وَالْبُخْلَ وَالْفُجُورَ وَرُبَّمَا أَلَمَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يَدُومُ عَلَيْهِ ، قِيلَ : فَيَزْنِي ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ لَا يُولَدُ لَهُ مِنْ تِلْكَ النُّطْفَةِ .

۶ - ابن رئاب کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن کی عادت نہ جھوٹ ہوتی ہے نہ بخل نہ بدکاری اور اگر ایسا کر گزرے تو اس پر قائم نہیں رہتا پوچھا کیا مومن زنا کرتا ہے فرمایا ہاں لیکن اس نطفہ سے اولاد نہیں ہوتی۔

تین سو تئیسواں باب

گناہ تین ہیں

(بَابُ) ۳۲۳

☆(فِي أَنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ :

صَعِدَ أميرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِالْكُوفَةِ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الذُّنُوبَ ثَلاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ حَبَّةُ الْعُرَنِيُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتَ: الذُّنُوبُ ثَلاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكْتَ؟! فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُهَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُفَسِّرَهَا وَلَكِنْ عَرَضَ لِي بُهْرٌ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْكَلامِ، نَعَمْ الذُّنُوبُ ثَلاثَةٌ: فَذَنْبٌ مَغْفُورٌ وَذَنْبٌ غَيْرُ مَغْفُورٍ وَذَنْبٌ نَرْجُو لِصَاحِبِهِ وَنَخَافُ عَلَيْهِ؛ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَبَيِّنْهَا لَنَا.

قَالَ نَعَمْ أَمَّا الذَّنْبُ الْمَغْفُورُ فَعَبْدٌ عَاقَبَهُ اللهُ عَلَى ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَاللهُ أَحْلَمُ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ عَبْدَهُ مَرَّتَيْنِ، وَأَمَّا الذَّنْبُ الَّذِي لا يُغْفَرُ فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا بَرَزَ لِخَلْقِهِ أَقْسَمَ قَسَماً عَلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلالِي لا يَجُوزُنِي ظُلْمُ ظَالِمٍ وَلَوْ كَفٌّ بِكَفٍّ وَلَوْ مَسْحَةٌ بِكَفٍّ وَلَوْ نَطْحَةٌ مَا بَيْنَ الْقَرْنَاءِ إِلَى الْجَمَّاءِ فَيَقْتَصُّ لِلْعِبَادِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لا تَبْقَى لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ مَظْلَمَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُهُمُ لِلْحِسَابِ؛ وَأَمَّا الذَّنْبُ الثَّالِثُ فَذَنْبٌ سَتَرَهُ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ وَرَزَقَهُ التَّوْبَةَ مِنْهُ، فَأَصْبَحَ خَائِفاً مِنْ ذَنْبِهِ رَاجِياً لِرَبِّهِ، فَنَحْنُ لَهُ كَمَا هُوَ لِنَفْسِهِ؛ نَرْجُو لَهُ الرَّحْمَةَ وَنَخَافُ عَلَيْهِ الْعَذَابَ

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ایک روز امیرالمومنین نے بعد حمد وثنار فرمایا۔ لوگو گناہ تین قسم کے ہیں یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے۔ حبہ عرنی نے کہا۔ اے امیرالمومنین آپؑ یہ فرما کر خاموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں فرمایا ہاں میں ان کو بیان کرنا چاہتا تھا کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخشا جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا اور تیسرا وہ ہے جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشے جانے کا خوف رہتا ہے اس نے کہا اے امیرالمومنین اس کو بیان فرمایئے ارشاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں گناہگار کو دے دی گئی۔ خدائے علیم وکبیر کے لئے زیبا نہیں کہ وہ ایک گناہ کی سزا دو بار دے اور جو گناہ بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہوگا مخلوق پر اس نے قسم کھائی ہے اپنے عزت وجلال کی کہ کسی ظالم کے ظلم سے درگزر نہ کرے گا اگر ہاتھ مار کر کسی کو گرایا ہو یا ہاتھ سے کسی کو اذیت دی ہو یا سینگ والے جانور نے بے سینگ والے جانور کو مارا ہو۔ پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں کہ کسی کا مظلمہ کسی پر باقی نہ رہے گا۔ پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گناہگار کو توفیق توبہ دی ہے وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمتِ رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس کی طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امیدوار ہیں اس پر نزول عذاب سے ڈرتے ہیں

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الرَّجْمِ أَيُعَاقَبُ [عَلَيْهِ] فِي الْآخِرَةِ؟

قَالَ: إِنَّ اللهَ أَكْرَمُ مِنْ ذٰلِكَ

۲۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس پر سنگساری کی حد قائم کی جائے کیا آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا۔ فرمایا بے شک خدا کریم ہے اس سے یعنے وہ پھر عذاب نہ کرے گا

تین سو چوبیسواں باب
گناہ کی سزا میں تعجیل

(بَابُ) ۳۲۴
☆(تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ الذَّنْبِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُكْرِمَ عَبْداً وَلَهُ ذَنْبٌ ابْتَلَاهُ بِالسُّقْمِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ ابْتَلَاهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذٰلِكَ شَدَّدَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِذٰلِكَ الذَّنْبِ قَالَ: وَ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُهِينَ عَبْداً وَلَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ صَحَّحَ بَدَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذٰلِكَ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ، فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِتِلْكَ الْحَسَنَةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ روزِ قیامت کسی ایسے بندہ کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحبِ عزت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب وہ آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کی سختی اس پر آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو سکے

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُكَفِّرُهَا ابْتَلَاهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل خیر اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ عَمِلَهَا ، إِمَّا بِسُقْمٍ فِي جَسَدِهِ وَ إِمَّا بِضِيقٍ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا بِخَوْفٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعَذِّبَهُ حَتَّى أُوَفِّيَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا بِسَعَةٍ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا بِصِحَّةٍ فِي جِسْمِهِ وَإِمَّا بِأَمْنٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَّنْتُ عَلَيْهِ بِهَا الْمَوْتَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں اپنے بندے کو دنیا سے جانے نہ دوں گا درآنحالیکہ میں اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کر دوں گا خواہ اس کے جسم کو بیمار کر کے، خواہ رزق کی تنگی سے، خواہ دنیوی خوف سے، اگر پھر بھی باقی رہے تو موت اس پر سخت کر دیتا ہوں قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے جو نیکی اس نے کی ہے اس کا بدلہ کر دیتا ہوں یا تو وسعتِ رزق سے یا صحتِ بدن سے یا امن دنیا سے، اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کرتا ہوں۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُهَوَّلُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنَّهُ لَيُمْتَهَنُ فِي بَدَنِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جب وہ اپنے بدن کو تعب میں ڈالتا ہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً أَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لئے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر باقی رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا تاکہ روز قیامت وہ گناہ سے بھرپور رہو۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ » : لَيْسَ مِنِ الْتِوَاءِ عِرْقٍ ، وَلَا نَكْبَةِ حَجَرٍ ، وَلَا عَثْرَةِ قَدَمٍ ، وَلَا خَدْشِ عُودٍ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمَا يَعْفُو اللهُ أَكْثَرُ ، فَمَنْ عَجَّلَ اللهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُقُوبَتِهِ فِي الْآخِرَةِ .

٦۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے اس آیت کے متعلق۔ جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے کہ کسی رگ کا پھڑکنا کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب، اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اجل و اکرم کہ پھر اس کو اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْوَرَّاقِ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا يَزَالُ الْهَمُّ وَالْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدَعُ لَهُ ذَنْباً .

۷۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ پیچھا نہیں چھوڑتا مومن رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَيُهْتَمُّ فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تک مومن گناہ سے باہر نہیں ہوتا وہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْهَمُّ وَالْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدَعُ لَهُ مِنْ ذَنْبٍ .

۹۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ إِلَّا ابْتَلَيْتُهُ فِي جَسَدِهِ ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِذُنُوبِهِ وَإِلَّا شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا ذَنْبَ لَهُ ، ثُمَّ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ . وَمَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ النَّارَ إِلَّا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَإِلَّا آمَنْتُ خَوْفَهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَإِلَّا وَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَاماً لِطَلِبَتِهِ عِنْدِي وَإِلَّا هَوَّنْتُ عَلَيْهِ مَوْتَهُ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا حَسَنَةَ لَهُ عِنْدِي ثُمَّ أُدْخِلُهُ النَّارَ .

۱۰۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہوتا ہے تو میں اسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ وقت مرگ اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔ پھر میں اسے داخل جنت کروں گا اور جس کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہو جاتا ہے تو خیر ورنہ اس کو اس کے حاکم کے خوف سے بے پروا کر دیتا ہوں اگر یہ نزدیک حق پورا ہو گیا تو خیر ورنہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حال میں آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہوتی پس میں اسے داخل دوزخ کر دیتا ہوں۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَرَّ نَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِرَجُلٍ بَعْضُهُ تَحْتَ حَائِطٍ وَبَعْضُهُ خَارِجٌ مِنْهُ قَدْ شَعَّثَتْهُ الطَّيْرُ وَمَزَّقَتْهُ الْكِلَابُ ثُمَّ مَضَى فَرُفِعَتْ لَهُ مَدِينَةٌ فَدَخَلَهَا فَإِذَا هُوَ بِعَظِيمٍ مِنْ عُظَمَائِهَا مَيِّتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُسَجًّى بِالدِّيبَاجِ حَوْلَهُ الْمِجْمَرُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَشْهَدُ أَنَّكَ حَكَمٌ عَدْلٌ لَا تَجُورُ ، هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُشْرِكْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَمَتَّهُ بِتِلْكَ الْمِيتَةِ وَهَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَمَتَّهُ بِهَذِهِ الْمِيتَةِ ؟ فَقَالَ : عَبْدِي أَنَا كَمَا قُلْتَ حَكَمٌ عَدْلٌ لَا أَجُورُ ، ذَلِكَ عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي سَيِّئَةٌ أَوْ ذَنْبٌ أَمَتُّهُ بِتِلْكَ الْمِيتَةِ لِكَيْ يَلْقَانِي وَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَهَذَا عَبْدِي كَانَتْ لَهُ [عِنْدِي] حَسَنَةٌ فَأَمَتُّهُ بِهَذِهِ الْمِيتَةِ لِكَيْ يَلْقَانِي وَلَيْسَ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ .

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی میت کی طرف سے گزرا جس کا آدھا دھڑ دیوار کے نیچے تھا اور آدھا باہر جسے پرندے اور کتے نوچ رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت

پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور آس پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم و عادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا عبد ایسا تھا جس نے طرفۃ العین کے لئے شرک نہیں کیا تو نے اسے بُری طرح مارا اور یہ امیر آن واحد کے لئے بھی تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی۔ خدا نے کہا میرے بندے جیسا تو نے کہا میں ضرور حاکم عادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی تاکہ وہ اس طرح مجھے ملے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہ ہو اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

١٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ شَيْخٌ فَقَالَ : يَا أَبَاعَبْدِاللهِ أَشْكُو إِلَيْكَ وُلْدِي وَ عُقُوقَهُمْ وَ إِخْوَانِي وَجَفَاهُمْ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَاهَذَا إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي دَوْلَةِ صَاحِبِهِ ذَلِيلٌ وَإِنَّ أَدْنَى مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ الْعُقُوقُ مِنْ وُلْدِهِ وَالْجَفَاءُ مِنْ إِخْوَانِهِ وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الرَّفَاهِيَةِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا ابْتُلِيَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِمَّا فِي وُلْدِهِ وَإِمَّا فِي مَالِهِ حَتَّى يُخَلِّصَهُ اللهُ مِمَّا اكْتَسَبَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَيُوَفِّرَ لَهُ حَظَّهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ . فَاصْبِرْ وَأَبْشِرْ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک بوڑھا حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو عبداللہ میں اپنی اولاد کی نافرمانی کی اور اپنے بھائیوں کی اس بڑھاپے میں ایذا رسانی کی شکایت کرنے آیا ہوں فرمایا۔ اے شخص ایک حکومت حق کی ہے ایک باطل کی۔ اور ہر ایک حکومت والے دوسرے گروہ کی حکومت میں ذلیل ہوتے ہیں مومن کی حکومت باطل کے دور میں کم سے کم جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اولاد کی نافرمانی اور بھائیوں کا ظلم ہے اور دولت باطل میں کوئی فائدہ اس سے زیادہ پہنچتا کہ وہ موت سے پہلے مبتلا ہوتا ہے یا تو اولاد کے معاملہ میں یا مال میں یہاں تک کہ دولت باطل میں جو کمایا ہوتا ہے اس سے خلاصی مل جاتی ہے اور دولت حق میں اس کا حصہ قائم ہو جاتا ہے پس صبر کرو اور خوش رہو۔

تین سو پچیسواں باب

گناہوں کی توضیح

(فِي تَفْسِيرِ الذُّنُوبِ) (بَابٌ) ۳۲۵

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ الْبَغْيُ وَ الذُّنُوبُ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ الْقَتْلُ ، وَالَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ الظُّلْمُ ، وَالَّتِي تَهْتِكُ السُّتُورَ شُرْبُ الْخَمْرِ ، وَالَّتِي تَحْبِسُ الرِّزْقَ الزِّنَى وَالَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ ، وَالَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَتُظْلِمُ الْهَوَاءَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور قتل باعثِ ندامت ہوتا ہے اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے اور شراب پینا عیبوں کی پردہ دری کرتا ہے اور زنا رزق کو دور کرتا ہے اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے اور والدین کی نافرمانی دعا کو لوٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَتُقَرِّبُ الْآجَالَ وَتُخْلِي الدِّيَارَ وَهِيَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَالْعُقُوقُ وَتَرْكُ الْبِرِّ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے گناہوں سے جو موت کو جلد بلانے والے اور گھروں کو برباد کرنے والے ہوں اور وہ قطع رحم اور حقوق والدین اور احسان کا ترک کرنا ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ـ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَيُّوبَ ـ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا فَشَا أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ : إِذَا فَشَا الزِّنَى ظَهَرَتِ الزَّلْزَلَةُ وَإِذَا فَشَا الْجَوْرُ فِي الْحُكْمِ احْتُبِسَ الْقَطْرُ وَ إِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ أُدِيلَ لِأَهْلِ الشِّرْكِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِذَا مُنِعَتِ الزَّكَاةُ ظَهَرَتِ الْحَاجَةُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب چار چیزیں ظاہر ہوں گی تو چار ان کے ساتھ ادر ہوں گی زنا کاری ہوگی تو زلزلہ آئے گا ظلم ہوگا تو بارش رُکے گی جب مشرکوں سے مسلمان عہد شکنی کریں گے تو ان پر اہل شرک کا غلبہ ہوگا اور جب زکوٰۃ رکے گی تو برکت اٹھ جائے گی

تین سو چھبیسواں باب

نادر

(بَابُ نَادِرٌ) ۳۲۶

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ الْعَبْدَ مِنْ

عَبِدِيَ الْمُؤْمِنِينَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَنْظُرُ لَهُ فِيمَا فِيهِ صَلَاحُهُ فِي آخِرَتِهِ فَأُعَجِّلُ لَهُ الْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا لِأُجَازِيَهُ بِذَٰلِكَ الذَّنْبِ وَأُقَدِّرُ عُقُوبَةَ ذَٰلِكَ الذَّنْبِ وَأَقْضِيهِ وَأَتْرُكُهُ عَلَيْهِ مَوْقُوفاً غَيْرَ مُمْضًى وَلِيَ فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ وَ مَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدَّدُ فِي ذَٰلِكَ مِرَاراً عَلَىٰ إِمْضَائِهِ ثُمَّ أُمْسِكُ عَنْهُ فَلَا أُمْضِيهِ كَرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَ حِيداً عَنْ إِدْخَالِ الْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَأَتَطَوَّلُ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ عَنْهُ وَالصَّفْحِ ، مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ الَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ فَأَصْرِفُ ذَٰلِكَ الْبَلَاءَ عَنْهُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ وَقَضَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ مَوْقُوفاً وَلِيَ فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ ، ثُمَّ أَكْتُبُ لَهُ عَظِيمَ أَجْرِ نُزُولِ ذَٰلِكَ الْبَلَاءِ وَأَدَّخِرُهُ وَأُوَفِّرُ لَهُ أَجْرَهُ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ أَذَاهُ وَأَنَا اللّٰهُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا نے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے عذاب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں، تو میں اس بارے میں غور کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے میں اس سزا کو معین کرتا ہوں اور اس کو جاری کرتا ہوں اور بغیر جاری کئے روکے رہتا ہوں اور اس کے جاری کرنے میں میری مشیئت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کو جاری کرنے میں کئی بار تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں تاکہ اسے آزردگی نہ ہو اس تکلیف کے داخل ہونے سے یہیں آخر میں سے درگزر کرتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کر دیتا ہوں بہ سبب اس کے نوافل کے بجا لانے کے جو رات اور دن میں وہ بجا لایا ہے میرا تقرب حاصل کرنے کے لئے لہذا میں اس مشیت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں، میں نے ہی اس کو مقدر کیا۔ میں نے ہی اس کو جاری کیا۔ میں نے ہی اپنی مشیئت سے اس کا اجر روک دیا اور اس مصیبت کے نزول میں اس کے لئے اجر عظیم لکھتا ہوں حالانکہ اسے نہ اس کی خبر ہوتی ہے نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے میں خدائے کریم و مہربان و رحیم ہوں۔

تین سو ستائیسواں باب

نادر

(بَابُ نَادِرٍ أَيْضاً) ۳۲۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» فَقَالَ هُوَ : « وَ يَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ » قَالَ : قُلْتُ : لَيْسَ هٰذَا أَرَدْتُ أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيّاً وَأَشْبَاهَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ ذَٰلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ .

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آتی ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے گناہ بخش دیتا ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہلبیت پر جو مصائب نازل ہوئے ہیں کیا وہ ان کے لائے ہوئے تھے۔ فرمایا رسول اللہ بغیر کوئی گناہ کئے ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔

توضیح:- چونکہ سائل نے آیت کا جزو آخر چھوڑ دیا تھا لہذا حضرت نے اسے پورا کر دیا نیز یہ کہ سائل کا خیال یہ تھا کہ ہر گناہ کے لئے کسی بلا کا آنا ضروری ہے لہذا حضرت نے اس آیت کا آخری حصہ پڑھ کر بتایا کہ خدا بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے رہا دوسرا امر تو اس کا جواب حضرت نے یوں دیا کہ استغفار نبی صلعم صدور گناہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بلندیٔ درجات کی وجہ سے تھا اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کی ابتلا کفارہ ذنوب نہیں ہے بلکہ کثرت ثواب اور بلندیٔ درجات کے لئے ہے پس اس آیت میں جو خطاب ہے وہ غیر معصومین سے ہے جن سے صدور گناہ ہوتا ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ » أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ بَعْدِهِ هُوَ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَهُمْ أَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللهِ وَيَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ ، إِنَّ اللهَ يَخُصُّ أَوْلِيَاءَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْجُرَهُمْ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ .

۲۔ علی بن رئاب کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے ہے اور کہا کہ آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ حضرت علی اور ان کے اہل بیت پر ان کے بعد جو مصیبت آئی کیا یہ ان کے ہاتھوں سے آئی۔ درآنحالیکہ وہ اہلبیت طہارت اور معصوم ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ہر دن اور رات میں سو بار بغیر گناہ استغفار کرتے تھے اللہ نے اپنے اولیاء کو مصائب سے مخصوص کیا ہے تاکہ ان کے اجر کو زیادہ کرے

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا حُمِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَأُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللهُ : « وَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ » فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَيْسَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِنَّ فِينَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ »

۳۔ راوی نے بہ سند حضرت جعفر صادق علیہ السلام بیان کیا کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو یزید کے سامنے لا کھڑا کیا تو اس نے یہ آیت پڑھی کہ تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے۔ فرمایا یہ آیت ہم سے متعلق نہیں ہمارے بارے میں سورۂ حدید کی یہ آیت ہے جو مصیبت زمین پر یا تمہارے نفسوں پر آئی ہے ہم نے اس کو خلق سے پہلے اپنی کتاب میں (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے یعنی یہ مصیبت ہمارے ازدیادِ مراتب کے لئے پہلے سے لکھی ہوئی ہے نہ کہ کسی گناہ کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

تین سو اٹھائیسواں باب

خدا عمل کرنیوالوں کے صدقہ میں عمل نہ کرنیوالوں کی بلا رد کرتا ہے

(باب) ۳۲۸

☆(أنَّ اللهَ يَدْفَعُ بِالْعامِلِ عَنْ غَيْرِ الْعامِلِ)☆

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إِنَّ اللهَ [لَ]يَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنا عَمَّنْ لا يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلىٰ تَرْكِ الصَّلاةِ لَهَلَكُوا؛ وَإِنَّ اللهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنا عَمَّنْ لا يُزَكِّي وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلىٰ تَرْكِ الزَّكاةِ لَهَلَكُوا، وَإِنَّ اللهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنا عَمَّنْ لا يَحُجُّ وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلىٰ تَرْكِ الْحَجِّ لَهَلَكُوا وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَلَوْلا دَفْعُ اللهِ النّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلٰكِنَّ اللهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعالَمِينَ» فَوَاللهِ ما نَزَلَتْ إِلّا فِيكُمْ وَلا عَنىٰ بِها غَيْرَكُمْ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقے میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلا کو رد کرتا ہے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو رفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرماتا کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرتا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں۔

تین سو اُنتیسواں باب

گناہ کا ترک، طلب توبہ سے آسان ہے

(بَابُ) ۳۲۹

﴿اَنَّ تَرْكَ الْخَطِيئَةِ أَيْسَرُ مِنْ [طَلَبِ] التَّوْبَةِ﴾

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَقْبَاقِ [قَالَ :] قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَرْكُ الْخَطِيئَةِ أَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ وَكَمْ مِنْ شَهْوَةِ سَاعَةٍ أَوْرَثَتْ حُزْناً طَوِيلاً وَالْمَوْتُ فَضَحَ الدُّنْيَا[1] ، فَلَمْ يَتْرُكْ لِذِي لُبٍّ فَرَحاً .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خطا توبہ کرنے سے آسان ہے اکثر گھڑی بھر کی خواہش طولانی حزن کا باعث بن جاتی ہے اور موت باعث رسوائی ہوتی ہے عقلمند ایسی لذت سے خوش نہیں ہوتا۔

تین سو تیسواں باب

استدراج (یعنی رفتہ رفتہ عذاب)

((بَابُ الْاِسْتِدْرَاجِ)) ۳۳۰

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنَقِمَةٍ وَيُذَكِّرُهُ الْاِسْتِغْفَارَ ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرّاً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيُنْسِيَهُ الْاِسْتِغْفَارَ ، وَيَتَمَادَى بِهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ» بِالنِّعَمِ عِنْدَ الْمَعَاصِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا

ہے تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے خدا اس کو استغفار یاد دلاتا ہے اور جب خدا کسی بندہ پر عذاب ڈالنا چاہتا ہے تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے جس سے وہ استغفار بھول جاتا ہے اور اسی گناہ پر باقی رہتا ہے خدا فرماتا ہے ہم عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جال میں پھانس لیں گے اور انھیں پتہ بھی نہ چلے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمتیں دیں گے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : سُئِلَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْاسْتِدْرَاجِ ، فَقَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُمْلِي لَهُ وَ تُجَدِّدُ لَهُ عِنْدَهَا النِّعَمُ فَتُلْهِيهِ عَنِ الْاسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوبِ فَهُوَ مُسْتَدْرَجٌ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدراج کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر اس پر نعمتوں کی بھرمار کی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کو بھول جاتا ہے پس وہ لاعلم رہ کر گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ » قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتُجَدَّدُ لَهُ النِّعْمَةُ مَعَهُ تُلْهِيهِ تِلْكَ النِّعْمَةُ عَنِ الْاسْتِغْفَارِ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ.

۳۔ ترجمہ اوپر گذرا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ [بْنِ دَاوُدَ] الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِمَا قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسَتْرِ اللهِ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بہت سے لوگ خدا کی نعمتوں پر مغرور ہیں اور بہت سے اپنے گناہوں سے بے خبر ہیں جو رفتہ رفتہ ہوئے ہیں اور اللہ ان کو چھپا رہا ہے اور بہت سے ان تعریفوں پر جو لوگ کر رہے ہیں مفتون ہیں۔

تین سو اکتیسواں باب

محاسبۃ العمل

((بـاب)) ۳۳۱

☆(مُحاسَبَةِ الْعَمَلِ)

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا الدَّهْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَنْتَ فِيمَا بَيْنَهُنَّ: مَضَى أَمْسِ بِمَا فِيهِ فَلَا يَرْجِعُ أَبَداً فَإِنْ كُنْتَ عَمِلْتَ فِيهِ خَيْراً لَمْ تَحْزَنْ لِذَهَابِهِ وَفَرِحْتَ بِمَا اسْتَقْبَلْتَهُ مِنْهُ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ فَرَّطْتَ فِيهِ فَحَسْرَتُكَ شَدِيدَةٌ لِذَهَابِهِ وَتَفْرِيطِكَ فِيهِ وَأَنْتَ فِي يَوْمِكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ مِنْ غَدٍ فِي غِرَّةٍ وَلَا تَدْرِي لَعَلَّكَ لَا تَبْلُغُهُ وَإِنْ بَلَغْتَهُ لَعَلَّ حَظَّكَ فِيهِ فِي التَّفْرِيطِ مِثْلُ حَظِّكَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي عَنْكَ.

فَيَوْمٌ مِنَ الثَّلَاثَةِ قَدْ مَضَى أَنْتَ فِيهِ مُفَرِّطٌ، وَيَوْمٌ تَنْتَظِرُهُ لَسْتَ أَنْتَ مِنْهُ عَلَى يَقِينٍ مِنْ تَرْكِ التَّفْرِيطِ وَإِنَّمَا هُوَ يَوْمُكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ وَقَدْ يَنْبَغِي لَكَ إِنْ عَقَلْتَ وَفَكَّرْتَ فِيمَا فَرَّطْتَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي مِمَّا فَاتَكَ فِيهِ مِنْ حَسَنَاتٍ أَلَّا تَكُونَ اكْتَسَبْتَهَا وَمِنْ سَيِّئَاتٍ أَلَّا تَكُونَ أَقْصَرْتَ عَنْهَا وَأَنْتَ مَعَ هَذَا مَعَ اسْتِقْبَالِ غَدٍ عَلَى غَيْرِ ثِقَةٍ مِنْ أَنْ تَبْلُغَهُ وَعَلَى غَيْرِ يَقِينٍ مِنِ اكْتِسَابِ حَسَنَةٍ أَوْ مُرْتَدِعٍ عَنْ سَيِّئَةٍ مُحْبِطَةٍ، فَأَنْتَ مِنْ يَوْمِكَ الَّذِي تَسْتَقْبِلُ عَلَى مِثْلِ يَوْمِكَ الَّذِي اسْتَدْبَرْتَ، فَاعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ لَيْسَ يَأْمُلُ مِنَ الْأَيَّامِ إِلَّا يَوْمَهُ الَّذِي أَصْبَحَ فِيهِ وَلَيْلَتَهُ، فَاعْمَلْ أَوْ دَعْ وَاللهُ الْمُعِينُ عَلَى ذَلِكَ.

۱- فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تیری زندگی کے تین دن ہیں ایک وہ دن جو گزر گیا اور وہ لوٹ کر نہ آئے گا اگر تو نے اس میں عملِ خیر کیا تو اس کے جانے پر رنج نہ کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے کہ جو آگے اس کا صلہ ملنے والا ہے اور اگر تو نے اس میں کوتاہی کی تو اس دن کے گزرنے پر تیری حسرت بہت زیادہ ہونی چاہیے اس کوتاہی پر جو اس میں واقع ہوئی اور تو جس کل کا انتظار کر رہا ہے تو کیا جانے کہ تو اس تک پہنچے گا یا نہیں اور اگر پہنچ بھی گیا تو ممکن ہے اس میں بھی تجھ سے ایسی ہی کوتاہی ہو جیسی گزشتہ کل میں ہوئی۔ پس تین دن میں سے ایک دن تو کوتاہی میں ختم ہوا رہا وہ دن جس کا تو انتظار کر رہا ہے تو اس کے متعلق تجھے کیسے یقین ہوا کہ کوتاہی نہ کرے گا اب وہ دن رہا جس میں تو نے صبح کی تو اب

تجھے غور و فکر کرنا چاہیئے کہ تو نے روز گزشتہ حسنات سے کیا کھویا۔ کیا تجھے حاصل کرنا نہیں تھا اور گناہوں سے بچنا نہیں تھا، اب تو آنے والی کل کا منتظر ہے حالانکہ اس پر وثوق نہیں کہ تو اس تک پہنچے گا اور نہ اس پر یقین ہے کہ نیکی حاصل ہو ہی جائے گی یا اس کا باطل کرنے والا ہو گا اس گناہ سے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے پس آنے والا دن کبھی گزرنے والے دن کی طرح بن جائے گا پس اس شخص کا سا عمل کر جو ایام میں صرف اسی دن سے لو لگاتا ہے جس میں اس نے دن اور رات کو بسر کیا۔ پس عمل کر دیا چھوڑ دو اللہ اس میں مددگار ہے۔

٢ ـ عَلِيّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحَاسِبْ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ عَمِلَ حَسَناً اسْتَزَادَ اللهَ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئاً اسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے تو اللہ سے زیادتی چاہے اور اگر گناہ کیا ہے تو اللہ سے استغفار کرے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا يَغُرَّنَّكَ النَّاسُ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الْأَمْرَ يَصِلُ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلَا تَقْطَعْ نَهَارَكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ يَحْفَظُ عَلَيْكَ عَمَلَكَ وَأَحْسِنْ فَإِنِّي لَمْ أَرَ شَيْئاً أَحْسَنَ دَرَكاً وَلَا أَسْرَعَ طَلَباً مِنْ حَسَنَةٍ مُحْدَثَةٍ لِذَنْبٍ قَدِيمٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو نعمان عجلی لوگ تیرے نفس کو مغرور نہ بنا دیں کیونکہ تیرے عمل کا تعلق تجھ سے ہے نہ ان سے، اپنا دن ادھر ادھر کی لغو باتوں میں نہ گزار۔ کیونکہ تیرے ساتھ وہ فرشتے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے ہیں اور نیکی کر کیونکہ بلحاظ درک و طلب کوئی چیز زیادہ عجلت والی اس نیکی سے نہیں جو گناہ کہنہ کو برطرف کرنے والی ہو۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الدُّنْيَا فَإِنَّمَا هِيَ سَاعَةٌ فَمَا مَضَى مِنْهُ فَلَا تَجِدُ لَهُ أَلَماً وَلَا سُرُوراً ، وَمَا لَمْ يَجِئْ فَلَا تَدْرِي مَا هُوَ؟ وَإِنَّمَا هِيَ سَاعَتُكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا فَاصْبِرْ فِيهَا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَاصْبِرْ فِيهَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صبر کرو دنیا کے غم پر کہ وہ ایک ایسی ساعت کی مانند ہے کہ جس کے گزرنے والے پر نہ الم رہے گا نہ سرور اور جو گھڑی ابھی نہیں آئی ہے تم کیا جانو کہ وہ کیا ہے تمہاری تو گھڑی وہی ہے جس پر تم ہو پس اس میں صبر کرو طاعت اللہ پر اور صبر کرو معصیت اللہ پر۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ احْمِلْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ يَحْمِلْكَ غَيْرُكَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے نفس کے لئے جو کچھ کرنا ہے خود کرو تمہارے مرنے پر غیر تمہارے لئے کچھ نہ کرے گا۔

٦ ـ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ : إِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَبُيِّنَ لَكَ الدَّاءُ ، وَعُرِّفْتَ آيَةَ الصِّحَّةِ ، وَدُلِلْتَ عَلَى الدَّوَاءِ ، فَانْظُرْ كَيْفَ قِيَامُكَ عَلَى نَفْسِكَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ تو اپنے نفس کے طبیب کی طرف پہنچایا گیا اور اس نے تجھ سے درد (معصیت) ظاہر کیا اور صحت کی علامت اور دوا بھی (گناہوں سے اجتناب) بتادی پس اب غور کر تجھے اپنے نفس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔

٧ ـ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ : اجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيناً بَرّاً أَوْ وَلَداً وَاصِلاً وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِداً تَتَّبِعُهُ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوّاً تُجَاهِدُهَا وَاجْعَلْ مَالَكَ عَارِيَةً تَرُدُّهَا .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ اپنے دل کو احسان کرنے والے بھائی اور مہربان بیٹے کی طرح بناؤ اور اپنے عمل کو باپ جیسا بناؤ جس کی پیروی کرتے ہو اور اپنے نفس کو اپنا دشمن جانو جس سے جہاد کرو اور اپنے مال کو عاریتی جانو جس کو رد کیا جائے گا۔

٨ ـ [وَ] عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اقْصُرْ نَفْسَكَ عَمَّا يَضُرُّهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تُفَارِقَكَ وَاسْعَ فِي فَكَاكِهَا كَمَا تَسْعَى فِي طَلَبِ مَعِيشَتِكَ ، فَإِنَّ نَفْسَكَ رَهِينَةٌ بِعَمَلِكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقصان رساں عمل سے اپنے نفس کو بچاؤ اس سے پہلے کہ تم سے جدا ہو اور اس کی آزادی کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی روزی کے لئے کرتے ہو تمہارا نفس تمہارے عمل کا رہین ہے۔

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ بعضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: كَمْ مِنْ طَالِبٍ لِلدُّنْيَا لَمْ يُدْرِكْهَا وَمُدْرِكٍ لَهَا قَدْ فَارَقَهَا، فَلَا يَشْغَلَنَّكَ طَلَبُهَا عَنْ عَمَلِكَ وَالْتَمِسْهَا مِنْ مُعْطِيهَا وَمَالِكِهَا فَكَمْ مِنْ حَرِيصٍ عَلَى الدُّنْيَا قَدْ صَرَعَتْهُ وَاشْتَغَلَ بِمَا أَدْرَكَ مِنْهَا عَنْ طَلَبِ آخِرَتِهِ حَتَّى فَنِيَ عُمُرُهُ وَأَدْرَكَهُ أَجَلُهُ.

وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: الْمَسْجُونُ مَنْ سَجَنَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ آخِرَتِهِ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا کو طلب کیا اس نے اس کو نہ پایا اور اس کو پانے کے مقام سے جدا ہوگیا۔ پس اس کی طلب تم کو عمل خیر سے بے پروا نہ کر دے۔ اور دنیا کو مانگو اس کے عطا کرنے والے اور مالک سے۔ بہت سے دنیا کے حریص ایسے ہیں کہ اس نے ان کو پچھاڑ دیا ہے اور طلب آخرت سے بے پرواہ کر دیا ہے یہاں تک کہ اُن کی عمر ختم ہوگئی اور موت نے اُن کو پا لیا ہے فرمایا حضرت نے قیدی درحقیقت وہ ہے جسے دنیا نے آخرت سے جدا کر کے قید کر لیا ہو۔

١٠ ـ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِذَا أَتَتْ عَلَى الرَّجُلِ أَرْبَعُونَ سَنَةً قِيلَ لَهُ : خُذْ حِذْرَكَ فَإِنَّكَ غَيْرُ مَعْذُورٍ وَلَيْسَ ابْنُ الْأَرْبَعِينَ بِأَحَقَّ بِالْحِذْرِ مِنِ ابْنِ الْعِشْرِينَ فَإِنَّ الَّذِي يَطْلُبُهُمَا وَاحِدٌ وَلَيْسَ بِرَاقِدٍ ، فَاعْمَلْ لِمَا أَمَامَكَ مِنَ الْهَوْلِ وَدَعْ عَنْكَ فُضُولَ الْقَوْلِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کر تو معذور نہیں اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا زیادہ احتیاط کرے کیونکہ موت جو ان دونوں کے گھات میں ہے وہ دونوں کے لئے یکساں ہے پس عمل کر دیہ خیال کرتے ہوئے کہ موت کا خوف سامنے ہے اور فضول باتوں کو چھوڑ دو۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَسَّانٍ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِكَ ، خُذْ مِنْهَا فِي الصِّحَّةِ قَبْلَ السُّقْمِ ، وَفِي الْقُوَّةِ قَبْلَ الضَّعْفِ ، وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے لئے اپنے نفس سے کچھ فائدہ حاصل کرو بیماری سے پہلے صحت میں ضعیف ہونے سے پہلے قوت میں اور موت سے پہلے زندگی میں۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ النَّهَارَ إِذَا جَاءَ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ اعْمَلْ فِي يَوْمِكَ هٰذَا خَيْراً أَشْهَدْ لَكَ بِهِ عِنْدَ رَبِّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَإِنِّي لَمْ آتِكَ فِيمَا مَضَى وَلَا آتِيكَ فِيمَا بَقِيَ وَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دن جب آتا ہے تو وہ کہتا ہے اے ابن آدم آج عمل خیر کر اس لئے کہ میں گواہی دوں گا تیرے رب کے سامنے روز قیامت میں جو دن گزر گیا اس کے لئے تیرے پاس نہیں آیا اور نہ جو آنے والا ہے اس کے لئے یعنی جو عمل خیر کرنا ہے وہ آج ہی کر گزشتہ اور آئندہ کا خیال چھوڑ، رات جب آتی ہے تو وہ بھی اسی طرح کہتی ہے۔

١٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْصِنِي بِوَجْهٍ مِنْ وُجُوهِ الْبِرِّ أَنْجُ بِهِ، قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَيُّهَا السَّائِلُ اسْتَمِعْ ثُمَّ اسْتَفْهِمْ ثُمَّ اسْتَيْقِنْ ثُمَّ اسْتَعْمِلْ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ ثَلَاثَةٌ: زَاهِدٌ وَصَابِرٌ وَرَاغِبٌ فَأَمَّا الزَّاهِدُ فَقَدْ خَرَجَتِ الْأَحْزَانُ وَالْأَفْرَاحُ مِنْ قَلْبِهِ فَلَا يَفْرَحُ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا يَأْسَى عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَاتَهُ، فَهُوَ مُسْتَرِيحٌ وَأَمَّا الصَّابِرُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّاهَا بِقَلْبِهِ فَإِذَا نَالَ مِنْهَا أَلْجَمَ نَفْسَهُ عَنْهَا لِسُوءِ عَاقِبَتِهَا وَشَنَآنِهَا، لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَى قَلْبِهِ عَجِبْتَ مِنْ عِفَّتِهِ وَتَوَاضُعِهِ وَحَزْمِهِ وَأَمَّا الرَّاغِبُ فَلَا يُبَالِي مِنْ أَيْنَ جَاءَتْهُ الدُّنْيَا مِنْ حِلِّهَا أَوْ [مِنْ] حَرَامِهَا وَلَا يُبَالِي مَا دَنَّسَ فِيهَا عِرْضَهُ وَأَهْلَكَ نَفْسَهُ وَأَذْهَبَ مُرُوءَتَهُ، فَهُمْ فِي غَمْرَةٍ يَضْطَرِبُونَ

۱۳۔ ایک شخص امیرالمومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیرالمومنین مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجیے تاکہ وہ میرے لئے باعث نجات ہو۔ حضرت نے فرمایا اے سائل کان لگا کر سن، سمجھ پھر یقین کر پھر عمل کر اور جان لے کہ لوگ تین قسم کے ہیں زاہد، صابر، راغب، زاہد کے دل سے غم و خوشی نکل جاتی ہے وہ نہ دنیا کی کسی چیز سے خوش ہوتا ہے اور نہ اس کے نہ ملنے سے مایوس اور رنجیدہ، آرام سے رہتا ہے اور صابر وہ ہے جو دل سے کسی شے کی تمنا کرتا ہے اور جب اسے پا لیتا ہے تو اپنے نفس کو اس سے روکتا ہے تاکہ عاقبت برباد نہ ہو اور اسے عیب نہ لگے اگر تم اس کی دلی حالت پر اطلاع پالو تو تم کو اس کی پاک دامنی، تواضع اور دانائی پر تعجب ہوگا اور راغب وہ ہے جو حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کا کچھ خیال نہیں کرتا کہ اس کی آبرو جاتی رہے گی اور نفس ہلاکت میں پڑ جائے گا اور مروّت برباد ہو جائے گی اور وہ ضلالت کی تاریکی میں مضطرب ہوگا۔

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: لَا يَصْغُرُ مَا يَنْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَصْغُرُ مَا يَضُرُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَكُونُوا فِيمَا أَخْبَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمَنْ عَايَنَ.

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز روز قیامت نفع دے اسے

حقیر نہ سمجھو اور جو روز قیامت نقصان دے اسے بھی حقیر نہ سمجھو، جو خبریں تمھیں اللہ نے دی ہیں تم ان کو ایسا سمجھو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔

١٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ يَقُولُ : إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُعْرَفَ فَافْعَلْ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يُثْنِيَ عَلَيْكَ النَّاسُ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مَذْمُوماً عِنْدَ النَّاسِ إِذَا كُنْتَ مَحْمُوداً عِنْدَ اللهِ .
ثُمَّ قَالَ : قَالَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام :
لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ رَجُلٍ يَزْدَادُ كُلَّ يَوْمٍ خَيْراً وَرَجُلٍ يَتَدَارَكُ مَنِيَّتَهُ بِالتَّوْبَةِ وَ أَنَّى لَهُ بِالتَّوْبَةِ وَاللهِ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ مَا قَبِلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ إِلَّا بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَلَا وَمَنْ عَرَفَ حَقَّنَا وَرَجَا الثَّوَابَ فِينَا [وَ] رَضِيَ بِقُوتِهِ نِصْفِ مُدٍّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَمَا سَتَرَ عَوْرَتَهُ وَمَا أَكَنَّ رَأْسَهُ وَهُمْ وَاللهِ فِي ذَٰلِكَ خَائِفُونَ وَجِلُونَ وَدُّوا أَنَّهُ حَظُّهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَذَٰلِكَ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ» ، ثُمَّ قَالَ : مَا الَّذِي آتَوْا؟ آتَوْا وَاللهِ مَعَ الطَّاعَةِ الْمَحَبَّةَ وَالْوَلَايَةَ وَهُمْ فِي ذَٰلِكَ خَائِفُونَ ، لَيْسَ خَوْفُهُمْ خَوْفَ شَكٍّ وَلَكِنَّهُمْ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مُقَصِّرِينَ فِي مَحَبَّتِنَا وَطَاعَتِنَا .

١٥- فرمایا صادق آل محمد نے اگر تو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو عمل نیک کئے جا بغیر اس کی پرواہ کئے ہوئے کہ لوگ تیری تعریف نہیں کرتے اور اس کی بھی پروا نہ کر کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جب کہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو۔ اور میرے جد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں ہے بہتری عیش میں مگر دو آدمیوں کے لئے۔ ایک وہ جو ہر روز اپنی نیکی کو بڑھاتا ہے اور دوسرے وہ جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرتا ہے اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ واللہ سجدہ کرتے کرتے بھی مرجائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار نہ کرے جس نے ہمارا حق پہچانا اور راضی ہوا بقدر نصف مد غذا پر اور بقدر ستر عورت لباس اور سر پر سایہ کے بقدر اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف و ترساں ہیں اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حصہ ہو۔ خدا نے قرآن میں ان کا وصف بیان کیا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو وہ دیتے ہیں جو انھوں نے خدا اور رسولؐ سے پایا۔ ان کے دلوں میں خوفِ خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا انھوں نے دیا اور تم جانتے ہو انھوں نے کیا دیا۔ ہم اہل بیت کی اطاعت و محبت و ولایت دی اور وہ خوفزدہ رہے لیکن ان کا یہ خوف، خوفِ شک نہ تھا۔ بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت و ولایت میں کوتاہی نہ ہو۔

۱۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: دَخَلَ قَوْمٌ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ عَايَنَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا ، وَعَايَنَ النَّارَ وَمَا فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تُصَدِّقُونَ بِالْكِتَابِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ایک قوم امام علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے ان کو وعظ کیا۔ پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو اور دوزخ کو جو کچھ اس میں ہے اس کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے ہو۔

۱۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: لَا تَسْتَكْثِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَصِيرَ كَثِيراً وَخَافُوا اللهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ وَسَارِعُوا إِلَى طَاعَةِ اللهِ وَاصْدُقُوا الْحَدِيثَ وَأَدُّوا الْأَمَانَةَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ وَلَا تَدْخُلُوا فِيمَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَيْكُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو، کیونکہ تھوڑے تھوڑے گناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور طاعتِ خدا کی طرف جلدی کرو اور ہماری حدیث کو سچا جانو، امانتوں کو ادا کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے اور جو امر تمہارے لئے حلال نہیں اسے نہ کرو کہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔

۱۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ بَعْدَ السَّيِّئَاتِ وَمَا أَقْبَحَ السَّيِّئَاتِ بَعْدَ الْحَسَنَاتِ .

۱۸۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا برائیوں کے بعد نیکیاں کس قدر حسین ہیں اور نیکیوں کے بعد برائیاں کس قدر قبیح ہیں۔

۱۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّكُمْ فِي آجَالٍ مَقْبُوضَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً ، مَنْ يَزْرَعْ خَيْراً يَحْصِدْ غِبْطَةً وَمَنْ يَزْرَعْ شَرّاً يَحْصِدْ نَدَامَةً وَلِكُلِّ زَارِعٍ مَا زَرَعَ وَلَا يَسْبِقُ الْبَطِيءَ مِنْكُمْ حَظُّهُ وَلَا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مَا لَمْ يُقَدَّرْ لَهُ ، مَنْ أُعْطِيَ خَيْراً فَاللهُ أَعْطَاهُ وَمَنْ وُقِيَ شَرّاً فَاللهُ وَقَاهُ .

۱۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تمہاری عمریں قبضہ میں آچکی ہیں اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے جس نے نیکی بوئی ہے وہ غبطہ کاٹے گا اور جس نے بدی کا بیج بویا وہ ندامت کاٹے گا ہر بونے والا جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے اور جو شر سے بچا تو اللہ نے اسے بچایا ہے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ ؟ فَقَالَ : لِأَنَّكُمْ عَمَرْتُمُ الدُّنْيَا وَأَخْرَبْتُمُ الْآخِرَةَ فَتَكْرَهُونَ أَنْ تُنْقَلُوا مِنْ عُمْرَانٍ إِلَىٰ خَرَابٍ . فَقَالَ لَهُ : فَكَيْفَ تَرَىٰ قُدُومَنَا عَلَى اللهِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْمُحْسِنُ مِنْكُمْ فَكَالْغَائِبِ يَقْدَمُ عَلَىٰ أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ مِنْكُمْ فَكَالْآبِقِ يَرِدُ عَلَىٰ مَوْلَاهُ ، قَالَ : فَكَيْفَ تَرَىٰ حَالَنَا عِنْدَ اللهِ ؟ قَالَ: اعْرِضُوا أَعْمَالَكُمْ عَلَى الْكِتَابِ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۞ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ» (٢)
قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ ، فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللهِ ؟ قَالَ : رَحْمَةُ اللهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَكَتَبَ رَجُلٌ إِلَىٰ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - يَا أَبَا ذَرٍّ أَطْرِفْنِي بِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ الْعِلْمَ كَثِيرٌ وَلَٰكِنْ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُسِيءَ إِلَىٰ مَنْ تُحِبُّهُ فَافْعَلْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَهَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا يُسِيءُ إِلَىٰ مَنْ يُحِبُّهُ ؟ فَقَالَ لَهُ : نَعَمْ نَفْسُكَ أَحَبُّ الْأَنْفُسِ إِلَيْكَ فَإِذَا أَنْتَ عَصَيْتَ اللهَ فَقَدْ أَسَأْتَ إِلَيْهَا .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص ابوذرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا ایسا کیوں ہے کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں فرمایا تم نے دنیا کو آباد سمجھا ہے اور آخرت کو خراب پس تم آباد سے خراب کی طرف جانا برا جانتے ہو۔ اس نے کہا تم خدا کے سامنے ہمارا آنا کیسا سمجھتے ہو فرمایا جو تم میں نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف، اور جو گنہگار ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے سامنے آتا ہے اس نے کہا یہ فرمائیے کہ خدا کے سامنے ہمارا حال کیا ہوگا۔ فرمایا اپنے اعمال کتاب خدا پر پیش کرو۔ وہ فرماتا ہے نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں۔ اس نے کہا رحمتِ خدا کہاں ہے فرمایا احسان کرنے والوں کے قریب ہے فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے کچھ علم دیجئے۔ فرمایا علم تو بہت کچھ ہے اگر تو اس پر قادر ہے کہ جسے تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ برائی نہ کرے تو ایسا کر، اس نے کہا کوئی ایسا ہے جو اپنے دوست سے برائی کرے۔ فرمایا ہاں تیرا نفس

تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے خدا کی نافرمانی کی تو تو نے اپنے نفس سے برائی کی۔

٢١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اصْبِرُوا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَتَصَبَّرُوا عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ ، فَإِنَّمَا الدُّنْيَا سَاعَةٌ فَمَا مَضَى فَلَيْسَ تَجِدُ لَهُ سُرُوراً وَلَا حُزْناً وَمَا لَمْ يَأْتِ فَلَيْسَ تَعْرِفُهُ فَاصْبِرْ عَلَى تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا ، فَكَأَنَّكَ قَدِ اغْتَبَطْتَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے طاعتِ خدا میں مشقت برداشت کرو اور ترک معصیت میں اس سے زیادہ تکلیف اٹھاؤ۔ کیونکہ اطاعت سے زیادہ ترک معصیت میں تکلیف ہوتی ہے دنیا ایک ساعت کے برابر ہے جو گزر چکا اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو اس پر قناعت کرو گویا تم قابل غبطہ ہو۔

٢٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ : قَالَ الْخِضْرُ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ : يَا مُوسَى إِنَّ أَصْلَحَ يَوْمَيْكَ الَّذِي هُوَ أَمَامَكَ فَانْظُرْ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ وَأَعِدَّ لَهُ الْجَوَابَ ، فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْؤُولٌ وَخُذْ مَوْعِظَتَكَ مِنَ الدَّهْرِ فَإِنَّ الدَّهْرَ طَوِيلٌ قَصِيرٌ ، فَاعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى ثَوَابَ عَمَلِكَ لِيَكُونَ أَطْمَعَ لَكَ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ مَا هُوَ آتٍ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا هُوَ قَدْ وَلَّى مِنْهَا .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا۔ تمہارے دو ایام میں بہتر وہ ہے جو تمہارے سامنے ہے پس غور کرو وہ کون سا دن ہے اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ کیوں کہ ایک دن تم پیشِ خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ دنیا سے نصیحت حاصل کرو، زمانہ طویل بھی ہے اور کوتاہ بھی، عمل کرو یہ سمجھ کر کہ گویا تم اپنے عمل کا ثواب دیکھ رہے ہو تاکہ آخرت کی تمہیں طمع ہو دنیا میں جو وقت آنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس سے روگردانی کرنے والا۔

٢٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ : قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ : عِظْنَا وَأَوْجِزْ ، فَقَالَ : الدُّنْيَا حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عِقَابٌ وَأَنَّى لَكُمْ بِالرَّوْحِ وَلَمَّا تَأَسَّوْا بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ تَطْلُبُونَ مَا يُطْغِيكُمْ وَلَا تَرْضَوْنَ مَا يَكْفِيكُمْ .

۲۳۔ کسی نے امیرالمومنین علیہ السلام سے کہا ہمیں نصیحت کیجئے مگر مختصر، فرمایا دنیا کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب، اور تمہارے لئے دنیا میں راحت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ تم نے سنت نبی کی تاسی نہیں کی۔ تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تم سرکش بنو اور تم راضی نہیں ہوتے اس چیز پر جو تمہیں کفایت کرے۔

تین سو بتیسواں باب

عیب جوئی

(بَابُ) ۳۳۲

(مَنْ يَعِيبُ النَّاسَ)

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ؛ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَاباً الْبِرُّ، وَإِنَّ أَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةً الْبَغْيُ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يُبْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ يُعَيِّرَ النَّاسَ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی سب سے زیادہ جلد ثواب لانے والی ہے وہ احسان ہے اور وہ بدی جو سب سے جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکشی ہے اور انسان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اس عیب کو نہیں دیکھتا اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اس چیز کا جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا اور اپنے ہم نشین کو بغیر کسی فائدہ کے ستاتا ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يُبْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَنْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے انسان کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدے کے اپنے ساتھی کو ستاتا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَفَىٰ بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يَتَعَرَّفَ مِنْ عُيُوبِ النَّاسِ مَا يَعْمَىٰ عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ نَفْسِهِ أَوْ يَعِيبَ عَلَى النَّاسِ أَمْراً هُوَ فِيهِ لَا يَسْتَطِيعُ التَّحَوُّلَ عَنْهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ ، أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ .

٣ ـ ترجمہ اوپر گزرا

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ وَعُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَا : إِنَّ أَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَاباً الْبِرُّ ، وَأَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةً الْبَغْيُ ، وَكَفَىٰ بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يَنْظُرَ فِي عُيُوبِ غَيْرِهِ مَا يَعْمَىٰ عَلَيْهِ مِنْ عَيْبِ نَفْسِهِ أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ يَنْهَى النَّاسَ عَمَّا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ .

٤ ـ ترجمہ اوپر گزرا۔

تین سو تینتیسواں باب

مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا

(بَابٌ) ٣٣٣

(أَنَّهُ لَا يُؤَاخَذُ الْمُسْلِمُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ نَاساً أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَعْدَ مَا أَسْلَمُوا فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ أَيُؤْخَذُ الرَّجُلُ مِنَّا بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ حَسُنَ إِسْلَامُهُ وَصَحَّ يَقِينُ إِيمَانِهِ لَمْ يُؤَاخِذْهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَمَنْ سَخُفَ إِسْلَامُهُ وَلَمْ يَصِحَّ يَقِينُ إِيمَانِهِ أَخَذَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کچھ لوگ اسلام لانے کے بعد رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور کہا یا رسولؐ اللہ کیا زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہم سے ہوئے ہیں ان کا مواخذہ بھی ہم سے ہوگا۔ فرمایا جس کا اسلام درست ہے اور ایمان پر یقین صحیح ہے اللہ تعالیٰ اس سے زمانۂ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہ کرے گا ہاں جس کا اسلام کمزور ہے اور یقین کا ایمان صحیح نہیں۔ اس سے اوّل و آخر دونوں کا مواخذہ ہوگا۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ؛ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يُحْسِنُ فِي الْإِسْلَامِ أَيُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۲۔ فضیل کہتا ہے۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے متعلق جس نے اسلام کو بہترین شکایت میں پیش کیا ہو کیا اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسلام لا کر نیکی کی اس سے زمانۂ جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے بدی کی اس کے اوّل و آخر دونوں تباہ ہوئے۔

تین سو چونتیسواں باب

توبہ کے بعد عمل باطل نہیں ہوتا

(بَابٌ) ۳۳۴

☆(أَنَّ الْكُفْرَ مَعَ التَّوْبَةِ لَا يُبْطِلُ الْعَمَلَ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَ غَيْرِهِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ كَانَ مُؤْمِناً فَعَمِلَ خَيْراً فِي إِيمَانِهِ ثُمَّ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ فَكَفَرَ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ كُتِبَ لَهُ وَحُوسِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ عَمِلَهُ فِي إِيمَانِهِ وَلَا يُبْطِلُهُ الْكُفْرُ إِذَا تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانۂ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے پھر کفر کے بعد توبہ کر لے تو اس کا ہر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا۔ درج ہوگا اور حساب میں آئے گا۔ کفر

سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار پائے گا۔

تین سو پینتیسواں باب
بلا سے معافی دیئے ہوئے

(بَابُ) ۳۳۵
﴿(اَلْمُعَافَيْنَ مِنَ الْبَلاءِ)﴾

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ [وَغَيْرِهِ] عَنْ أَبِي حَمْزَةَ[2] عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ضَنَائِنَ يَضِنُّ بِهِمْ[3] عَنِ الْبَلَاءِ فَيُحْيِيهِمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَرْزُقُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَ يُمِيتُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَبْعَثُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَ يُسْكِنُهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ مبعوث کرتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً ضَنَّ بِهِمْ عَنِ الْبَلَاءِ خَلَقَهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَحْيَاهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَمَاتَهُمْ فِي عَافِيَةٍ ، وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی ہے جن کو بلا سے محفوظ رکھا ہے ان کو عافیت میں پیدا کیا، عافیت میں مارا اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھا۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَنَائِنَ مِنْ خَلْقِهِ يَغْذُوهُمْ بِنِعْمَتِهِ ، وَيَحْبُوهُمْ بِعَافِيَتِهِ ، وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ ، تَمُرُّ بِهِمُ الْبَلَايَا وَالْفِتَنُ لَا تَضُرُّهُمْ شَيْئاً .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو اپنی نعمت کا رزق دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ ان سے محبت کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کو داخل جنت کرتا ہے۔ بلائیں اور فتنے ان کو ضرر نہیں پہنچاتے۔

توضیح :- ان لوگوں سے مراد انصار حضرت حجت اور زاہد لوگ ہیں۔

تین سوچھتیسواں باب

جن چیزوں سے امت رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا

(باب) ۳۳۶

﴿ مارفع عن الأمة ﴾

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي أَرْبَعُ خِصَالٍ : خَطَاؤُهَا وَنِسْيَانُهَا وَمَا أُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَمَا لَمْ يُطِيقُوا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ» وَقَوْلُهُ : «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزوں کو میری امت سے اٹھا لیا گیا ہے اوّل خطائے امت، دوسرے نسیان امت، تیسرے جس امر پر مجبور کیا جائے چوتھے جو امر طاقت سے بالاتر ہو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہ ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے مگر وہ شخص قابل مواخذہ نہیں، جو کفر کا کلمہ کہنے پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : وُضِعَ عَنْ أُمَّتِي تِسْعُ خِصَالٍ: الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ وَمَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَالطِّيَرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّفَكُّرِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَا لَمْ يَظْهَرْ بِلِسَانٍ أَوْ يَدٍ .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت پر نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا اوّل غلطی سے کام کرنا، دوسرے بھول چوک

تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی، چوتھے طاقت سے زیادہ، مضطر ہو کر کرنا جیسے بھوک میں مردار کھانا، ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا، ساتویں فال، آٹھویں خلق میں وسوسۂ شیطانی کہ خلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں نویں وہ حسد جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔

تین سوسینتیسواں باب

ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں اور کفر کے ساتھ نیکی نافع نہیں

(باب) ۳۳۷

☆(انّ الایمان لایضرّ معهُ سیّئةٌ والکفر لاینفع معهُ حسنةٌ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ (*) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: هَلْ لِأَحَدٍ عَلَى مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَى اللهِ مُوجَبٌ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لَا.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبکہ یعقوب نے پوچھا کہ مومنین کے علاوہ ہر شخص کے عمل کا ثواب دینا اللہ پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں۔

٢ ـ عَنْهُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ مُوسَى لِلْخِضْرِ عليه السلام: قَدْ تَحَرَّمْتُ بِصُحْبَتِكَ فَأَوْصِنِي، قَالَ [لَهُ]: اَلْزِمْ مَا لَا يَضُرُّكَ مَعَهُ شَيْءٌ كَمَا لَا يَنْفَعُكَ مَعَ غَيْرِهِ شَيْءٌ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے خضرؑ سے کہا میں آپ کی صحبت میں خود دار ہو گیا (بیجا سوال سے رکنے والا)، لہذا اب آپ مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنے لئے اس شے کو لازم قرار دو جو تمہیں اسی طرح نقصان نہیں پہنچاتی، جس طرح اس کی ضد نفع نہیں پہنچاتی۔

٣ ـ عَنْهُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا يَضُرُّ مَعَ الْإِيمَانِ عَمَلٌ وَلَا يَنْفَعُ مَعَ الْكُفْرِ عَمَلٌ، أَلَا تَرَى أَنَّهُ قَالَ: «وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ .... وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ»

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا (توبہ کے بعد بخشا جاتا ہے) اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ تم نے غور نہیں کیا کہ خدا فرماتا ہے کوئی چیز ان کے نقصانات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا انکار کریں اور کفر کی حالت میں مر جائیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام [قَالَ :] قَالَ : الْإِيمَانُ لَا يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَ كَذَلِكَ الْكُفْرُ لَا يَنْفَعُ مَعَهُ عَمَلٌ .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَارِدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : حَدِيثٌ رُوِيَ لَنَا أَنَّكَ قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ ؟ فَقَالَ : قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ زَنَوْا أَوْ سَرَقُوا أَوْ شَرِبُوا الْخَمْرَ فَقَالَ لِي : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، وَاللهِ مَا أَنْصَفُونَا أَنْ نَكُونَ أُخِذْنَا بِالْعَمَلِ وَوُضِعَ عَنْهُمْ ؛ إِنَّمَا قُلْتُ : إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ مِنْ قَلِيلِ الْخَيْرِ وَ كَثِيرِهِ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْكَ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپؑ نے ایسا فرمایا ہے کہ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو، فرمایا کہا تو ہے میں نے، کہا چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ واللہ تم نے ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے مواخذہ کیا جائیگا۔ اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ ہوگا میں نے تو یہ کہا۔ ہے کہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو، کم ہو یا زیادہ قبول کیا جائے گا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَثِيراً مَا يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ دِينَكُمْ دِينَكُمْ[1] فَإِنَّ السَّيِّئَةَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنَةِ فِي غَيْرِهِ وَالسَّيِّئَةُ فِيهِ تُغْفَرُ وَالْحَسَنَةُ فِي غَيْرِهِ لَا تُقْبَلُ .

هَذَا آخِرُ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ وَالطَّاعَاتِ وَالْمَعَاصِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے اکثر خطبوں میں فرمایا ہے لوگو دین اسلام کے اندر رہو اس میں گناہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس نیکی کے جو دوسرے دین میں کی جائے اسلام والوں کا گناہ بخش دیا جائے گا اور غیر مسلم کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب الدّعاء

باب ایک

فضیلت دعا اور ترغیب دعا

*(بَابُ) ۱

(فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ)

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ» قَالَ : هُوَ الدُّعَاءُ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ ، قُلْتُ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ» ؟ قَالَ : الْأَوَّاهُ هُوَ الدَّعَّاءُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ارشاد ربانی ہے کہ جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرمایا اس عبادت سے مراد دعا ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے میں نے کہا ابراہیم آواہ حلیم تھے اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَابْنِ مَحْبُوبٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ وَ يُطْلَبَ مِمَّا عِنْدَهُ ، وَمَا أَحَدٌ أَبْغَضَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّنْ يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْأَلُ مَا عِنْدَهُ .

۲۔ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانہ میں ہے اسے نہیں مانگتا۔

۳ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مُيَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا مُيَسِّرُ ادْعُ وَلَا تَقُلْ : إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ ، إِنَّ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْزِلَةً لَا تُنَالُ إِلَّا بِمَسْأَلَةٍ ، وَلَوْ أَنَّ عَبْداً سَدَّ فَاهُ وَلَمْ يَسْأَلْ لَمْ يُعْطَ شَيْئاً ، فَسَلْ تُعْطَ ، يَا مُيَسِّرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَابٍ يُقْرَعُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے میسر دعا کر اور مشیت باری کے متعلق یہ نہ کہو جو امر ایجاد سے متعلق تھا وہ ہو چکا۔ خدا کے نزدیک منزلت ہے جس کو بندہ بغیر سوال کئے نہیں پاتا۔ اگر کوئی اپنا منہ بند کرلے اور سوال نہ کرے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ پس اللہ سے سوال کرو ضرور دے گا اے میسر جو دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا قریب ہے کہ وہ اس پر کھل جائے۔

٤ ـ حُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ [فَقَدِ] افْتَقَرَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہے گا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ادْعُ وَلَا تَقُلْ : قَدْ فُرِغَ مِنَ الْأَمْرِ ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ» وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، دعا کرو اور قضا و قدر کے بارے میں یہ نہ کہو۔ جو ہونا تھا ہو چکا، دعا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب ذلیل ہو کر داخل جہنم ہوں گے اور خدا نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ سَيْفٍ التَّمَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّكُمْ لَا تُقَرَّبُونَ بِمِثْلِهِ وَلَا تَتْرُكُوا صَغِيرَةً لِصِغَرِهَا أَنْ تَدْعُوا بِهَا ، إِنَّ صَاحِبَ الصِّغَارِ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَارِ . ۶۔ دعا کرو بغیر دعا تقرب الٰہی ناممکن ہے کسی بات کے معمولی ہونے پر دعا ترک نہ کرو کبھی کبھی چھوٹی لغزش بڑی بن جاتی ہے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي..» الْآيَةَ ادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقُلْ : إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ . قَالَ زُرَارَةُ : إِنَّمَا يَعْنِي لَا يَمْنَعُكَ إِيمَانُكَ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ أَنْ تُبَالِغَ بِالدُّعَاءِ وَتَجْتَهِدَ فِيهِ ، أَوْ كَمَا قَالَ .

۷۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے دعا عبادت ہے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت میں الخ اللہ سے دعا کرو اور

یہ نہ کہو جو ہونا تھا ہو چکا۔ زرارہ نے کہا حضرت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان قضا و قدر کے معاملہ میں تکرار، دعا اور اس میں کوشش کرنے سے نہ روکو یا اس سے ملتا جلتا حضرت نے کہا۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَرْضِ الدُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ ، قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلاً دَعَّاءً .

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک احسن اعمال دنیا میں دعا ہے اور افضل عبادت پاک دامنی ہے اور امیرالمومنین سب سے زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

دوواں باب

دعا مومن کا ہتھیار ہے

(بَابُ) ٢

☆(أَنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُودُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

١۔ حضرت رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

٢ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الدُّعَاءُ مَفَاتِيحُ النَّجَاحِ وَمَقَالِيدُ الْفَلَاحِ وَخَيْرُ الدُّعَاءِ مَا صَدَرَ عَنْ صَدْرٍ نَقِيٍّ وَقَلْبٍ تَقِيٍّ ، وَفِي الْمُنَاجَاةِ سَبَبُ النَّجَاةِ وَبِالْإِخْلَاصِ يَكُونُ الْخَلَاصُ فَإِذَا اشْتَدَّ الْفَزَعُ فَإِلَى اللهِ الْمَفْزَعُ .

٢۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ دعا نجات کی اور فلاح کی کنجی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرہیزگار دل سے صادر ہو اور مناجات میں فرمایا ہے کہ سبب نجات ہے اور اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی ہے اور جب خوف زیادہ ہو تو پناہ اللہ کی طرف ہے

٣ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى سِلَاحٍ يُنْجِيكُمْ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَيُدِرُّ أَرْزَاقَكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : تَدْعُونَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَإِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَاءُ .

۳- فرمایا رسول اللہ نے میں بتاؤں وہ ہتھیار جو تمہارے دشمنوں سے تم کو نجات دے اور تمہارے رزق تمہارے گرد چکر لگائیں۔ پھر فرمایا اپنے رب کو دن اور رات پکارو۔ کیوں کہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَ مَتَى تُكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ يُفْتَحْ لَكَ .

۴- فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے دعا مومن کی سپر ہے جب بار بار دق الباب کرو گے تو کھلے ہی گا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : عَلَيْكُمْ بِسِلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقِيلَ : وَمَا سِلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ : الدُّعَاءُ .

۵- حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے اصحاب سے اپنے لئے لازم کرلو۔ انبیاء کے ہتھیار کو پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ دعا اور فرمایا دعا سنان سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا دعا وہ ہے کہ بھال سے زیادہ تیز ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّعَاءَ أَنْفَذُ مِنَ السِّنَانِ .

۶- دعا سناں سے زیادہ تیز ہے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الدُّعَاءُ أَنْفَذُ مِنَ السِّنَانِ الْحَدِيدِ .

۷- دعا سناں سے زیادہ تیز ہے۔

تیسواں باب

دعا ردِ بلا و قضا ہے

٭((باب)) ۳

٭(انّ الدّعاء یردّ البلاء والقضاء)٭

١ ـ عَلِيّ بْنُ إبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ يَنْقُضُهُ كَمَا يُنْقَضُ السِّلْكُ وَقَدْ أُبْرِمَ إبْرَاماً.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاگا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔

٢ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: إنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ مَا قَدْ قُدِّرَ وَمَا لَمْ يُقَدَّرْ، قُلْتُ: وَمَا قَدْ قُدِّرَ عَرَفْتُهُ فَمَا لَمْ يُقَدَّرْ؟ قَالَ: حَتَّى لَا يَكُونَ.

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعا رد کرتی ہے اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی اور اس کو جو مقدر نہیں ہوئی راوی نے کہا۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔ لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔ فرمایا جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ بِسْطَامَ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَقَدْ أُبْرِمَ إبْرَاماً.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا قضا کو رد کرتی ہے اگرچہ آسمان سے نازل ہو چکی ہو اگرچہ استحکام کی کتنی ہی ہو

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ [أَحْمَدَ بْنِ] مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: إنَّ الدُّعَاءَ وَالْبَلَاءَ لَيَتَرَافَقَانِ إلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إنَّ الدُّعَاءَ لَيَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ أُبْرِمَ إبْرَاماً.

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روز قیامت تک دعا اور بلا ساتھ ساتھ ہے دعا بلا کو رد کرتی ہے اگرچہ بلا کیسی ہی سخت ہو۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَمَا لَمْ يَنْزِلْ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے دعا ہر بلا کو رد کرتی ہے خواہ وہ نازل ہونے والی ہو یا نہ نازل ہونے والی ہو

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَسْتَثْنِ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً - وَضَمَّ أَصَابِعَهُ - .

۶۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے رسول بھی مستثنیٰ نہیں میں نے کہا ضرور، فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے، چاہے ایسی سخت ہو۔ آپ نے انگلیاں بند کیں اور مٹھی باندھ کر بتایا۔

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ إِبْرَاماً ، فَأَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ مِفْتَاحُ كُلِّ رَحْمَةٍ وَنَجَاحُ كُلِّ حَاجَةٍ وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِالدُّعَاءِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بَابٌ يُكْثَرُ قَرْعُهُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دعا قضا و قدر کو رد کرتی ہے چاہے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اکثر دعا کیا کرو، وہ ہر رحمت و ہر حاجت سے نجات کی کنجی ہے۔ خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا۔ بغیر دعا کے جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّ الدُّعَاءَ لِلَّهِ وَالطَّلَبَ إِلَى اللَّهِ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ قُدِّرَ وَقُضِيَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا إِمْضَاؤُهُ ، فَإِذَا دُعِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ صَرْفَ الْبَلَاءِ صَرَفَهُ .

۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو کہ یہ طلب بلا کو رد کر دے گی اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو جب اللہ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا تو ضرور ہٹا دی جائے گی۔

۹ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، رَفَعَهُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَدْفَعُ بِالدُّعَاءِ الْأَمْرَ الَّذِي عَلِمَهُ أَنْ يُدْعَى لَهُ فَيَسْتَجِيبُ وَلَوْلَا مَاوُفِّقَ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّعَاءِ لَأَصَابَهُ مِنْهُ مَا يَجُثُّهُ مِنْ جَدِيدِالْأَرْضِ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ دعا سے دفع کرتا ہے اس امر کو جس کے متعلق اسے علم ہوتا ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے گی لہذا وہ قبول کرتا ہے اور اگر بندہ کو دعا کی توفیق نہیں ہوتی تو اس کا سامنا ہوتا ہے اس مصیبت کا جو زمین پر پیدا ہوتی ہے جیسے قتل و غارت اور سرقہ وغیرہ۔

چوتھا باب

دعاء شفائے ہر مرض ہے

(بَابُ) ۴

☆(أَنَّ الدُّعَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: عَلَيْكَ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دعا ہے۔

پانچواں باب

جس نے دعا کی قبول ہوئی

(بَابُ) ۵

☆(أَنَّ مَنْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ: الدُّعَاءُ كَهْفُ الْإِجَابَةِ كَمَا أَنَّ السَّحَابَ كَهْفُ الْمَطَرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا جائے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ،

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَبْرَزَ عَبْدٌ يَدَهُ إِلَى اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ إِلَّا اسْتَحْيَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهَا صِفْراً حَتَّى يَجْعَلَ فِيهَا مِنْ فَضْلِ رَحْمَتِهِ مَا يَشَاءُ ، فَإِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَرُدَّ يَدَهُ حَتَّى يَمْسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ خدائے عزیز و جبار کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ اپنی رحمت سے جو چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے پس جب تم میں سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو خدا اس کی دعا کو رد نہیں کرتا۔

چھٹا باب

الہام الدعاء

(بَابُ إِلْهَامِ الدُّعَاءِ) ۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُونَ طُولَ الْبَلَاءِ مِنْ قِصَرِهِ ؟ قُلْنَا : لَا ، قَالَ : إِذَا أُلْهِمَ أَحَدُكُمُ الدُّعَاءَ عِنْدَ الْبَلَاءِ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيرٌ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیا تم جانتے ہو کہ لمبی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا الہام ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہو گئی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : مَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ فَيُلْهِمُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الدُّعَاءَ إِلَّا كَانَ كَشْفُ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَشِيكاً وَمَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ فَيُمْسِكُ عَنِ الدُّعَاءِ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْبَلَاءُ طَوِيلاً فَإِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کوئی بلا بندۂ مومن پر نازل ہوتی ہے تو خدا اس کے دل میں دعا کرنا ڈالتا ہے مگر ایسی صورت میں جب کہ اس بلا کا دفع کرنا قریب ہو اور جب بندۂ مومن پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور وہ دعا سے رک جاتا ہے تو سمجھو کہ وہ مصیبت طولانی ہے۔ جب تم پر مصیبت نازل ہو تو دعا کو اپنے لیے لازم قرار دو اور خدا کے سامنے الحاح و زاری کرو۔

ساتواں باب
دعا میں تقدم

(بَابُ) ۷

☆(التَّقَدُّمِ فِي الدُّعَاءِ)☆

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ فِي الدُّعَاءِ اسْتُجِيبَ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ ، وَلَمْ يُحْجَبْ عَنِ السَّمَاءِ ، وَمَنْ لَمْ يَتَقَدَّمْ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : إِنَّ ذَا الصَّوْتَ لَا نَعْرِفُهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعا میں سبقت کرتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جب بلا کے نازل ہونے پر وہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز پہچانی ہوئی ہے اور مقام اجابت تک پہنچنے سے وہ دعا رکتی نہیں اور جو دعا میں تقدم نہیں کرتا تو نزول بلا کے وقت اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز ہم نہیں پہچانتے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَخَوَّفَ [مِنْ] بَلَاءٍ يُصِيبُهُ فَتَقَدَّمَ فِيهِ بِالدُّعَاءِ لَمْ يُرِهِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الْبَلَاءَ أَبَداً .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو نزول بلا کا خوف ہو اس کو پہلے سے دعا کرنی چاہیے اس صورت میں کبھی اللہ اسے اس بلا کی صورت نہ دکھائے گا

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ يَسْتَخْرِجُ الْحَوَائِجَ فِي الْبَلَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت فراخی دعا کرنے سے مصیبت کے وقت چھٹکارا مل جاتا ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عيسى؛ عَنْ سَماعَةَ قالَ : قالَ أبوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ سَرَّهُ أنْ يُسْتَجابَ لَهُ فِي الشِّدَّةِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعاءَ فِي الرَّخاءِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص خوش رہنا چاہتا ہو سختی کے وقت اسے چاہیئے کہ وقت راحت زیادہ دعا کرے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أبيهِ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ يَحْيى ، عَنْ رَجُلٍ ؛ عَنْ عَبْدِالْحَميدِ بْنِ غَوّاصٍ الطّائِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ جَدّي يَقولُ : تَقَدَّموا فِي الدُّعاءِ فَإنَّ الْعَبْدَ إذا كانَ دَعّاءً فَنَزَلَ بِهِ الْبَلاءُ فَدَعا ، قيلَ : صَوْتٌ مَعْروفٌ ، وَإذا لَمْ يَكُنْ دَعّاءً فَنَزَلَ بِهِ بَلاءٌ فَدَعا ، قيلَ : أيْنَ كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ .

۵۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے میرے جد نے فرمایا۔ دعا پہلے سے کرتے رہو۔ جب کوئی زیادہ دعا کرنے والا ہوتا ہے تو اس پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ تو جانی ہوئی آواز ہے اور جب زیادہ دعا کرنے والا نہیں ہوتا ہے اور نزول بلا کے وقت دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں آج سے پہلے تم کہاں تھے۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أبِي الْحَسَنِ الْأوَّلِ عليه السلام قالَ : كانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقولُ : الدُّعاءُ بَعْدَ ما يَنْزِلُ الْبَلاءُ لا يُنْتَفَعُ [بِهِ] .

۶۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا نزول بلا کے بعد دعا فائدہ نہیں دیتی۔

آٹھواں باب
دعا پر یقین

((بابُ)) ٨

☆(الْيَقينِ فِي الدُّعاءِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أبي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرّاءِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ : إذا دَعَوْتَ فَظُنَّ أنَّ حاجَتَكَ بِالْبابِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو تو اس کا یقین رکھو کہ وہ باب اجابت تک پہنچ گئی۔

نواں باب

دعا میں رجوع قلب

(بَابُ) ۹

☆(الْإِقْبَالِ عَلَى الدُّعَاءِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً بِظَهْرِ قَلْبٍ سَاهٍ فَإِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ ثُمَّ اسْتَيْقِنْ بِالْإِجَابَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اوپری دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ جبکہ باطن میں غفلت ہو، جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : لَا يَقْبَلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ قَلْبٍ لَاهٍ ، وَ كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ لِلْمَيِّتِ فَلَا يَدْعُو لَهُ وَقَلْبُهُ لَاهٍ عَنْهُ ، وَلَكِنْ لِيَجْتَهِدْ لَهُ فِي الدُّعَاءِ .

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اس کی دعا قبول نہ ہو گی جو دعا کرے بے پرواہ دل سے۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مردہ کے لئے دعا کرے تو ایسے دل سے نہ کرے جو مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ کوشش کرے۔ مردہ کے لئے دعا میں اس کا وجود سامنے ہو۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ وَ ظُنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کرو اور یہ یقین رکھو کہ تمہاری دعا باب

اجابت پر پہنچ گیا۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً بِظَهْرِ قَلْبٍ قَاسٍ .

۴ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسُقِيَ النَّاسُ حَتَّى قَالُوا : إِنَّهُ الْغَرَقُ . وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِيَدِهِ وَرَدَّهَا : اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ : فَتَفَرَّقَ السَّحَابُ . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَلَمْ نُسْقَ ثُمَّ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَسُقِينَا ؟ قَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذٰلِكَ نِيَّةٌ ثُمَّ دَعَوْتُ وَلِي فِي ذٰلِكَ نِيَّةٌ .

۵ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے باران کی طلب میں دعا کی اور لوگوں نے خیال کیا کہ زیادتی باران سے سیلاب آجائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے حضرت نے اپنے ہاتھ سے ادھر ادھر بادل کو ہٹنے کا اشارہ کرکے فرمایا، خدایا ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہیں چنانچہ بادل ہٹ گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دعائے باران کی لیکن ہم سیراب نہ ہوئے آپؐ نے دوبارہ دعا کی تو ہم سیراب ہوئے۔ فرمایا پہلی بار میں نے دعا کی لیکن اس کے لئے نیت نہ تھی پھر دعا کی تو نیت کے ساتھ

دس واں باب

دعا میں الحاح وزاری اور درنگ کرنا

(بَابُ) ١٠

* (الْإِلْحَاحِ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّلَبُّثِ) *

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ الطَّوِيلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا لَمْ يَزَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي حَاجَتِهِ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ .

۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اس کی حاجت برلانے میں اس لئے تاخیر کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ دیر دعا کرتا رہے۔

عبدالعزیز طویل نے بھی یہی روایت حضرت سے روایت کی ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِمَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَجَّلَ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : أَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي أَنِّي أَنَا اللهُ الَّذِي أَقْضِي الْحَوَائِجَ؟ .

۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بندہ جب حاجت برلاری میں جلدی کرتا ہے تو خدا کہتا ہے میں وہ ہوں جو تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہوں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ الْهَجَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللهِ لَا يُلِحُّ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا قَضَاهَا لَهُ .

۳۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح وزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ إِلْحَاحَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ أَحَبَّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مَا عِنْدَهُ .

۴۔فرمایا صادق آلِ محمد نے خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے آپس میں ایک دوسرے سے الحاح وزاری کریں بلکہ وہ اس کو اپنی ذات ہی سے مخصوص رکھنا پسند کرتا ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہر شے کو اسی سے طلب کیا جائے

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا وَاللهِ لَا يُلِحُّ عَبْدٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ خدا سے الحاح وزاری کرتا ہے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : رَحِمَ اللهُ عَبْداً طَلَبَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَأَلَحَّ فِي الدُّعَاءِ اسْتُجِيبَ لَهُ أَوْلَمْ يُسْتَجَبْ [لَهُ] وَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : « وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيّاً »

٦۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اور دعا میں الحاح وزاری کرے خواہ خدا قبول کرے یا نہ کرے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اے میرے رب میری دعا ہے کہ میں سختی اٹھانے والا نہ ہوں۔

گیارھواں باب

وقتِ دعا اپنی حاجت کا ذکر

(بَابُ) ۱۱

☆(تَسْمِيَةِ الْحَاجَةِ فِي الدُّعَاءِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْفَرَّاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَعْلَمُ مَا يُرِيدُ الْعَبْدُ إِذَا دَعَاهُ وَلٰكِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ تُبَثَّ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ فَإِذَا دَعَوْتَ فَسَمِّ حَاجَتَكَ . وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ حَاجَتَكَ وَمَا تُرِيدُ وَلٰكِنْ يُحِبُّ أَنْ تُبَثَّ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ کیا چاہتا ہے وقت دعا لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا یہ ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔

بارھواں باب

دعاء کا اخفاء

(بَابُ إِخْفَاءِ الدُّعَاءِ) ۱۲

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : دَعْوَةُ الْعَبْدِ سِرّاً دَعْوَةً وَاحِدَةً تَعْدِلُ سَبْعِينَ دَعْوَةً عَلَانِيَةً .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : دَعْوَةٌ تُخْفِيهَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ سَبْعِينَ دَعْوَةً تُظْهِرُهَا

١- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ دعا کرنا برابر ہے علانیہ ستر دعاؤں کی اور دوسری روایت میں ہے کہ خفیہ دعا کرنا افضل ہے خدا کے نزدیک ایسی ستر دعاؤں سے جو بآواز کی جائیں ۔

تیرھواں باب

وہ اوقات وحالات جن میں قبولیت دعا کی امید کی جاتی ہے

((بَابٌ)) ۱۳

(الْأَوْقَاتِ وَالْحَالَاتِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا الْإِجَابَةُ)

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اطْلُبُوا الدُّعَاءَ فِي أَرْبَعِ سَاعَاتٍ : عِنْدَ هُبُوبِ الرِّيَاحِ وَزَوَالِ الْأَفْيَاءِ وَنُزُولِ الْقَطْرِ وَأَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِ الْقَتِيلِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ .

١- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں کرو ہواؤں کے چلتے وقت، سایوں کے ڈھلتے وقت بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ فَضْلٍ الْبَقْبَاقِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْوَتْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں قبول ہوتی ہے نماز وتر کے وقت بعد فجر، بعد ظہر، بعد مغرب۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ أَرْبَعٍ : عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَعِنْدَ الْأَذَانِ ، وَعِنْدَ نُزُولِ الْغَيْثِ ، وَعِنْدَ الْتِقَاءِ الصَّفَّيْنِ لِلشَّهَادَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں کرو، وقت قرارت قرآن، وقت اذان، وقت نزول باراں اور وقت دو لشکروں کے ملنے کے، کسی مومن کی شہادت پر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ طَلَبَهَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ ، يَعْنِي زَوَالَ الشَّمْسِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار کو جب خدا سے دعا کی ضرورت ہوتی تھی تو زوال شمس کے وقت دعا کرتے تھے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَقَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَدْعُ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ لَا يَرِقُّ حَتَّىٰ يَخْلُصَ .

۵۔ فرمایا ابوعبد اللہ علیہ السلام نے جب تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو تو خدا سے دعا کرو کیونکہ قلب میں جب تک خلوص نہیں ہوتا۔ اس میں نرمی نہیں آتی۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَيْرُ وَقْتٍ دَعَوْتُمُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْأَسْحَارُ ، وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي قَوْلِ يَعْقُوبَ عليه السلام : «سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي» [وَ] قَالَ : أَخَّرَهُمْ إِلَى السَّحَرِ .

۶۔ فرمایا ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری دعاؤں کے لئے بہترین وقت صبح کا ہے اور یہ آیت پڑھی جو قول یعقوب علیہ السلام ہے۔ عنقریب میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا امام نے فرمایا کہ آپ نے دعا میں تاخیر کی وقت سحر آنے تک۔

۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي إِذَا طَلَبَ الْحَاجَةَ طَلَبَهَا عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِذَا أَرَادَ ذَلِكَ قَدَّمَ شَيْئاً فَتَصَدَّقَ بِهِ وَشَمَّ شَيْئاً مِنْ طِيبٍ وَرَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَدَعَا فِي حَاجَتِهِ بِمَا شَاءَ اللهُ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار زوالِ شمس کے وقت حاجت طلب کرتے تھے جب دعا کا ارادہ کرتے تو از قسم خوشبو کچھ صدقہ دیتے اور پھر مسجد کی طرف جاتے اور جو چاہتے خدا سے دعا کرتے۔

۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُكَ وَدَمَعَتْ عَيْنَاكَ، فَدُونَكَ دُونَكَ، فَقَدْ قُصِدَ قَصْدُكَ.

قَالَ: وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ سَعِيدٍ مِثْلَهُ.

۸۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جب خوفِ خدا سے تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تیری آنکھوں سے آنسو آ جائیں پس مقصد تیرے قریب ہے اور تیرا ارادہ پورا ہوگا۔

۹ - عَنْهُ، عَنِ الْجَامُورَانِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ صَنْدَلٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ كُلَّ [عَبْدٍ] دَعَّاءٍ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي السَّحَرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفَتَّحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُقَسَّمُ فِيهَا الْأَرْزَاقُ، وَتُقْضَى فِيهَا الْحَوَائِجُ الْعِظَامُ.

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا اپنے مومن بندوں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ دعا کرنے والا ہو پس دعا کرتے رہو جس کا وقت صبح سے دوپہر تک ہے اس وقت میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور بڑی سے بڑی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً مَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يُصَلِّي وَيَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. قُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ وَأَيُّ سَاعَةٍ هِيَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَ: إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ هِيَ السُّدُسُ الْأَوَّلُ مِنْ أَوَّلِ النِّصْفِ.

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ موفق نہیں ہوتا۔ اس کے لئے بندہ

مسلم یعنی بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اس میں اللہ سے دعا کرے تو ہر رات میں اس کی دعا قبول ہو گی راوی کہتا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو وہ اوّل نصف کا چھٹا حصہ ہے۔

چودھواں باب

رغبت فعل نافع خواہش ترک مضر، گریہ و زاری توجہ الی اللہ دعا خالص پناہ طلبی اور سوال

(بَابُ) ۱۴

الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّبَتُّلِ وَالإِبْتِهَالِ

(وَالإِسْتِعَاذَةِ وَالْمَسْأَلَةِ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الرَّغْبَةُ أَنْ تَسْتَقْبِلَ بِبَطْنِ كَفَّيْكَ إِلَى السَّمَاءِ وَالرَّهْبَةُ أَنْ تَجْعَلَ ظَهْرَ كَفَّيْكَ إِلَى السَّمَاءِ.

وَقَوْلُهُ: «وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً» قَالَ: الدُّعَاءُ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ تُشِيرُ بِهَا، وَالتَّضَرُّعُ تُشِيرُ بِإِصْبَعَيْكَ وَتُحَرِّكُهُمَا، وَالإِبْتِهَالُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَتَمُدُّهُمَا وَذَلِكَ عِنْدَ الدَّمْعَةِ ثُمَّ ادْعُ.

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے رغبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھائے (یعنی جو آسمان سے نازل ہو گویا اسے لینے والے ہو) اور رہبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ (گویا جو مصیبت آسمان سے نازل ہونے والی ہو اسے دونوں سے دفع کر رہا ہے) اور تبتیل یہ ہے ایک انگلی (انگشت شہادت) اٹھا کر اشارہ کرنا (یعنی غیر خدا سے قطع تعلق کی گواہی) اور تضرع کی صورت یہ ہے کہ اشارہ کرنا دو انگلیوں سے اور ان کو ادھر ادھر حرکت دینا اور ابتہال کے معنی ہیں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور ان کو آنسو بہاتی ہوئی آنکھوں کے پاس لانا اور پھر دعا کرنا

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ» فَقَالَ: الإِسْتِكَانَةُ هُوَ الْخُضُوعُ وَالتَّضَرُّعُ هُوَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ بِهِمَا.

۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق انھوں نے اپنے رب سے استکانت اور تضرع نہ کی کہ استکانت سے مراد ہے انکساری اور فروتنی اور تضرع سے مراد ہے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحاح و زاری کرنا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَرْوَكٍ بَيَّاعِ اللُّؤْلُؤِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرَ الرَّغْبَةَ ؛ وَأَبْرَزَ بَاطِنَ رَاحَتَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهٰكَذَا الرَّهْبَةَ : وَجَعَلَ ظَهْرَ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهٰكَذَا التَّضَرُّعَ : وَحَرَّكَ أَصَابِعَهُ يَمِيناً وَشِمَالاً وَهٰكَذَا التَّبَتُّلَ : وَيَرْفَعُ أَصَابِعَهُ مَرَّةً وَيَضَعُهَا مَرَّةً ، وَهٰكَذَا الِابْتِهَالَ : وَمَدَّ يَدَهُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَبْتَهِلُ حَتَّى تَجْرِيَ الدَّمْعَةُ .

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رغبت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف نمایاں کیا اور فرمایا ایسے ہی رہبہ ہے اور حضرت نے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی پھر فرمایا تضرع کی صورت یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو داہنی بائیں طرف حرکت دی اور تبتل کی صورت یہ بتائی کہ اپنی انگلیوں کو ایک بار اٹھایا ایک بار گرایا اور ابتہال کی یہ صورت بتائی کہ رو بہ قبلہ اپنے ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے لائے اور روئے آنسو جاری ہو گئے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ ؛ عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَرَّ بِي رَجُلٌ وَأَنَا أَدْعُو فِي صَلَاتِي بِيَسَارِي فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ بِيَمِينِكَ ، فَقُلْتُ : يَا عَبْدَ اللهِ إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ حَقّاً عَلَىٰ هٰذِهِ كَحَقِّهِ عَلَىٰ هٰذِهِ .

وَقَالَ : الرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ بَاطِنَهُمَا ، وَالرَّهْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ ظَهْرَهُمَا ، وَالتَّضَرُّعُ تُحَرِّكُ السَّبَّابَةَ الْيُمْنَىٰ يَمِيناً وَشِمَالاً ، وَالتَّبَتُّلُ تُحَرِّكُ السَّبَّابَةَ الْيُسْرَىٰ تَرْفَعُهَا فِي السَّمَاءِ رِسْلاً وَتَضَعُهَا ، وَالِابْتِهَالُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ ؛ وَالِابْتِهَالُ حِينَ تَرَىٰ أَسْبَابَ الْبُكَاءِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص میری طرف سے جبکہ میں تعقیب نماز میں بایاں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا گزرا اور کہنے لگا۔ اے بندۂ خدا داہنے ہاتھ سے دعا کر، میں نے کہا اللہ کا حق جس طرح داہنے پر ہے بائیں پر بھی ہے اور حضرت نے فرمایا طریقۂ رغبت یہ ہے کہ تو دونوں ہاتھوں کو پھیلائے اور باطنی حصہ کو ظاہر کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پشت دست کو آسمان کی طرف کرے، اور تضرع کی حالت میں

داہنی انگشت شہادت کو داہنے بائیں حرکت دے اور تبتل میں بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھائے پھر ہلکے سے نیچے لائے اور ابتہال یہ ہے کہ ہاتھ اور کلائیوں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور ابتہال اسی وقت اچھا ہے کہ اسباب بکا اپنے اندر پائے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدُّعَاءِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فَقَالَ: عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ : أَمَّا التَّعَوُّذُ فَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِبَاطِنِ كَفَّيْكَ وَأَمَّا الدُّعَاءُ فِي الرِّزْقِ فَتَبْسُطُ كَفَّيْكَ وَتُفْضِي بِبَاطِنِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ وَأَمَّا التَّبَتُّلُ فَإِيمَاءٌ بِإِصْبَعِكَ السَّبَّابَةِ وَأَمَّا الْإِبْتِهَالُ فَرَفْعُ يَدَيْكَ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَكَ وَدُعَاءُ التَّضَرُّعِ أَنْ تُحَرِّكَ إِصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ مِمَّا يَلِي وَجْهَكَ وَهُوَ دُعَاءُ الْخِيفَةِ.

۵ - راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے دعا اور رفع الیدین کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کی چار صورتیں ہیں پناہ مانگنے کے لئے روبقبلہ ہو کر اپنی ہتھیلی منہ کے سامنے رکھے اور رزق کی دعا کے وقت دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے اور تبتل کے لئے اشارہ کرے انگشت شہادت سے اپنے ہاتھ اپنے سر کے مقابل لائے اور تضرع میں چہرہ کے مقابل لا کر انگشت شہادت کو حرکت دے یہ صورت ترس و اضطراب کے وقت ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ» قَالَ : الْإِسْتِكَانَةُ هِيَ الْخُضُوعُ وَالتَّضَرُّعُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ بِهِمَا .

۶ - میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا استکانت سے مراد خضوع و خشوع ہے اور تضرع سے مراد ہاتھوں کا اٹھانا اور الحاح و زاری کرنا ہے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالَا : قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَيْفَ الْمَسْأَلَةُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالَ : تَبْسُطُ كَفَّيْكَ ، قُلْنَا كَيْفَ الْإِسْتِعَاذَةُ؟ قَالَ : تُفْضِي بِكَفَّيْكَ وَالتَّبَتُّلُ الْإِيمَاءُ بِالْأَصْبَعِ ، وَالتَّضَرُّعُ : تَحْرِيكُ الْأَصْبَعِ ؛ وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعاً .

۷ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویوں نے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیسے کیا جائے۔ فرمایا

اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاؤ، ہم نے کہا استعاذہ میں کیا صورت ہو۔ فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت قبلہ کی طرف ہو اور تبتل میں انگلی سے اشارہ کرو اور تضرع میں انگلی کو حرکت دو اور ابتہال میں اپنے دونوں ہاتھ دراز کرو ہر طرف۔

پندرہواں باب

بکاء

(بَابُ الْبُكَاءِ) ۱۵

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدُّمُوعَ فَإِنَّ الْقَطْرَةَ تُطْفِئُ بِحَاراً مِنْ نَارٍ، فَإِذَا اغْرَوْرَقَتِ الْعَيْنُ بِمَائِهَا لَمْ يَرْهَقْ وَجْهاً قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ فَإِذَا فَاضَتْ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ وَلَوْ أَنَّ بَاكِياً بَكَى فِي أُمَّةٍ لَرُحِمُوا.

۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی چیز سوائے آنسوؤں کے ایسی نہیں جس کے لئے ناپ اور وزن نہ ہو۔ خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دریاؤں کو بجھا دیتا ہے جو آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبا آئے گی روز قیامت اس شخص کے لئے نہ تیرگی حساب ہوگی نہ ذلت، جب آنسو بہہ نکلیں گے تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کوئی رونے والا پوری قوم کے لئے روئے گا تو خدا ان سب پر رحم کرے گا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ وَمَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ عَيْنٍ إِلَّا وَهِيَ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْناً بَكَتْ مِنْ خَوْفِ اللهِ وَمَا اغْرَوْرَقَتْ عَيْنٌ بِمَائِهَا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَائِرَ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ وَلَا فَاضَتْ عَلَى خَدِّهِ فَرَهِقَ ذَلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدَّمْعَةَ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُطْفِئُ بِالْيَسِيرِ مِنْهَا الْبِحَارَ مِنَ النَّارِ، فَلَوْ أَنَّ عَبْداً بَكَى فِي أُمَّةٍ لَرَحِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْأُمَّةَ بِبُكَاءِ ذَلِكَ الْعَبْدِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں روئی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش دوزخ کو حرام

کردیتا ہے اور جس کے رخسار پر آنسو بہہ کر آجاتے ہیں تو روزِ قیامت نہ اس پر تیرگی ہوگی اور نہ ذلت، ہر شے کے لئے ناپ اور وزن ہے سوائے آنسوؤں کے، اللہ تعالیٰ اس سے آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اور اگر کوئی بندہ پوری قوم کے لئے روئے تو اللہ ان سب پر رحم کرتا ہے۔

٣ ـ [illegible] عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَطْرَةِ دُمُوعٍ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ مَخَافَةً مِنَ اللهِ لَا يُرَادُ بِهَا غَيْرُهُ.

٣۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک کوئی قطرہ ان آنسوؤں سے زیادہ پیارا نہیں جو تاریکی شب میں صرف خوفِ خدا میں نکالے جائیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رَزِينٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثَةً: عَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ، وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِي طَاعَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر آنکھ روزِ قیامت روئے گی سوائے تین آنکھوں کے ایک وہ جو امرِ حرام دیکھنے سے بند رہی، دوسرے وہ جو طاعتِ خدا میں رات کو جاگی، تیسرے وہ جو نصف شب میں خوفِ خدا میں روئی۔

٥ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدُّمُوعَ، فَإِنَّ الْقَطْرَةَ مِنْهَا تُطْفِئُ بِحَاراً مِنَ النَّارِ، فَإِذَا اغْرَوْرَقَتِ الْعَيْنُ بِمَائِهَا لَمْ يَرْهَقْ وَجْهَهُ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ، فَإِذَا فَاضَتْ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ، وَلَوْ أَنَّ بَاكِياً بَكَى فِي أُمَّةٍ لَرُحِمُوا.

۵۔ ترجمہ حدیث اوّل میں گذرا۔

٦ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام: أَنَّ عِبَادِي لَمْ يَتَقَرَّبُوا إِلَيَّ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: يَا مُوسَى الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْوَرَعُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَتِي، قَالَ مُوسَى:

يَا رَبِّ وَمَا لِمَنْ صَنَعَ ذَا؟ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَمَّا الزَّاهِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَفِي الْجَنَّةِ وَ
أَمَّا الْبَكَّاؤُونَ مِنْ خَشْيَتِي فَفِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى لَا يُشَارِكُهُمْ أَحَدٌ وَأَمَّا الْوَرِعُونَ عَنْ مَعَاصِيَّ فَإِنِّي
أُفَتِّشُ النَّاسَ وَلَا أُفَتِّشُهُمْ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف تین خصلتیں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ان سے زیادہ میرے بندوں کے لئے ذریعۂ قربت اور کچھ نہیں موسیٰ نے کہا وہ کیا ہیں خدا نے فرمایا وہ ہیں زہد فی الدنیا، گناہوں سے پرہیز، میرے خوف سے رونا، موسیٰ نے پوچھا۔ ان کا اجر کیا ہے۔ فرمایا زاہدوں کے لئے جنت، رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا اور گناہوں سے بچنے والوں کو بے حساب و کتاب داخلِ جنت کروں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ:
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَكُونُ أَدْعُو فَأَشْتَهِي الْبُكَاءَ وَلَا يَجِيئُنِي وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ بَعْضَ مَنْ مَاتَ مِنْ
أَهْلِي فَأَرِقُّ وَأَبْكِي فَهَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَتَذَكَّرْهُمْ فَإِذَا رَقَقْتَ فَابْكِ وَادْعُ رَبَّكَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں دعا کے وقت رونے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن رونا آتا نہیں اکثر میں کسی مرے ہوئے عزیز کو یاد کرتا ہوں تو دل نرم ہو جاتا ہے اور رونے لگتا ہوں آیا یہ درست ہے فرمایا۔ ہاں یاد کر اور جب قلب نرم ہو جائے تو رو اور اس وقت اپنے رب سے دعا کر۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ
قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنْ لَمْ تَكُنْ بِكَ بُكَاءٌ فَتَبَاكَ.

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر تجھے رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ قَالَ:
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنِّي أَتَبَاكَى فِي الدُّعَاءِ وَلَيْسَ لِي بُكَاءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں بتکلف دعا میں روتا ہوں وہ بکا نہیں ہوتی فرمایا ٹھیک ہے اگر مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آئے۔

۱۰ ـ عدة ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن علي بن أبي حمزة قال : قال أبو عبدالله عليه السلام لأبي بصير : إن خفت أمراً يكون أو حاجة تريدها فابدأ بالله ومجّده وأثن عليه كما هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَسَلْ حَاجَتَكَ وَتَبَاكَ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ، إِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ بَاكٍ .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کر اور اس کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا کر اور نبی پر درود بھیج اور رو کر اپنی حاجت طلب کر اگرچہ بقدر سر مگس آنسو نکلے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہونے والا وہ بندہ ہے جو سجدہ میں رونے والا ہو۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ لَمْ يَجِئْكَ الْبُكَاءُ فَتَبَاكَ ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْكَ مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ فَبَخٍ بَخٍ

۱۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر رونا نہ آئے تو بہ تکلف روؤ اگر بقدر سر مگس آنسو نکل گیا تو مبارک ہو مبارک ہو۔

سولہواں باب

ثنائے الٰہی قبل دعاء

(بَابُ) ۱۶

☆(الثَّنَاءِ قَبْلَ الدُّعَاءِ)☆

۱ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْأَلَ مِنْ رَبِّهِ شَيْئاً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَتَّى يَبْدَأَ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَدْحِ لَهُ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ حَوَائِجَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تم خدا سے کچھ مانگنا چاہو دنیا یا دین کے معاملہ میں تو پہلے خدا کی حمد و ثنا کرو اور رسول اللہ پر درود بھیجو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : إِنَّ الْمِدْحَةَ قَبْلَ

الْمَسْأَلَةِ فَإِذَا دَعَوْتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَمَجِّدْهُ. قُلْتُ: كَيْفَ أُمَجِّدُهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: «يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، يَا فَعَّالاً لِمَا يُرِيدُ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ».

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کتاب امیرالمومنین علیہ السلام میں ہے کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہیئے۔ جب دعا کرو تو خدا کی تمجید کرو اور کہو اے وہ پاک ذات جو رگ گردن سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے، اے وہ جو رہتا ہے انسان اور اس کے قلب کے درمیان، اے وہ ذات جس کی قدرت بلند سے بلند مقام پر نظر آتی ہے۔ اے وہ ذات جس کی مثل کوئی شے نہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا هِيَ الْمِدْحَةُ، ثُمَّ الثَّنَاءُ، ثُمَّ الْإِقْرَارُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ الْمَسْأَلَةُ إِنَّهُ وَاللهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اوّل مدح و ثنائے الٰہی کی جائے پھر اپنے گناہ کا اقرار پھر اس سے سوال ہو واللہ اقرار کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

٤ ـ وَعَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ الثَّنَاءُ، ثُمَّ الْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ.

۴۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اوّل ثنائے خدا پھر گناہ کا اقرار۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْعُوَ فَمَجِّدِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْمَدْهُ وَسَبِّحْهُ وَهَلِّلْهُ وَأَثْنِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ، ثُمَّ سَلْ تُعْطَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تمجید و تحمید و تسبیح و تہلیل کرو اس کی ثنا کرو، محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر سوال کرو تم کو مل جائے گا۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيُثْنِ عَلَى رَبِّهِ وَلْيَمْدَحْهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَبَ

الْحاجَةَ مِنَ السُّلْطانِ هَيَّأَ لَهُ مِنَ الْكَلامِ أَحْسَنَ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَإِذا طَلَبْتُمُ الْحاجَةَ فَمَجِّدُوا اللهَ الْعَزِيزَ الْجَبّارَ وَامْدَحُوهُ وَأَثْنُوا عَلَيْهِ تَقُولُ : «يا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطى وَيا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ، يا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ، يا أَحَدُ يا صَمَدُ ، يا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ، يا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً ، يا مَنْ يَفْعَلُ ما يَشاءُ وَيَحْكُمُ ما يُرِيدُ وَيَقْضِي ما أَحَبَّ ، يا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلى ، يا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، يا سَمِيعُ يا بَصِيرُ» وَأَكْثِرْ مِنْ أَسْماءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَسْماءَ اللهِ كَثِيرَةٌ وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَقُلْ : «اللّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلالِ ما أَكُفُّ بِهِ وَجْهِي وَأُؤَدِّي بِهِ عَنْ أَمانَتِي وَأَصِلُ بِهِ رَحِمِي وَيَكُونُ عَوْناً لِي فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ» وَقالَ : إِنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : عَجَّلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، وَجاءَ آخَرُ فَصَلّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَثْنى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلّى عَلَى النَّبِيِّ [وَآلِهِ] فَقالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَلْ تُعْطَ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں کوئی حاجت طلب کرے تو چاہیئے کہ پہلے خدا کی حمد و ثنا کرے کیونکہ جو بادشاہ سے کوئی حاجت رکھتا ہے وہ اپنی طاقت بھر پہلے اس کی مدح کرتا ہے۔ لہذا جب حاجت طلب کرو تو عزیز جبار خدا کی مدح و ثنا کرو اور کہو۔ اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ کریم، اے وہ جو ان سب سے بہتر ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر، اے احد و صمد، اے وہ جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا جس کے نہ بی بی ہے نہ اولاد، جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو پسند کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اے وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے اے وہ جو منظر اعلیٰ پر ہے اے جس کی مثل کوئی نہیں اے سمیع و بصیر وغیرہ اسمائے الٰہی ذکر کرے، محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور کہے یا اللہ میرے رزق حلال میں زیادتی کر تاکہ میں اس سے اپنی آبرو بچاؤں اور امانت کو ادا کروں اور صلۂ رحم کروں اور میری مدد کر حج و عمرہ میں اور فرمایا ایک آدمی مسجد میں آیا۔ دو رکعت نماز پڑھی پھر اللہ سے سوال کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے مانگنے میں جلدی کی، دوسرا آیا نماز پڑھی اور خدا کی حمد و ثنا کی اور نبی پر درود بھیجا رسولؐ اللہ نے فرمایا سوال کر تجھے ملے گا۔

۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَابْتَدَأَ قَبْلَ الثَّناءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : عاجَلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَصَلّى وَأَثْنى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلّى عَلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَلْ تُعْطَهُ ، ثُمَّ قالَ : إِنَّ فِي كِتابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ الثَّناءَ عَلَى اللهِ وَالصَّلاةَ عَلى رَسُولِهِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَأْتِي الرَّجُلَ يَطْلُبُ الْحاجَةَ فَيُحِبُّ أَنْ يَقُولَ لَهُ خَيْراً قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهُ حاجَتَهُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے حمد وثنا اور درود سے پہلے ہی دعا شروع کردی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے دعا میں جلدی کی، پھر دوسرا آیا اس نے حمد وثنا کی اور رسول اللہ پر درود بھیجا، حضرت نے فرمایا۔ اب سوال کر تجھے ملے گا۔ پھر فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں ہے اللہ کی تعریف اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود سوال کرنے سے پہلے ہونا چاہیئے جب تم کسی کے پاس حاجت لے کر جاتے ہو تو حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے متعلق کچھ کلمات خیر کہتے ہو۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلُبُهُمَا فَلاَ أَجِدُهُمَا قَالَ : وَمَا هُمَا ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» فَنَدْعُوهُ وَلاَ نَرَى إِجَابَةً ، قَالَ : أَفَتَرَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعْدَهُ ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَمِمَّ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لاَ أَدْرِي ، قَالَ : لَكِنِّي أُخْبِرُكَ ، مَنْ أَطَاعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ ثُمَّ دَعَاهُ مِنْ جِهَةِ الدُّعَاءِ أَجَابَهُ ، قُلْتُ : وَمَا جِهَةُ الدُّعَاءِ ؟ قَالَ : تَبْدَأُ فَتَحْمَدُ اللهَ وَتَذْكُرُ نِعَمَهُ عِنْدَكَ ثُمَّ تَشْكُرُهُ ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ثُمَّ تَذْكُرُ ذُنُوبَكَ فَتُقِرُّ بِهَا ثُمَّ تَسْتَعِيذُ مِنْهَا فَهَذَا جِهَةُ الدُّعَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : وَمَا الآيَةُ الأُخْرَى ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ» وَإِنِّي أُنْفِقُ وَلاَ أَرَى خَلَفاً ، قَالَ : أَفَتَرَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعْدَهُ ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَمِمَّ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لاَ أَدْرِي ، قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمُ اكْتَسَبَ الْمَالَ مِنْ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حِلِّهِ لَمْ يُنْفِقْ دِرْهَماً إِلاَّ أُخْلِفَ عَلَيْهِ .

۸۔ مروی ہے ابو عبداللہ سے راوی نے کہا دو آیتیں کتاب خدا میں ایسی ہیں کہ میں ان کا مطلب تلاش کرتا ہوں اور نہیں پاتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں۔ راوی نے کہا۔ ایک آیت تو یہ ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا تمہارا خیال یہ ہے کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے۔ راوی نے کہا نہیں، فرمایا پھر ایسا کیوں ہے اس نے کہا معلوم نہیں، فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جس نے حکم خدا کی اطاعت کی اور طریقہ سے دعا مانگی تو ضرور قبول ہوئی راوی نے پوچھا وہ طریقۂ دعا کیا ہے۔ فرمایا ابتدا کر حمد خدا سے اور اس کی نعمتوں کا جو تیرے پاس ہیں ذکر کر اور اس کا شکر ادا کر اور درود بھیج نبی پر، پھر اپنے گناہ یاد کر ان کا اقرار کر، پھر خدا سے دعا مانگ، یہ ہے طریقہ دعا مانگنے کا۔ پھر فرمایا دوسری آیت کیا ہے۔ اس نے کہا جو تم راہ خدا میں خرچ کرتے ہو وہ لوٹ کر آتا ہے اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ فرمایا تو کیا خدا وعدہ خلافی کرتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر ایسا کیوں ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا جو کوئی تم میں سے حلال طریقہ سے کما کر راہ خدا میں خرچ کرے گا۔ پھر ایک درہم بھی

خرچ کرے گا تو اللہ اس پر انعام کرے گا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتُهُ فَلْيُطِبْ مَكْسَبَهُ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو چاہتا ہے اس کی دعا قبول ہو اس کو چاہیئے کہ پاک کمائی کرے۔

سترہواں باب

لوگوں کو مل کر دعا کرنا

(بَابُ) ۱۷

۞(الْإِجْتِمَاعُ فِي الدُّعَاءِ)۞

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا مِنْ رَهْطٍ أَرْبَعِينَ رَجُلاً اجْتَمَعُوا يَدْعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعِينَ فَأَرْبَعَةٌ يَدْعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعَةً فَوَاحِدٌ يَدْعُو اللهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَيَسْتَجِيبُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ لَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے تو خدا اس کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں تو دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں اور چار نہ ہوں صرف ایک آدمی چالیس بار دعا کرے۔ خدائے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا اجْتَمَعَ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ قَطُّ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ فَدَعَوُا [اللهَ] إِلَّا تَفَرَّقُوا عَنْ إِجَابَةٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے متفرق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

۳ ۔ عِدَّةٌ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام إِذَا حَزَنَهُ أَمْرٌ جَمَعَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ ثُمَّ دَعَا وَأَمَّنُوا .

۳ ۔ فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ جب محزون ہوتے ہیں کسی معاملہ میں۔ تو عورتوں اور لڑکوں کو جمع کر کے دعا کرتے ہیں اور وہ سب آمین کہتے ہیں۔

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الدَّاعِي وَالْمُؤَمِّنُ فِي الْأَجْرِ شَرِيكَانِ .

۴ ۔ فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔

اٹھارہواں باب
مومنین کو اپنی دعا میں شریک کرنا

(بَابُ) ۱۸
(الْعُمُومِ فِي الدُّعَاءِ)

١ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعُمَّ ، فَإِنَّهُ أَوْجَبُ لِلدُّعَاءِ .

۱ ۔ فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرے کہ یہ دعا کے لئے حجاب کو قطع کرنے والا ہے۔

اُنیسواں باب
سبب تاخیر اجابتِ دعا

(بَابُ) ۱۹
(مَنْ أَبْطَأَتْ عَلَيْهِ الْإِجَابَةُ)

١ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي

الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِداكَ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللهَ حاجَةً مُنْذُ كَذا وَ كَذا سَنَةً وَقَدْ دَخَلَ قَلْبِي مِنْ إِبْطائِها شَيْءٌ ، فَقالَ : يا أَحْمَدُ إِيّاكَ وَالشَّيْطانَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ سَبِيلٌ حَتّى يُقْنِطَكَ ، إِنَّ أَبا جَعْفَرٍ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ كانَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حاجَةً فَيُؤَخِّرُ عَنْهُ تَعْجِيلَ إِجابَتِهِ حُبّاً لِصَوْتِهِ وَاسْتِماعِ نَحِيبِهِ ثُمَّ قالَ : وَاللهِ ما أَخَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ ما يَطْلُبُونَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيا خَيْرٌ لَهُمْ مِمّا عَجَّلَ لَهُمْ فِيها وَأَيُّ شَيْءٍ الدُّنْيا ، إِنَّ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام كانَ يَقُولُ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ دُعاؤُهُ فِي الرَّخاءِ نَحْواً مِنْ دُعائِهِ فِي الشِّدَّةِ ، لَيْسَ إِذا أُعْطِيَ فَتَرَ ، فَلا تَمَلَّ الدُّعاءَ فَإِنَّهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكانٍ ، وَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَطَلَبِ الْحَلالِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَ إِيّاكَ وَمُكاشَفَةَ النّاسِ فَإِنّا أَهْلَ الْبَيْتِ نَصِلُ مَنْ قَطَعَنا وَنُحْسِنُ إِلى مَنْ أَساءَ إِلَيْنا ، فَنَرى وَاللهِ فِي ذٰلِكَ الْعاقِبَةَ الْحَسَنَةَ ، إِنَّ صاحِبَ النِّعْمَةِ فِي الدُّنْيا إِذا سَأَلَ فَأُعْطِيَ طَلَبَ غَيْرَ الَّذِي سَأَلَ وَصَغُرَتِ النِّعْمَةُ فِي عَيْنِهِ فَلا يَشْبَعُ مِنْ شَيْءٍ ، وَإِذا كَثُرَتِ النِّعَمُ كانَ الْمُسْلِمُ مِنْ ذٰلِكَ عَلى خَطَرٍ لِلْحُقُوقِ الَّتِي تَجِبُ عَلَيْهِ وَما يُخافُ مِنَ الْفِتْنَةِ فِيها ، أَخْبِرْنِي عَنْكَ لَوْ أَنِّي قُلْتُ لَكَ قَوْلاً أَكُنْتَ تَثِقُ بِهِ مِنِّي ؟ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ إِذا لَمْ أَثِقْ بِقَوْلِكَ فَبِمَنْ أَثِقُ وَأَنْتَ حُجَّةُ اللهِ عَلى خَلْقِهِ ؟ قالَ : فَكُنْ بِاللهِ أَوْثَقَ فَإِنَّكَ عَلى مَوْعِدٍ مِنَ اللهِ ، أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَإِذا سَأَلَكَ عِبادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدّاعِ إِذا دَعانِ» وَقالَ : «لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ» وَقالَ : «وَاللهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلاً» فَكُنْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْثَقَ مِنْكَ بِغَيْرِهِ ، وَلا تَجْعَلُوا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلّا خَيْراً فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكُمْ .

۱- ابو نصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں نے اللہ سے فلاں فلاں سال یہ یہ دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی اس تاخیر سے میرے دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اے احمد اپنے کو شیطانی کید (مکاری) سے بچاؤ اور اس کو اپنے میں راہ نہ دو کہ وہ تمہیں رحمتِ خدا سے مایوس بنا دے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب مومن اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ اجابت میں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ وہ اس کی آواز اور گریہ وزاری کو دوست رکھتا ہے پھر فرمایا اور اللہ اس امر میں جو مومنین امور دنیا کے متعلق طلب کرتے ہیں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ آخرت میں ان کے لئے بہتری ہو اور دنیا کیا اور اس کی مایہ کیا اور حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیئے جس طرح وہ مصیبت میں اللہ کو پکارتا ہے اسی طرح راحت کے وقت بھی پکارے ۔ مومن کو چاہیئے کہ تاخیر اجابت سے ملول نہ ہو نہ خدا احد بدعا [illegible] کام کرتا ہے تم کو صبر کرنا چاہیئے ۔ حلال روزی طلب کرو ، صلۂ رحم کرو لوگوں کی عداوت سے بچو ہم اہلبیت سارا رحم کرتے ہیں اس سے جو قطع رحم کرے اور احسان کرے اس پر جو ہم سے برائی کرے ہم اس میں اپنے لئے

اچھا انجام دیکھتے ہیں مالدار دنیا جب کچھ مانگتا ہے اور اسے دیا جاتا ہے تو پھر اور مانگنے لگتا اور نعمتِ خدا اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے کہ وہ کسی شے سے سیر نہیں ہوتا اور جب اس کے پاس زیادہ نعمتیں ہو جاتی ہیں تو پھر وہ واجب الادا حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پیدا ہونے فتنوں سے نہیں ڈرتا، اچھا مجھے بتاؤ اگر تم سے میں کوئی بات کہوں کہ تم اس پر اعتماد کرو گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں بھلا آپ کی بات پر اعتماد نہ کروں گا تو اور کس کی بات پر کروں گا جبکہ آپ خلق اللہ پر حجتِ خدا ہیں فرمایا سب سے زیادہ تمہارا اعتماد خدا پر ہونا چاہیئے کیوں کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کیا وہ یہ نہیں فرماتا۔ اے رسولؐ جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں تو تم ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہی ہوں دعا کرنے والے جب مجھے پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور یہ بھی فرماتا ہے تم رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کر لیا ہے پس تم کو چاہیئے کہ سب سے زیادہ بھروسہ کرو اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا اور کسی بات کو جگہ نہ دو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

۲ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: رُبَّمَا دَعَا الرَّجُلُ بِالدُّعَاءِ فَاسْتُجِيبَ لَهُ ثُمَّ أُخِّرَ ذَلِكَ إِلَى حِينٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَلِمَ ذَاكَ؟ لِيَزْدَادَ مِنَ الدُّعَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے مگر اس میں ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے۔ فرمایا ہاں۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ حَدِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَكَيْنِ: قَدِ اسْتَجَبْتُ لَهُ وَلَكِنِ احْبِسُوهُ بِحَاجَتِهِ، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: عَجِّلُوا لَهُ حَاجَتَهُ فَإِنِّي أُبْغِضُ صَوْتَهُ.

۳۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا دو فرشتوں سے کہتا ہے میں نے اس کی دعا کو قبول کیا لیکن ابھی اس کی حاجت بر لانے میں تاخیر کرو، میں اس کی آواز کو سننا پسند کرتا ہوں ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے جلد اس کی حاجت بر لاؤ کیونکہ مجھے اس کی آواز بری معلوم ہوتی ہے۔

٤ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي

عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ : يُسْتَجابُ لِلرَّجُلِ الدُّعاءُ ثُمَّ يُؤَخَّرُ؟ قالَ : نَعَمْ عِشْرِينَ سَنَةً .

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے فرمایا ہاں بیس سال تک۔

٥ - اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ بَيْنَ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُما» وَبَيْنَ أَخْذِ فِرْعَوْنَ أَرْبَعِينَ عاماً .

۵۔ اس آیت کے متعلق (اے موسیٰ و ہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہوگئیں اس کے اور فرعون پر عذاب آنے کے درمیان چالیس سال تھے۔

٦ - اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ : سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو فَيُؤَخَّرُ إِجابَتُهُ إِلى يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کو دعا کرنی چاہئے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہوگی۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ غَيْرِ واحِدٍ مِنْ أَصْحابِنا قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَبْدَ الْوَلِيَّ لِلّٰهِ يَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنُوبُهُ فَيَقُولُ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ : اقْضِ لِعَبْدِي حاجَتَهُ وَلا تُعَجِّلْها فَإِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَ نِداءَهُ وَصَوْتَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْعَدُوَّ لِلّٰهِ لَيَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنُوبُهُ فَيُقالُ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ : اقْضِ [لِعَبْدِي] حاجَتَهُ وَعَجِّلْها فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ نِداءَهُ وَصَوْتَهُ .

قالَ : فَيَقُولُ النّاسُ : ما أُعْطِيَ هٰذا إِلّا لِكَرامَتِهِ وَلا مُنِعَ هٰذا إِلّا لِهَوانِهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ کا دوست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس پر موکل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کر لیکن جلدی نہیں کیوں کہ میں اس کی آواز اور پکار کو سننا چاہتا ہوں اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے اس کی حاجت جلد پوری کردے کیونکہ میں اس کی آواز اور فریاد کو سننا پسند نہیں کرتا۔ جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی عزت کی وجہ سے قبول ہوئی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہوگئی (حالانکہ بات دوسری ہے)

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ وَرَجَاءٍ، رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ، فَيَقْنَطَ وَيَتْرُكَ الدُّعَاءَ. قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟ قَالَ: يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا وَمَا أَرَى الْإِجَابَةَ.

٨- فرمایا صادق آل محمد نے مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے مایوس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے راوی نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا یہ کہنا کہ میں اتنے عرصہ سے بار بار دعا کر رہا ہوں۔ مگر قبول نہیں ہوتی (بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے)

٩ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَخِّرُوا إِجَابَتَهُ، شَوْقاً إِلَى صَوْتِهِ وَدُعَائِهِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدِي دَعَوْتَنِي فَأَخَّرْتُ إِجَابَتَكَ وَثَوَابُكَ كَذَا وَكَذَا وَدَعَوْتَنِي فِي كَذَا وَكَذَا فَأَخَّرْتُ إِجَابَتَكَ وَثَوَابُكَ كَذَا وَكَذَا؛ قَالَ: فَيَتَمَنَّى الْمُؤْمِنُ أَنَّهُ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا مِمَّا يَرَى مِنْ حُسْنِ الثَّوَابِ.

٩- فرمایا صادق آل محمد نے مومن دعا کرتا ہے اپنی حاجت براری کے لئے تو خدا فرماتا ہے اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کر دیں اس کی دعا اور آواز کا مشتاق ہوں روز قیامت خدا اس سے فرمائے گا میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی تیرا ثواب اتنا اتنا ہے اس وقت مومن وہ ثواب دیکھ کر کہے گا اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا قبول نہ ہوئی۔

بیسواں باب

محمد و آل محمد پر درود

(بَابُ) ٢٠

(الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَزَالُ الدُّعَاءُ مَحْجُوباً حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا قبولیت سے رکی رہے گی جب تک محمد و آل محمدؐ پر درود نہ ہو۔

٢ ـ عنه، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من دعا ولم يذكر النبي صلى الله عليه وآله رفرف الدعاء على رأسه فإذا ذكر النبي صلى الله عليه وآله رفع الدعاء.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ السلام نے جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پر منڈلاتی رہتی ہے جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

٣ ـ أبو علي الأشعري، عن محمد بن عبدالجبار، عن صفوان، عن أبي أسامة زيد الشحام، عن محمد بن مسلم، عن أبي عبدالله عليه السلام أن رجلاً أتى النبي صلى الله عليه وآله فقال: يا رسول الله إني أجعل لك ثلث صلواتي، لا، بل أجعل لك نصف صلواتي، لا، بل أجعلها كلها لك، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: إذاً تكفى مؤونة الدنيا والآخرة.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا میری دعا میں ایک تہائی آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کل کی کل دعا آپؐ پر صلوات ہی ہوتی ہے فرمایا یہ دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے کافی ہے۔

٤ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن سيف، عن أبي أسامة، عن أبي بصير قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام ما معنى أجعل صلواتي كلها لك؟ فقال: يقدمه بين يدي كل حاجة فلا يسأل الله عز وجل شيئاً حتى يبدأ بالنبي صلى الله عليه وآله فيصلي عليه ثم يسأل الله حوائجه.

۴۔ ابوبصیر نے صادق آل محمدؐ سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں کہ کل صلوات آپ کے لئے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدم صلوٰۃ کو رکھتا ہے جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتدا نبی پر درود سے کرتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔

٥ ـ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن جعفر بن محمد الأشعري، عن ابن القداح، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: لا تجعلوني كقدح الراكب فإن الراكب يملأ قدحه فيشربه إذا شاء، (1) اجعلوني في أول الدعاء وفي آخره وفي وسطه.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے سوار کے لئے پیالہ قرار نہ دو (جس کو لے کے پیچھے سواری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اوّل و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَأَكْثِرُوا الصَّلاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله صَلاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَلْفَ صَلاةٍ فِي أَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلائِكَةِ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَهُ اللهُ إِلَّا صَلَّى عَلَى الْعَبْدِ لِصَلاةِ اللهِ عَلَيْهِ وَصَلاةِ مَلائِكَتِهِ ، فَمَنْ لَمْ يَرْغَبْ فِي هٰذَا فَهُوَ جَاهِلٌ مَغْرُورٌ ، قَدْ بَرِئَ اللهُ مِنْهُ وَرَسُولُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب نبی کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو جس نے آنحضرت پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلواۃ کے بعد اس بندۂ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسول کے اہل بیتؑ اس سے آزاد اور بیزار ہیں۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلائِكَتُهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں پس جس کا جی چاہے کم بھیجے جس کا دل چاہے زیادہ

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الصَّلاةُ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہلبیت پر درود بھیجنا نفاق کو دور کرتا ہے۔

٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ

عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ عَمّارٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قالَ : يارَبِّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُضِيَتْ لَهُ مِائَةُ حاجَةٍ ثَلاثُونَ لِلدُّنْيا [وَالْباقي لِلآخِرَةِ] .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کہے یارب صل علی محمد و آل محمد سو بار خدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیس دنیا میں باقی آخرت میں۔

١٠ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ أَبي نَجْرانَ ؛ جَميعاً ، عَنْ صَفْوانَ الْجَمّالِ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كُلُّ دُعاءٍ يُدْعَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّماءِ حَتّى يُصَلّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دعا جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو رکی رہتی ہے۔

١١ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَميرَةَ ، عَنْ أَبي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قالَ : حَدَّثَني مَنْ سَمِعَ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : جاءَ رَجُلٌ إِلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ : أَجْعَلُ نِصْفَ صَلَواتي لَكَ ؟ قالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ قالَ : أَجْعَلُ صَلَواتي كُلَّها لَكَ قالَ : نَعَمْ ، فَلَمّا مَضى قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُفِيَ هَمَّ الدُّنْيا وَالآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دعا آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بالکل کل دعا یہی ہے فرمایا اچھا۔ جب وہ چلا تو فرمایا دنیا و آخرت کا غم دور کرنے کے لیے کافی ہے۔

١٢ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرازِمٍ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ رَجُلاً أَتى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ : يارَسُولَ اللهِ إِنّي جَعَلْتُ ثُلُثَ صَلَواتي لَكَ ؟ فَقالَ لَهُ خَيْراً ، فَقالَ : يارَسُولَ اللهِ إِنّي جَعَلْتُ نِصْفَ صَلَواتي لَكَ ؟ فَقالَ لَهُ : ذاكَ أَفْضَلُ ، فَقالَ : إِنّي جَعَلْتُ كُلَّ صَلَواتي لَكَ فَقالَ : إِذاً يَكْفيكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ما أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْياكَ وَآخِرَتِكَ ، فَقالَ لَهُ رَجُلٌ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَجْعَلُ صَلاتَهُ لَهُ ؟ فَقالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لايَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئاً إِلّا بَدَأَ بِالصَّلاةِ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صلى الله عليه وآله .

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تہائی دعا آپ صلوٰۃ

ہوتی ہے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ نصف دعا صلوٰۃ ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کل ہی دعا صلوٰۃ ہوتی ہے فرمایا تب تو خدا تیری دنیا و آخرت کی ہر مصیبت کو دور کر دے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوٰۃ کی کیا صورت تھی فرمایا جب دعا کا آغاز کرے تو محمد و آلِ محمد پر صلوات سے ابتدا کرے۔

١٣ ـ اِبْنُ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ارْفَعُوا أَصْواتَكُمْ بِالصَّلاةِ عَلَيَّ فَإِنَّها تَذْهَبُ بِالنِّفاقِ .

۱۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو کہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ فَرُّوخَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يا إِسْحاقَ بْنَ فَرُّوخَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْراً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلائِكَتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلائِكَتُهُ أَلْفاً ، أَما تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُماتِ إِلَى النُّورِ وَكانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيماً»

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق جو کوئی محمد و آلِ محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سنا (سورۂ احزاب) اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جائے اور وہ مومنین پر مہربان اور رحیم ہے۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِما عليهما السلام قالَ : ما فِي الْمِيزانِ شَيْءٌ أَثْقَلُ مِنَ الصَّلاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَتُوضَعُ أَعْمالُهُ فِي الْمِيزانِ فَيَمِيلُ بِهِ فَيُخْرِجُ الصَّلاةَ عَلَيْهِ فَيَضَعُها فِي مِيزانِهِ فَيَرْجَحُ [بِهِ]

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد و آلِ محمد پر صلوٰۃ سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی ایک شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو پلہ جھک جائے گا لیکن جب درود کو اس کے پلہ میں رکھیں گے تو وہ زیادہ رہے گا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رِجالِهِ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ كانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حاجَةٌ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ، ثُمَّ يَسْأَلُ حاجَتَهُ ، ثُمَّ يَخْتِمُ بِالصَّلاةِ

عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَقْبَلَ الطَّرَفَيْنِ وَيَدَعَ الْوَسَطَ إِذَا كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ لَا تُحْجَبُ عَنْهُ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی خدا سے حاجت ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کی ابتدا محمد و آل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کرکے آخر میں درود بھیجے اللہ کی شان کریمی سے یہ بعید ہے کہ وہ اول و آخر حصہ کو تو قبول کر لے اور بیچ والے کو چھوڑ دے محمد و آل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔

۱۷ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانٍ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنِّي دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَلَمْ يَحْضُرْنِي شَيْءٌ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا خَرَجْتَ بِهِ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانۂ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد و آل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی حضرت نے فرمایا۔ تم سے بہتر شخص اور کوئی کعبہ سے برآمد نہیں ہوا۔

۱۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لِي : مَا مَعْنىٰ قَوْلِهِ : «وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلّىٰ»(۲) قُلْتُ : كُلَّمَا ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ قَامَ فَصَلّىٰ ، فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَلَّفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا شَطَطاً فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ : كُلَّمَا ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ صَلّىٰ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کے جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا نام فصلّی میں نے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ فرمایا یہ خدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالا یطاق دی۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں پھر کیا معنی ہیں فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خدا کیا گیا تو اس نے محمد و آل محمد پر درود بھیجا۔

۱۹ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلّىٰ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ [وَ آلَهُ] صلى الله عليه وآله فِي صَلَاتِهِ يُسْلَكْ بِصَلَاتِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ ، وَقَالَ صلى الله عليه وآله : وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خُطِئَ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

۱۹۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمد و آل محمد پر درود نہ بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنت کے راستہ سے الگ ہو گیا۔

۲۰۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ خَطَأَ اللهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

۲۰۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہِ جنت سے الگ کر دیا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعَ أَبِي رَجُلاً مُتَعَلِّقاً بِالْبَيْتِ وَ هُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا عَبْدَاللهِ لَا تَبْتُرْهَا لَا تَظْلِمْنَا حَقَّنَا قُلْ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ .

۲۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے یہ کہتے ہوئے سنا یا اللہ محمد پر درود بھیج ۔میرے والد نے اس سے فرمایا۔اے بندۂ خدا قطع صلوات نہ کر اور ہمارے حق پر ظلم نہ کریں کہو اللھم صل علی محمد و اہل بیتہ۔

اکیسواں باب

ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے

((بَابُ)) ۲۱

(مَا يَجِبُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْجَارُودِ الْهُذَلِيِّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا مِنْ مَجْلِسٍ يَجْتَمِعُ فِيهِ أَبْرَارٌ وَفُجَّارٌ ، فَيَقُومُونَ عَلَى غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ !

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس جلسہ میں نیک و بد جمع ہوں اور وہ بے ذکرِ خدا اٹھ کھڑے ہوں تو روزِ قیامت ان پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی۔

٢ ـ حُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَذْكُرُونَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: [قَالَ] أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ ذِكْرَنَا مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَذِكْرَ عَدُوِّنَا مِنْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس جگہ لوگ جمع ہوں اور نہ اللہ کا ذکر کریں نہ ہمارا تو روزِ قیامت ان کے لئے حسرت ہوگی راوی کہتا ہے پھر حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے ذکر سے ہے۔

٣ ـ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى فَلْيَقُلْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو چاہتا ہے کہ نیکی کا پورا پیمانہ بھرے اس کو چاہیئے کہ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي لَمْ تُغَيَّرْ أَنَّ مُوسَى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَقَرِيبٌ أَنْتَ مِنِّي فَأُنَاجِيَكَ أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيَكَ. فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا مُوسَى أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي، فَقَالَ مُوسَى: فَمَنْ فِي سِتْرِكَ يَوْمَ لَا سِتْرَ إِلَّا سِتْرُكَ؟ فَقَالَ: الَّذِينَ يَذْكُرُونَنِي فَأَذْكُرُهُمْ وَيَتَحَابُّونَ فِيَّ فَأُحِبُّهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُصِيبَ أَهْلَ الْأَرْضِ بِسُوءٍ ذَكَرْتُهُمْ فَدَفَعْتُ عَنْهُمْ بِهِمْ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے رب سے سوال کیا۔ آیا تو مجھ سے قریب ہے کہ مناجات کروں یا دور ہے کہ تجھ کو پکاروں، خدا نے وحی کی۔ میں اس کے پاس ہوں جو میرا ذکر کرے موسیٰ نے کہا کہ وہ

کون ہے جو تیری پردہ پوشی میں ہوگا اس روز جس دن سوائے تیرے کوئی پردہ پوش نہ ہوگا فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرا ذکر کرتے ہیں پس میں ان کو یاد کروں گا اور وہ میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین پر ان کے برے ذکر کی وجہ سے کوئی بلا (طاعون یا قحط) نازل کرنا چاہتا ہوں تو ان کی وجہ سے ان کو ہٹا دیتا ہوں۔

٥ـ أبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَامِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا فِي مَجْلِسٍ فَلَمْ يَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلىٰ نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً وَوَبَالاً عَلَيْهِمْ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جہاں کچھ لوگ جمع ہوں اور اللہ کے نام کا ذکر کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو ان پر حسرت و وبال کا آنا ضروری ہے۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَابَأْسَ بِذِكْرِ اللهِ وَأَنْتَ تَبُولُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ عَلىٰ كُلِّ حَالٍ فَلَا تَسْأَمْ مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے وقت بول (پیشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلىٰ مُوسىٰ عليه السلام يَامُوسىٰ لَاتَفْرَحْ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَلَا تَدَعْ ذِكْرِي عَلىٰ كُلِّ حَالٍ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْمَالِ تُنْسِي الذُّنُوبَ وَإِنَّ تَرْكَ ذِكْرِي يُقَسِّي الْقُلُوبَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ کثرت مال پر خوش نہ ہو اور میرا ذکر کسی حال میں نہ چھوڑو، مال کی کثرت گناہوں کو بھلا دیتی ہے اور میرا ذکر ترک کرنے سے قلوب سخت ہو جاتے ہیں۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي لَمْ تُغَيَّرْ أَنَّ مُوسىٰ سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ

إِلٰهِي إِنَّهُ يَأْتِي عَلَيَّ مَجَالِسُ أُعِزُّكَ وَأُجِلُّكَ أَنْ أَذْكُرَكَ فِيهَا، فَقَالَ: يَا مُوسَى إِنَّ ذِكْرِي حَسَنٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے اپنے رب سے کہا میں ایسے مقامات پر ہوتا ہوں (جیسے بیت الخلا) کہ عزت وجلال کا ذکر وہاں مناسب نہیں ہوتا، اے موسیٰ میرا ذکر ہر حال میں اچھا ہے

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى: أَكْثِرْ ذِكْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكُنْ عِنْدَ ذِكْرِي خَاشِعاً وَعِنْدَ بَلَائِي صَابِراً وَاطْمَئِنَّ عِنْدَ ذِكْرِي وَاعْبُدْنِي وَلَا تُشْرِكْ بِي شَيْئاً، إِلَيَّ الْمَصِيرُ، يَا مُوسَى اجْعَلْنِي ذُخْرَكَ وَضَعْ عِنْدِي كَنْزَكَ مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰؑ سے کہا کہ دن اور رات میں اکثر میرا ذکر کیا کرو اور میرا ذکر خشوع وخضوع سے کرو اور میرے امتحان پر صبر کرو اور میرے ذکر پر مطمئن رہو میری عبادت کرو اور میرا شریک کسی کو نہ بناؤ اور سب کی بازگشت میری ہی طرف ہے اے موسیٰ اپنا ذخیرہ مجھے جانو اور اپنے باقیات الصالحات کو میرے پاس جمع کرا دو۔

۱۰۔ وَبِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى: اجْعَلْ لِسَانَكَ مِنْ وَرَاءِ قَلْبِكَ تَسْلَمْ وَأَكْثِرْ ذِكْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَا تَتَّبِعِ الْخَطِيئَةَ فِي مَعْدِنِهَا فَتَنْدَمَ فَإِنَّ الْخَطِيئَةَ مَوْعِدُ أَهْلِ النَّارِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تم اپنی زبان کو اپنے دل کا تابع بناؤ صحیح سلامت رہو گے اور رات اور دن میں میرا ذکر زیادہ کیا کرو اور گناہوں کے مقامات کی طرف نہ جاؤ ورنہ نادم ہو گے کیونکہ گناہ دوزخیوں کی وعدہ گاہ ہے۔

۱۱۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: فِيمَا نَاجَى اللهُ بِهِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: يَا مُوسَى لَا تَنْسَنِي عَلَى كُلِّ حَالٍ فَإِنَّ نِسْيَانِي يُمِيتُ الْقَلْبَ.

۱۱۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کہا مجھے کسی حالت میں فراموش نہ کرو کیونکہ مجھے بھلا دینا قلب کو مار دیتا ہے۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام

قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي مَلَاءٍ أَذْكُرْكَ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْ مَلَئِكَ

۱۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) اے ابن آدم تو میرا ذکر اپنے گروہ میں کر میں تیرا ذکر ملائکہ کے بہترین گروہ میں کروں گا۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا جس نے میرا ذکر لوگوں کے مجمع میں کیا میں نے اس کا ذکر ملائکہ کے مجمع میں کیا۔

بائیسواں باب

ذکر خدا کثرت سے کرنا

(باب) ۲۲

☆ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيراً ☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ يَنْتَهِي إِلَيْهِ إِلَّا الذِّكْرَ فَلَيْسَ لَهُ حَدٌّ يَنْتَهِي إِلَيْهِ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْفَرَائِضَ فَمَنْ أَدَّاهُنَّ فَهُوَ حَدُّهُنَّ، وَشَهْرُ رَمَضَانَ فَمَنْ صَامَهُ فَهُوَ حَدُّهُ وَالْحَجُّ فَمَنْ حَجَّ فَهُوَ حَدُّهُ إِلَّا الذِّكْرَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ حَدّاً يَنْتَهِي إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْراً كَثِيراً وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً» فَقَالَ: لَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَدّاً يَنْتَهِي إِلَيْهِ، قَالَ: وَكَانَ أَبِي عليه السلام كَثِيرَ الذِّكْرِ لَقَدْ كُنْتُ أَمْشِي مَعَهُ وَإِنَّهُ لَيَذْكُرُ اللهَ وَآكُلُ مَعَهُ الطَّعَامَ وَإِنَّهُ لَيَذْكُرُ اللهَ وَلَقَدْ كَانَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ [وَ] مَا يَشْغَلُهُ ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَكُنْتُ أَرَى لِسَانَهُ لَازِقاً بِحَنَكِهِ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ يَجْمَعُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالذِّكْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَأْمُرُ بِالْقِرَاءَةِ مَنْ كَانَ يَقْرَأُ مِنَّا وَمَنْ كَانَ لَا يَقْرَأُ مِنَّا أَمَرَهُ بِالذِّكْرِ.

وَالْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَيُذْكَرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْثُرُ بَرَكَتُهُ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَالْبَيْتُ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ تَقِلُّ بَرَكَتُهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ

وَقَدْقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ لَكُمْ أَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنَ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَقْتُلُوهُمْ وَيَقْتُلُوكُمْ؟ فَقَالُوا: بَلَىٰ، فَقَالَ: ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيراً، ثُمَّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: مَنْ خَيْرُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ ذِكْراً. وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أُعْطِيَ لِسَاناً ذَاكِراً فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَالَ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ» قَالَ: لَا تَسْتَكْثِرْ مَا عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ لِلّٰهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے ہر شے کی ایک حد ہوتی ہے جس پر جاکر وہ ختم ہو جاتی ہے سوائے ذکر خدا کے کہ اس کے لئے کوئی حد نہیں۔ اللہ نے بندوں پر کچھ فرض عائد کئے ہیں پس جس نے ان کو ادا کیا تو یہی ان کی حد ہے ماہ رمضان کے روزے جس نے رکھ لئے تو یہ اس کی حد ہے اور حج جس نے کر لیا تو یہ اس کی حد ہے مگر ذکر خدا کی کوئی حد نہیں، وہ قلیل ذکر پر راضی نہیں ہوتا اور نہ اس کی کوئی حد مقرر کی ہے کہ اس پر جاکر ختم ہو جائے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی! اے ایمان والو اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو امام نے فرمایا۔ خدا نے اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے اور حضرت نے فرمایا میرے والد کثیر الذکر تھے میں ان کے ساتھ چلتا تھا تو ذکر خدا کرتے چلتے تھے اور جب ان کے ساتھ کھانا کھاتا تو ذکر خدا کرتے جاتے تھے جب وہ لوگوں سے باتیں کرتے تھے تب بھی ذکر خدا سے غافل نہ رہتے تھے میں دیکھتا تھا ان کی زبان تالو سے لگ جاتی تھی اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ اور ہم کو جمع کرکے ذکر الٰہی کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ سورج نکل آتا تھا اور قرأت قرآن کا حکم دیتے تھے ان بڑوں کو جو قرآن پڑھ سکتے تھے اور ان بچوں کو بھی جو نہ پڑھ سکتے ذکر خدا کا حکم دیتے تھے جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور ذکر خدا کیا جاتا ہے اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے اور ملائکہ آتے اور شیاطین دور رہتے ہیں اور وہ گھر آسمان والوں کے لئے اس طرح چمکتا ہے جیسے کوکب دری زمین والوں کے لئے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اس کی برکت کم ہو جاتی ہے اور ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان آموجود ہوتے ہیں اور رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل خیر بتاؤں جو تمہارے درجات بلند کردے اور جو تمہارے بادشاہ (خدا) کے نزدیک زیادہ پاک و صاف ہے اور تمہارے لئے دینار و درہم سے بہتر ہے اور اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کو پاکر قتل کردو۔ لوگوں نے کہا۔ ضرور بتلایئے۔ فرمایا اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ پھر امام نے فرمایا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اہل مسجد میں سب سے بہتر کون ہے فرمایا جو ذکر خدا زیادہ کرے اور رسول اللہ نے یہ بھی فرمایا جس کو ذکر کرنے والی زبان دی گئی اس کو دنیا و آخرت کی بہتری دی گئی ہے اور خدا نے فرمایا اور سست نہ ہو جاؤ عمل خیر کو زیادہ سمجھ کر۔ امام نے فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے کہ جو عمل نیک تو نے خدا کے لئے کیا ہے اسے زیادہ خیال نہ کر۔

۲۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ علیہ السلام قَالَ: شِيعَتُنَا الَّذِينَ إِذَا خَلَوْا ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيراً.

۲۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ خلوت میں بہت زیادہ ذکرِ خدا کریں۔

٣۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ ذَكَرَ اللهَ كَثِيراً كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ذکرِ خدا زیادہ کرتا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے اس کے لئے دو چیزوں سے برأت لکھی جاتی ہے نارِ دوزخ سے اور نفاق سے۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنَ الذِّكْرِ الْكَثِيرِ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «اذْكُرُوا اللهَ ذِكْراً كَثِيراً».

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام وہ ذکرِ کثیر ہے جس کے لئے خدا فرماتا ہے اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔

٥۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ وَمَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ وَسَعِيدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ ایک دوسری روایت میں بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسی ہی حدیث منقول ہے۔

٦۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَظَلَّهُ اللهُ فِي جَنَّتِهِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی خدا کا ذکر زیادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جنت کے سایہ میں رکھے گا۔

تیئسواں باب

بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی

(بَابُ) ۲۳

☆(اَنَّ الصَّاعِقَةَ لاتُصِيبُ ذاكِراً)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلَّا الصَّاعِقَةَ ، لاتَأْخُذُهُ وَهُوَ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ہر طرح کی موت مرتا ہے سوائے بجلی گرنے کے درآنحالیکہ وہ ذکر خدا کرتا ہو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الصَّوَاعِقَ لاتُصِيبُ ذاكِراً ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الذّاكِرُ؟ قَالَ : مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے ذاکر پر بجلی نہیں گرتی، راوی نے کہا ذاکر کون ہے فرمایا جو قرآن کی سو آیتیں پڑھے۔

٣ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ مِيتَةِ الْمُؤْمِنِ ، قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِيتَةٍ: يَمُوتُ غَرَقاً وَيَمُوتُ بِالْهَدْمِ وَيُبْتَلىٰ بِالسَّبُعِ وَيَمُوتُ بِالصَّاعِقَةِ وَلاتُصِيبُ ذاكِرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے موت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتا ہے غرق ہونے سے، عمارت گرنے سے درندہ کے پھاڑ کھانے سے، اور بجلی گرنے سے، لیکن بجلی سے نہیں مرتا اللہ کا ذکر کرنے والا۔

چوبیسواں باب

ذکر خدا میں مشغولیت

((بَابُ)) ۲۴

☆(الْاِشْتِغَالِ بِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام

قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ شَغَلَ بِذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي مَنْ سَأَلَنِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے جو کوئی میرے ذکر کی وجہ سے مجھ سے سوال نہیں کرتا تو میں اس کو ہر سوال کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَبْدَأُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى يَنْسَى حَاجَتَهُ فَيَقْضِيهَا اللهُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْأَلَهُ إِيَّاهَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی کوئی حاجت خدا سے ہو اور وہ اللہ کی حمد اور محمد و آل محمد پر درود کے ساتھ ابتدا کرے اور اپنی حاجت بھول جائے تو خدا بغیر سوال کئے اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

پچیسواں باب

ذکر خدا خفیہ کرنا

(بَابُ) ۲۵

☆(ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَكَرَنِي سِرًّا ذَكَرْتُهُ عَلَانِيَةً .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر خفیہ طور سے کرے گا۔ میں اس کا ذکر علانیہ طور سے کروں گا۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا الْخَصَّافِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ ذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ فَقَدْ ذَكَرَ اللهَ كَثِيراً ، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا يَذْكُرُونَ اللهَ عَلَانِيَةً وَلَا يَذْكُرُونَهُ فِي السِّرِّ ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «يُرَاؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلاً» .

۲۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس نے خفیہ طور سے اللہ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا بہت ذکر کیا۔ منافقین ظاہر میں

تو اللہ کا ذکر کرتے تھے مگر باطن میں نہیں۔ خدا نے فرمایا وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت تھوڑا کرتے ہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِعِيسَى عليه السلام : يَا عِيسَى اذْكُرْنِي فِي نَفْسِكَ أَذْكُرْكَ فِي نَفْسِي وَاذْكُرْنِي فِي مَلَإِكَ أَذْكُرْكَ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْ مَلَإِ الْآدَمِيِّينَ ، يَا عِيسَى أَلِنْ لِي قَلْبَكَ وَأَكْثِرْ ذِكْرِي فِي الْخَلَوَاتِ وَ اعْلَمْ أَنَّ سُرُورِي أَنْ تُبَصْبِصَ إِلَيَّ وَ كُنْ فِي ذَلِكَ حَيّاً وَلَا تَكُنْ مَيِّتاً .

۳۔ اللہ نے حضرت عیسیٰ سے کہا تم مجھے اپنے دل میں یاد کرو، میں تمھیں مخفی طور پر یاد کروں گا اے عیسیٰ تم اپنے دل کو نرم کرو اور تنہائی میں میرا ذکر زیادہ کرو اور یہ جان لو کہ میری خوشی اس میں ہے کہ تم تملق کے ساتھ میری طرف آؤ، اسی حالت میں زندہ رہو اور مردہ نہ ہو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : لَا يَكْتُبُ الْمَلَكُ إِلَّا مَا سَمِعَ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً»[۲] فَلَا يَعْلَمُ ثَوَابَ ذَلِكَ الذِّكْرِ فِي نَفْسِ الرَّجُلِ غَيْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَظَمَتِهِ .

۴۔ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا۔ فرشتہ نہیں لکھتا مگر جو سنتا ہے۔ خدا فرماتا ہے اپنے رب کا ذکر دل میں خضوع و خشوع کے ساتھ کرو۔ خدا کے سوا اس خفیہ ذکر کے عظیم ثواب کا ذکر کوئی نہیں جانتا۔

چھبیسواں باب

اللہ عزوجل کا ذکر غافلین میں

((بَابُ)) ۲۶

☆(ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ)☆

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الذَّاكِرُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ فِي الْمُحَارِبِينَ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے دشمنان دین سے لڑنے والا۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ذَاكِرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْفَارِّينَ وَالْمُقَاتِلُ عَنِ الْفَارِّينَ لَهُ الْجَنَّةُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غافلوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور فرار کرنے والوں سے جنگ کرنے والوں کی جزا جنت ہے۔

ستائیسواں باب
تحمید و تمجید
(بَابُ) ۲۷
(التَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ)

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِّمْنِي دُعَاءً جَامِعاً ، فَقَالَ لِي : احْمَدِ اللهَ فَإِنَّهُ لَا يَبْقَى أَحَدٌ يُصَلِّي إِلَّا دَعَا لَكَ ، يَقُولُ : سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

۱۔ مفضل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو شرائط اجابت کی جامع ہو۔ اللہ کی حمد کر، کیونکہ کوئی نماز گزار ایسا نہیں جو تجھ سے دعا میں نہ کہتا ہو اللہ اپنے حمد کرنے والے کی حمد کو سنتا ہے۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : أَنْ تَحْمَدَهُ .

۲۔ راوی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا یہ کہ تو اس کی حمد کرے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَنْبَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَحْمَدُ اللهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَمِائَةِ مَرَّةٍ وَسِتِّينَ مَرَّةً ، عَدَدَ عُرُوقِ الْجَسَدِ ، يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيراً عَلَى كُلِّ حَالٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ رسول اللہ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار مطابق عرق جسد حمد خدا کرتے تھے اور فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین کثیراً علیٰ کل حال۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَبْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ فِي ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ عِرْقاً ، مِنْهَا مِائَةٌ وَثَمَانُونَ مُتَحَرِّكَةٌ وَمِنْهَا مِائَةٌ وَثَمَانُونَ سَاكِنَةٌ ، فَلَوْسَكَنَ الْمُتَحَرِّكُ لَمْ يَنَمْ وَلَوْ تَحَرَّكَ السَّاكِنُ لَمْ يَنَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيراً عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ ـ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ مَرَّةً ـ وَ إِذَا أَمْسَىٰ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اولاد آدم کے اندر تین سو ساٹھ رگیں ہیں ان میں ایک سو اسّی ساکن ہیں اگر ان میں سے سکون والی متحرک ہو جائیں تو آدمی سو نہیں سکتا اور اگر متحرک رگیں ساکن ہو جائیں تو بھی نہیں سو سکتا اور رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ ہر صبح کو فرماتے۔ الحمد للہ رب العالمین کثیراً علیٰ کل حال تین سو بار اسی طرح شام کو۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ سَعِيدِبْنِ جَنَاحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُومَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ : الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَقَدْ أَدَّىٰ شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَهَا إِذَاأَمْسَىٰ فَقَدْ أَدَّىٰ شُكْرَ لَيْلَتِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جو صبح کو چار بار کہے الحمد للہ رب العالمین تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جو اسی طرح شام کو کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ دُعَاءٍ لَا يَكُونُ قَبْلَهُ تَحْمِيدٌ فَهُوَأَبْتَرُ ، إِنَّمَا التَّحْمِيدُ ثُمَّ الثَّنَاءُ ، قُلْتُ : مَا أَدْرِي مَا يُجْزِي مِنَ التَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ ، قَالَ : يَقُولُ : «اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ» .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس کی دعا کے پہلے حمد نہ ہو وہ ابتر ہے اوّل حمد ہو پھر ثنا ہو۔ میں (راوی) نے

کہا تمجید و تحمید کیونکر کی جائے۔ فرمایا کہو تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شئے نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شئے نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی شئے نہیں، تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی شئے نہیں اور تو عزیز و حکیم ہے

٧ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام مَاأَدْنَى مَايُجْزِي مِنَ التَّحْمِيدِ ؟ قَالَ : تَقُولُ: «الْحَمْدُللهِ الَّذِي عَلَافَقَهَرَ وَالْحَمْدُللهِ الَّذِي مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُللهِ الَّذِي بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُللهِ الَّذِي [يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَ] يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے سوال کیا کہ کم سے کم تحمید کیا ہے فرمایا کہو حمد ہے اس اللہ کی جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور سب پر غالب ہے حمد ہے اس خدا کی جو مالک و قادر ہے حمد ہے اس خدا کی جو زندوں کو مارتا ہے اور مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اٹھائیسواں باب

استغفار

(بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ) ٢٨

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَيْرُ الدُّعَاءِ الْإِسْتِغْفَارُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِذَاأَكْثَرَ الْعَبْدُ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ رُفِعَتْ صَحِيفَتُهُ وَهِيَ تَتَلَأْلَأُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفۂ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور روشنی دیتا ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ يَاسِرٍ ؛ عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : مَثَلُ الْإِسْتِغْفَارِ مَثَلُ وَرَقٍ عَلَىٰ شَجَرَةٍ تُحَرَّكُ فَيَتَنَاثَرُ ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنْ ذَنْبٍ وَيَفْعَلُهُ كَالْمُسْتَهْزِيءِ بِرَبِّهِ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے استغفار کی مثال ایسی ہے جیسے موسم خزاں میں درخت کے حرکت کرنے سے پتے گر جاتے ہیں اور استغفار گناہوں سے کر کے پھر گناہ کرنا رب سے مذاق کرنا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ وَإِنْ خَفَّ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَمْساً وَعِشْرِينَ مَرَّةً.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ جب کسی مجلس سے اٹھتے تھے چاہے تھوڑی ہی دیر رہے ہوں تو خدا سے پندرہ بار استغفار کرتے تھے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً وَيَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعِينَ مَرَّةً، قَالَ: قُلْتُ: كَانَ يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سَبْعِينَ مَرَّةً، وَيَقُولُ: وَأَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ، وَأَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ سَبْعِينَ مَرَّةً.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور ستر بار اللہ سے توبہ کرتے تھے۔ میں نے کہا کیا یہ کہتے تھے استغفر اللہ واتوب الیہ۔ فرمایا کہا کرتے تھے استغفر اللہ، استغفر اللہ ستر بار اور اتوب الی اللہ ستر بار۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: الْاسْتِغْفَارُ وَقَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْعِبَادَةِ، قَالَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ: «فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ».

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استغفار فرماتے تھے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہنا بہترین عبادت ہے۔ اللہ نے فرمایا جان لو کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگ (یعنی استغفار کرو)۔

اُنتیسواں باب
تسبیح، تہلیل و تکبیر

(بَابُ) ۲۹
(التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ)

١ - عليُّ بْنُ إبْراهيمَ، عَنْ أبيهِ، عَنِ ابْنِ أبي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ وَأبي أيُّوبَ الْخَزّازِ جَميعاً، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: جاءَ الْفُقَراءُ إلى رَسولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالوا: يا رَسولَ اللهِ إنَّ الْأغْنِياءَ لَهُمْ ما يُعْتِقونَ وَلَيْسَ لَنا، وَلَهُمْ ما يَحُجّونَ وَلَيْسَ لَنا، وَلَهُمْ ما يَتَصَدَّقونَ وَلَيْسَ لَنا، وَلَهُمْ ما يُجاهِدونَ وَلَيْسَ لَنا، فَقالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ كَبَّرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ مَرَّةٍ كانَ أفْضَلَ مِنْ عِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَمَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ كانَ أفْضَلَ مِنْ سِياقِ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ كانَ أفْضَلَ مِنْ حُمْلانِ مِائَةِ فَرَسٍ في سَبيلِ اللهِ بِسُرُجِها وَلُجُمِها وَرُكُبِها وَمَنْ قالَ: لا إلٰهَ إلّا اللهُ مِائَةَ مَرَّةٍ كانَ أفْضَلَ النّاسِ عَمَلاً ذٰلِكَ الْيَوْمِ، إلّا مَنْ زادَ؛ قالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْأغْنِياءَ فَصَنَعوهُ، قالَ: فَعادَ الْفُقَراءُ إلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقالوا: يا رَسولَ اللهِ قَدْ بَلَغَ الْأغْنِياءَ ما قُلْتَ فَصَنَعوهُ؛ فَقالَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ.

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کچھ فقرا رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ مالدار لوگ غلام آزاد کرتے ہیں ہم محروم ہیں وہ حج کرتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں، وہ جہاد کرتے ہیں ہمارے لئے ممکن نہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ بہتر ہوگا سو غلام آزاد کرنے سے اور جس نے سبحان اللہ کہا سو بار تو یہ بہتر ہے سو قربانی کے [illegible] لے جانے سے اور جس نے الحمد للہ سو بار کہا تو یہ بہتر ہے سو گھوڑے ایسے راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے فراہم کرنا جن پر زین کسی ہو لگام ہو رکابیں ہوں اور جس نے لا الٰہ الا اللہ سو بار کہا تو وہ شخص اس دن عملاً افضل الناس ہوگا سوائے اس کے جو اس سے زیادہ کہے۔ جب اغنیا کو یہ خبر ملی تو انھوں نے ایسا ہی کیا فقرا نے یہ خبر رسول اللہ سے بیان کی حضرت نے فرمایا یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ حَمّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أحَدِهِما عليهما السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقولُ: أكْثِروا مِنَ التَّهْليلِ وَالتَّكْبيرِ فَإنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ

أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ.

۲۔امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے فرمایا کہ تہلیل و تکبیر کو زیادہ کرو، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تہلیل و تکبیر ہے۔

٣ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

۳۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے تسبیح نصف میزان ہے یعنی روز قیامت میزان اعمال کے نصف پلہ کو پُر کرنے والی ہے اور اللہ اکبر کی عظمت سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ پُر ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْساً فِي حَائِطٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَرْسٍ أَثْبَتَ أَصْلاً وَأَسْرَعَ إِينَاعاً وَأَطْيَبَ ثَمَراً وَأَبْقَى؟ قَالَ: بَلَى، فَدُلَّنِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَإِنَّ لَكَ إِنْ قُلْتَهُ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ عَشْرَ شَجَرَاتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ أَنْوَاعِ الْفَاكِهَةِ وَهُنَّ مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّ حَائِطِي هٰذَا صَدَقَةٌ مَقْبُوضَةٌ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَهْلِ الصَّدَقَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ: «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۞ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۞ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ».

۴۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ایک شخص کی طرف سے گزرے جو اپنے باغ میں درخت لگا رہا تھا حضور وہاں کھڑے ہو گئے اور اس سے فرمایا کیا میں تجھے ایک ایسا درخت بتاؤں جس کی جڑ مضبوط ہو، جلدی سے پھل دے اس کا ثمر خوش ذائقہ اور دیرپا ہو اس نے کہا یا رسول اللہ ضرور بتلائیے فرمایا صبح و شام کہا کرو سبحان اللہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اگر تو ایسا کہے گا تو ہر تسبیح کے بدلے تجھے جنت میں ایسے دس درخت ملیں گے جن کے پھل مختلف ذائقہ کے ہوں اور وہ تیرے لیے باقیات الصالحات سے ہوں گے امام نے فرمایا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ میرا باغ آج سے صدقہ مقبوضہ ہے فقرائے مسلمین پر جو مستحق صدقہ ہوں خدا نے یہ آیت نازل کی جس نے راہ خدا میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھا صدقہ دیا ہم جلدی اس کو مستطیع بنا دیں گے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

۵۔ فرمایا حضرتِ رسولِ خدا نے بہترین عبادت لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔

تیسواں باب

اپنے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعاء

(بابُ) ۳۰

٭(الدُّعَاءِ لِلْإِخْوَانِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)٭

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْشَكُ دَعْوَةٍ وَأَسْرَعُ إِجَابَةٍ دُعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو پوشیدہ طور پر برادر مومن کے لئے کی جائے تاکہ اس میں ریا کا شائبہ نہ ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ [illegible] عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: دُعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ يُدِرُّ الرِّزْقَ وَيَدْفَعُ الْمَكْرُوهَ.

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خفیہ طور پر برادر مومن کے لئے دعا کرنا رزق کو کھینچتا ہے اور امر مکروہ کو دفع کرتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ: هُوَ الْمُؤْمِنُ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ فَيَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ: آمِينَ، وَيَقُولُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ: وَلَكَ مِثْلَا مَا سَأَلْتَ وَقَدْ أُعْطِيتَ مَا سَأَلْتَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق، وہ دعا قبول کرتا ہے ان کی جو ایمان لایا اور عمل صالح کرتا ہے اللہ اپنے فضل سے اس کے رزق میں زیادتی کرتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد وہ بندۂ مومن ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے آمین اور خدا فرماتا ہے جو تو نے برادر مومن

کے لیے مجھ سے مانگاہے اس کا دونا تیرے لئے ہے، چونکہ تجھے اپنے بھائی سے محبت ہے اس لئے جو سوال تو نے کیا ہے میں نے اسے پورا کیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : أَسْرَعُ الدُّعَاءِ نُجْحاً لِلْإِجَابَةِ دُعَاءُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، يَبْدَأُ بِالدُّعَاءِ لِأَخِيهِ فَيَقُولُ لَهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهِ : آمِينَ وَلَكَ مِثْلَاهُ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو اپنے کسی بھائی کے لئے خفیہ طور پر کی جائے جب وہ دعا شروع کرتا ہے تو اس پر موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ تیرے لئے اس سے دونا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ دَعَا لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مِثْلَ الَّذِي دَعَا لَهُمْ بِهِ مِنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ مَضَى مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ أَوْ هُوَ آتٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُسْحَبُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ : يَا رَبِّ هَذَا الَّذِي كَانَ يَدْعُو لَنَا فَشَفِّعْنَا فِيهِ ، فَيُشَفِّعُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَنْجُو .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی دعا کرتا ہے مومنین و مومنات کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی دیتا ہے جس کی اس نے دعا کی ہے ہر اس مومن کی طرف سے جو دنیا کی ابتدا سے اب تک ہو چکے ہیں یا قیامت ہونے والے ہیں اور روز قیامت ایک بندہ کو کھینچتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔ پس مومنین و مومنات کہیں گے اے ہمارے رب یہ وہی ہے جس نے ہمارے لئے دعا کی تھی پس اس کے بارے میں ہماری سفارش قبول کر، خدا قبول کرے گا اور نجات دے گا۔

٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ جُنْدَبٍ فِي الْمَوْقِفِ فَلَمْ أَرَ مَوْقِفاً كَانَ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِهِ مَا زَالَ مَادّاً يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَرْضَ ، فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا رَأَيْتُ مَوْقِفاً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِكَ ، قَالَ : وَاللَّهِ مَا دَعَوْتُ إِلَّا لِإِخْوَانِي وَذَلِكَ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام أَخْبَرَنِي أَنَّ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ نُودِيَ مِنَ الْعَرْشِ : وَلَكَ مِائَةُ أَلْفِ ضِعْفٍ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَ مِائَةَ أَلْفٍ مَضْمُونَةً لِوَاحِدَةٍ لَا أَدْرِي تُسْتَجَابُ أَمْ لَا

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے عبداللہ بن جندب کو عرفات میں دیکھا میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہ پایا وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور اس قدر آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے کہ زمین تر ہوگئی جب لوگ ہٹ گئے تو میں نے کہا اے ابو محمد میں نے کسی کا مقام تیرے مقام سے بہتر نہیں پایا۔ اس نے کہا واللہ میں نے سوائے اپنے بھائیوں کے اور کوئی دعا نہیں کی میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ جس نے خفیہ طور پر اپنے بھائی کے لئے دعا کی تو اس کے لئے عرش سے ندا آتی ہے کہ تیرے لئے ایک لاکھ اجر ہے پس میں نے یہ پسند نہ کیا کہ ایک لاکھ اپنی اس دعا کے لئے چھوڑ دوں جس کے متعلق معلوم نہیں کہ قبول ہوگی یا نہیں۔

۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ إِذَا سَمِعُوا الْمُؤْمِنَ يَدْعُو لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ أَوْ يَذْكُرُهُ بِخَيْرٍ قَالُوا: نِعْمَ الْأَخُ أَنْتَ لِأَخِيكَ تَدْعُو لَهُ بِالْخَيْرِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْكَ وَتَذْكُرُهُ بِخَيْرٍ، قَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَيْ مَا سَأَلْتَ لَهُ وَأَثْنَى عَلَيْكَ مِثْلَيْ مَا أَثْنَيْتَ عَلَيْهِ وَلَكَ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، وَإِذَا سَمِعُوهُ يَذْكُرُ أَخَاهُ بِسُوءٍ وَيَدْعُو عَلَيْهِ قَالُوا لَهُ: بِئْسَ الْأَخُ أَنْتَ لِأَخِيكَ، كُفَّ أَيُّهَا الْمُسَتَّرُ عَلَى ذُنُوبِهِ وَعَوْرَتِهِ وَارْبَعْ عَلَى نَفْسِكَ وَاحْمَدِ اللَّهَ الَّذِي سَتَرَ عَلَيْكَ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمُ بِعَبْدِهِ مِنْكَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا کہ ملائکہ جب کبھی کسی مومن کو اپنے برادر مومن کے لئے خفیہ طور سے دعا کرتے سنتے ہیں یا اس کا ذکر خیر کرتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا اچھا بھائی ہے تو غائبانہ اس کے لئے دعائے خیر کرتا ہے اور اس کا ذکر نیکی کے ساتھ کرتا ہے اللہ نے تجھے اس سے دونا دیا جتنا تو نے اس کے لئے مانگا تھا اور تیری تعریف اس سے دونی کرتا ہے جتنی تو نے اس کی کی ہے اور جب ملائکہ کسی کو اپنے برادر مومن کی برائی کرتے سنتے ہیں یا وہ بد دعا کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا برا بھائی ہے اے اپنے گناہ اور عیب چھپانے والے اس عمل سے باز رہو اور اپنے نفس کا محاسبہ کر اور حمد کر اس خدا کی جس نے تیرے عیب کو چھپایا ہے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تجھ سے زیادہ اپنے بندے کا حال جاننے والا ہے

اکتیسواں باب

کس کی دعا قبول ہوتی ہے

(باب) ۳۱

☆(مَنْ تُستَجابُ دَعوَتُه)☆

۱ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن عيسى بن عبدالله القمّي قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: ثلاثة دعوتهم مستجابة: الحاجّ فانظروا كيف تخلفونه، والغازي في سبيل الله فانظروا كيف تخلفونه، والمريض فلا تغيظوه ولا تضجروه.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تین شخصوں کی دعا قبول ہوتی ہے پہلے حج کرنے والے کی اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کا خیال رکھو، دوسرے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کی، تم اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کے نگراں رہو، تیسرے مریض کی تم اسے خشم آلود اور دل گرفتہ نہ کرو۔

۲ ـ الحسين بن محمّد الأشعري، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان أبي عليه السلام يقول: خمس دعوات لا يُحجبن عن الربّ تبارك وتعالى: دعوة الإمام المقسط، ودعوة المظلوم يقول الله عزّ وجلّ: لأنتقمنّ لك ولو بعد حين، ودعوة الولد الصالح لوالديه، ودعوة الوالد الصالح لولده، ودعوة المؤمن لأخيه بظهر الغيب، فيقول: ولك مثله.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے والد ماجد فرماتے تھے پانچ دعائیں بارگاہ الٰہی سے رد نہیں ہوتیں اول امام عادل کی دعا، دوسرے مظلوم کی دعا، خدا کہتا ہے میں تیرا بدلہ لوں گا چاہے دیر سے ہو تیسرے نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں، چوتھے نیک والدین کی دعا اولاد کے حق میں اور مومن کی دعا خفیہ طور پر اپنے بھائی کے حق میں خدا کہتا ہے تیرے لئے اس کی مثل ہے۔

۳ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إيّاكم ودعوة المظلوم فإنّها ترفع فوق السحاب حتّى ينظر الله عزّ وجلّ إليها فيقول: ارفعوها حتّى أستجيب له، وإيّاكم ودعوة الوالد فإنّها أحدّ من السيف.

۳۔ رسول اللہ نے فرمایا مظلوم کی بد دعا سے بچو وہ بادل سے اونچی جاتی ہے اور خدا کے سامنے ہوتی ہے اور خدا فرماتا ہے اس کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرت نے فرمایا اپنے کو باپ کی بد دعا سے بچاؤ کیونکہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ ، عَنْ زُرْعَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو دعا میں چالیس مومنوں کو مقدم رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَدَّمَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے والد فرماتے تھے ظلم سے بچو کیونکہ مظلوم کی دعا آسمان تک بلند ہوتی ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ طَلْحَةَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتَّى تُفْتَحَ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتَصِيرَ إِلَى الْعَرْشِ : الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ ، وَالْمَظْلُومُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ ، وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَرْجِعَ ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچتی ہیں اوّل باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، دوسرے مظلوم کی بد دعا ظالم کے لیے، تیسرے عمرہ کرنے والے کی واپسی تک چوتھے روزہ دار کی روزہ افطار کرنے تک۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ .

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: دَعَا مُوسَى عليه السلام وَأَمَّنَ هَارُونُ عليه السلام وَأَمَّنَتِ الْمَلَائِكَةُ عليهم السلام فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا»، وَمَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ اسْتُجِيبَ لَهُ كَمَا اسْتُجِيبَ لَكُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٨ - فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا موسیٰ نے دعا کی اور ہارون نے آمین کہی پھر ملائکہ نے آمین کہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی پس اپنے موقف پر قائم رہو اور جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا تو اس کی دعا بھی اسی طرح قبول ہوگی روز قیامت جس طرح تمہاری دعا قبول کی گئی ہے۔

بتیسواں باب
کس کی دعا قبول نہیں ہوتی

(بَابُ) ۳۲

☆(مَنْ لَا تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صَحِبْتُهُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَجَاءَ سَائِلٌ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى، ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يُشْبِعُكَ اللهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا إِنَّ عِنْدَنَا مَا نُعْطِيهِ وَلَكِنْ أَخْشَى أَنْ نَكُونَ كَأَحَدِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ: رَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَأَنْفَقَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُ وَرَجُلٌ يَدْعُو عَلَى امْرَأَتِهِ أَنْ يُرِيحَهُ مِنْهَا وَقَدْ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرَهَا إِلَيْهِ وَرَجُلٌ يَدْعُو عَلَى جَارِهِ وَقَدْ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ السَّبِيلَ إِلَى أَنْ يَتَحَوَّلَ عَنْ جِوَارِهِ وَيَبِيعَ دَارَهُ.

راوی کہتا ہے کہ میں صادق آل محمدؐ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا ایک سائل آیا اس نے حکم دیا کہ اسے دیا جائے پھر دوسرا آیا فرمایا اسے بھی دیا جائے پھر تیسرا آیا فرمایا اسے بھی دیا جائے پھر چوتھا آیا فرمایا اللہ تجھے سیر کرے اور ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا ہمارے پاس ابھی دینے کے لیے ہے تو مگر مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں ہم ان میں سے نہ ہو جائیں جن کی دعا قبول نہیں ہوتی پہلے وہ جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کو غیر مستحق امور میں خرچ کردے اور پھر خدا سے دعا کرے کہ مجھے رزق دے تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی۔ دوسرے وہ جو اپنی بیوی کے لئے دعا کرے کہ وہ ہلاک ہو جائے

حالانکہ اسے طلاق دینے کا حق ہے اور تیسرے وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بد دعا کرے حالانکہ اللہ نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ اس کی ہمسائیگی چھوڑ دے اور اپنا مکان بیچ ڈالے۔

٢ ـ أبوعليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبد الجبّار، عن ابن فضّال، عن عبدالله بن إبراهيم، عن جعفر بن إبراهيم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: أربعة لا تستجاب لهم دعوة: رجل جالس في بيته يقول: اللّهمّ ارزقني فيقال له: ألم آمرك بالطلب؟ ورجل كانت له امرأة فدعا عليها فيقال له: ألم أجعل أمرها إليك؟ ورجل كان له مال فأفسده فيقول: اللّهمّ ارزقني، فيقال له: ألم آمرك بالاقتصاد؟ ألم آمرك بالإصلاح، ثمّ قال: «والّذين إذا أنفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما» ورجل كان له مال فأدانه بغير بيّنة فيقال له: ألم آمرك بالشهادة؟.

محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن عمران بن أبي عاصم، عن أبي عبدالله عليه السلام مثله.

٢- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی ١- وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے خداوندا مجھے رزق دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا اور ٢- جو اپنی عورت کے لئے بد دعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی اور ٣- وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا اور ٤- وہ شخص ہے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

عمرو بن عاصم سے ایسی ہی حدیث اور ہے۔

٣ ـ الحسين بن محمّد الأشعريّ، عن معلّى بن محمّد، عن الوشّاء، عن عبدالله بن سنان، عن الوليد بن صبيح قال: سمعته يقول: ثلاثة تردّ عليهم دعوتهم: رجل رزقه الله مالاً فأنفقه في غير وجهه ثمّ قال: يا ربّ ارزقني، فيقال له: ألم أرزقك؟ ورجل دعا على امرأته وهو لها ظالم فيقال له: ألم أجعل أمرها بيدك؟ ورجل جلس في بيته وقال يا ربّ ارزقني فيقال له: ألم أجعل لك السبيل إلى طلب الرزق؟

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تین آدمیوں کی دعائیں رد کی جاتی ہیں ١- جس کو اللہ نے رزق دیا ہو اور وہ اسے غلط طریقہ سے خرچ کرکے پھر روزی طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے رزق

نہیں دیا تھا ۲۔ جو اپنی عورت کی ہلاکت کے لئے بددعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے اس کی طلاق کا اختیار تجھے نہیں دیا ہے ۳۔ جو اپنے گھر میں بیٹھا بیٹھا رزق طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلب رزق کی صورتیں تجھے نہیں بتائیں۔

تینتیسواں باب
دشمن کے لئے بددعا

(بَابُ) ۳۳
☆(الدُّعَاءِ عَلَى الْعَدُوِّ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام جَاراً لِي وَمَا أَلْقَى مِنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : ادْعُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَفَعَلْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً فَعُدْتُ إِلَيْهِ فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : ادْعُ عَلَيْهِ قَالَ : فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ فَعَلْتُ فَلَمْ أَرَ شَيْئاً ، فَقَالَ : كَيْفَ دَعَوْتَ عَلَيْهِ ؟ فَقُلْتُ : إِذَا لَقِيتُهُ دَعَوْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ : ادْعُ عَلَيْهِ إِذَا أَدْبَرَ وَ[إِذَا] اسْتَدْبَرَ فَفَعَلْتُ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى أَرَاحَ اللّٰهُ مِنْهُ .

۱۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے ایک پڑوسی کے ظلم کی شکایت کی فرمایا اس کے لئے بددعا کر میں نے کی لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ میں پھر حضرت کے پاس آیا اور شکایت کی، فرمایا بددعا کر، میں نے کہا کی تھی کوئی اثر نہ ہوا۔ فرمایا کیسے کی تھی میں نے کہا جب وہ ملا۔ میں نے اس پر نفرین کی۔ فرمایا جب وہ تیری طرف سے پشت پھیرنے لگے تب نفرین کر۔ اور جب بیٹھ پھیرلے تب نفرین کر میں نے ایسا ہی کیا مجھے اس سے نجات مل گئی۔

٢ ـ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ عَلَى أَحَدٍ قَالَ : اللّٰهُمَّ أَطْرُقْهُ بِبَلِيَّةٍ لاَ أُخْتَ لَهَا وَأَبِحْ حَرِيمَهُ .

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی کسی کے لئے بددعا کرے تو کہے خدایا اس کی سرکوبی ایسی بلا سے کر جس کا مثل نہ ہو اور اس کی ملکیت کو فنا کر دے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : إِنَّ لِي جَاراً مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ آلِ مُحْرِزٍ قَدْ نَوَّهَ بِاسْمِي

وَشَهَّرَنِي، كُلَّمَا مَرَرْتُ بِهِ قَالَ: هٰذَا الرَّافِضِيُّ يَحْمِلُ الْأَمْوَالَ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَقَالَ لِي: فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَجِّدْهُ وَقُلِ: اللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَدْ شَهَّرَنِي وَنَوَّهَ بِي وَغَاظَنِي وَعَرَّضَنِي لِلْمَكَارِهِ، اللّٰهُمَّ اضْرِبْهُ بِسَهْمٍ عَاجِلٍ تَشْغَلُهُ بِهِ عَنِّي اللّٰهُمَّ وَقَرِّبْ أَجَلَهُ وَاقْطَعْ أَثَرَهُ وَعَجِّلْ ذٰلِكَ يَا رَبِّ السَّاعَةَ السَّاعَةَ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْكُوفَةَ قَدِمْنَا لَيْلاً فَسَأَلْتُ أَهْلَنَا عَنْهُ قُلْتُ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَقَالُوا: هُوَ مَرِيضٌ، فَمَا انْقَضَى آخِرُ كَلَامِي حَتَّى سَمِعْتُ الصِّيَاحَ مِنْ مَنْزِلِهِ وَقَالُوا: قَدْ مَاتَ.

۳۔ یونس بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے موسم حج میں کہا کہ میرا ایک ہمسایہ جو قریش کے آلِ محرز سے ہے مجھے بدنام کرتا اور طنز آمیز باتیں کرتا ہے جب میں اس کی طرف سے گزرتا ہوں کہتا ہے یہ رافضی ہے اپنے احوال کو جعفر بن محمدؑ تک پہنچاتا ہے فرمایا اس کے لئے بد دعا کرو جب تم نماز شب کے سجدۂ آخر میں پہلی دو رکعتوں کے ہو تو خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہو۔

یا اللہ فلاں بن فلاں نے مجھے بدنام کیا ہے اور اذیت دی ہے مجھے غیظ میں لایا ہے اور مجھے مصیبتوں میں پھنسانا چاہا ہے خدا وندا جلد اپنے عذاب کا ایسا تیر اسے مار کہ یہ میری طرف سے بے پرواہ ہو جائے خداوندا اسے موت سے قریب کر اور اس کے اثر کو قطع کر اور اے رب اس میں جلدی کر۔

جب ہم رات کے وقت کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے گھر والوں سے اس کا حال پوچھا انھوں نے کہا۔ وہ مریض ہے ابھی میری بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آئی اور کسی نے کہا وہ مر گیا۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ [ ] الْكُوفِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ: إِنَّ فُلَاناً يَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هٰذَا ضَعْفٌ بِكَ قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَاكْفِنِي أَمْرَ فُلَانٍ بِمَ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَ[مِنْ] حَيْثُ شِئْتَ وَأَنَّى شِئْتَ.

۴۔ یعقوب بن سالم سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا علاء کامل نے آ کر حضرت سے کہا کہ فلاں میرے ساتھ بار بار ایسا عمل کرتا ہے آپ خدا سے اس بارہ میں دعا فرمائیں۔ فرمایا یہ تیری کمزوری ہے (معرفت خدا میں) کہ خود نہیں کہتا۔

کہو یا اللہ تو ہر معاملہ میں کفایت کرنے والا ہے تیرے ہوتے دوسرے کی ضرورت نہیں، پس فلاں کے معاملہ میں میری مدد کر جیسے تو چاہے جس حیثیت سے چاہے اور جہاں چاہے۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْمِسْمَعِيِّ قَالَ: لَمَّا قَتَلَ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُعَلَّى بْنَ خُنَيْسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَأَدْعُوَنَّ اللهَ عَلَى مَنْ قَتَلَ مَوْلَايَ وَأَخَذَ مَالِي ، فَقَالَ لَهُ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ : إِنَّكَ لَتُهَدِّدُنِي بِدُعَائِكَ ، قَالَ حَمَّادٌ: قَالَ الْمِسْمَعِيُّ: فَحَدَّثَنِي مُعَتِّبٌ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام لَمْ يَزَلْ لَيْلَتَهُ رَاكِعاً وَسَاجِداً فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِقُوَّتِكَ الْقَوِيَّةِ وَبِجَلَالِكَ الشَّدِيدِ الَّذِي كُلُّ خَلْقِكَ لَهُ ذَلِيلٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَأْخُذَهُ السَّاعَةَ السَّاعَةَ» ، فَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَمِعْنَا الصَّيْحَةَ فِي دَارِ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام رَأْسَهُ وَقَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ بِدَعْوَةٍ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مَلَكاً فَضَرَبَ رَأْسَهُ بِمِرْزَبَّةٍ مِنْ حَدِيدٍ انْشَقَّتْ مِنْهَا مَثَانَتُهُ فَمَاتَ .

۵ ۔ سمعی سے مروی ہے کہ داؤد بن علی نے جب معلی بن خنیس کو قتل کیا تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے غلام کو قتل کیا ہے میں خدا سے اس کے لئے بددعا کروں گا داؤد بن علی نے کہا کیا آپ مجھے اپنی بددعا سے ڈراتے ہیں سمعی نے کہا مجھ سے معتب نے بیان کیا کہ حضرت رات بھر رکوع و سجود کرتے رہے جب صبح ہوئی تو آپ نے سجدہ میں فرمایا۔

خداوندا! میں تیری سب سے بالاتر قوت سے سوال کرتا ہوں اور تیرے اس عظیم الشان اجلال سے جس کے سامنے تیری ہر مخلوق ذلیل ہے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور میرے دشمن کو جلد سے جلد پکڑ لے۔

ابھی حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا تھا کہ داؤد بن علی کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آنے لگی حضرت نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا، میں نے اللہ سے دعا کی خدا نے ایک فرشتہ کو بھیجا اس نے لوہے کی ایک سلاخ اس کے سر پر ماری جس سے اس کا شانہ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

چونتیسواں باب

مباہلہ

(بَابُ الْمُبَاهَلَةِ) ۳۴

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا نُكَلِّمُ النَّاسَ فَنَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَيَقُولُونَ : نَزَلَتْ فِي أُمَرَاءِ السَّرَايَا ، فَنَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :

«وإنّما وليّكم الله ورسوله» إلى آخر الآية فيقولون: نزلت في المؤمنين، ونحتجّ عليهم
بقول الله عزّ وجلّ «قل لا أسألكم عليه أجراً إلّا المودّة في القربى»(٢) فيقولون: نزلت في قربى
المسلمين، قال: فلم أدع شيئاً ممّا حضرني ذكره من هذه وشبهه إلّا ذكرته، فقال لي: إذا كان
ذلك فادعهم إلى المباهلة، قلت: وكيف أصنع؟ قال: أصلح نفسك ثلاثاً وأظنّه قال: وصم و
اغتسل وابرز أنت وهو إلى الجبّان فشبّك أصابعك من يدك اليمنى في أصابعه، ثمّ أنصفه وابدأ
بنفسك وقل: «اللّهمّ ربّ السماوات السبع وربّ الأرضين السبع، عالم الغيب والشهادة الرحمن
الرحيم، إن كان أبو مسروق جحد حقّاً وادّعى باطلاً فأنزل عليه حسباناً من السماء أو عذاباً
أليماً» ثمّ ردّ الدعوة عليه فقل: «وإن كان فلان جحد حقّاً وادّعى باطلاً فأنزل عليه حسباناً من
السماء أو عذاباً أليماً» ثمّ قال لي: فإنّك لا تلبث أن ترى ذلك فيه، فوالله ما وجدت خلقاً
يجيبني إليه.

ابو مسروق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم اپنے مخالفوں کو باطل پر ثابت کرنے کے لئے لاتے ہیں آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہے۔ تو وہ کہتے ہیں اولی الامر سے مراد امرائے سرایا ہیں پھر حجت لاتے ہیں انما ولیکم اللہ و رسولہ آخر تک تو وہ کہتے ہیں یہ تمام مومنین کے بارے میں ہے۔ ہم دلیل لاتے ہیں آیہ مودت سے تو وہ کہتے ہیں اس سے مراد مومنین کے رشتہ دار ہیں مجھے معلوم تھا اس قسم کی آیات وغیرہ کے متعلق سب بیان کیں مگر [illegible] حضرت نے فرمایا جب ایسی صورت پیش آئے تو ان کو مباہلہ کی دعوت دینا۔ میں نے کہا مباہلہ کیسے کروں فرمایا تین روز اپنے نفس کی اصلاح عبادت سے کر اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے فرمایا روزہ رکھ، غسل کر اور تو اور تیرا مخالف دونوں ایک بلند مقام پر جائیں اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اس کی انگلیوں میں ڈال پھر انصاف سے کام لے یعنی اپنی طرف سے کہنا شروع کر اے خدا آسمانوں زمینوں کے پروردگار اے ظاہر و غائب کے جاننے والے اے رحمن و رحیم اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو تو اس پر پورا پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر پھر یہی الفاظ اپنے مخالف سے کہلوا کہ اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر اپنا عذاب نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر پس تو اسے تاثیر اس کی بلا میں مبتلا دیکھے گا خدا کی قسم میں نے جب کسی سے مباہلہ کرنا چاہا تو اس نے قبول نہ کیا۔

٢ - عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن إسماعيل بن مهران، عن مخلّد أبي الشكر،
عن أبي حمزة الثمالي، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الساعة التي تباهل فيها ما بين طلوع الفجر إلى
طلوع الشمس.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُخَلَّدٍ أَبِي الشُّكْرِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مباہلہ کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان ہے۔

(ایک دوسری روایت میں بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی روایت ہے۔)

٣ ـ أَحْمَدُ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ: تُشَبِّكُ أَصَابِعَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ: «اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَأَقَرَّ بِبَاطِلٍ فَأَصِبْهُ بِحُسْبَانٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ» ـ وَتُلَاعِنُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً.

۳۔ ہمارے بعض اصحاب نے مباہلہ کی یہ صورت بیان کی ہے کہ مخالف کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر کہو خداوندا اگر فلاں شخص منکر حق ہے تو آسمان سے پورا پورا عذاب اس پر نازل کر یا اپنی طرف سے کسی ہری کسی بلا میں مبتلا کر پھر ستر بار اس پر لعن کر۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ: تُشَبِّكُ أَصَابِعَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ: «اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَأَقَرَّ بِبَاطِلٍ فَأَصِبْهُ بِحُسْبَانٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ». وَتُلَاعِنُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً.

۴۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: إِذَا جَحَدَ الرَّجُلُ الْحَقَّ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ تُلَاعِنَهُ قُلِ: «اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ الْحَقَّ وَكَفَرَ بِهِ فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَاناً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَاباً أَلِيماً».

۵۔ بعض اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی امر حق سے انکار کرے اور اس کو لعن کرنا چاہے تو کہے اے سات آسمانوں اور سات زمینوں کے رب، اے عرش کے رب اگر فلاں منکر حق ہے اور کفر پر ہے تو اس پر پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا کسی دردناک بلا میں مبتلا کر۔

پینتیسواں باب

تمجید باری تعالےٰ

(باب) ۳۵

☆(ما يُمَجِّدُ بِهِ الرَّبُّ تَبارَكَ وَتَعالى نَفْسَهُ)☆

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيى، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إِنَّ لِلّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلاثَ ساعاتٍ فِي اللَّيْلِ وَثَلاثَ ساعاتٍ فِي النَّهارِ يُمَجِّدُ فِيهِنَّ نَفْسَهُ؛ فَأَوَّلُ ساعاتِ النَّهارِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ هذَا الْجانِبَ يَعْنِي مِنَ الْمَشْرِقِ مِقْدارَها مِنَ الْعَصْرِ يَعْنِي مِنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الصَّلاةِ الْأُولى وَأَوَّلُ ساعاتِ اللَّيْلِ فِي الثُّلُثِ الْباقِي مِنَ اللَّيْلِ إِلى أَنْ يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ يَقُولُ: إِنِّي أَنَا اللهُ رَبُّ الْعالَمِينَ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمنُ الرَّحِيمُ، إِنِّي أَنَا اللهُ مالِكُ يَوْمِ الدِّينِ، إِنِّي أَنَا اللهُ لَمْ أَزَلْ وَلا أَزالُ، إِنِّي أَنَا اللهُ خالِقُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، إِنِّي أَنَا اللهُ خالِقُ الْجَنَّةِ وَالنّارِ، إِنِّي أَنَا اللهُ بَدِيءُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيَّ يَعُودُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْواحِدُ الصَّمَدُ، إِنِّي أَنَا اللهُ عالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهادَةِ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبّارُ الْمُتَكَبِّرُ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْخالِقُ الْبارِئُ الْمُصَوِّرُ لِيَ الْأَسْماءُ الْحُسْنى، إِنِّي أَنَا اللهُ الْكَبِيرُ الْمُتَعالُ، قالَ: ثُمَّ قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مِنْ عِنْدِهِ: وَالْكِبْرِياءُ رِدائِي فَمَنْ نازَعَنِي شَيْئاً مِنْ ذلِكَ أَكْبَبْتُهُ فِي النّارِ، ثُمَّ قالَ: ما مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَدْعُو بِهِنَّ مُقْبِلاً قَلْبُهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلّا قَضى حاجَتَهُ، وَلَوْ كانَ شَقِيّاً رَجَوْتُ أَنْ يُحَوَّلَ سَعِيداً

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رات کی تین ساعتیں اور دن کی تین ساعتیں ایسی ہیں کہ ان میں اللہ اپنی تمجید و ثنا کرتا ہے اوّل ساعات نہار وہ ہے جب سورج مشرق سے طلوع ہو اور اس کی مقدار عصر سے یعنی مغرب سے اوّل تک ہے اور اوّل ساعات شب تین تہائی رات باقی رہنے سے صبح کے طلوع ہونے تک ہے۔ فرماتا ہے:

میں اللہ رب العالمین ہوں میں اللہ بزرگ و برتر ہوں۔ میں اللہ عزت والا اور حکمت والا ہوں میں غفور و رحیم ہوں میں رحمٰن و رحیم ہوں میں روز قیامت کا مالک ہوں میں ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا میں خالق خیر ہوں میں خالق جنت و نار ہوں میں اللہ ہوں میرے ہاتھ میں ہر شے ہے اور میری طرف ہر شے کو لوٹنا ہے میں واحد صمد ہوں غائب و حاضر کا جاننے والا ہوں ملک قدوس ہوں سلام، مومن المہیمن عزیز و جبار و متکبر

ہوں میں خالق باری ومصور ہوں، میرے لئے اسمائے حسنیٰ ہیں میں سب سے بزرگ برتر ہوں۔
پھر امام نے اپنی طرف سے فرمایا تکبر میری ردا ہے جو اس میں میرا مقابلہ کرے گا وہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دے گا پھر فرمایا جو بندۂ مومن مذکورہ بالا تمجید الٰہی کے ساتھ دعا مانگے اور آمنگ بیکہ اس کے دل کی رجوع اللہ کی طرف ہو تو اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی اگرچہ وہ شقی ہو میں امید کرتا ہوں وہ سعید بن جائے گا۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يُمَجِّدُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَمَنْ مَجَّدَ اللهَ بِمَا مَجَّدَ بِهِ نَفْسَهُ ثُمَّ كَانَ فِي حَالِ شِقْوَةٍ حَوَّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى سَعَادَةٍ يَقُولُ أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ مِنْكَ بَدْءُ الْخَلْقِ وَإِلَيْكَ يَعُودُ ، أَنْتَ اللهُ [الَّذِي] لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَمْ تَزَلْ وَلا تَزَالُ ، أَنْتَ اللهُ الَّذِي لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَالِقُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَالِقُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ، هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ، إِلَى آخِرِ السُّورَةِ ، أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُكَ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خداوند عالم اپنے نفس کی تعریف ہر رات اور دن میں تین بار کرتا ہے۔ پس جو اس کی تمجید اس طرح کرے گا جیسے اس نے خود کی ہے اور وہ شقی ہوگا تو اس کی شقاوت کو سعادت میں بدل دے گا کہے:۔
تو اللہ ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو تمام عالموں کا پالنے والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو رحمٰن و رحیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو عزت والا اور بزرگی والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو قیامت کے دن کا مالک ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غفور و رحیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو عزت والا اور حکمت والا ہے اور تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، خلق کی ابتدا بھی تجھ ہی سے ہے اور انتہا بھی تجھی سے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہے تو

اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو جنت و دوزخ کا خالق ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا نہ تو کسی سے۔ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بادشاہ ہے تو پاک ہے سلامتی دینے والا امن دینے والا حفاظت کرنے والا، عزت و جبروت والا اور بزرگی والا ہے شرک سے پاک ہے تو اللہ ہے خالق ہے تو ہر شے کا پیدا کرنے والا مخلوق کو صورت دینے والا ہے تیرے اچھے اچھے نام ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سب تیری تسبیح کرتے ہیں تو عزیز و حکیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بزرگی والا ہے تیری ردا کبریا ہے۔

چھتیسواں باب
جو لا الٰہ الا اللہ کہے

(باب) ۳۶

﴿مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ﴾

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ [illegible]، عَنْ [illegible]، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَعْظَمُ ثَوَاباً مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْدِلُهُ شَيْءٌ وَلَا يَشْرَكُهُ فِي الْأُمُورِ أَحَدٌ.

۱ ۔ ابو حمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ از روئے ثواب کوئی چیز لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینے سے بہتر نہیں۔ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں نہ کسی امر میں اس کا کوئی شریک ہے۔

۲ ۔ عَنْهُ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ مَنْبِتُهَا فِي مِسْكٍ أَبْيَضَ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ، فِيهَا أَمْثَالُ ثُدِيِّ الْأَبْكَارِ، تَعْلُو عَنْ سَبْعِينَ حُلَّةً.

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

وَقَالَ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْاِسْتِغْفَارُ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ»

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو اس کے لیے یاقوت سرخ کا ایک درخت جنت میں لگایا جائے گا جس کے پھل شکر سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھے اور برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار، باکرہ عورتوں کے پستانوں کی طرح خوشنما جن کی حفاظت کے لیے ستر غلاف چڑھے ہوئے ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا بہترین عبادت لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور بہترین دعا استغفار ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے اے رسول جان لو کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کے لیے استغفار کرو۔

سینتیسواں باب

جس نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا

(باب ۳۷)

(من قال لا إله إلا الله والله أكبر)

۱۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، [illegible]، عن حريز، عن يعقوب القمي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ثمن الجنة لا إله إلا الله والله أكبر.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جنت کی قیمت لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہنا ہے۔

اڑتیسواں باب

جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ کہا

(باب ۳۸)

(من قال لا إله إلا الله وحده وحده وحده)

۱۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن النعمان، عمن ذكره، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال جبرئيل عليه السلام لرسول الله صلى الله عليه وآله: طوبى لمن قال من أمتك: لا إله إلا الله وحده وحده وحده.

۱۔ جبرئیل علیہ السلام نے رسول سے کہا خوشخبری ہو آپ کی امت سے اس شخص کے لیے جو لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ کہے۔

اُنتالیسواں باب

جو کوئی دس بار لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ کہے

باب ۳۹

☆(مَنْ قالَ: لا إلٰهَ إلّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ: عَشْراً)☆

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمانَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَميعاً، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغيرَةِ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ، عَنْ أَبي بَصيرٍ لَيْثٍ الْمُرادِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَريمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قالَ عَشْرَ مَرّاتٍ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَبْلَ غُرُوبِها: «لا إِلٰهَ إِلّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيي وَيُميتُ وَيُميتُ وَيُحْيي وَهُوَ حَيٌّ لا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ» كانَتْ كَفّارَةً لِذُنُوبِهِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی دس بار قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں اور اس کی یہ قدرت میں نیکی ہے وہ ہر شئے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ صَلَّى الْغَداةَ فَقالَ قَبْلَ أَنْ يَنْقُضَ رُكْبَتَيْهِ عَشْرَ مَرّاتٍ: «لا إِلٰهَ إِلّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيي وَيُميتُ وَيُميتُ وَيُحْيي وَهُوَ حَيٌّ لا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ» وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَها، لَمْ يَلْقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلّا مَنْ جاءَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی صبح کی نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے دس بار کہے الا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ۔ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و یمیت و یحیی و ہو حیّ لایموت بیدہ الخیر و ہو علیٰ کل شئی قدیر اور اسی طرح مغرب کے وقت کہے تو کوئی بندہ اس سے بہتر عمل کے ساتھ خدا سے نہ ملے مگر وہی جس نے اس جیسا عمل کیا ہو۔

چالیسواں باب

جو کوئی اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله کہے

(باب) ٤٠

«(مَنْ قالَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)»

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمّادٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: مَنْ قالَ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ.

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله کہے خدا اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔

اکتالیسواں باب

جو دس بار ہر روز اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له الهاً واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبةً ولا ولداً کہے

(باب) ٤١

«(مَنْ قالَ عَشْرَ مَرّاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ إِلهاً واحِداً أَحَداً صَمَداً، لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً)»

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْوَصّافِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ: مَنْ قالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَ مَرّاتٍ: أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، إِلهاً واحِداً أَحَداً صَمَداً، لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً، كَتَبَ اللهُ لَهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَحا عَنْهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ دَرَجَةٍ.

وَفِي رِوايَةٍ أُخْرَى: وَكُنَّ لَهُ حِرْزاً فِي يَوْمِهِ مِنَ السُّلْطانِ وَالشَّيْطانِ وَلَمْ تُحِطْ بِهِ كَبِيرَةٌ مِنَ الذُّنُوبِ.

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز دس بار یہ کلمات کہے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له الهاً

واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃً ولا ولداً۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے نام لکھتا ہے پینتالیس ہزار نیکیاں اور مٹاتا ہے ۴۵ ہزار برائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے ۴۵ ہزار درجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات حرز ہوتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے لئے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہان کبیرہ اس کا احاطہ نہیں کرتے۔

بیالیسواں باب

جو یا اللہ یا اللہ دس بار کہے

بَابٌ ۴۲

☆(مَنْ قَالَ : يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ ، عَشْرَ مَرَّاتٍ ، قِيلَ لَهُ : لَبَّيْكَ مَا حَاجَتُكَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کہا دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جاتا ہے لبیک تیری حاجت کیا ہے۔

تینتالیسواں باب

جو لا الٰہ الا اللہ حقاً حقاً کہے

بَابٌ ۴۳

☆(مَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً)☆

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَرْمَنِيِّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْخَرَاسَانِيِّ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ : «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عُبُودِيَّةً وَرِقّاً ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِيمَاناً وَصِدْقاً » أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَلَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو ہر روز یہ کلمات کہے لا الٰہ الا اللہ حقاً حقاً لا الٰہ الا اللہ عبودیۃ ورقاً لا الٰہ الا اللہ ایماناً وصدقاً۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس سے روگردانی نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔

چوالیسواں باب

جو یارب یارب کہے

(بابُ) ۴۴

☆(مَنْ قالَ : يارَبِّ يارَبِّ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ ، عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ الْحُرِّ أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قالَ عَشْرَ مَرّاتٍ : يارَبِّ يارَبِّ قِيلَ لَهُ : لَبَّيْكَ ماحاجَتُكَ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دس بار یارب کہے تو اس سے کہا جاتا ہے تیری کیا حاجت ہے۔

۲ ـ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حُمْرانَ قالَ : مَرِضَ إِسْماعِيلُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : قُلْ : يارَبِّ يارَبِّ ـ عَشْرَ مَرّاتٍ ـ فَإِنَّ مَنْ قالَ ذٰلِكَ نُودِيَ لَبَّيْكَ ماحاجَتُكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ اسماعیل بن ابوعبداللہ علیہ السلام بیمار ہوئے تو حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہو یارب یارب دس بار جو کوئی ایسا کہے گا اس سے کہا جائے گا ہاں جو حاجت ہو بیان کر۔

۳ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ ، عَنْ مُعاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قالَ : يارَبِّ يااَللهُ يارَبِّ يااَللهُ ـ[۲] حَتّىٰ يَنْقَطِعَ نَفَسُهُ قِيلَ لَهُ : لَبَّيْكَ ما حاجَتُكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو ایک سانس بھر یارب یارب یا اللہ کہے اس سے کہا جائیگا بیان کر تیری کیا حاجت ہے۔

پینتالیسواں باب

جو لا الٰہ الا اللہ خلوص سے کہے

○(بابُ) ۴۵

☆(مَنْ قالَ : لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصاً)☆

۱ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشّاءِ

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ السَّوَّاقِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: يَا أَبَانُ إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَارْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصاً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ يَأْتِينِي مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنَ الْأَصْنَافِ أَفَأَرْوِي لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَانُ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُسْلَبُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ كَانَ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ

فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے اے ابان جب تم کوفہ جاؤ تو یہ حدیث بیان کرنا جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہے میں نے کہا میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو کیا میں سب سے بیان کروں فرمایا ہاں اے ابان روز قیامت جب خدا اوّلین و آخرین کو جمع کرے گا تو ان سے لا الٰہ الا اللہ کو سلب کر لیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو امامت کو ماننے والے ہیں۔

توضیح: صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی نہیں جب تک اقرار امامت نہ ہو امام رضا علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا تھا کہ بشرطہا وشروطہا وانا من شروطہا یعنی جنت میں جانا مشروط بشرائط ہے اور ان شرائط میں ایک شرط ہماری پیروی ہے۔

چھیالیسواں باب

جو ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے

(بَابُ) ۴۶

☆(مَنْ قَالَ: مَا شَاءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)☆

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ فَقَالَ بَعْدَ مَا دَعَا: مَا شَاءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اسْتَبْسَلَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ لِأَمْرِي اقْضُوا حَاجَتَهُ.

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی دعا کرے اور بعد دعا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو خدا فرماتا ہے میرے بندے نے اقرار کیا اور میرے امر کو اپنا معاملہ سپرد کر دیا پس اے ملائکہ اس کی حاجت پوری کرو۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: مَا شَاءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ سَبْعِينَ مَرَّةً صُرِفَ عَنْهُ سَبْعِينَ

نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَيْسَرُهَا ذَلِكَ الْخَنْقُ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْخَنْقُ؟ قَالَ: لَا يُعْتَلُّ بِالْجُنُونِ فَيُخْنَقُ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی ستر بار ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے اس سے مختلف قسم کی ستر بلائیں رد کر دی جاتی ہیں جن میں سب سے کم درجہ خنق ہے راوی نے کہا میں آپ پر فدا ہوں، خنق ہے فرمایا وہ جنون کے عارضہ میں گلو گرفتہ نہ ہو گا۔

سینتالیسواں باب

جو کوئی استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا اللہ ھو الحی القیوم ذوالجلال والاکرام واتوب الیہ کہے

(بَابٌ) ۴۷

☆(مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ☆ (وَأَتُوبُ إِلَيْهِ)

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ قَبْلَ أَنْ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بعد فریضہ نماز اپنا زانوں بدلنے سے پہلے یہ کلمات تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ کفِ دریا کی مثل ہوں۔

اڑتالیسواں باب

صبح و شام کی دعا

(بَابٌ) ۴۸

☆(الْقَوْلِ عِنْدَ الْإِصْبَاحِ وَالْإِمْسَاءِ)☆

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

عليه السلام في قول الله تبارك وتعالى : «وظلالهم بالغدو والآصال» قال: هو الدعاء قبل طلوع الشمس وقبل غروبها وهي ساعة إجابة.

۱۔ آیہ وظلالہم بالغدو والاصال کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد دعا ہے صبح و شام کی قبل طلوع شمس اور قبل غروب اور یہی ساعت اجابت ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إِنَّ إِبْلِيسَ عَلَيْهِ لَعائِنُ اللهِ يَبُثُّ جُنُودَ اللَّيْلِ مِنْ حَيْثُ تَغِيبُ الشَّمْسُ وَتَطْلُعُ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي هاتَيْنِ السّاعَتَيْنِ وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ وَعَوِّذُوا صِغارَكُمْ فِي تِلْكَ السّاعَتَيْنِ فَإِنَّهُما ساعَتا غَفْلَةٍ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ابلیس لعنۃ اللہ علیہ غروب شمس اور طلوع شمس کے وقت اپنے لشکر کو بھیجتا ہے پس ان دونوں میں اپنے چھوٹے بچوں کو بچانے کے لیے پناہ مانگو کیونکہ یہ دو گھڑیاں غفلت کی ہوتی ہیں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ رَزِينٍ صاحِبِ الْأَنْماطِ ، عَنْ أَحَدِهِما عليهما السلام قالَ : مَنْ قالَ : اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ مَلائِكَتَكَ الْمُقَرَّبِينَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفَيْنَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنَّ فُلانَ بْنَ فُلانٍ إِمامِي وَوَلِيِّي وَأَنَّ أَباهُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِيّاً وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَفُلاناً وَفُلاناً ـ حَتّى يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ـ أَئِمَّتِي وَأَوْلِيائِي عَلى ذٰلِكَ أَحْيا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَأَبْرَأُ مِنْ فُلانٍ وَفُلانٍ وَفُلانٍ ، فَإِنْ ماتَ فِي لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۳۔ راوی نے بیان کیا کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کہے خداوندا میں تجھے اور تیرے مقرب ملائکہ اور برگزیدہ حاملان عرش کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو رحمٰن و رحیم ہے اور محمد تیرے عبد و رسول ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت حجت بن الحسین علیہ السلام میرے امام و ولی ہیں اور ان کے آبا و اجداد حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور فلاں فلاں تا اینکہ امام حسن عسکری تک پہنچے۔ یہ میرے امام میرے اولیا ہیں۔ میری زندگی میری موت اور روز قیامت میرا اٹھنا انہی سے وابستہ ہے اور میں فلاں فلاں فلاں سے بیزار ہوں اگر یہ کہنے والا اسی رات کو مر جائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجّالِ ، وَبَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحاقَ الشَّعِيرِيِّ

عَنْ يَزِيدَبْنِ كَلْثَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ أَوْعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ : أَصْبَحْتُ بِاللهِ مُؤْمِناً عَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ عَلِيٍّ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ الْأَوْصِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ ، آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٌّ عليه السلام وَالْأَوْصِيَاءُ وَأَرْغَبُ إِلَى اللهِ فِيمَا رَغِبُوا إِلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا جب صبح کرو تو کہو کہ میں نے امن و امان سے صبح کی دینِ محمد اور ان کی سنت پہ اور دینِ علی اور ان کی سنت پر اور دین اوصیاء اور ان کی سنت پر میں ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور اعلانیہ باتوں پر اور انکے حاضر پر اور انکے غائب پر اور پناہ مانگتا ہوں خدا سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی رسول اللہ نے اور علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء نے اور خدا کی طرف راغب ہوں میں بھی اسی طرح جس طرح وہ اس کی طرف راغب ہوئے اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : أَبْتَدِئُ يَوْمِي هَذَا بَيْنَ يَدَيْ نِسْيَانِي وَعَجَلَتِي بِسْمِ اللهِ وَمَا شَاءَ اللهُ ؛ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ الْعَبْدُ أَجْزَأَهُ مِمَّا نَسِيَ فِي يَوْمِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو فرمایا کرتے تھے میں اپنے اس دن کی ابتدا کرتا ہوں بھولنے اور جلدی کرنے سے پہلے اللہ کے نام سے اور اس چیز سے جسے اللہ چاہے جب کوئی ایسا کہے گا تو اللہ اس روز یاد دلا دے گا ہر اس بات کو جو بھول گیا ہوگا۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَبْنِ شِهَابٍ وَسُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ هَذَا حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام حَتَّى يُصْبِحَ : أَسْتَوْدِعُ اللهَ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى الْجَلِيلَ الْعَظِيمَ نَفْسِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ ، أَسْتَوْدِعُ اللهَ نَفْسِيَ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شام کو یہ کلمات کہے گا تو جبرئیل صبح تک اس کے اوپر اپنے پروں کا سایہ کئے رہیں گے۔

بلند و برتر جلیل و عظیم خدا کے سپرد اپنے نفس کو کرتا ہوں اور اس امر کو جو مجھے تکلیف میں ڈالتا ہے اور اللہ کے

سپرد کرتا ہوں اپنے خالق نفس کو وہ اللہ جس کی بزرگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَغَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَمْسَيْتَ قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِنْدَ إِقْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ وَحُضُورِ صَلَوَاتِكَ وَأَصْوَاتِ دُعَائِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» وَادْعُ بِمَا أَحْبَبْتَ.

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے شام ہو تو کہو خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رات کے آنے اور دن کے جانے وقت اور لوگ جب تیری نماز میں حاضر ہوں اور تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج اس کے بعد دعا کر جو چاہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا قَالَ لَهُ ذَلِكَ الْيَوْمُ: يَا ابْنَ آدَمَ أَنَا يَوْمٌ جَدِيدٌ وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ، فَقُلْ فِيَّ خَيْراً وَاعْمَلْ فِيَّ خَيْراً أَشْهَدْ لَكَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِنَّكَ لَنْ تَرَانِي بَعْدَهَا أَبَداً، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَمْسَى يَقُولُ: مَرْحَباً بِاللَّيْلِ الْجَدِيدِ وَالْكَاتِبِ الشَّهِيدِ اكْتُبَا عَلَى اسْمِ اللهِ ثُمَّ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آدمی کے لیے جو دن آتا ہے وہ کہتا ہے اے ابن آدم میں نیا دن ہوں اور تیرے اوپر گواہ بن کر آیا ہوں پس میرے اندر نیک بات کہہ اور نیک عمل کر میں روز قیامت تیرا گواہ ہوں گا تو اس دن کے بعد مجھے کبھی نہ دیکھے گا حضرت علی علیہ السلام ہر شام کو کہتے خوش حال تیرا اے نئی رات اور کاتب (فرشتہ) حاضر ہے وہ اللہ کا نام لے کر لکھتا ہے پھر حضرت ذکر خدا کرتے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا تَغَيَّرَتِ الشَّمْسُ فَاذْكُرِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتَ مَعَ قَوْمٍ يَشْغَلُونَكَ فَقُمْ وَادْعُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو اللہ کو یاد کرو اور اگر تمہیں روکنا چاہیں تو اٹھ کھڑے ہو اور خلوت میں دعا کرو۔

١٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثٌ تَنَاسَخَهَا الْأَنْبِيَاءُ[1] مِنْ آدَمَ عليه السلام حَتَّى وَصَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَاناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِيناً حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرَضِّنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي».

وَرَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَزَادَ فِيهِ: «حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ».

١٠۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین کلمات ایسے ہیں کہ میراث میں پہنچے ہیں انبیاء کو آدم سے حضرت رسول خدا تک، آنحضرت صبح کو فرماتے تھے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان کا تاکہ تو ملاقات کرے اس کی وجہ سے میرے دل سے اور سوال کرتا ہوں یقین کا تاکہ میں جانوں کہ جو مصیبت آتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے اور تجھ سے طلب توفیق کرتا ہوں راضی ہونے کے لئے اس چیز پر جو تو نے میری قسمت میں لکھ دی ہے

اور ہمارے بعض اصحاب نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ اضافہ کیا ہے، یہاں تک کہ میں جلدی نہ کروں اس امر میں جس میں تو نے تاخیر کی ہے اور نہ تاخیر کروں اس میں جس میں تو نے جلدی کی ہے اے حی و قیوم میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں میری حالت کی پوری پوری اصلاح کر اور توفیق دے کہ میں اپنے نفس پہ آنِ واحد کے لئے بھی اعتماد نہ کروں اور اللہ کی رحمت ہو محمد اور آلِ محمد پر۔

١١ ـ وَ[رُوِيَ] عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَصْبَحْنَا وَالْمُلْكُ لَهُ وَأَصْبَحْتُ عَبْدَكَ وَابْنَ عَبْدِكَ وَابْنَ أَمَتِكَ فِي قَبْضَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ رِزْقاً مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ وَاحْفَظْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَفِظُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَفِظُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْ لِي حَاجَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، اللَّهُمَّ أَلْبِسْنِي الْعَافِيَةَ وَارْزُقْنِي عَلَيْهَا الشُّكْرَ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا اللهُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ وَرَبَّ الْأَرْبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ وَيَا اللهُ [يَا] لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِكَ».

١١۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حمد ہے خدا کی اس پر کہ ہم نے صبح کی، ملک اسی کا ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہوں، تیری کنیز کا فرزند ہوں تیرے قبضہ قدرت میں ہوں خدایا اپنے فضل سے مجھے رزق دے جہاں

سے ملنے کا مجھے گمان ہو اور جہاں سے ملنے کا نہ ہو میری حفاظت کر جہاں میں حفاظت کر سکوں اور جہاں سے نہ کر سکوں خدایا مجھے اپنے فضل سے رزق دے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کا حاجت مند نہ بنا، خدایا مجھے صحت و عافیت کا لباس پہنا اور اس پر شکر کرنے کی توفیق دے، اے واحد اے احد اے احد اے اللہ رحمٰن و رحیم اے مالک الملک اے رب الارباب اے سیدوں کے سردار، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہر درد کی شفا تو ہی ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں گردش کرتا ہوں۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي وَهٰذَا النَّهَارَ خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِكَ ؛ اللّٰهُمَّ لَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِهِ بِي ، اللّٰهُمَّ وَلَا تُرِهِ مِنِّي جُرْأَةً عَلَى مَعَاصِيكَ وَلَا رُكُوباً لِمَحَارِمِكَ ، اللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ وَاللَّأْوَاءَ[1] وَالْبَلْوَى وَسُوءَ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَمَنْظَرَ السُّوءِ فِي نَفْسِي وَمَالِي» .

قَالَ : وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَ يُصْبِحُ : « رَضِيتُ بِاللهِ رَبّاً وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيّاً وَبِالْقُرْآنِ بَلَاغاً وَبِعَلِيٍّ إِمَاماً» ـ ثَلَاثاً ـ إِلَّا كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

قَالَ : وَ كَانَ يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَمْسَى : أَصْبَحْنَا لِلّٰهِ شَاكِرِينَ وَ أَمْسَيْنَا لِلّٰهِ حَامِدِينَ فَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَمْسَيْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ» قَالَ : وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : «أَمْسَيْنَا لِلّٰهِ شَاكِرِينَ وَأَصْبَحْنَا لِلّٰهِ حَامِدِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا أَصْبَحْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ» .

۱۲۔ امیر المومنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے خدایا میں اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہیں خداوندا نہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری مصیبت میں، خداوندا اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرأت نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو بچانے کی ہمت دے اور دور رکھ مجھ سے حبس اور سختی اور اندوہ کو اور بری موت کو اور شماتت اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے۔

جو کوئی صبح و شام کہے میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر، محمدؐ کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر تین بار، تو خدائے عزیز و جبار کے لیے سزاوار ہے کہ روز قیامت اس سے راضی ہو۔

راوی نے کہا اور جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے صبح کی در آنحالیکہ ہم شکر کرنے والے تھے اور شام کی در آنحالیکہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کی بصورت مسلمان سلامتی میں اور جب صبح ہوتی تو فرماتے ہم شام کی شکر گزاری میں صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم نے صبح کی

مسلمان ہونے کی حالت میں صحیح و سالم۔

۱۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَإِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَشَرٍّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضِيقِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ أَبْلِغْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَنِّي السَّلَامَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِدِرْعِكَ الْحَصِينَةِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِكَ أَنْ تُمِيتَنِي غَرَقاً أَوْ حَرَقاً أَوْ شَرَقاً أَوْ قَوَداً أَوْ صَبْراً أَوْ مَسَمّاً أَوْ تَرَدِّياً فِي بِئْرٍ أَوْ أَكِيلَ السَّبُعِ أَوْ مَوْتَ الْفَجْأَةِ أَوْ بِشَيْءٍ مِنْ مِيتَاتِ السَّوْءِ وَلٰكِنْ أَمِتْنِي عَلَى فِرَاشِي فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ صلى الله عليه وآله مُصِيباً لِلْحَقِّ غَيْرَ مُخْطِئٍ ، أَوْ فِي الصَّفِّ الَّذِي نَعَتَّهُمْ فِي كِتَابِكَ «كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ» ، أُعِيذُ نَفْسِي وَوُلْدِي وَمَا رَزَقَنِي رَبِّي بِقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ـ حَتَّى يَخْتِمَ السُّورَةَ ـ وَأُعِيذُ نَفْسِي وَوُلْدِي وَمَا رَزَقَنِي رَبِّي بِقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ـ حَتَّى يَخْتِمَ السُّورَةَ ـ وَيَقُولُ ـ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ مَا خَلَقَ [اللهُ] وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْوَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ» وَيُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ .

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار صبح کو فرمایا کرتے تھے اللہ کے نام سے شروع اللہ کے ساتھ اللہ کی طرف اللہ کی راہ میں ملت رسول پر ہو کر کہتا ہوں خدایا میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کر دیا ہے اور اپنے معاملہ کو تیری تفویض میں دے دیا ہے اے رب العالمین تیرے اوپر توکل ہے یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے داہنے سے میرے بائیں سے میرے اوپر سے میرے نیچے سے اور میری ہر طرف سے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے سوا کسی سے مدد و قوت درکار نہیں، تجھ سے بخشش اور عافیت کا خواستگار ہوں دنیا و آخرت کی ہر برائی اور شر میں

میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور رات اور دن میں مصیبتوں کے حملوں سے، اے مشعر الحرام کے رب، اے حرمت والے شہر کے رب، اے مقام حل و حرم کے رب میرا اسلام محمد و آلِ محمدؐ تک پہنچا دے، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری مستحکم زرہ میں، اور ان اسمائے حسنیٰ میں جو تو نے جمع کیے ہیں اپنے خاص بندوں میں، مجھے غرق ہو کر مرنے سے بچانا اور جل کر مرنے سے یا حلق میں کوئی چیز اٹکنے سے یا قصاص یا محبوس ہو کر مرنے سے یا زہر دیئے جانے یا کنوئیں میں گر کر مرنے یا درندے کے پھاڑ کھانے یا ناگہانی موت یا کوئی اور بری موت سے تو مجھے میرے بستر پر موت دے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں۔

اور بغیر خطا کے حق تک پہنچنے والا ہوں اور مجھے اس صف میں داخل کر جس کی تعریف تو نے اپنی کتاب میں یوں فرمائی گویا سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں۔ میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنی اولاد کو اور اس کلام کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جو میرے رب کا ہے قل اعوذ برب الناس تا آخر سورہ اور فرماتے تھے خدا کی حمد ہے بقدر اس کی تمام مخلوق اور مثل اس چیز کے جو اس نے پیدا کیا اور اللہ کی حمد ہے بقدر اس مخلوق کے جس نے روئے زمین کو بھر دیا اور اس کی حمد ہے بقدر اس کے کلمات کی سیاہی کے اور اس کی حمد ہے بقدر وزنِ عرش اور اس کی حمد ہے اس کی رضا کے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے وہ آسمانوں اور زمینوں والوں کا پالنے والا ہے پاک ہے وہ ذات وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شقاوت سے اور دشمنوں کی شماتت سے اور پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور گراں گوشی جو حق بات کو نہ سنے اور پناہ مانگتا ہوں کسی بری صورت کے پیش آنے سے، خاندان والوں میں مال میں یا اولاد میں اور پھر حضرت دس بار محمد و آلِ محمد پر درود بھیجتے تھے۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ : «اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيراً وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيراً ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» إِلَّا ابْتَدَرَهُنَّ مَلَكٌ وَجَعَلَهُنَّ فِي جَوْفِ جَنَاحِهِ[٢] وَصَعِدَ بِهِنَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ : مَا مَعَكَ ؟ فَيَقُولُ : مَعِي كَلِمَاتٌ قَالَهُنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ مَنْ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَغَفَرَ لَهُ قَالَ : وَكُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ قَالَ لِأَهْلِهَا مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ مَنْ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَغَفَرَ لَهُ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِنَّ إِلَى حَمَلَةِ الْعَرْشِ ، فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ مَعِي كَلِمَاتٍ تَكَلَّمَ بِهِنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ هٰذَا الْعَبْدَ وَغَفَرَ لَهُ انْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى حَفَظَةِ كُنُوزِ مَقَالَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ كَلِمَاتُ الْكُنُوزِ حَتَّى تَكْتُبَهُنَّ فِي دِيوَانِ الْكُنُوزِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب طلوع سے پہلے کوئی بندہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اور صبح و شام کہتا ہے سبحان اللہ اور بہت زیادہ الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہٗ کہتا ہے اور درود بھیجتا ہے محمد و آلِ محمد پر تو ان کلمات کو ایک فرشتہ اپنے پروں کے درمیان لے لیتا ہے اور انھیں لے کر آسمان کی طرف صعود کرتا ہے ملائکہ کہتے ہیں یہ تیرے ساتھ کیا چیز ہے وہ کہتا ہے یہ وہ کلمات ہیں جن کو ایک مومن نے کہا ہے اور وہ ایسے ایسے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے اور اس کی خطاؤں کو بخش دے، امام نے فرمایا پس جس آسمان پر جائے گا اسی طرح کہے گا اور وہ کہیں گے اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے یہاں تک کہ وہ حاملانِ عرش تک پہنچے گا اور ان سے کہے گا میرے پاس وہ کلمات ہیں جو ایک مردِ مومن نے ایسے ایسے کہے ہیں وہ کہیں گے اللہ اس بندہ پر رحم کرے اور ان کے گناہ بخش دے ان کو لے جا مومنین کے اقوال کے خزانچی کے پاس کیونکہ یہ کلمات کنوز سے ہیں تاکہ وہ ان کو خزانوں کے دفتر میں لکھ لے۔

١٥ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَماعَةَ ؛ عَنْ غَيْرِ واحِدٍ مِنْ أَصْحابِهِ ، عَنْ أَبانِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ عيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِذا أَصْبَحْتَ فَقُلْ : «اللّٰهُمَّ إِنّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ما خَلَقْتَ وَذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ في بِلادِكَ وَعِبادِكَ ؛ اللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بِجَلالِكَ وَجَمالِكَ وَحِلْمِكَ وَكَرَمِكَ كَذا وَكَذا» .

۱۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب صبح ہو تو کہو خدایا میں پناہ مانگتا ہوں میں ان سب سے جن کو تو نے پیدا کیا ہے اپنے شہروں میں اور اپنے بندوں میں اور یا اللہ میں تیرے جلال و حلم و کرم سے یہ سوال کرتا ہوں۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عيسىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيّاً صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ كانَ يَقُولُ إِذا أَصْبَحَ : «سُبْحانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - ثَلاثاً - اللّٰهُمَّ إِنّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْويلِ عافِيَتِكَ وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقاءِ وَمِنْ شَرِّ ما سَبَقَ فِي اللَّيْلِ ؛ اللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّةِ مُلْكِكَ وَشِدَّةِ قُوَّتِكَ وَبِعَظيمِ سُلْطانِكَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلىٰ خَلْقِكَ» . ثُمَّ سَلْ حاجَتَكَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جناب علی علیہ السلام صبح کو فرماتے تھے پاک ہے وہ اللہ جو مالک و قدوس ہے (تین بار) خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور صحت و عافیت کے بدل جانے سے اور اچانک تیرے عذاب سے اور بدبختی کے پانے سے اور گزشتہ رات میں جو برائی ہو چکی ہو اس سے خدایا میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری بادشاہت کی عزت کا واسطہ ہے تیری بے انتہا قوت سے تیری عظیم سلطنت و قدرت سے جو تجھے اپنی مخلوق پر

پرحاصل ہے پھر اپنی حاجت بیان کرے۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَ دُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ» عِنْدَ الْمَسَاءِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. قَالَ: قُلْتُ: بِيَدِهِ الْخَيْرُ؟ قَالَ: إِنَّ بِيَدِهِ الْخَيْرَ وَلٰكِنْ قُلْ كَمَا أَقُولُ [لَكَ] عَشْرَ مَرَّاتٍ وَأَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغْرُبُ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں اللہ کی یاد گریہ و زاری اور اس کا خوف دل میں لیتے ہوئے زور زور سے نہیں شام کے وقت کہو وہ معبود یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اس ہی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ جِلاتا ہے اور مارتا ہے، مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے میں نے کہا بیدہ الخیر بھی کہوں فرمایا بے شک اس کے ہاتھ میں خیر ہے لیکن یوں کہو جیسے میں نے تجھے بتایا (دس بار) اور کہو اعوذ باللہ السمیع العلیم طلوع و غروب آفتاب کے وقت دس بار۔

١٨ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْيُسْرُ وَالْعَافِيَةُ، اللّٰهُمَّ هَيِّئْ لِي سَبِيلَهُ وَبَصِّرْنِي مَخْرَجَهُ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ قَضَيْتَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ مَقْدِرَةً بِالشَّرِّ فَخُذْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَاكْفِنِيهِ بِمَا شِئْتَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ».

۱۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بعد صبح فرمایا کرتے تھے حمد ہے صبح ظاہر کرنے والے خدا پر، حمد ہے صبح کو شگافتہ کرنے والے خدا پر (تین بار) خداوندا اس دروازہ کو میرے لئے کھول دے جس سے میرے لئے سہولت و عافیت ہو خداوندا میرے لئے اس کا راستہ مہیا کر اور اس کے خرچ کرنے کا راستہ مجھے دکھلا دے تاکہ فضول خرچی نہ ہو۔ خدا اگر قضا و قدر یہ ہے کہ تیری کسی مخلوق کو میرے لئے ظلم کرنے کی قدرت ہو تو اس کو پکڑ لے اس کے سامنے سے اس کے پیچھے سے اس کے داہنے سے اس کے بائیں سے اس کے قدموں کے نیچے سے اس کے سر کے اوپر سے اور مجھے بچالے اس سے جو تو چاہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے۔

١٩ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ

السَّرَّاجِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ فِي ذِمَّتِكَ وَجِوَارِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ دِينِي وَنَفْسِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَأَعُوذُ بِكَ يَا عَظِيمُ مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ جَمِيعاً وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يُبْلِسُ بِهِ إِبْلِيسُ وَجُنُودُهُ» . إِذَا قَالَ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يَضُرَّهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَإِذَا أَمْسَى فَقَالَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ شَيْءٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ.

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی صبح کو کہے خدایا میں نے صبح کی ہے تیری حفاظت میں تیری قربت میں خداوندا میں نے اپنے دین اپنے نفس اپنی دنیا اپنی آخرت اپنے اہل و مال کو تیرے سپرد کر دیا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے عظیم الشان ذات تیری مخلوق کے شر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں ، ابلیس اور اس کے لشکر کی فریب کاری سے۔ جب یہ کلمات کہے گا تو اس روز کوئی شے نقصان نہ دے گی اور اگر شام کو کہے گا تو انشاء اللہ اس رات کوئی شے اسے نقصان نہ دے گی۔

۲۰ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ وَالْغَدَاةَ فَقُلْ : «بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» - سَبْعَ مَرَّاتٍ - فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ يُصِبْهُ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا جُنُونٌ وَلَا سَبْعُونَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ . قَالَ : وَتَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الصَّبَاحِ ، الْحَمْدُ لِفَالِقِ الْإِصْبَاحِ - مَرَّتَيْنِ - الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّيْلَ بِقُدْرَتِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ بِرَحْمَتِهِ وَنَحْنُ فِي عَافِيَةٍ» . وَيَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآخِرَ الْحَشْرِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الصَّافَّاتِ وَسُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيّاً وَحِينَ تُظْهِرُونَ ○ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ○ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي عَمِلْتُ سُوءاً وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ» .

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم مغرب یا صبح کی نماز پڑھو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سات بار جو ایسا کہے گا تو اس کو نہ جذام ہو گا نہ برص نہ جنون نہ ستر قسم کی بیماریوں میں سے کوئی اور فرمایا کہو صبح و شام کا وقت ہو۔ الحمد للہ رب الصباح الحمد لفالق الاصباح دوبار اور الحمد للہ الذی۔

حمد ہے اس اللہ کی جس نے اپنی قدرت سے رات کو ہٹایا اور اپنی رحمت سے دن کو نکالا اور ہم خیر و عافیت سے ہیں پھر پڑھے آیۃ الکرسی اور سورہ حشر کی آخری آیات اور سورۂ صافات کی دس آیتیں اور کہیں سبحان ربک رب العزۃ

عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین، پاک ہے وہ ذات شام اور صبح ہر وقت آسمانوں اور زمین میں رات کو اور دن کو اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور مرنے کے بعد زمین کو پھر زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تم کو قبروں سے نکالا جائے گا وہ سب سے زیادہ لائق تسبیح ہے پاک ہے ملائکہ اور روح کا پالنے والا ہے اس کی رحمت اس کے غضب سے پہلے ہے۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو قابل تسبیح ہے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو بخش دے اور مجھ پر رحم کر میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

٢١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ وَأَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ، أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ وَأُومِنُ بِوَعْدِكَ وَأُوفِي بِعَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَصْبَحْتُ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَمِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ ، عَلَى ذَلِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ إِنْ شَاءَ اللهُ ، اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا أَحْيَيْتَنِي بِهِ وَأَمِتْنِي إِذَا أَمَتَّنِي عَلَى ذَلِكَ وَابْعَثْنِي إِذَا بَعَثْتَنِي عَلَى ذَلِكَ ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضْوَانَكَ وَاتِّبَاعَ سَبِيلِكَ ، إِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي ، آلُ مُحَمَّدٍ أَئِمَّتِي لَيْسَ لِي أَئِمَّةٌ غَيْرُهُمْ ، بِهِمْ أَئْتَمُّ وَإِيَّاهُمْ أَتَوَلَّى وَبِهِمْ أَقْتَدِي ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمْ أَوْلِيَائِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاجْعَلْنِي أُوَالِي أَوْلِيَاءَهُمْ وَأُعَادِي أَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَآبَائِي مَعَهُمْ» .

۲۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے یوں دعا کرو۔ خدایا حمد تیرے ہی لئے ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے تیرے عہد پر صبح کی اور تیرے وعدے پر ہوں اور تیرے وعدہ پر ایمان لانے والا ہوں اور اپنی طاقت بھر تیرے عہد کو پورا کرنے والا ہوں مدد اور قوت اسی اللہ سے ہے جو وحدہٗ لا شریک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں، میں فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، ملت ابراہیم اور دین محمدؐ پر ہوں انشاء اللہ اسی پر میرا جینا ہے اور اسی پر میرا مرنا ہے خدایا اسی پر مجھے زندہ رکھ اور اسی پر مجھے موت دے اور روز قیامت اسی پر اٹھانا میں تیری مرضی کا خواستگار ہوں اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے کا میرا پشت پناہ تو ہی ہے اور تیرے ہی سپرد میرا معاملہ ہے آل محمد میرے امام ہیں ان کا غیر نہیں میں انہی کو دوست رکھتا ہوں انہی کی اقتدا کرتا ہوں خدایا انہی کو دنیا و آخرت میں میرا ولی قرار دے اور مجھے صالحین میں داخل کر میرے آبا و اجداد انہی کے ساتھ ہوں۔

٢٢ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

عليه السلام قالَ : قُلْتُ لَهُ عَلِّمْنِي شَيْئاً أَقُولُهُ إِذا أَصْبَحْتُ وَ إِذا أَمْسَيْتُ فَقالَ : قُلِ : «الْحَمْدُللهِ الَّذي يَفْعَلُ مايَشاءُ وَلايَفْعَلُ مايَشاءُ غَيْرُهُ الْحَمْدُللهِ كَمايُحِبُّ اللهُ أَنْ يُحْمَدَ ، الْحَمْدُللهِ كَماهُوَ أَهْلُهُ ، اللّهُمَّ أَدْخِلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ وَأَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ» .

۲۲۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا ایسی بتایئے کہ صبح و شام پڑھا کروں فرمایا کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ نہیں کرتا جو غیر چاہے خدا کی حمد اسی طرح لائق ہے جس طرح وہ پسند کرے، حمد ہے اس خدا کے لئے جو اس کا اہل ہے۔ خداوندا مجھے داخل کر ہر اس نیکی میں جس میں تو نے محمد و آل محمد کو داخل کیا ہے اور نکال ہر اس برائی سے جس سے تو نے محمد و آل محمد کو نکالا ہے۔

٢٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ فُراتِ بْنِ الْأَحْنَفِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: مَهْما تَرَكْتَ مِنْ شَيْءٍ فَلا تَتْرُكْ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَباحٍ وَمَساءٍ : «اللّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَسْتَغْفِرُكَ فِي هٰذَا الصَّباحِ وَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ لِأَهْلِ رَحْمَتِكَ وَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَهْلِ لَعْنَتِكَ اللّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَبْرَأُ إِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الصَّباحِ مِمَّنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرانَيْهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ مِمّا كانُوا يَعْبُدُونَ ، إِنَّهُمْ كانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فاسِقِينَ، اللّهُمَّ اجْعَلْ ماأَنْزَلْتَ مِنَ السَّماءِ إِلَى الْأَرْضِ فِي هٰذَا الصَّباحِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ بَرَكَةً عَلىٰ أَوْلِيائِكَ وَعِقاباً عَلىٰ أَعْدائِكَ ، اللّهُمَّ والِ مَنْ والاكَ وَعادِ مَنْ عاداكَ ؛ اللّهُمَّ اخْتِمْ لِي بِالْأَمْنِ وَالْإِيمانِ كُلَّما طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْغَرَبَتْ اللّهُمَّ اغْفِرْلِي وَلِوالِدَيَّ وَارْحَمْهُما كَما رَبَّيانِي صَغِيراً اللّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِناتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِماتِ الْأَحْياءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْواتِ اللّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مُنْقَلَبَهُمْ وَمَثْواهُمْ ، اللّهُمَّ احْفَظْ إِمامَ الْمُسْلِمِينَ بِحِفْظِ الْإِيمانِ وَانْصُرْهُ نَصْراً عَزِيزاً وَ افْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً وَاجْعَلْ لَهُ وَلَنا مِنْ لَدُنْكَ سُلْطاناً نَصِيراً ، اللّهُمَّ الْعَنْ فُلاناً وَفُلاناً وَالْفِرَقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلىٰ رَسُولِكَ وَوُلاةِ الْأَمْرِ بَعْدَ رَسُولِكَ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ وَ شِيعَتِهِمْ وَأَسْأَلُكَ الزِّيادَةَ مِنْ فَضْلِكَ وَالْإِقْرارَ بِماجاءَ مِنْ عِنْدِكَ وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ وَالْمُحافَظَةَ عَلىٰ ماأَمَرْتَ بِهِ لاأَبْتَغِي بِهِ بَدَلاً وَلاأَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً ، اللّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِي شَرَّ ماقَضَيْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضىٰ عَلَيْكَ وَلا يَذِلُّ مَنْ والَيْتَ ، تَبارَكْتَ وَتَعالَيْتَ ، سُبْحانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ تَقَبَّلْ مِنِّي دُعائِي وَماتَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ مِنْ خَيْرٍ فَضاعِفْهُ لِي أَضْعافاً [مُضاعَفَةً] كَثِيرَةً وَآتِنا مِنْ لَدُنْكَ [رَحْمَةً وَ] أَجْراً عَظِيماً ، رَبِّ ماأَحْسَنَ

مَا ابْتَلَيْتَنِي وَأَعْظَمَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَأَطْوَلَ مَا عَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَ مَا سَتَرْتَ عَلَيَّ ، فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلٰهِي كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً عَلَيْهِ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ رَبِّي كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضَىٰ وَكَمَا يَنْبَغِي لِوَجْهِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امور نافلہ میں سے کوئی بات چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن ہر صبح و شام یہ کہنا نہ چھوڑو۔ یا اللہ اس صبح کو اور اس دن کو تجھ سے طلب مغفرت کرتا ہوں ان کے لئے جو تیری رحمت کے مستحق ہیں اور برأت ظاہر کرتا ہوں ان سے جو تیری لعنت کے مستحق ہیں آج کے دن اور اس صبح کو اور بری ہوں ان لوگوں سے کہ ہم جن مشرکین کی سلطنت میں ہیں اور بری ہوں ان بتوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ بد قوم ہیں اور بدکار ہیں۔

خداوندا اس صبح کو اور آج کے دن آسمان سے زمین پر برکت نازل کر اپنے اولیاء پر اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر۔

خداوندا دوست رکھ اسے جو تجھے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو تجھے دشمن رکھے۔ خداوندا سورج کے طلوع سے غروب آفتاب تک امن و امان کو ہمارے لئے قائم رکھ۔

خداوندا میرے والدین کو بخش دے اور ان پر اسی طرح رحم کر جیسے انھوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا ہے اور بخش دے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں۔

خداوندا تو جانتا ہے ان کے پلٹ کر جانے کی جگہ اور مقام کو خدایا پیشوائے دین کے ایمان کی حفاظت کر اور غلبہ والی نصرت سے ان کی مدد کر اور آسانی سے ان کو فتح دے اور اس کے لئے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک مدد دیا ہوا بادشاہ دے۔

خداوندا فلاں فلاں پر لعنت کر اور ان فرقوں پر جنھوں نے تیرے رسولؐ کی اور رسولؐ کے بعد اولیاء امر کی مخالفت کی اور ان کے بعد جو آئمہ اور ان کے شیعہ تھے ان سے دشمنی رکھی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کی زیادتی کا اور میں اقرار کرتا ہوں ان باتوں کا جو تیرے پاس سے آئیں اور تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں اور جو تو نے حکم دیا ہے اس کی حفاظت کرتا ہوں میں اس کا بدلہ نہیں چاہتا اور نہ اپنے ایمان کو تھوڑی قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں۔

خدایا جس کو تو نے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے میری ہدایت کر اور بچالے مجھے شر سے اس چیز کے جو تو نے فیصلہ کیا ہے اور تو حکم کرنے والا ہے تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس سے تو محبت کرے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ تیری ذات صاحب برکت و برتری ہے اے پاک ذات تو بیت اللہ کا مالک ہے میری دعا کو قبول کر اور جس امر خیر سے میں نے تیری نزدیکی حاصل کی ہے اسے کئی گنا بڑھا دے اور اپنی بارگاہ سے مجھے عطا کر اپنی رحمت اور اجر عظیم، یارب تو کتنا اچھا ہے وہ جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا اور کتنا گراں قدر ہے وہ عطیہ جو تو نے مجھے دیا ہے اور کتنی طویل ہے تیری دی ہوئی عافیت تو نے میرے

اکثر گناہوں کو چھپایا ہے اے خدا تیرے لئے ہے حمد کثیر و طیب و مبارک جس نے پر کر دیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور جس کو میرا رب دوست رکھتا ہے اور راضی ہوتا ہے اس حمد سے جو میرے صاحب جلال و اکرام رب کے لئے ہے۔

٢٤ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ : «مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يُصَلِّي الْفَجْرَ لَمْ يَرَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ شَيْئاً يَكْرَهُهُ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔ ما شاء اللہ کان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم تو اس روز کوئی مصیبت اس تک نہ آئے گی۔

٢٥ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَدُبُرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ : «بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» دَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَهْوَنُهَا الرِّيحُ وَالْبَرَصُ وَالْجُنُونُ وَ إِنْ كَانَ شَقِيّاً مُحِيَ مِنَ الشَّقَاءِ وَ كُتِبَ فِي السُّعَدَاءِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز مغرب سات مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم، خدا اس سے ستر بلاؤں کو دور رکھتا ہے جن میں کم از کم استسقا، برص، جنون ہے، اگر وہ مرد شقی ہوگا تو خدا فرد اشقیا سے اس کا نام کاٹ کر فرد سعد میں داخل کر دے گا۔

٢٦ ـ وَفِي رِوَايَةِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَهْوَنُهُ الْجُنُونُ وَالْجُذَامُ وَالْبَرَصُ وَإِنْ كَانَ شَقِيّاً رَجَوْتُ أَنْ يُحَوِّلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّعَادَةِ .

۲۶۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کم سے کم ان بیماریوں میں جنون و جذام برص ہے اگر وہ شقی ہوگا تو مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو نیکیوں میں داخل کرے گا۔

٢٧ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُصْبِحُ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمْسِي لَمْ يَخَفْ شَيْطَاناً وَلَا سُلْطَاناً وَلَا بَرَصاً وَلَا جُذَاماً ، وَلَمْ يَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : وَأَنَا أَقُولُهَا مِائَةَ مَرَّةٍ .

۲۷۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلمات تین مرتبہ صبح کو اور تین بار شام کو کہو اور نہ شیطان سے ڈرے نہ سلطان سے نہ برص سے نہ جذام سے اور آپ نے سات مرتبہ کے لئے نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ کہتا ہوں۔

٢٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْغَدَاةَ وَالْمَغْرِبَ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» ـ سَبْعَ مَرَّاتٍ ـ فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ يُصِبْهُ جُنُونٌ وَلَا جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا سَبْعُونَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صبح اور مغرب کی نمازوں کے وقت سات بار کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم جو کہے گا اس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور ستر قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔

٢٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَلَا تَبْسُطْ رِجْلَكَ وَلَا تُكَلِّمْ أَحَداً حَتَّى تَقُولَ مِائَةَ مَرَّةٍ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْغَدَاةِ فَمَنْ قَالَهَا دَفَعَ اللهُ عَنْهُ مِائَةَ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَدْنَى نَوْعٍ مِنْهَا الْبَرَصُ وَالْجُذَامُ وَالشَّيْطَانُ وَالسُّلْطَانُ .

۲۹۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو بغیر پیر پھیلائے اور کسی سے کلام کئے سو مرتبہ کہو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، اور سو مرتبہ بعد نماز صبح جو ایسا کہے گا اللہ اس سے ایک سو بلاؤں کو دور رکھے گا جن میں گھٹیا، برص و جذام اور شر شیطان و سلطان ہے۔

٣٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَنَظَرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَ يَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ؛ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ وَمِنْ شَرِّ مَا كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ أَبِي مُرَّةَ وَمَا وَلَدَ وَمِنْ شَرِّ الرَّسِيسِ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفْتُ وَمَا لَمْ أَصِفْ ؟ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ذَكَرَ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ ، قَالَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : «سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ـ ثَلَاثاً ـ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ

نِعْمَتِکَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عافِيَتِکَ وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِکَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقاءِ وَمِنْ شَرِّ ماسَبَقَ فِي الْكِتابِ
اللّٰهُمَّ إنِّي أَسْأَلُکَ بِعِزَّةِ مُلْکِکَ وَشِدَّةِ قُوَّتِکَ وَبِعَظِيمِ سُلْطانِکَ وَبِقُدْرَتِکَ عَلىٰ خَلْقِکَ»۔

۳۰۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے شام کو جب سورج غروب ہوتا دیکھو تو کہو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حمد ہے اس خدا کی جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور حمد ہے اس خدا کے لیے جو ہر چیز کی ذات و صفات کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو بیان نہیں کر سکتا وہ ہر شے کو جانتا ہے اور کوئی اس کے متعلق علم نہیں رکھتا وہ جانتا ہے دزدیدہ گناہوں کو اور ان چیزوں کو جو سینے میں چھپائے ہوئے ہیں اور خدا کی ذات کریم سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے نیچے ہے اور جو اوپر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور شر سے ہر اس چیز کے جو رات میں ہے اور دن میں ہے اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے اور پوشیدہ شر سے اور ہر اس شر سے جس کو میں نے بیان کیا ہے اور نہیں بیان کیا اور حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے۔

ان اسمائے الٰہی کا ذکر امان ہے درندے سے اور شیطان رجیم سے اور اس کی ذریت سے، امام نے فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے "سبحان اللہ الملک القدوس" (تین بار) خدایا میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب کے اچانک آنے سے اور اس شقاوت کے پانے سے جس کا ذکر کتاب میں ہو چکا ہے خدایا میں تیری عزت و سلطنت اور شدید قوت اور عظیم الشان حکومت اور خلق پر تیری قدرت سے سوال کرتا ہوں

۳۱۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هاشِمٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إِنَّ الدُّعاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِها سُنَّةٌ واجِبَةٌ مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ تَقُولُ: «لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَحَيٌّ لا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» - عَشْرَ مَرّاتٍ - وَتَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ هَمَزاتِ الشَّياطِينِ وَأَعُوذُ بِکَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ، إِنَّ اللهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» - عَشْرَ مَرّاتٍ - قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ فَإِنْ نَسِيتَ قَضَيْتَ كَما تَقْضِي الصَّلاةَ إِذا نَسِيتَها۔

۳۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ دعا کرنا قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب سنت واجبہ ہے مع طلوع فجر اور وقت مغرب کے کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ، اسی کی بادشاہت ہے اسی کی حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے (دس مرتبہ) اور کہو میں سمیع و علیم خدا سے پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وساوس سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کی موجودگی سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اور اگر بھول جاؤ تو اسی طرح ادا کرو جیسے نماز بھول جانے پر ادا کرتے ہو۔

٣٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «أَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ يَحْضُرُونِ ، إِنَّ اللهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» وَقُلْ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَفْرُوضٌ هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ مَفْرُوضٌ مَحْدُودٌ تَقُولُهُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنْ فَاتَكَ شَيْءٌ فَاقْضِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

۳۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے مارتا اور جلاتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ایک شخص نے کہا کیا یہ فرض ہے فرمایا ہاں فرض محدود ہے یہ کہو قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب دس بار۔ اگر نہ کہا ہو تو کہو رات میں یا دن میں (جب یاد آئے)

٣٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الدُّعَاءِ مَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِ إِذَا نَسِيَهُ أَنْ يَقْضِيَهُ يَقُولُ بَعْدَ الْغَدَاةِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ [كُلُّهُ] وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ وَيَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ» ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِذَا نَسِيَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً كَانَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ .

۳۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو ادا کرے۔ صبح کو دس بار کہے
لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ الخ
اور دس بار کہے اعوذ باللہ السمیع العلیم اگر بھول جائے تو اس قضا کو ادا کرے۔

٣٤ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ : مَا عَلِمْتُ شَيْئاً مُوَظَّفاً غَيْرَ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَعَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ الْفَجْرِ تَقُولُ : «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيتُ] وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» وَيُسَبِّحُ مَا شَاءَ تَطَوُّعاً .

۳۴۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیح فاطمہؑ سے بہتر وظیفہ میں کوئی تسبیح نہیں جانتا۔ بعد فجر دس بار کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ، لہٗ الملک ولہٗ الحمد وہو علیٰ کل شیٍٔ قدیر اس کے علاوہ

خوشنودئ خدا کے لئے جو چاہو پڑھو۔

۳۵ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ قَالَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ : «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ [وَيُمِيتُ وَيُحْيِي] وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ «وَصَلَّى عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَسَبَّحَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَهَلَّلَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمِدَ اللهَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ فِي ذٰلِكَ الصَّبَاحِ مِنَ الْغَافِلِينَ وَإِذَا قَالَهَا فِي الْمَسَاءِ لَمْ يُكْتَبْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْغَافِلِينَ .

۳۵ ۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو طلوع فجر کے وقت دس بار یہ کلمات کہے۔
اور دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور ۳۵ بار الحمد للہ ۔ تو اس صبح کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

۳۶ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً فَكَتَبَ إِلَيَّ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ : «اللهُ اللهُ اللهُ رَبِّيَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً» وَإِنْ زِدْتَ عَلَىٰ ذٰلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ ، ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَا لَكَ فِي حَاجَتِكَ فَهُوَ لِكُلِّ شَيْءٍ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَىٰ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ .

۳۶ ۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ۔ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمایئے انھوں نے کہا صبح و شام کہا کرو
اللہ اللہ اللہ ربی الرحمٰن الرحیم لا اشریک بہ شیئاً
اگر اس پر کچھ زیادہ کرو تو بہتر ہے پھر اپنی حاجت بیان کرو، ہر شے اذنِ خدا سے ہوتی ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے

۳۷ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَدَعْ أَنْ تَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحْتَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَيْتَ : «اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي دِرْعِكَ الْحَصِينَةِ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تُرِيدُ» فَإِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَقُولُ : هٰذَا مِنَ الدُّعَاءِ الْمَخْزُونِ .

۳۷ ۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے مت کرو ترک اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھو اور تین بار شام کو

اللہم اجعلنی فی درعک الحصینۃ التی تجعل فیہا من ترید
میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے یہ دعا خزانۂ الٰہیہ میں سے ہے مومنین کے لئے۔

۳۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا عَنَى بِقَوْلِهِ: «وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالَغَ فِيهِنَّ، قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَرَبِّي مَحْمُودٌ أَصْبَحْتُ لَا أُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئاً وَلَا أَدْعُو مَعَهُ إِلَهاً وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِيّاً ـ ثَلَاثاً ـ وَإِذَا أَمْسَى قَالَهَا ثَلَاثاً، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى» قُلْتُ: فَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي نُوحٍ: «إِنَّهُ كَانَ عَبْداً شَكُوراً»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالَغَ فِيهِنَّ، قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ مَا أَصْبَحَتْ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَإِنَّهَا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ وَلَكَ الشُّكْرُ كَثِيراً. كَانَ يَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثاً وَإِذَا أَمْسَى ثَلَاثاً، قُلْتُ: فَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي يَحْيَى: «وَحَنَاناً مِنْ لَدُنَّا وَزَكَاةً» قَالَ: تَحَنُّنُ اللَّهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بَلَغَ مِنْ تَحَنُّنِ اللَّهِ عَلَيْهِ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا قَالَ: يَا رَبِّ؛ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَبَّيْكَ يَا يَحْيَى.

۳۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب راوی نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت سے اور ابراہیم نے پورا کیا۔ فرمایا وہ چند کلمات تھے تو لطف الٰہی میں جن کو ابراہیم نے بار بار ادا کیا۔ میں نے پوچھا وہ کیا تھے فرمایا جب صبح ہوتی تو فرماتے میں نے صبح کی درآنحالیکہ میرا رب معبود ہے میں نے صبح کی درآنحالیکہ میں کسی کو اللہ کا شریک کرنے والا نہیں اور نہ میں اس کے ساتھ کسی کو پکارتا ہوں اور نہ اس کے سوا کسی کو اپنا ولی جانتا ہوں (تین بار) اور جب شام ہوتی تو یہی تین بار کہتے اس پر خدا نے قرآن میں نازل کیا۔ وابراہیم الذی وفیٰ، میں نے کہا کیا مراد ہے اس سے جو نوح کے بارے میں فرمایا ہے انہ کان عبداً شکورا۔ فرمایا وہ کچھ کلمات تھے جن کو بار بار فرمایا کرتے تھے میں نے کہا وہ کیا تھے۔ فرمایا صبح کو کہتے تھے میں نے اس گواہی کے ساتھ صبح کی کہ دین و دنیا کی نعمت اور عافیت میں ہوں۔ اے وحدہٗ لاشریک یہ سب تیری طرف سے ہے اس پر میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا کثیر شکر ادا کرتا ہوں یہ کلمات تین بار صبح کو اور تین بار شام کو فرمایا کرتے تھے میں نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا جو یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ حناناً من لدنا وزکوٰۃ''، فرمایا اللہ کا ان پر مہربانی تھی۔ میں نے کہا وہ کس شان سے تھی۔ فرمایا جب وہ کہتے تھے یارب تو خدا کہتا تھا۔ لبیک اے یحییٰ۔

اُنچاسواں باب

سوتے اور جاگتے وقت کی دعا

(بَابُ) ۴۹

☆(الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ وَ الْاِنْتِبَاهِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، جَمِيعاً عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَ يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَهَيْئَةِ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا الحمد للہ الذی الخ تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں گویا وہ آج ہی بطن مادر سے نکلا ہے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا أَوَىٰ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي احْتَبَسْتُ نَفْسِي عِنْدَكَ فَاحْتَبِسْهَا فِي مَحَلِّ رِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَإِنْ رَدَدْتَهَا [إِلَىٰ بَدَنِي] فَارْدُدْهَا مُؤْمِنَةً عَارِفَةً بِحَقِّ أَوْلِيَائِكَ حَتَّىٰ تَتَوَفَّاهَا عَلَىٰ ذٰلِكَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم سے کوئی بستر خواب پر جائے تو کہے۔ خداوندا میں نے اپنی روح کو تیری بارگاہ میں بند کیا یعنی اب سونے والا ہوں پس تو اس کو اس جگہ بند کر جو تیری رضا اور بخشش کا مقام ہو اور جب تو اس کو لوٹائے تو اس حالت میں لوٹانا کہ ایمان لانے والی ہو اور تیرے اولیاء کے حق کو پہچاننے والی ہو اور اسی حالت پر اس کو موت دینا۔

٣ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ : آمَنْتُ بِاللهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي يَقَظَتِي .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ سوتے وقت میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور شیطان سے بیزار

ہوں یا اللہ سوتے اور جاگتے میری حفاظت کر۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ كَانَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيَقُولُ: بِسْمِ اللهِ آمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي يَقْظَتِي.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ جب فرشِ خواب پر جاتے تھے تو کیا فرمایا کرتے تھے راوی نے کہا ضرور فرمایئے۔ فرمایا اور پہلے آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر فرماتے تھے میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے شیطان سے علیحدگی اختیار کی۔ خداوندا میری حفاظت کر میری خواب و بیداری میں۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاِحْتِلَامِ وَمِنْ سُوءِ الْأَحْلَامِ وَأَنْ يَلْعَبَ بِيَ الشَّيْطَانُ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تیری پناہ چاہتا ہوں خواب میں جنب ہونے سے بدخوابوں سے اور اس سے کہ شیطان بیداری یا خواب میں فریب دے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَكَبِّرِ اللهَ أَرْبَعاً وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدْهُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحْهُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ وَتَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَعَشْراً مِنْ آخِرِهَا.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سونے کو لیٹو تو تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھو یعنی ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ کہو۔ پھر آیت الکرسی پڑھو اور پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھو اور پھر سورہ والصافات کی دس اول اور دس آخر کی آیات پڑھو۔

٧ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَخِيهِ أَنَّ شِهَابَ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ سَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَقَالَ: قُلْ لَهُ: إِنَّ امْرَأَةً تُفْزِعُنِي فِي

الْمَنامِ بِاللَّيْلِ ؛ فَقالَ: قُلْ لَهُ : احْمِلْ مِسْحاةً وَكَبِّرِ اللهَ أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ تَكْبِيرَةً وَسَبِّحِ اللهَ ثَلاثاً وَثَلاثِينَ تَسْبِيحَةً وَ احْمَدِ اللهَ ثَلاثاً وَ ثَلاثِينَ وَ قُلْ : لاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَلَهُ اخْتِلافُ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - عَشْرَ مَرّاتٍ -

۷ ۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا ایک تسبیح لو اور اس پر ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھو اور ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار سبحان اللہ اور پھر کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی بیدہ الخیر ولہ اختلاف اللیل والنہار وہو علیٰ کل شیئ قدیر دس بار۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ أَتاهُ ابْنٌ لَهُ لَيْلَةً فَقالَ لَهُ : يا أَبَهْ أُرِيدُ أَنْ أَنامَ ، فَقالَ : يا بُنَيَّ قُلْ : «أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطانِ اللهِ ؛ إِنَّ اللهَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللهِ وَأَعُوذُ بِغُفْرانِ اللهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللهِ مِنْ شَرِّ السّامَّةِ وَالْهامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ بِلَيْلٍ أَوْ نَهارٍ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ الصَّواعِقِ وَالْبَرَدِ ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ» . قالَ مُعاوِيَةُ : وَيَقُولُ الصَّبِيُّ : الطَّيِّبِ ، عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ : الْمُبارَكِ . قالَ : نَعَمْ يا بُنَيَّ الطَّيِّبِ الْمُبارَكِ .

۸ ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صاحبزادے آپ کے پاس آئے اور کہا بابا جان میں سونا چاہتا ہوں فرمایا بیٹا کہو ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور پناہ مانگتا ہوں خدا کی عظمت و عزت و قدرت سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے جلال سے اور اس کی قوت سے اور خدا ہر شے پر قادر ہے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عفو اور بخشش سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی رحمت سے ہر گزندہ اور ضرر رساں کے شر سے اور ہر زمین پر چلنے والے سے چھوٹا ہو یا بڑا ، دن میں ہو یا رات میں اور بدکار جن اور انسان سے اور بدکار عرب و عجم سے اور بجلیوں اور برف کے شر سے یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندہ اور اپنے رسول پر۔ راوی کہتا ہے کہ انھوں نے کہا۔ اے بابا جان کیا ذکر رسول کے ساتھ مبارک کے ساتھ طیب بھی کہوں فرمایا ہاں بیٹا الطیب المبارک بھی کہو۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قالَ : قالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لا تَبِيتَ لَيْلَةً حَتّىٰ تَعَوَّذَ بِأَحَدَ عَشَرَ حَرْفاً ؟ قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِها ؟

قَالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمَالِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِدَفْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمَنْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمُلْكِ اللهِ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ» . وَتَعَوَّذْ بِهِ كُلَّمَا شِئْتَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر ممکن ہو تو ہر رات کو سوتے وقت پناہ مانگ خدا سے، ان گیارہ کلمات سے پناہ مانگتا ہوں میں عزت خدا سے، قدرت خدا سے، جلال خدا سے، قوت خدا سے، جمال خدا سے، جلال خدا سے دفع خدا سے، منع خدا سے، جمع خدا سے، سلطنت خدا سے، وجہ اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور رسول اللہ سے ہر مخلوق کے شر سے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر جس طرح چاہے اور پناہ مانگ۔

١٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي الْأَيْمَنَ [لِلّٰهِ] عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً لِلّٰهِ مُسْلِماً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ» .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم فرش پر سونے کے لئے لیٹو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے اپنا داہنا پہلو اللہ کی خوشنودی کے لئے ملت ابراہیمی کی پیروی کے ساتھ رکھا ہے میں اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقُلْ : «سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَإِلٰهِ الْمُرْسَلِينَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ» وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اسے کہنا چاہیئے اے نبیوں کے رب، اے مرسلین کے خدا اے کمزوروں کے پالنے والے حمد ہے اس خدا کے لئے جو زندہ کرتا ہے مُردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے خدا اس سے کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور شکر ادا کیا۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا قُمْتَ بِاللَّيْلِ مِنْ مَنَامِكَ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي لِأَحْمَدَهُ وَ أَعْبُدَهُ» فَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الدِّيكِ فَقُلْ : سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ

غَضَبَكَ، لا إِلٰهَ إِلاّ أَنْتَ وَحْدَكَ، عَمِلْتُ سُوءاً وَظَلَمْتُ نَفْسي فَاغْفِرْ لي، فَإِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاّ أَنْتَ» فَإِذا قُمْتَ فَانْظُرْ في آفاقِ السَّماءِ وَقُلْ: «اللّٰهُمَّ لا يُواري مِنْكَ لَيْلٌ داجٍ وَلا سَماءٌ ذاتُ أَبْراجٍ وَلا أَرْضٌ ذاتُ مِهادٍ وَلا ظُلُماتٌ بَعْضُها فَوْقَ بَعْضٍ وَلا بَحْرٌ لُجِّيٌّ تُدْلِجُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُدْلِجِ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَما تُخْفِي الصُّدُورُ، غارَتِ النُّجُومُ وَنامَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ سُبْحانَ رَبّي رَبِّ الْعالَمينَ وَإِلٰهِ الْمُرْسَلينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمينَ».

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رات کو نیند سے چونکو تو کہو حمد ہے اس خدا کی جس نے روح کو میرے بدن میں پھر سے لوٹایا، میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس ہی کی عبادت کرتا ہوں جب مرغ سحری کی آواز اذان سنو تو کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، اس کی رحمت اس کے غضب سے آگے ہے اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو واحد ویکتا ہے میں نے برا عمل کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، پس جب تم بستر سے اٹھو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرتے ہوئے کہو خداوندا نہیں چھپاتی تجھ سے کسی چیز کو نہ رات کی تاریکی نہ برجوں والے آسمان اور نہ زمین کے اونچے نیچے مقام اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بتہ ہیں اور نہ وہ دریاؤں کی طغیانی جو تیری مخلوق کے سامنے دریائی سفر میں ہوتی ہے۔ اے خدا تو آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے رات کے ستارے ڈوب گئے اور لوگوں کی آنکھیں رات کو سو گئیں۔ اے حی و قیوم رات کو تجھے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ پاک ہے میرا وہ رب جو عالموں کا پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے اور حمد کا سزاوار ہے وہ خدا جو رب العالمین ہے۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْماعيلَ، عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ شاذانَ جَميعاً، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجّاجِ قالَ: كانَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام إِذا قامَ آخِرَ اللَّيْلِ يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتّىٰ يُسْمِعَ أَهْلَ الدّارِ وَيَقُولُ: «اللّٰهُمَّ أَعِنّي عَلىٰ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَوَسِّعْ عَلَيَّ ضيقَ الْمَضْجَعِ وَارْزُقْني خَيْرَ ما قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْزُقْني خَيْرَ ما بَعْدَ الْمَوْتِ».

۱۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہوتے تو اتنی بلند آواز سے جسے گھر والے سنتے تھے فرمایا کرتے تھے خدایا میری مدد کرنا قبر سے نکلتے ہوئے اور میرے لئے تنگی قبر کو کشادہ کرنا اور قبل موت اور بعد موت مجھے بہتر رزق دینا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ، عَنْ أَبيهِ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ رَفَعَهُ قالَ: تَقُولُ إِذا أَرَدْتَ النَّوْمَ: «اللّٰهُمَّ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسي فَارْحَمْها وَإِنْ أَرْسَلْتَها فَاحْفَظْها».

۱۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے خدایا اگر تو میری روح کو بدن میں لوٹانے سے روکے تو اس پر رحم کر اور اسے لوٹا دے تو اس کی حفاظت کر۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا عَمِلَ قَبْلَ ذٰلِكَ خَمْسِينَ عَاماً، وَ قَالَ يَحْيَى: فَسَأَلْتُ سَمَاعَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ ذٰلِكَ، وَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ جَرَّبْتَهُ وَجَدْتَهُ سَدِيداً.

۱۵۔ ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب کہ سونا چاہیے تو خدا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے یحییٰ نے کہا سماعہ نے پوچھا اس حدیث کے متعلق تو اس نے کہا مجھ سے ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ نے مجھ سے فرمایا اے ابومحمد اگر تم اس کا تجربہ کرو گے تو ٹھیک پاؤ گے۔

توضیح: صورت تجربہ کی یہ ہوگی کہ ایک مومن جس نے پچاس سال تکلیف میں گزارے ہوں اس عمل سے پہلے تو جب یہ عمل کرے گا تو ان تکلیفوں سے محفوظ رہے گا جو بخشے ہوئے گناہوں کے باعث تھیں۔ سورۂ شوریٰ میں ہے جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے پہنچی ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ»، فَإِذَا قَامَ مِنْ نَوْمِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَ إِلَيْهِ النُّشُورُ»، وَقَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ قَرَأَ عِنْدَ مَنَامِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: «شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ»، وَآيَةَ السُّخْرَةِ وَآيَةَ السَّجْدَةِ وُكِّلَ بِهِ شَيْطَانَانِ يَحْفَظَانِهِ مِنْ مَرَدَةِ الشَّيَاطِينِ، شَاؤُوا أَوْ أَبَوْا وَمَعَهُمَا مِنَ اللهِ ثَلَاثُونَ مَلَكاً يَحْمَدُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يُسَبِّحُونَهُ وَيُهَلِّلُونَهُ وَيُكَبِّرُونَهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى أَنْ يَنْتَبِهَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مِنْ نَوْمِهِ وَثَوَابُ ذٰلِكَ لَهُ.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جاتے تو فرماتے خدایا تیرے نام کی برکت سے میں زندہ ہوں اور تیرے نام کی برکت سے میں مرتا ہوں اور جب سو کر اٹھتے تو کہتے حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے مجھے زندہ کیا اس کے بعد کہ میں مر گیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے اور حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے

فرمایا جو کوئی تین مرتبہ سوتے وقت آیۃ کرسی پڑھے اور سورۂ آل عمران کی یہ آیت شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ و اولو العلم قائماً بالقسط اور آیہ سخرہ (سورت اعراف) ان ربکم الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی الیل والنہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین اور آیہ سجدہ کی پڑھے تو اس کی حفاظت کے لئے دو شیطان مقرر کئے جاتے ہیں سرکش شیاطین میں سے چاہے وہ سرکش چاہیں یا نہ چاہیں (غرض یہ ہے کہ جب دو شیطانوں کو محافظ دیکھیں گے تو بہت زیادہ غمناک ہوں گے ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا گیا ہے۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اور ان دونوں کے ساتھ تیس فرشتے اس کے لئے خدا کی حمد اور تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے ہیں اور جب تک وہ مومن بیدار ہو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

١٧ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلانِسِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جُذَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ عِنْدَ النَّوْمِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سوتے وقت سورہ کہف کی آخری آیات پڑھے تو جس وقت وہ بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

١٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَرَادَ شَيْئاً مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَأَخَذَ مَضْجَعَهُ فَلْيَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ ، وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْغَافِلِينَ ، أَقُومُ سَاعَةَ كَذَا وَكَذَا» . إِلَّا وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكاً يُنَبِّهُهُ تِلْكَ السَّاعَةَ .

۱۸۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی رات کو کچھ دیر عبادت کے لئے بستر چھوڑنا چاہتا ہے اس کو کہنا چاہیے بسم اللہ یا اللہ مجھے بے خوف نہ کر اپنی تدبیر سے اور مت بھلا مجھے اپنا ذکر کرنے سے اور مجھے غافلوں میں سے قرار نہ دے میں فلاں بیدار ہو جاؤں خدا ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے تاکہ وہ اسی گھڑی اسے جگا دے۔

پچاسواں باب
گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

(بَابُ) الدُّعَاءِ إِذَا خَرَجَ الْإِنْسَانُ مِنْ مَنْزِلِهِ ٥٠

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ :

رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ وَ هُوَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ : [إِنِّي] رَأَيْتُكَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ حِينَ خَرَجْتَ فَهَلْ قُلْتَ شَيْئاً ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ : «اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ - ثَلاَثاً - بِاللَّهِ أَخْرُجُ وَ بِاللَّهِ أَدْخُلُ وَعَلَى اللَّهِ أَتَوَكَّلُ» ثَلاَثَ مَرَّاتٍ - «اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِي وَجْهِي هَذَا بِخَيْرٍ وَاخْتِمْ لِي بِخَيْرٍ وَقِنِي شَرَّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» لَمْ يَزَلْ فِي ضَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى يَرُدَّهُ اللَّهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ فِيهِ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مِثْلَهُ .

۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام کو دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب گھر سے نکلتے ہوئے دروازہ پر آئے تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ میں نے کہا کیا آپ کچھ پڑھ رہے تھے فرمایا ہاں انسان جب اپنے گھر سے نکلے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تین بار زبان سے نکالتا ہوں، اللہ کی حفاظت میں اور داخل ہوتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور خدا پر میرا توکل ہے (تین بار) پھر کہے خداوندا میرے اوپر نیکی کا دروازہ کھول اور میرا خاتمہ نیکی پر کر اور مجھے ہر حیوان کے شر سے بچا جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا جب تک اپنے گھر کی طرف نہ لوٹے ۔

ایسی ہی ایک اور روایت ابوایوب سے مروی ہے۔

٢ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ بَابَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ : بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ قَالَ الْمَلَكَانِ : كُفِيتَ فَإِذَا قَالَ : آمَنْتُ بِاللَّهِ ، قَالاَ : هُدِيتَ ، فَإِذَا قَالَ : تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، قَالاَ : وُقِيتَ فَيَتَنَحَّى الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : كَيْفَ لَنَا بِمَنْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَ وُقِيَ ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عِرْضِي لَكَ الْيَوْمَ [1] ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنْ تَرَكْتَ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوكَ وَإِنْ رَفَضْتَهُمْ لَمْ يَرْفُضُوكَ ، قُلْتُ : فَمَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ : أَعْطِهِمْ [مِنْ] عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ وَفَاقَتِكَ .

۲۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دروازہ سے نکلنے لگے تو میں حضرت کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لایا۔ اسی پر آگاہ ہے اے ابو حمزہ جب کوئی گھر سے نکلتا ہے تو شیطان سامنے آتا ہے لیکن جب کہتا ہے بسم اللہ تو دو فرشتے کہتے ہیں تیرا مطلب

پورا ہوا اور جب وہ کہتا ہے میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے ہدایت پائی اور جب وہ کہتا ہے توکلت علی اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں تیری نگہبانی کی گئی اب شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے کہتا ہے ایسے پر ہم کیسے قابو پائیں جو ہدایت یافتہ ہو جس کی مہم پوری ہو گئی ہو اور خدا جس کا نگہبان ہو۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ کہے خداوندا آج میری یہ غرض تجھ سے ہے اے ابوحمزہ اس کے بعد اگر تم لوگوں کو چھوڑ دو گے تو لوگ تم کو نہ چھوڑیں گے اگر تم ان کو ترک کرو گے تو وہ نہ کریں گے یعنی تمہارے مخالفین درپے آزار رہیں گے اور باوجود تمہارے الگ رہنے کے تو تمہیں بدنام ہی کئے جائیں گے۔ میں نے کہا پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا اپنی اس دنیوی آبرو کو ان بدبختوں کی نذر کردو اور فقر و فاقہ میں بسر کرو (اللہ قیامت میں تمہیں اس کا بدلہ دے گا)۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ شَفَتَاهُ تَتَحَرَّكَانِ فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: أَفَطَنْتَ لِذَلِكَ يَا ثُمَالِيُّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ تَكَلَّمْتُ بِكَلَامٍ مَا تَكَلَّمَ بِهِ أَحَدٌ قَطُّ إِلَّا كَفَاهُ مَا أَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتِهِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي بِهِ قَالَ: نَعَمْ مَنْ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ: «بِسْمِ اللَّهِ حَسْبِيَ اللَّهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ» كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتِهِ.

۳۔ ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اذنِ دخول چاہا۔ حضرت تشریف لائے درآنحالیکہ آپ کے دونوں ہونٹ ہلتے تھے۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ثمالی تم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے میں نے کہا۔ ہاں، میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ اے ابوحمزہ واللہ میری زبان پر وہ کلمات ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کہے مگر یہ کہ اللہ نے اس کی ہر مراد پوری کی جو امر دنیا و آخرت سے متعلق ہو۔ میں نے کہا مجھے بتائیے۔ فرمایا اچھا جو کوئی گھر سے نکلے۔ اسے کہنا چاہیئے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی میرے لئے کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے یا اللہ میں تجھ سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے تو خدا اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق ہو گی بر لائے گا۔

٤ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَابِ دَارِهِ: «أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ الْجَدِيدِ الَّذِي إِذَا غَابَتْ شَمْسُهُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ غَيْرِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَالْهَوَامِّ وَمِنْ شَرِّ رُكُوبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا، أُجِيرُ

نَفْسِي بِاللهِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ » غَفَرَ اللهُ لَهُ وَتَابَ عَلَيْهِ وَ كَفَاهُ الْهَمَّ وَحَجَزَهُ عَنِ السُّوءِ وَعَصَمَهُ مِنَ الشَّرِّ .

۴۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اسے چاہیئے کہ کہے میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ان کلمات سے جن سے پناہ مانگی ملائکہ نے اس نئے دن کے شر سے جب تک آفتاب غروب ہو۔ اس دن میں مجھے پناہ ملے میرے نفس کے شر سے اور غیر کے شر سے اور شیاطین کے شر سے اور ان لوگوں کے شر سے جو اولیائے خدا کے دشمن ہیں اور جن و انس کے شر سے اور درندوں اور گزندوں کے شر سے اور تمام محارم کے بجا لانے سے اور میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو ہر اس شر سے جسے اللہ بخش دے اور توبہ قبول کرے اور وہ یہ کہ وہ میرے غم کو دور کرے اور میرے نفس کو برائی سے روکے اور مجھے شر سے بچائے رکھے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا خَرَجْتُ لَهُ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَهُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ أَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَ اسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ صلى الله عليه وآله » .

۵۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میرا توکل اللہ پر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے۔ خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو اس سے نکلنے میں میرے لئے بہتر ہو اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جو میرے لئے شر ہو، یا اللہ اپنے فضل کو مجھ پہ زیادہ کر اور اپنی نعمت کو میرے اوپر تمام کر اور اپنی اطاعت میں مجھے عمل کی توفیق دے اور مجھے رغبت دے ان امور کی طرف جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور مجھے اپنے دین پر موت دے اور اپنے رسولؐ کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا خَرَجَ يَقُولُ : « اللَّهُمَّ بِكَ خَرَجْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي يَوْمِي هٰذَا وَارْزُقْنِي فَوْزَهُ وَفَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَطَهُورَهُ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَ شَرَّ مَا فِيهِ ، بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ خَرَجْتُ فَبَارِكْ لِي فِي خُرُوجِي وَانْفَعْنِي بِهِ » قَالَ : وَإِذَا دَخَلَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ ذٰلِكَ .

۶۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلتے تو فرماتے یا اللہ تیری مدد سے میں نکلا ہوں۔ میں نے تیری

فرمانبرداری قبول کی ہے تجھ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے تجھ پر توکل کیا ہے خداوندا آج کے دن مجھے برکت دے اور کامیابی فتح ونصرت، پاکیزگی اور ہدایت عطا کر اور مجھ سے اس دن کے شر کو دور رکھ، بسم اللہ، یا اللہ، واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین یا اللہ میں نکلا ہوں میں میرے نکلنے میں برکت دے اور نفع دے اور فرمایا جب گھر میں داخل ہو تو بھی یہی کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ : «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ لَا بِحَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّتِي بَلْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ مُتَعَرِّضاً لِرِزْقِكَ فَأْتِنِي بِهِ فِي عَافِيَةٍ» .

۷۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلتے تو فرماتے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گھر سے نکلا ہوں اللہ کی مدد اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے بلکہ اے خدا تیری مدد اور قوت سے رزق کی جستجو میں عافیت کے ساتھ مجھے عطا کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَزَلْ فِي حِفْظِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلَائَتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سورہ قل ہو اللہ احد گھر سے نکلتے وقت دس بار پڑھے تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا گھر واپس آنے تک۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَّاحٍ الْحَذَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِذَا أَرَدْتَ السَّفَرَ فَقِفْ عَلَى بَابِ دَارِكَ وَاقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ثُمَّ قُلِ «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَا مَعِي وَسَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مَا مَعِي وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَا مَعِي بَلَاغاً حَسَناً» ثُمَّ قَالَ : أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْفَظُ وَلَا يُحْفَظُ مَا مَعَهُ وَيَسْلَمُ وَلَا يَسْلَمُ مَا مَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَا مَعَهُ .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب تم سفر کا ارادہ کرو تو اپنے گھر کے دروازے پر ٹھہرو اور سورہ الحمد للہ اپنے سامنے اور داہنے اور بائیں پڑھو اور اسی طرح قل اعوذ برب الفلق داہنے بائیں اور سامنے پڑھو اور پھر کہو خداوندا مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ رکھ اور سلامت رکھ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں اور ہدایت کر مجھے اور جو میرے ساتھ

ہیں۔ بہترین ہدایت۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص سفر میں محفوظ رہتا ہے اور جو اس کے آس پاس ہو محفوظ نہیں رہتا اور خود سلامت رہتا ہے اور جو اس کے ساتھ ہو سلامت نہیں رہتا اور پہنچتا ہے منزل پر خود اور جو ساتھ ہوتا ہے وہ نہیں پہنچتا۔

١٠ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْتُ وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی گھر سے نکلے تو کہے میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں اور اس پر توکل کیا ہے اور سوائے اللہ کے کسی سے مدد اور قوت درکار نہیں۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَبَّاحٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: يَا صَبَّاحُ لَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِذَا أَرَادَ سَفَراً قَامَ عَلَى بَابِ دَارِهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ الَّذِي يَتَوَجَّهُ لَهُ فَقَرَأَ الْحَمْدَ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَا مَعِي وَسَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مَا مَعِي وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَا مَعِي بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ» لَحَفِظَهُ اللَّهُ وَحَفِظَ مَا مَعَهُ وَسَلَّمَهُ وَسَلَّمَ مَا مَعَهُ وَبَلَّغَهُ وَبَلَّغَ مَا مَعَهُ، أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْفَظُ وَلَا يُحْفَظُ مَا مَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَا مَعَهُ وَيَسْلَمُ وَلَا يَسْلَمُ مَا مَعَهُ.

۱۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے صباح جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو دروازہ پر کھڑے ہو کر الحمد سامنے کی طرف، داہنی طرف اور بائیں طرف رخ کر کے پڑھے پھر آیۃ الکرسی سامنے داہنی طرف اور بائیں طرف پھر کہے یا اللہ میری حفاظت کر اور اس کی جو میرے ساتھ ہے اور سلامت رکھ مجھے اور جو میرے ساتھ ہے اور پہنچا دے مجھے اور اس چیز کو جو میرے ساتھ ہیں تو اللہ اس کی اور جو اس کے ساتھ ہے اس کی حفاظت کرے گا اور صحیح سالم پہنچا دے گا۔ پھر فرمایا کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ خود تو بچ گیا ہو اور جو اس کے ساتھ ہو وہ تلف ہو گیا اور وہ اپنی جگہ پر صحیح سالم پہنچا ہو اور اس کے ساتھ جو سامان ہو یا آدمی ہو وہ نہ پہنچا ہو۔

١٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ فَقُلْ: «بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ

مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَتَلْقَاهُ الشَّيَاطِينُ فَتَنْصَرِفُ وَتَضْرِبُ الْمَلَائِكَةُ وُجُوهَهَا وَتَقُولُ: مَا سَبِيلُكُمْ عَلَيْهِ وَقَدْ سَمَّى اللهَ وَآمَنَ بِهِ وَتَوَكَّلَ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو سفر میں ہو یا حضر میں۔ تو کہو میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو وہ چاہے کرے۔ مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے پس شیاطین اس سے مل کر اسے لوٹانا چاہتے ہیں ملائکہ ان کے منہ پر مار کر کہتے ہیں تم کو اس پر قابو نہیں مل سکتا اس نے اللہ کا نام لیا ہے یہ اللہ پر ایمان لایا ہے اس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے اور کہا ہے ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اکیاون واں باب

نماز سے پہلے کی دُعاء

(بَابُ) ۵۱

(الدُّعَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ كَانَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ إِذَا قَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَفْتِحَ الصَّلَاةَ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ صَلَاتِي وَأَتَقَرَّبُ بِهِمْ إِلَيْكَ[۲] فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ؛ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَاخْتِمْ لِي بِطَاعَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوِلَايَتِهِمْ، فَإِنَّهَا السَّعَادَةُ وَاخْتِمْ لِي بِهَا، فَإِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ثُمَّ تُصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفْتَ قُلْتَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ عَافِيَةٍ وَبَلَاءٍ وَاجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ مَثْوًى وَمُنْقَلَبٍ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِي مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو یہ کہے گا وہ روز قیامت محمد و آل محمد کے ساتھ ہو گا جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے یہ کہے۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں میں ان کو مقدم کرتا ہوں اپنی نماز سے پہلے اور ان کے ذریعہ سے میں تجھ سے تقرب چاہتا ہوں پس تو ان کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت میں عزت دے اور مقرب بنا

اور ان کی معرفت عطا کر کے مجھ پر احسان کر اور ان کی اطاعت و معرفت و ولایت پر میرا خاتمہ کر یہی بڑی سعادت ہے تو ہر شے پر قادر ہے پھر نماز پڑھ۔

جب نماز پڑھ چکے تو کہے یا اللہ مجھے ہر اطمینان و مصیبت میں محمد و آل محمد کے ساتھ رکھ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر میں ان کے ساتھ رہوں یا اللہ میری زندگی اور میری موت آل محمد کی سی زندگی اور موت ہو اور قیامت کے دن تمام مقامات پر میرا اور ان کا ساتھ رہے کسی جگہ میں اور وہ جدا نہ ہوں اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا رَفَعَهُ قالَ: تَقُولُ قَبْلَ دُخُولِكَ فِي الصَّلاةِ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أُقَدِّمُ مُحَمَّداً نَبِيَّكَ صلى الله عليه وآله بَيْنَ يَدَيْ حاجَتِي وَأَتَوَجَّهُ بِهِ [إِلَيْكَ] فِي طَلِبَتِي فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهاً فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلاتِي بِهِمْ مُتَقَبَّلَةً وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُوراً وَدُعائِي بِهِمْ مُسْتَجاباً يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ» .

۲۔ ایک اور روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نماز شروع کرنے سے پہلے یہ کہو یا اللہ میں اپنی ہر ضرورت سے مقدم محمد و آل محمد کو جانتا ہوں اور اپنی ہر ضرورت میں انہی کی طرف توجہ کرتا ہوں مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھ اور ان کا قرب قرار دے یا اللہ میری نماز ان کے وسیلہ سے قبول کر، میرے گناہ ان کے صدقہ سے بخش دے اور ارحم الرحمین، میری دعا قبول کر۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقاسِمِ ، عَنْ صَفْوانَ الْجَمّالِ قالَ : شَهِدْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَبْلَ التَّكْبِيرِ وَقالَ : اللّٰهُمَّ لا تُؤْيِسْنِي مِنْ رَوْحِكَ وَلا تُقَنِّطْنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَلا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ فَإِنَّهُ لا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخاسِرُونَ» قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ ماسَمِعْتُ بِهٰذا مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكَ فَقالَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبائِرِ عِنْدَ اللهِ الْيَأْسَ مِنْ رَوْحِ اللهِ وَالْقُنُوطَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَالْأَمْنَ مِنْ مَكْرِ اللهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ تکبیر نماز سے پہلے آپ قبلہ کی طرف رُخ کئے فرما رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کر اور اپنے بدلے سے بے خوف نہ بنا سوائے گھاٹا پانے والوں کے اور کوئی تیرے بدلہ لینے سے بے خوف نہیں ہوتا یہ سن کر میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس سے پہلے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، فرمایا سنو سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک اس کی راحت بخشی اور رحمت سے مایوس ہونا ہے اور خدا کے انتقام سے بے خوف ہو جانا۔

باونواں باب

دعا بعد نماز

(بَابُ) ۵۲

☆(الدُّعَاءِ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِاللَّهِ الْقُمِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الزَّوَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَبِكَ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْغَنِيُّ عَنِّي وَبِيَ الْفَاقَةُ إِلَيْكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ إِلَيْكَ أَقَلْتَنِي عَثْرَتِي وَسَتَرْتَ عَلَيَّ ذُنُوبِي فَاقْضِ لِيَ الْيَوْمَ حَاجَتِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِقَبِيحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّي ، بَلْ عَفْوُكَ وَجُودُكَ يَسَعُنِي ، قَالَ : ثُمَّ يَخِرُّ سَاجِداً وَيَقُولُ : «يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَيَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَرُّ يَا رَحِيمُ ، أَنْتَ أَبَرُّ بِي مِنْ أَبِي وَأُمِّي وَمِنْ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ اقْلِبْنِي بِقَضَاءِ حَاجَتِي مُجَاباً دُعَائِي مَرْحُوماً صَوْتِي قَدْ كَشَفْتَ أَنْوَاعَ الْبَلَايَا عَنِّي» .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے امیرالمومنین علیہ السلام نوافل نماز ظہر سے فارغ ہو کر کہا کرتے تھے یا اللہ میں تیرا تقرب چاہتا ہوں تیری بخشش اور تیرے کرم سے اور تقرب چاہتا ہوں تیرے مقرب ملائکہ کے ذریعہ سے اور تیرے انبیاء مرسلین کے ذریعہ سے اور تیری پاک ذات سے یا اللہ تو مجھ سے غنی ہے اور میں تیرا محتاج ہوں تو غنی ہے اور تیری طرف حاجت مند ہوں تو نے میری لغزشوں کو معاف کیا ہے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے پس آج میری حاجت برلا اور جو برائی مجھ میں دیکھے اس میں عذاب نہ کر اپنے عفو کرم سے معاف کر۔

پھر آپ سجدہ میں گئے اور فرمایا ۔ اے نگاہداری کرنے پرہیزگاروں کی اے گناہ بخشنے والے ، اے نیکی کرنے والے ، اے رحم کرنے والے تو میرے ماں باپ سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے اور تمام مخلوق سے زیادہ شفیق ہے میری حاجت پر توجہ فرما، میری دعا قبول فرما اور میری آواز پر رحم فرما اور مختلف قسم کی بلاؤں کو مجھ سے دور رکھ ۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ

إذا صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلاثَ مَرّاتٍ : « الْحَمْدُللهِ الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ » أُعْطِيَ خَيْراً كَثِيراً .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بعد نماز مغرب تین بار کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تو اس کو خیر کثیر عطا کی جائے گی۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : يَقُولُ بَعْدَ الْعِشائَيْنِ: «اللَّهُمَّ بِيَدِكَ مَقادِيرُ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَمَقادِيرُ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَمَقادِيرُ الْمَوْتِ وَالْحَياةِ وَمَقادِيرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقادِيرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلانِ وَمَقادِيرُ الْغِنىٰ وَالْفَقْرِ ، اللَّهُمَّ بارِكْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيايَ وَفِي جَسَدِي وَأَهْلِي وَوُلْدِيَ ، اللَّهُمَّ ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ ، وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِي إِلىٰ خَيْرٍ دائِمٍ وَنَعِيمٍ لا يَزُولُ» .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز مغربین کے بعد یا اللہ تیرے ہاتھ رات اور دن کے اندازے ہیں اور دنیا و آخرت موت و حیات، آفتاب و مہتاب اور نصرت و رسوائی اور فقیری اور مالداری سب کی مقداروں کو جانتا ہے بلحاظ جسم میرے خاندان والوں میری اولاد کے دین اور دنیا کے معاملات میں برکت نازل فرما، دور رکھ مجھ سے بدکار عربوں اور عجمیوں کو اور جن اور انسان کو اور میرے لئے مقام بازگشت کو خیر دائم قرار دے اور ایسی نعمت جو زائل نہ ہو۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، رَفَعَهُ ، قالَ : مَنْ قالَ بَعْدَ كُلِّ صَلاةٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ بِيَدِهِ الْيُمْنىٰ : «يا ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ ارْحَمْنِي مِنَ النّارِ» ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ وَيَدُهُ الْيُسْرىٰ مَرْفُوعَةٌ وَبَطْنُها إِلىٰ مايَلِي السَّماءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : «أَجِرْنِي مِنَ الْعَذابِ الْأَلِيمِ» [ثَلاثَ مَرّاتٍ] ثُمَّ يُؤَخِّرُ يَدَهُ عَنْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ وَيَجْعَلُ بَطْنَها مِمّا يَلِي السَّماءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : «يا عَزِيزُ يا كَرِيمُ يا رَحْمٰنُ يا رَحِيمُ» وَيُقَلِّبُ يَدَيْهِ وَيَجْعَلُ بُطُونَهُما مِمّا يَلِي السَّماءَ ، ثُمَّ يَقُولُ «أَجِرْنِي مِنَ الْعَذابِ [الْأَلِيمِ]» ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ « صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ » غُفِرَ لَهُ وَرُضِيَ عَنْهُ وَوُصِلَ بِالْاسْتِغْفارِ لَهُ حَتّىٰ يَمُوتَ جَمِيعُ الْخَلائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ ، وَقالَ : إِذا فَرَغْتَ مِنْ تَشَهُّدِكَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَقُلْ : «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً عَزْماً جَزْماً لا تُغادِرُ ذَنْباً وَلا أَرْتَكِبُ بَعْدَها مُحَرَّماً أَبَداً وَعافِنِي مُعافاةً لا بَلْوىٰ بَعْدَهُ أَبَداً وَاهْدِنِي هُدًى لا أَضِلُّ بَعْدَهُ أَبَداً وَانْفَعْنِي يا رَبِّ بِما عَلَّمْتَنِي وَاجْعَلْهُ لِي وَلا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَارْزُقْنِي كَفافاً وَرَضِّنِي بِهِ يا رَبّاهُ وَتُبْ عَلَيَّ يا اللهُ يا اللهُ يا اللهُ يا رَحْمٰنُ يا رَحْمٰنُ يا رَحِيمُ يا رَحِيمُ

يَارَحِيمُ ، ارْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّعِيرِ وَابْسُطْ عَلَيَّ مِنْ سَعَةِ رِزْقِكَ وَاهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ وَاعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَبْلِغْ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَاماً وَاهْدِنِي بِهُدَاكَ وَأَغْنِنِي بِغِنَاكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ الْمُخْلَصِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آمِينَ» قَالَ: مَنْ قَالَ هٰذَا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ رَدَّ اللهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ حَيّاً مَرْزُوقاً نَاعِماً مَسْرُوراً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے۔ اے عزت و بزرگی والے دوزخ سے بچالے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) پھر اپنا ہاتھ داڑھی پر سے جلدی پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کرکے کہے اے عزیز! اے کریم! اے رحمٰن! اے رحمٰن! اے رحمٰن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرکے کہے۔ یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) اور درود بھیج محمد و آلِ محمدؐ پر اور ملائکہ اور روح بھی درود بھیجیں گے اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس سے راضی ہوگا اور جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرے گی سوائے سنگدل جن و انس کے، پھر فرمایا جب تشہد سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے کہ اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور ایسی عافیت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت گمراہ نہ ہوں اور اے میرے رب! نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدے کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں اور بقدرِ ضرورت مجھے رزق دے اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ، اے رحمٰن اے رحمٰن، اے رحمٰن، اے رحیم، اے رحیم، اے رحیم، دوزخ کی بھڑکتی آگ سے مجھے بچالے اور میرے رزق کو بڑھا دے اور امرِ حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں ان میں میری رہنمائی کر اور شیطان رجیم کے فریب سے بچا، یا اللہ محمدؐ کو میرا درود و سلام پہنچا دے اور صحیح راستہ پر قائم رکھ اور میرا دل غنی کر دے اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنا لے اور درود ہو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر آمین، امام علیہ السلام نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے گا خدا اس کے مرنے کے بعد اس کی روح کو اس کی قبر میں لوٹا دے گا اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہوگا۔ یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

۵ - عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ «اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ . اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ؛ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَىٰ نَعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَىٰ حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَىٰ» . وَتَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ» تُعِيدُ ذٰلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ : «[اللّٰهُمَّ] أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ تَغْفِرَ لَنَا ذُنُوبَنَا وَتَقْضِيَ لَنَا حَوَائِجَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ» .

۵ ۔ اور بعض اصحابِ امامؑ نے روایت کی ہے۔

یا اللہ تیرے لئے دائمی حمد ہے تیرے وجود کے ساتھ اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی انتہا تیری مرضی کے سوا کچھ نہیں اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی مدت تیری مشیئت کے سوا کچھ نہیں اور تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کے قائل کی جزاء صرف تیری مرضی ہے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تجھی سے استدعا ہے اور تو ہی مددگار ہے یا اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے اور تو اس کا اہل ہے حمد اپنے پورے اوصاف کے ساتھ اللہ ہی کے لئے ہے اس کی بے انتہا نعمتوں کا شکریہ میں حمد کی انتہا یہ ہے کہ میرا رب پسند کرے اور مجھ سے راضی ہو۔ بعد نماز فجر کہے بغیر کلام کئے۔ خدا کی حمد ہے میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن عرش (یہاں مراد قرآن) یعنی جس کی حد وحساب نہیں، اللہ اکبر میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن لا الٰہ الا اللہ میزان بھر اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن (چار بار) خداوندا میں ایک عبد ذلیل کی طرح تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دنیا و آخرت کی ضرورتوں کو سہولت کے ساتھ پورا کر۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَعَلَّمَنِيهِ وَقَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَلْتَمِسْ حَاجَةً إِلَّا تَيَسَّرَتْ لَهُ وَكَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ : «بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ ، حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوبِينَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِينَ حَسْبِيَ الَّذِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي مُنْذُ قَطُّ حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» . وَقَالَ : إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَقُلْ : «رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ

نَبِيّاً وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِالْقُرْآنِ كِتَاباً وَبِفُلَانٍ وَفُلَانٍ أَئِمَّةً اللَّهُمَّ وَلِيُّكَ فُلَانٌ فَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَاجْعَلْهُ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ وَالْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ وَأَرِهِ مَا يُحِبُّ وَمَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ فِي نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَفِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَفِي شِيعَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ وَأَرِهِمْ مِنْهُ مَا يَحْذَرُونَ وَأَرِهِ فِيهِمْ مَا يُحِبُّ وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ وَاشْفِ صُدُورَنَا وَصُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ» قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَإِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْراً لِي فَأَحْيِنِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْراً لِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيماً لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا يَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرَكَةَ الْمَوْتِ بَعْدَ الْعَيْشِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ الْمَنْظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقاً إِلَى رُؤْيَتِكَ وَلِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّينَ اللَّهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشَادِ وَالثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عَافِيَتِكَ وَأَدَاءَ حَقِّكَ وَأَسْأَلُكَ يَا رَبِّ قَلْباً سَلِيماً وَلِسَاناً صَادِقاً وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ».

۶۔ محمد بن الفرج نے روایت کی کہ مجھے امام محمد تقی علیہ السلام نے خط میں لکھا اور زبانی بھی تعلیم دی فرمایا جو کوئی بعد نماز صبح یہ دعا پڑھے گا تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور ہر ضرورت برآئے گی۔

اللہ کے نام سے آغاز اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود، میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کا دیکھنے والا ہے پس لوگوں کی بُری تدبیروں سے اللہ نے اسے بچا لیا۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (نجاست شرک سے) میں ظالمین سے ہوں۔ خدا نے اس کی دعا قبول کی اور اسے نجات دی۔ رنج و غم سے اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی بچاتے ہیں اللہ مشکلات میں ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا اچھا وکیل ہے وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے ایسی حالت میں ہو گئے کہ کوئی مصیبت ان تک نہ پہنچی۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہیں ہے مدد اور قوت مگر علی و عظیم خدا سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہ کہ جو بندہ چاہے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ بندے اسے بُرا سمجھیں خدا میرے لئے کافی ہے مخلوق سے، میرے لئے خالق کافی ہے نہ کہ اس کے بندے اور اللہ میرے لئے کافی ہے نہ کہ رزق پانے والی مخلوق۔

ہمیشہ کے لئے میرے واسطے وہ ذات کافی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اسی کی ذات پر توکل ہے اور وہ عرش عظیم

کامالک ہے۔

فرمایا جب نماز واجب سے فارغ ہو تو کہو۔

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے محمدؐ کے نبی قرآن کے کتاب اور فلاں فلاں کے امام ہونے پر یا اللہ تیرا ولی فلاں ہے تو اس کی حفاظت کر اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے اوپر سے نیچے سے اس کی عمر کو دراز کر اور اپنے امر پر اس کو قائم رکھ اور اپنے دین کے معاملے میں اس کی مدد کر اور اس کو دکھا دے جس چیز کو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے اس کی اولاد کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے رشتہ داروں کی اور مال کے لحاظ سے، اور اس کے شیعہ امان میں رہیں اور دشمنوں کی طرف سے اطمینان دے اور ان دشمنوں کو ایسی راہ دکھا کہ وہ نقصان پہنچانے سے پرہیز کریں اور ایسا کریں کہ اس سے ان کو خوشی ہو اور مومنین کے سینے میں خوشی رہے۔

حضرت رسولِ خدا نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

یا اللہ میرے پہلے اور پچھلے، ظاہری اور باطنی گناہ بخش دے اور جو زیادتی میں نے اپنے نفس پر کی اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہو یا اللہ تیری ذات سب سے پہلے بھی ہے اور سب سے آخر بھی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنے علم غیب اور اپنی قدرت سے تمام خلق کا معبود ہے جو تیرے نزدیک بہتر زندگی ہو وہ زندگی مجھے دے اور جو میرے لیے بہتر موت ہو وہ موت مجھے دے یا اللہ میری دعا یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور غصہ ہو یا رضامندی ہر حالت میں کلمۂ حق میری زبان پر جاری رہے اور فقیری ہو یا تونگری میانہ روی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور میں تجھ سے وہ عیش مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک جو منقطع نہ ہو اور یہ چاہتا ہوں کہ تیرے حکم پر راضی رہوں اور عیش کے بعد بابرکت موت ہو اور موت کے بعد خوشگوار عیش اور تیرے دیدار کی لذت، تیرے دیکھنے کا شوق، بغیر کسی ضرر اور گمراہ کن فتنہ کے، خداوندا زیور ایمان سے ہمیں سجا دے اور اپنی بارگاہ سے ہدایت یافتہ ہادی بنا۔

خداوندا ہماری ہدایت کر ان لوگوں کی سی جن کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ میں تجھ سے سوالی نیک ارادہ کا ہوں اور تیرے حکم و ہدایت پر ثبات و قرار کی اور تجھ سے دعا کرتا ہوں تیری نعمت کے شکر ادا کرنے اور تیرے حق کے ادا کرنے کی، اے میرے رب مجھے قلب سلیم اور سچی زبان دے اور جو جانتا ہے (میری لغزشوں کے متعلق) میں اس سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں بہتری کی اس امر میں جو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تیرے علم میں ہے تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: جَاءَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى يُوسُفَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَقَالَ لَهُ:

يَا يُوسُفُ قُلْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ : «اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فَرَجاً وَمَخْرَجاً وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَيْثُ لا أَحْتَسِبُ» .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل امین قید خانہ میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا اے یوسف ہر نماز کے بعد کہا کرو۔ خداوندا میرے لئے اس زندان سے رہائی عطا کر اور مجھے رزق دے اور ہر اس مقام سے جو میرے گمان میں ہے اور نہیں ہے۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ مَكْتُوبَةٍ حُفِظَ فِي نَفْسِهِ وَدَارِهِ وَمَالِهِ وَوُلْدِهِ : أُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَ أَهْلِي وَدَارِي وَ كُلَّ مَا هُوَ مِنِّي بِاللهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ، وَأُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَ كُلَّمَا هُوَ مِنِّي بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - إِلَى آخِرِهَا - وَ بِرَبِّ النَّاسِ - إِلَى آخِرِهَا - وَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ - إِلَى آخِرِهَا - .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو یہ کلمات کہے گا ہر نماز واجب کے بعد تو اس کی جان و مکان و مال اور اولاد حفظ و امان میں رہے گی میں اپنے نفس اور اپنے مال اور اولاد اور اہل و عیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد و احد و صمد ہے جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ باپ اور نہ کوئی ہمسر ہے اور میں اپنے نفس مال و اولاد کو اور ہر اس شے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں۔ صبح کو ظاہر کرنے والے رب کی ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آخر سورہ تک پڑھے اور قل اعوذ برب الناس آخر تک اور آیت الکرسی آخر تک۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ : «يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ أَحَدٌ غَيْرُهُ» - ثَلاثاً - ثُمَّ سَأَلَ أُعْطِيَ مَا سَأَلَ .

۹۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جس نے ہر نماز فریضہ کے بعد کہا اے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے نہیں کرتا۔ تین بار کہے پھر جو سوال کرے گا وہ پورا ہوگا۔

١٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَأَمِرَّ يَدَكَ عَلَى جَبْهَتِكَ وَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الَّذِي لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ [وَالْغَمَّ] وَالْحُزْنَ» - ثَلاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۰- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب وحاضر کا جاننے والا ہے رحمٰن رحیم ہے یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر۔ (تین بار)

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُنْتُ كَثِيراً مَا أَشْتَكِي عَيْنِي فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً لِدُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَبَلَاغاً لِوَجَعِ عَيْنَيْكَ ؟ قُلْتُ : بَلَى، قَالَ : تَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ وَدُبُرِ الْمَغْرِبِ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَالْإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالسَّلَامَةَ فِي نَفْسِي وَالسَّعَةَ فِي رِزْقِي وَالشُّكْرَ لَكَ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي » .

۱۱- فرمایا صادق آل محمدؐ نے جبکہ راوی نے اپنی آنکھوں کی تکلیف بیان کی۔ کہ میں تجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے نماز صبح اور مغرب کے بعد کہو۔

یا اللہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین ویقین کی روشنی پیدا کر اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کرامت فرما۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الشَّامِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهُ : هِلْقَامُ بْنُ أَبِي هِلْقَامٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِّمْنِي دُعَاءً جَامِعاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَوْجِزْ ، فَقَالَ: قُلْ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ : «سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ» .

قَالَ هِلْقَامُ : لَقَدْ كُنْتُ مِنْ أَسْوَءِ أَهْلِ بَيْتِي حَالاً فَمَا عَلِمْتُ حَتَّى أَتَانِي مِيرَاثٌ مِنْ قِبَلِ رَجُلٍ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَرَابَةً وَإِنِّي الْيَوْمَ لَمِنْ أَيْسَرِ أَهْلِ بَيْتِي وَمَا ذٰلِكَ إِلَّا بِمَا عَلَّمَنِي مَوْلَايَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عليه السلام .

۱۲- روایت کی ابوجعفر شامی نے کہ ایک مرد شامی ہلقام نامی نے بیان کیا کہ میں امام موسیٰ کاظم کے پاس آیا

اور عرض کی میں آپؑ پر فدا ہوں کہ کوئی ایسی جامع دعا فرمائیے جس سے دنیا میں آخرت میں بھلا اور اجر بھی ملے فرمایا نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک کہو۔
سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ و اسالہ من فضلہ، ہلقام نے بیان کیا کہ میں بہت ہی زبوں حال اور تنگدست تھا مجھے ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا قرابتدار بھی نہ جانتا تھا اب میں اپنے خاندان میں ایک مالدار آدمی ہوں یہ سب اس تعلیم کا اثر ہے جو مجھے میرے مولا عبد صالحؑ سے ملی۔

ترپنواں باب

دعائے رزق

(بَابُ الدُّعَاءِ لِلرِّزْقِ) ۵۳

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً لِلرِّزْقِ، فَعَلَّمَنِي دُعَاءً مَا رَأَيْتُ أَجْلَبَ مِنْهُ لِلرِّزْقِ قَالَ: قُلْ: «اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالاً طَيِّباً بَلَاغاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، صَبّاً صَبّاً، هَنِيئاً مَرِيئاً، مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا مَنٍّ مِنْ أَحَدٍ خَلْقِكَ إِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ قُلْتَ: «وَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ» فَمِنْ فَضْلِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ عَطِيَّتِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ يَدِكَ الْمَلْأَىٰ أَسْأَلُ».

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ رزق کے لئے مجھے کوئی دعا بتائیے۔ حضرت نے بتائی کہ میں نے حصولِ رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہ پائی۔ فرمایا کہو یا اللہ اپنے فضل سے حلال و پاک روزی میں وسعت دے اور دنیا و آخرت میں کثرت اور خوشگواری کے ساتھ عطا فرما۔ بغیر کسی جھگڑے یا کسی کے احسان کے پس جو کچھ کشائش ہو تیرے ہی فضل سے ہو۔ میں جو کچھ مانگتا ہوں تیرے فضل و تیری عطا سے اور تیرے ہی بھرپور ہاتھ سے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَقَدِ اسْتَبْطَأْتُ الرِّزْقَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِي: قُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَكَفَّلْتَ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ دَابَّةٍ، يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَىٰ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَفْضَلَ مُرْتَجًى افْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا».

۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں اپنے رزق کو کاہل اور سست رفتار پا رہا ہوں یہ

سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا کہو یا اللہ تو ہر زمین پر چلنے والے کے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور دعا کے لئے پکارے جانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور دینے والوں میں سب سے بہتر ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ہے اور جن سے امید کی جاتی ہے ان سب سے افضل، میری یہ حاجت برلا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: أَبْطَأَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَا أَبْطَأَ بِكَ عَنَّا؟ فَقَالَ: السُّقْمُ وَالْفَقْرُ، فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً يُذْهِبُ اللَّهُ عَنْكَ بِالسُّقْمِ وَالْفَقْرِ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: قُلْ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ [صَاحِبَةً وَلَا] وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً» قَالَ: فَمَا لَبِثَ أَنْ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي السُّقْمَ وَالْفَقْرَ.

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول خدا کے ایک صحابی دیر کے بعد حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے پوچھا کیا وجہ تھی اس نے کہا بیماری، ناداری، فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ نہ مرض رہے نہ تنگدستی، اس نے کہا ضرور بتلائیے۔ فرمایا۔ کہو نہیں ہے مدد و قوت مگر اللہ سے میرا توکل اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اور مرنے والی نہیں، حمد ہے اس اللہ کے لئے جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اسی کو سب سے بڑا جانو، چند روز نہ گزرے تھے کہ وہ شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: ادْعُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: «يَا خَيْرَ الْمَسْؤُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ».

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے اثنائے نماز فریضہ میں بحالت سجدہ کہو۔ اے سب سوال کئے ہوؤں سے بہتر، اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر اپنے وسیع فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے تو بڑے فضل والا ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْحَاجَةَ وَسَأَلْتُهُ

أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فَعَلَّمَنِي دُعَاءً مَا احْتَجْتُ مُنْذُ دَعَوْتُ بِهِ، قَالَ: قُلْ فِي [دُبُرِ] صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: «يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَسْؤُولٍ وَيَا أَوْسَعَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مُرْتَجَى ارْزُقْنِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ وَسَبِّبْ لِي رِزْقاً مِنْ قِبَلِكَ؛ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے صادق آل محمد سے اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمایئے۔ حضرت نے تعلیم کی جب سے میں نے اس طرح دعا کی میں محتاج نہ رہا۔ فرمایا کہو بحالتِ سجدہ نماز شب میں۔ اے پکارے ہوؤں میں سب سے بہتر، اے سائل کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے، امیدوں کی سب سے بہتر جگہ مجھے رزق دے اور میرے رزق میں وسعت دے اور اپنی طرف سے میرے لئے رزق کا سبب پیدا کر تو ہر شے پر قادر ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ذُو عِيَالٍ وَعَلَيَّ دَيْنٌ وَقَدِ اشْتَدَّتْ حَالِي فَعَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ لِيَرْزُقَنِي مَا أَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا عَبْدَ اللهِ تَوَضَّأْ وَأَسْبِغْ وُضُوءَكَ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ قُلْ: «يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيمُ [يَا دَائِمُ] أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صلى الله عليه وآله. يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ. أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَسْأَلُكَ نَفْحَةً كَرِيمَةً مِنْ نَفَحَاتِكَ وَفَتْحاً يَسِيراً وَرِزْقاً وَاسِعاً أَلُمُّ بِهِ شَعْثِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي».

٦۔ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں میری حالت بہت تباہ ہے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے اور میں اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں۔ فرمایا اے بندۂ خدا پورا وضو کر (مع مستحبات) اور دو رکعت ادا کر رکوع و سجود بجا لا کر کہو۔ اے صاحب مجد و بزرگی، اے ذاتِ واحد، اے کریم میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے جو نبی رحمت ہیں اے محمد! اے رسول اللہ میں آپ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپ کا بھی رب ہے میرا بھی رب ہے اور ہر شے کا رب ہے اے خدا درود بھیج محمد و آل محمد پر میں انعام مانگتا ہوں تیرے انعاموں میں سے اور بآسانی کشادگی رزق تاکہ اپنی پراگندگی کو جمع کروں اور اپنا قرض ادا کروں اور ضروریات میں اہل و عیال کی مدد کروں

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذَا الدُّعَاءَ: يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ، يَا رَاحِمَ

اَلْمَسَاكِينِ ، يَاوَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ ، يَاذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي وَ عَافِنِي وَاكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي » .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی ۔ اے غریبوں کو رزق دینے والے اے مسکینوں کے سردار، اے مومنوں کے ولی، اے زبردست قوت والے محمد و آلِ محمد پر درود بھیج اور مجھے رزق دے اور عافیت عطا کر اور میری مہم پورا کر۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَىٰ رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ» فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : سَأَلْتَ قُوتَ النَّبِيِّينَ قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقاً [حَلَالاً] وَاسِعاً طَيِّباً مِنْ رِزْقِكَ» .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا ۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزقِ حلال کا حضرت نے فرمایا ۔ اے شخص تو نے قوت انبیاء کا سوال کیا پس یوں کہو خداوندا میں سوال کرتا ہوں ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔

۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ ادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي الْحَلَالَ فَقَالَ : أَتَدْرِي مَا الْحَلَالُ ؟ قُلْتُ : الَّذِي عِنْدَنَا الْكَسْبُ الطَّيِّبُ ، فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الْحَلَالُ هُوَ قُوتُ الْمُصْطَفَيْنَ ثُمَّ قَالَ : قُلْ : «أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ» .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میرے لئے خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے رزق حلال دے فرمایا تو جانتا ہے کہ رزقِ حلال کیا ہے میں نے کہا جو پاک کمائی ہو۔ فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے ۔ روزی حلال برگزیدانِ خدا کی ہے (یعنی قوت لایموت) پھر امام نے فرمایا تم یوں سوال کرو، کشادہ رزق دے۔

۱۰ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَزْيَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمُرِي وَاجْعَلْ لِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي» .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا یہ کیا کرو۔ یا اللہ میرے رزق میں وسعت دے اور میری عمر دراز کر اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جن سے تو اپنے دین میں مدد لیتا ہے اور میری جگہ میرے غیر کو نہ لا یعنی وہ مطیع ہو اور میں نافرماں بردار۔

۱۱ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام دُعَاءٌ فِي الرِّزْقِ : «يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهُ عَلَيْكَ عَظِيمٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِي مِنْ مَعْرِفَةِ حَقِّكَ وَأَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَ مِنْ رِزْقِكَ»

۱۱۔ فرمایا موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کے لیے یوں دعا کرو، یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ میں اس کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے کہ محمد وآل محمد پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے اس امر کی جو تونے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے اور جو رزق تونے روک لیا ہے اس کو میرے لئے جاری فرما۔

۱۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّا قَدِ اسْتَبْطَأْنَا الرِّزْقَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ : قُلِ : «اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكَفَّلْتَ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ دَابَّةٍ فَيَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَىٰ وَيَا أَفْضَلَ مُرْتَجًى افْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا»

۱۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا رزق سست رفتار ہے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا یوں کہو یا اللہ تو میرے اور ہر جاندار کے رزق کا ضامن ہے اے وہ ذات جو ہر فریاد رس سے بہتر ہے اور ہر سوال کئے ہوئے سے اور عطا کرنے والے سے بہتر ہے اور سب سے افضل مرکز امید تو ہے میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

۱۳ ۔ أَبُو بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الْمَعِيشَةِ مَعِيشَةً أَتَقَوَّىٰ بِهَا عَلَىٰ جَمِيعِ حَوَائِجِي وَأَتَوَصَّلُ بِهَا فِي الْحَيَاةِ إِلَىٰ آخِرَتِي مِنْ غَيْرِ أَنْ تُتْرِفَنِي فِيهَا فَأَطْغَىٰ أَوْ تَقْتِرَ بِهَا عَلَيَّ فَأَشْقَىٰ ، أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَيْبِ فَضْلِكَ نِعْمَةً مِنْكَ سَابِغَةً وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُونٍ ثُمَّ لَا تَشْغَلْنِي عَنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ بِإِكْثَارٍ مِنْهَا تُلْهِينِي بَهْجَتُهُ وَتَفْتِنِّي زَهَرَاتُ زَهْوَتِهِ ، وَلَا بِإِقْلَالٍ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ بِعَمَلِي كَدُّهُ وَيَمْلَأُ صَدْرِي هَمُّهُ ، أَعْطِنِي مِنْ ذَٰلِكَ يَا إِلٰهِي غِنًى عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبَلَاغاً أَنَالُ بِهِ رِضْوَانَكَ وَأَعُوذُ بِكَ يَا إِلٰهِي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ، لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْناً وَلَا فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْناً ، أَخْرِجْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا مَرْضِيّاً عَنِّي مَقْبُولاً فِيهَا عَمَلِي إِلَىٰ دَارِ الْحَيَوَانِ وَمَسَاكِنِ الْأَخْيَارِ وَأَبْدِلْنِي بِالدُّنْيَا الْفَانِيَةِ نَعِيمَ الدَّارِ الْبَاقِيَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَزْلِهَا وَزِلْزَالِهَا وَسَطَوَاتِ شَيَاطِينِهَا وَسَلَاطِينِهَا وَنَكَالِهَا وَمِنْ بَغْيِ مَنْ بَغَىٰ عَلَيَّ فِيهَا ، اللَّهُمَّ مَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَمَنْ أَرَادَنِي فَأَرِدْهُ وَفُلَّ عَنِّي حَدَّ مَنْ نَصَبَ لِي حَدَّهُ وَأَطْفِ عَنِّي

نارَمَلَّ شَتَ لِي وَقُودَهُ وَاكْفِنِي مَكْرَ الْمَكَرَةِ وَافْقَأْ عَنِّي عُيُونَ الْكَفَرَةِ وَاكْفِنِي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ الْحَسَدَةِ وَاعْصِمْنِي مِنْ ذَلِكَ بِالسَّكِينَةِ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَاخْبَأْنِي فِي سِتْرِكَ الْوَاقِي وَأَصْلِحْ لِي حَالِي وَصَدِّقْ قَوْلِي بِفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَمَالِي .

۱۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یا اللہ میں تجھ سے اچھی روزی چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے سے اپنی تمام ضرورتیں پوری کروں اور اپنی زندگی میں اس سے نجاتِ آخرت حاصل کروں مجھے اتنا زیادہ نہ دے کہ میں سرکشی کرنے لگوں نہ اتنا کم کہ میں بدبخت قرار پاؤں، میرے لئے رزق حلال میں کشادگی عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے خوشگوار نعمتیں مجھے دے ایسی عطا جس پر کسی کا احسان نہ ہو اور اتنی زیادتی نہ ہو کہ میں تیرا شکر کرنے سے غافل ہو جاؤں اور اس کی خوشی مجھے غفلت میں ڈال دے اور اس کی شگفتگی فتنہ برپا کر دے اور نہ اتنا کم کہ اس کی فکر عمل کو کوتاہ کر دے اور میرا سینہ غم سے بھر جائے۔ یا اللہ مخلوق کے شر سے بے پروا کر دے اور مجھے ایسی ہدایت کر کہ تیری مرضی کا خواستگار بن جاؤں۔ خدایا میں دنیا و مافیہا کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور نہ اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ کر۔ مجھے اس کے فتنوں سے نکال دے تاکہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرا عمل قبول ہو آخرت میں اور مساکن اخیار میں مجھے جگہ ملے اور دنیائے فانی کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں سے تبدیل کر دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سختیٔ دنیا اور اضطراب دنیا سے اور شیطان کے حملوں اور اس کی حکومت اور اس کے وبال سے اور اس شخص سے جو اس دنیا میں مجھ سے سرکشی کرے یا اللہ جو مجھ سے مکر کرے اس کو مکر کا بدلہ دے اور جو مجھ سے جنگ کرے اس کو سزا دے اور جو میرے اوپر ہتھیار اٹھائے اس کی دھار کند کر دے اور جو مجھے آتشِ غضب کا ایندھن بنانا چاہے اس کی آگ کو بجھا دے اور مکاروں کے مکر سے مجھے نجات دے اور کافروں کی آنکھوں کو میری طرف سے پھیر دے اور جو رنج و غم میں مجھے پھنسانا چاہتا ہو اس سے بچا لے، حاسدوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور اطمینان کے ساتھ مجھ کو بچائے رکھ اور اپنی حفاظت کی مضبوط زرہ مجھے پہنا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں ڈھانپ لے میرے حال کی اصلاح کر قول و فعل میں صداقت دے اور برکت دے اہل و مال میں۔

چوّنواں باب

ادائے قرض کی دعا

(بَابُ) ۵۴

☆(الدُّعَاءِ لِلدَّيْنِ) ☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ

ابْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ وَلِيدِبْنِ صَبِيحٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام دَيْنًا لِي عَلَىٰ أُنَاسٍ ، فَقَالَ : قُلِ : «اللَّهُمَّ لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ تُيَسِّرُ عَلَىٰ غُرَمَائِي بِهَا الْقَضَاءَ وَتُيَسِّرُ لِي بِهَا الْاِقْتِضَاءَ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگوں پر میرا قرض ہے وہ نہیں دیتے۔ فرمایا یوں دعا کر یا اللہ میں طلب کرتا ہوں تیرے انعامات میں سے انعام کہ آسان کر قرض داروں کے لئے قرض ادا کرنا اور میرے لئے ان سے قرض لینا تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ الْغَالِبُ عَلَيَّ الدَّيْنُ وَوَسْوَسَةُ الصَّدْرِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : قُلْ : «تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا» .

قَالَ : فَصَبَرَ الرَّجُلُ مَا شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَهَتَفَ بِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : أَدَمْتُ مَا قُلْتَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَضَى اللهُ دَيْنِي وَأَذْهَبَ وَسْوَسَةَ صَدْرِي .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا یا نبی اللہ میرے اوپر قرض ہے اور امر قضا و قدر کے متعلق سینہ میں وسوسہ ہے فرمایا یوں دعا کرو۔

توکلت علی الحیّ الخ ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

جب تک اللہ نے چاہا اس نے صبر کیا ایک دن وہ رسولِ خدا کی طرف سے گزرا۔ حضرت نے اسے آواز دے کر فرمایا کہو کیا ہوا۔

اس نے کہا میں نے دعا کا ورد کیا اللہ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور دل کا وسوسہ بھی مٹا دیا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ لَقِيتُ شِدَّةً مِنْ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَأَنَا رَجُلٌ مَدِينٌ مُعِيلٌ مُحْوِجٌ فَقَالَ لَهُ : كَرِّرْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ : «تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا» . فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَهُ فَقَالَ : أَذْهَبَ اللهُ عَنِّي وَسْوَسَةَ صَدْرِي وَقَضَىٰ عَنِّي دَيْنِي وَوَسَّعَ عَلَيَّ رِزْقِي .

۳۔ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا میرے دل میں وساوس شیطانی بہت پیدا ہوتے ہیں میں مقروض ہوں عیال دار ہوں صاحب احتیاج ہوں۔ حضرت نے فرمایا بار بار یہ کلمات ورد زبان کر

ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

چند روز کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا اللہ نے میرے وسوسے بھی دور کر دیئے اور قرض ادا کرا کر رزق میں وسعت دے دی۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ﷺ كَانَ كَتَبَهُ لِي فِي قِرْطَاسٍ : «اللَّهُمَّ ارْدُدْ إِلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِكَ مَظَالِمَهُمُ الَّتِي قِبَلِي ، صَغِيرَهَا وَ كَبِيرَهَا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَمَا لَمْ تَبْلُغْهُ قُوَّتِي وَلَمْ تَسَعْهُ ذَاتُ يَدِي وَلَمْ يَقْوَ عَلَيْهِ بَدَنِي وَيَقِينِي وَنَفْسِي فَأَدِّهِ عَنِّي مِنْ جَزِيلِ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تُخْلِفْ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْئاً تَقْضِيهِ مِنْ حَسَنَاتِي ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الدِّينَ كَمَا شَرَعَ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَمَا وُصِفَ وَ أَنَّ الْكِتَابَ كَمَا أُنْزِلَ وَ أَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حُدِّثَ وَأَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ذَكَرَ اللهُ مُحَمَّداً وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِخَيْرٍ وَحَيَّا مُحَمَّداً وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِالسَّلَامِ» .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کاغذ پر یہ دعا مجھے لکھ کر بھیجی، یا اللہ عافیت اور سہولت کے ساتھ لوگوں کے چھوٹے اور بڑے تمام مظالم مجھ سے ہٹا لے جو امر میری قوت سے باہر ہے اور جہاں میری دسترس نہیں ہے اور میرے نفس و یقین اور بدن کو اس پر زور نہیں تو اپنے فضل سے میری اس کی کو پورا کر اور اے ارحم الراحمین میرے حسنات میں کمی نہ کر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عبد و رسول ہیں اور دین وہی ہے جو تمام انبیاء کا تھا اور اسلام وہی ہے جس کا وصف بیان کیا گیا اور کتاب وہی ہے جو نازل کی گئی اور حدیث وہی ہے جو بیان کی گئی اور اللہ سراسر حق ہے اور خدا نے محمد و آل محمد کا ذکر کیا اور ان پر سلام کا۔

پچپنواں باب

دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

(بَابُ) ۵۵

☆(الدُّعَاءِ لِلْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْخَوْفِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ

عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا لَكَ إِذَا أَتَى بِكَ أَمْرٌ تَخَافُهُ أَنْ لَا تَتَوَجَّهَ إِلَى بَعْضِ زَوَايَا بَيْتِكَ - يَعْنِي الْقِبْلَةَ - فَتُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقُولَ: «يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَيَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَيَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ» سَبْعِينَ مَرَّةً، كُلَّمَا دَعَوْتَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ [مَرَّةً] سَأَلْتَ حَاجَةً.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا امر باعثِ خوف ہو کہ تم گھر کے ایک گوشہ یعنی قبلہ کی طرف بھی توجہ نہ کرسکو تو دو رکعت نماز پڑھ کر کہو۔

اے سب سے زیادہ دیکھنے والے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے جلد حساب کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ستر بار۔ جب ان کلمات کا ورد کرو تو ایک بار جو حاجت ہو بیان کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ أَوْ بَلَاءٌ أَوْ لَأْوَاءُ[1] فَلْيَقُلْ: «اللهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ».

۲۔ اسماء کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی غم رنج یا اضطراب لاحق ہو تو یہ کلمات کہو۔
اللہ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ میں نے اس ذات پر توکل کیا ہے تو حیٔ لایموت ہے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا نَزَلَتْ بِرَجُلٍ نَازِلَةٌ أَوْ شَدِيدَةٌ أَوْ كَرَبَهُ أَمْرٌ فَلْيَكْشِفْ عَنْ رُكْبَتَيْهِ وَذِرَاعَيْهِ وَلْيُلْصِقْهُمَا بِالْأَرْضِ وَلْيُلْزِقْ جُؤْجُؤَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ لْيَدْعُ بِحَاجَتِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کسی پر کوئی بلا نازل ہو یا کوئی سختی آئے یا کسی مصیبت کے آنے کا خوف ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے دونوں زانو اور کلائیوں پر سے کپڑا ہٹائے اور زمین سے لگائے اور اپنا سینہ زمین سے لگا دے اور پھر سجدہ میں خدا سے دعا کرے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ الدَّهَّانِ، عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا طَرَحَ إِخْوَةُ يُوسُفَ يُوسُفَ فِي الْجُبِّ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا غُلَامُ مَا تَصْنَعُ هٰهُنَا؟ فَقَالَ: إِنَّ إِخْوَتِي أَلْقَوْنِي فِي الْجُبِّ، قَالَ: فَتُحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ أَخْرَجَنِي قَالَ: فَقَالَ لَهُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ لَكَ: ادْعُنِي بِهٰذَا

الدُّعاءِ حَتّى اُخْرِجَكَ مِنَ الْجُبِّ فَقالَ لَهُ: وَمَا الدُّعاءُ؟ فَقالَ: قُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ الْمَنّانُ بَديعُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ لي مِمّا أَنَا فيهِ فَرَجاً وَمَخْرَجاً» قالَ: ثُمَّ كانَ مِنْ قِصَّتِهِ ما ذَكَرَ اللّٰهُ في كِتابِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور فرمایا اے لڑکے کیا حال ہے انھوں نے کہا میرے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا ہے جبرئیل نے کہا اس سے نکلنا چاہتے ہو۔ فرمایا اگر خدا چاہے گا تو نکال دے گا جبرئیل نے کہا خدا فرماتا ہے ان کلمات کے ساتھ دعا کرو، میں تمہیں کنوئیں سے نکال دوں گا۔ پوچھا وہ دعا کیا ہے انھوں نے کہا یا اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ سزاوار حمد تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے صاحب عظمت وجلال ہے میں سوال کرتا ہوں محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کا اور اس کا کہ میری موجودہ حالت میں کشادگی اور اس سے نکلنے کی صورت پیدا کر، امام نے فرمایا اس کے بعد کا قصہ قرآن میں مذکور ہے۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعيلَ، عَنْ أَبي إِسْماعيلَ السَّرّاجِ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ عَمّارٍ، عَنْ أَبي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام أَنَّ الَّذي دَعا بِهِ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام عَلى داوُدَ بْنِ عَلِيٍّ حينَ قَتَلَ الْمُعَلَّى بْنَ خُنَيْسٍ وَأَخَذَ مالَ أَبي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: «اللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بِنُورِكَ الَّذي لا يُطْفَى وَبِعَزائِمِكَ الَّتي لا تَخْفى وَبِعِزِّكَ الَّذي لا يَنْقَضي وَبِنِعْمَتِكَ الَّتي لا تُحْصى وَبِسُلْطانِكَ الَّذي كَفَفْتَ بِهِ فِرْعَوْنَ عَنْ مُوسى عليه السلام».

جب داؤد بن علی نے معلی ابن خنیس کو قتل کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا مال ضبط کر لیا تو حضرت نے ان الفاظ میں اس کے لئے بددعا کی، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نور سے جو بجھنے والا نہیں اور تیرے ان عزائم سے جو مخفی نہیں اور تیری اس عزت سے جو ختم ہونے والی نہیں اور تیری اس نعمت سے جس کا احصا اور شمار نہیں اور تیری اس قدرت سے جس سے تو نے موسیٰ کو فرعون پر غالب کیا۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ، عَنْ أَبيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ، عَنْ إِسْماعيلَ بْنِ جابِرٍ، عَنْ أَبي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فِي الْهَمِّ قالَ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلّي رَكْعَتَيْنِ وَتَقُولُ: «يا فارِجَ الْهَمِّ وَيا كاشِفَ الْغَمِّ يا رَحْمٰنَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَرَحيمَهُما فَرِّجْ هَمّي وَاكْشِفْ غَمّي يا اللّٰهُ الْواحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ اعْصِمْني وَطَهِّرْني وَاذْهَبْ بِبَلِيَّتي» وَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

۶-فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر، اے اللہ اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ نہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچائے گناہوں سے پاک کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا خِفْتَ أَمْراً فَقُلِ: «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لَا يَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَاكْفِنِي كَذَا وَكَذَا».

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: تَقُولُ: «يَا كَافِياً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ دَخَلَ عَلَىٰ سُلْطَانٍ يَهَابُهُ فَلْيَقُلْ: «بِاللهِ أَسْتَفْتِحُ وَبِاللهِ أَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَتَوَجَّهُ، اللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُعُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُزُونَتَهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ» وَتَقُولُ أَيْضاً «حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْتَنِعُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْتَنِعُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ»

۷-فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی مشکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درود ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلعم کے واسطہ سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الکتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بچا رہوں گا اللہ کی مدد اور قوت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور صبح کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے قوت اور مددگار اللہ سے۔

٨ - عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، رَفَعُوهُ، إِلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ أَبِي عليه السلام فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَزَكِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُنْقَلَبِي وَاهْدِ[ ]

قَلْبِي وَآمِنْ خَوْفِي وَعَافِنِي فِي عُمْرِي كُلِّهِ وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاغْفِرْ خَطَايَايَ وَبَيِّضْ وَجْهِي وَاعْصِمْنِي فِي دِينِي وَسَهِّلْ مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي ضَعِيفٌ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئِ مَا عِنْدِي بِحُسْنِ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَفْجَعْنِي بِنَفْسِي وَلَا تَفْجَعْ لِي حَمِيماً وَهَبْ لِي يَا إِلٰهِي لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ، تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي جَمِيعَ مَا بِهِ ابْتَلَيْتَنِي وَتَرُدُّ بِهَا عَلَيَّ مَا هُوَ أَحْسَنُ عَادَاتِكَ عِنْدِي، فَقَدْ ضَعُفَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي وَانْقَطَعَ مِنْ خَلْقِكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكُّلِي عَلَيْكَ وَقُدْرَتُكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرْحَمَنِي وَتُعَافِيَنِي كَقُدْرَتِكَ عَلَيَّ أَنْ تُعَذِّبَنِي وَتَبْتَلِيَنِي، إِلٰهِي ذِكْرُ عَوَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ لِإِنْعَامِكَ يُقَوِّينِي وَلَمْ أَخْلُ مِنْ نِعَمِكَ مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَفْزَعِي وَمَلْجَئِي وَالْحَافِظُ لِي وَالذَّابُّ عَنِّي وَالرَّحِيمُ بِي وَالْمُتَكَفِّلُ بِرِزْقِي وَفِي قَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ فِيمَا قَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَتَمْتَ تَعْجِيلُ خَلَاصِي مِمَّا أَنَا فِيهِ جَمِيعِهِ وَالْعَافِيَةُ لِي فَإِنِّي لَا أَجِدُ لِدَفْعِ ذٰلِكَ أَحَداً غَيْرَكَ وَلَا أَعْتَمِدُ فِيهِ إِلَّا عَلَيْكَ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ [وَالْإِكْرَامِ] عِنْدَ أَحْسَنِ ظَنِّي بِكَ وَرَجَائِي لَكَ وَارْحَمْ تَضَرُّعِي وَاسْتِكَانَتِي وَضَعْفَ رُكْنِي وَامْنُنْ بِذٰلِكَ عَلَيَّ وَعَلَى كُلِّ دَاعٍ دَعَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بازگشت کو آسان بنا اور میرے قلب کو ہدایت کر اور میرے خوف کو دور کر اور مجھے پوری عمر امن عطا فرما اور میری حجت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش دے اور میرے چہرے کو نورانی بنا اور دینی معاملات میں پاک دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں، میرے مطلب کو آسان کر میرے گناہوں کو درگزر کر میرے نفس کو اندوہناک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف نہ ہو یا اللہ مجھے اپنے انعامات میں سے انعام دے اور جن بلاؤں میں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کر میری قوت کمزور ہو گئی ہے میری تدبیر سست پڑ گئی ہے تیری مخلوق کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے میری امید وابستہ ہے میرا توکل تیرے اوپر ہے اور تیری قدرت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر عذاب کرے تو یا اللہ تیری نعمتوں کا ذکر میرا مونس ہے اور تیرے انعام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیری رحمت سے خالی نہیں رہا۔ تو میرا رب ہے میرا سردار ہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا محافظ ہے اور میرے دشمنوں کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے اور مجھ پر مہربان ہے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور جس حالت میں بھی میں ہوں وہ تیری قضا و قدر کے تحت ہے پس اے میرے سردار میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے مجھے خلاصی دے اور مجھے عافیت میں رکھ میری مصیبت دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

اعتماد نہیں۔ پس اے ذوالجلال میرے ساتھ وہ کر جو میرا حسنِ ظن ہے اور میری امید تجھ سے وابستہ ہے اور یا اللہ رحم کر میری گریہ و زاری، ذلت اور کمزوری پر اور میرے اوپر احسان کر اور ہر دعا کرنے والے پر اے ارحم الراحمین اور درود ہو محمد و آلِ محمد پر۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ قَالَ : قَالَ : إِذَا أَحْزَنَكَ أَمْرٌ فَقُلْ فِي آخِرِ سُجُودِكَ : «يَا جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ ، يَا جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ ـ تُكَرِّرُ ذٰلِكَ ـ اكْفِيَانِي مَا أَنَا فِيهِ فَإِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَاحْفَظَانِي بِإِذْنِ اللهِ فَإِنَّكُمَا حَافِظَانِ» .

٩۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اصحاب امام میں سے کسی نے کہ جب کوئی معاملہ رنجیدہ نہ کرے تو آخر سجدہ میں کہو اے جبرئیل اے محمد (کئی بار) تم دونوں میری موجودہ حالت میں مدد کرو تم دونوں کی مدد میرے لئے کافی ہے تم دونوں میری مدد کرو، تم دونوں میری حفاظت کرو۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں حفاظت کرنے والے ہو۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : مَا أُبَالِي إِذَا قُلْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ ، فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ» .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .

١٠۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جب میں یہ کلمات کہوں کہ اگر تمام جن و انس میرے خلاف جمع ہوں تو مجھے پروا نہ ہو بسم اللہ و باللہ من اللہ و الی اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملت رسول اللہ یا اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرا فرمانبردار بنایا اور تیری ذات کی طرف میں نے توجہ کی اور میری فریاد تجھی سے ہے اور میں نے اپنے معاملہ کو تیرے سپرد کر دیا یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے میرے پیچھے میرے داہنے میرے بائیں اور اپنی مدد اور قوت سے میرے دشمنوں کو مجھ سے دور رکھ اور تیرے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں مل سکتی۔

یہی حدیث ابن ابی عمیر نے بھی بیان کی ہے۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام :

قَالَ لِي: أَيَّ شَيْءٍ قُلْتَ حِينَ دَخَلْتَ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ[1] بِالرَّبَذَةِ قَالَ: قُلْتُ: «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَاكْفِنِي بِمَا شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَأَنَّىٰ شِئْتَ».

۱۱۔ پوچھا ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے کیا پڑھا تھا جب آپ ربذہ میں ابو جعفر (منصور خلیفہ عباسی کے پاس) گئے تھے فرمایا دعا یہ تھی یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیری بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے جتنا چاہے اور جہاں چاہے۔

۱۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُيَسِّرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ أَقَامَ أَبُو جَعْفَرٍ مَوْلًىٰ لَهُ عَلَىٰ رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ: إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَسَرَّ شَيْئاً فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ، لَا يُدْرَىٰ مَا هُوَ ثُمَّ أَظْهَرَ: «يَا مَنْ يَكْفِي خَلْقَهُ كُلَّهُمْ وَلَا يَكْفِيهِ أَحَدٌ اكْفِنِي شَرَّ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ» قَالَ: فَصَارَ أَبُو جَعْفَرٍ لَا يُبْصِرُ مَوْلَاهُ وَصَارَ مَوْلَاهُ لَا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا جَعْفَرُ بْنَ مُحَمَّدٍ لَقَدْ عَنَّيْتُكَ فِي هٰذَا الْحَرِّ فَانْصَرِفْ فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِمَوْلَاهُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا أَمَرْتُكَ بِهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَبْصَرْتُهُ وَلَقَدْ جَاءَ شَيْءٌ فَحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: وَاللهِ لَئِنْ حَدَّثْتَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَحَداً لَأَقْتُلَنَّكَ.

۱۳۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی کے پاس گئے تو اس نے پہلے سے اپنے ایک غلام کو پس پشت کھڑا کر دیا اور کہہ دیا تھا کہ جب میرے پاس آئیں تو گردن مار دینا۔ جب حضرت آئے تو دل ہی دل میں کچھ پڑھا جس کی خبر منصور کو نہ ہوئی۔ بعد میں ظاہر فرمایا۔ وہ دعا یہ تھی اے وہ ذات جو اپنے تمام بندوں کی حاجت روائی کرتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ مجھے منصور کے شر سے بچالے۔

حضرت نے فرمایا اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام اس کو، منصور نے امام علیہ السلام سے کہا میں نے اس گرمی میں فضول آپ کو تکلیف دی آپ واپس جائیے۔ حضرت کے چلے جانے کے بعد منصور نے غلام سے کہا تو میرا حکم کیوں نہ بجا لایا اس نے کہا واللہ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے ایسی حائل ہوئی کہ وہ مجھے نظر ہی نہ آئے منصور نے کہا اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو گردن مار دوں گا۔

۱۳ ۔ عِدَّةٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ، عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ، إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ إِذَا كَرَبَنَا أَمْرٌ وَتَخَوَّفْنَا مِنَ السُّلْطَانِ أَمْراً لَا قِبَلَ لَنَا بِهِ نَدْعُو بِهِ. قُلْتُ: بَلَىٰ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ

يَا كَائِناً قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا بَاقِي بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا.

۱۳۔ راوی کہتاہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میں تجھے ایسی دعا سکھادوں جس سے تو خدا سے مانگا کرے ہم اہلبیت کو جب کوئی تکلیف دہ امر درپیش ہوتاہے اور بادشاہ یا بد سے خوف ہوتاہے تو ہم انہی کلمات سے دعا کرتے ہیں میں نے کہا ضرور تعلیم فرمایئے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا یوں کہا کرو۔ اے وہ ذات جو ہر شے سے پہلے ہے۔ اے وہ ذات جو ہر شے کو پیدا کرنے والی ہے اور اے وہ ذات جو ہر شے کے بعد باقی رہنے والی ہے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ: كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْغَنَوِيُّ إِلَيَّ يَسْأَلُنِي أَنْ أَكْتُبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي دُعَاءٍ يُعَلِّمُهُ يَرْجُو بِهِ الْفَرَجَ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: أَمَّا مَا سَأَلَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ مِنْ تَعْلِيمِهِ دُعَاءً يَرْجُو بِهِ الْفَرَجَ فَقُلْ لَهُ: يَلْزَمُ: يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكْفِيَ مَا هُوَ فِيهِ مِنَ الْغَمِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، فَأَعْلَمْتُهُ ذَلِكَ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْحَبْسِ.

۱۴۔ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسی دعا معلوم کروں جو باعث کشودگی کار ہو۔ امام علیہ السلام نے مجھے وہی دعا لکھ کر بھیجی جس کے لئے محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا تھا۔ تحریر فرمایا اس سے کہو یہ دعا پڑھا کرے۔ اے وہ ذات جو کفایت کرتی ہے ہر شے کے بدلے اور اس کے بدلے کوئی چیز کفایت نہیں کرتی جو مشکل اس وقت مجھے درپیش ہے اسے دور کر میں امید کرتا ہوں کہ اس غم کو تو ہی دور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے یہ دعا اس کو بتا دی۔ چند ہی روز بعد وہ قید سے رہا ہو گیا۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ مَنْ أَصَابَهُ مِنْكُمْ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَتْ بِهِ نَازِلَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِهِنَّ: يَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوَى وَيَا سَامِعَ كُلِّ نَجْوَى وَشَاهِدَ كُلِّ مَلَإٍ وَعَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَيَا دَافِعَ مَا يَشَاءُ مِنْ بَلِيَّةٍ، وَيَا خَلِيلَ إِبْرَاهِيمَ وَيَا نَجِيَّ مُوسَى وَيَا مُصْطَفِيَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَدْعُوكَ دُعَاءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهُ، دُعَاءَ الْغَرِيقِ الْغَرِيبِ الْمُضْطَرِّ الَّذِي لَا يَجِدُ لِكَشْفِ مَا هُوَ فِيهِ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، فَإِنَّهُ لَا يَدْعُو بِهِ أَحَدٌ إِلَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۵۔ ابو حمزہ نے بیان کیا میں نے حضرت علی بن الحسین کو کہتے سنا اپنے فرزند سے بیٹا جب کسی مصیبت کا سامنا ہو اور کوئی بلا نازل ہو تو پورا وضو کرو اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہو۔ اے وہ ذات جس سے ہر شکایت کی جاتی ہے اے وہ ذات جو ہر کسی کی بات سنتا ہے اے وہ ذات جو ہر گروہ کے پاس موجود ہے اور ہر حقیقت کا جاننے والا ہے اور ہر بلا کا دفع کرنے والا ہے اے ابراہیم کے خلیل اے موسیٰ کو نجات دینے والے، اے محمد کو برگزیدہ کرنے والے میں تجھ سے اس شخص کی طرح دعا کرتا ہوں جو فاقہ کی سختی میں مبتلا ہو اور جس کی تدبیر گئی گذری ہو اور جس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو دعا کرتا ہوں اس پردیسی کی طرح جو مصیبتوں میں غرق ہو اور مضطر ہو اور جس بلا میں ہو اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پاتا ہو، اے ارحم الراحمین وہ اللہ کے سوا کسی کو غم دور کرنے والا نہیں پایا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَدْخُلُنِي الْغَمُّ فَقَالَ: أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ: اللهُ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، فَإِذَا خِفْتَ وَسْوَسَةً أَوْ حَدِيثَ نَفْسٍ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ عَدْلٌ فِيَّ حُكْمُكَ مَاضٍ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ نُورَ بَصَرِي وَرَبِيعَ قَلْبِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي، اللهُ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً.

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں غمگین رہتا ہوں۔ فرمایا زیادہ تر یہ دعا پڑھا کرو۔ اللہ اللہ میرا رب ہے اس کا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا جب کوئی وسوسہ دل میں آئے یا خود فکر باطل میں پڑ جاؤ تو یہ کہو۔

یا اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم میرے لئے مبنی بر عدل ہے تیرا حکم میرے بارے میں جاری ہونے والا ہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جس کا ذکر تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے یا کسی کو اپنی مخلوق میں تعلیم دی ہے یا تو نے مختص کیا ہے اس کو اپنے علم غیب سے یہ کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور یہ کہ قرآن کو میری آنکھوں کا نور قرار دے اور میرے رنج کا دور کرنے والا اور میرے غم کا دفع کرنے والا ہے اے اللہ اے اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا۔

١٧ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَ دُعَاءُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ: يَا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ

و يا مجيب دعوة المضطرين و يا كاشف غمي اكشف عني غمي وهمي وكربي فإنك تعلم حالي وحال أصحابي واكفني هول عدوي

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خندق کی جنگ میں حضرت کی یہ دعا تھی اے بے چینوں کی فریاد سننے والے اے رنج و غم کرب و اضطراب کو دور کرنے والے تو میرا اور میرے اصحاب کا حال خوب جانتا ہے دشمن کی طاقت کو توڑ کر میری مدد کر۔

۱۸ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن أسباط، عن إبراهيم بن أبي البلاد عن الرضا عليه السلام قال: خرج بجارية لنا خنازير في عنقها فأتاني آت فقال: يا علي قل لها: فلتقل: «يا رؤوف يا رحيم يا رب يا سيدي» تكرره. قال: فقالته فأذهب الله عز وجل عنها. قال: وقال: هذا الدعاء الذي دعا به جعفر بن سليمان.

۱۸۔ امام رضا علیہ السلام کے پاس (ایک ہماری) کنیز کو لائے جس کی گردن میں خنازیر (ایک بیماری) تھی حضرت نے فرمایا [illegible] یا رؤف یا رحیم یا رب یا سیدی [illegible] اسے شفا دی۔ حضرت نے فرمایا یہ وہ دعا ہے جو جعفر بن سلیمان کو تعلیم کی گئی تھی [illegible]

۱۹ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن الحسن قال: سألت أبا الحسن عليه السلام دعاء وأنا خلفه فقال: «اللهم إني أسألك بوجهك الكريم واسمك العظيم وبعزتك التي لا ترام وبقدرتك التي لا يمتنع منها شيء أن تفعل بي كذا وكذا» قال: وكتب إلي رقعة بخطه قل: «يا من علا فقهر، وبطن فخبر، يا من ملك فقدر، ويا من يحيي الموتى وهو على كل شيء قدير صل على محمد وآل محمد وافعل بي كذا وكذا» ثم قل: «يا لا إله إلا الله ارحمني بحق لا إله إلا الله ارحمني». وكتب إلي في رقعة أخرى يأمرني أن أقول: «اللهم ادفع عني بحولك وقوتك، اللهم إني أسألك في يومي هذا وشهري هذا وعامي هذا بركاتك فيها وما ينزل فيها من عقوبة أو مكروه أو بلاء فاصرفه عني وعن ولدي بحولك وقوتك، إنك على كل شيء قدير، اللهم إني أعوذ بك من زوال نعمتك وتحويل عافيتك ومن فجأة نقمتك ومن شر كتاب قد سبق، اللهم إني أعوذ بك من شر نفسي ومن شر كل دابة أنت آخذ بناصيتها إنك على كل شيء قدير وإن الله قد أحاط بكل شيء علماً وأحصى كل شيء عدداً».

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جبکہ میں حضرت کے پیچھے چل رہا تھا دعا تعلیم کرنے کی خواہش کی

کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری ذات کریم اور تیرے اسم اعظم سے اور تیرے نبی کی عزت سے اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے روک نہیں سکتی کہ میری فلاں فلاں حاجت برلا اور پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک رقعہ میں یہ بھی لکھا۔ اے وہ بلند و برتر ذات جو سب پر غالب ہے اور باطن سے خبردار، اے وہ ذات جو مالک رقادر ہے جو مردے کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کر۔ پھر کہو اے وہ معبود نہیں بحق لا الٰہ الا اللہ مجھ پر رحم کر اور ایک دوسرے رقعہ میں لکھا کہ میں کہوں یا اللہ اپنی مدد اور قوت سے تکلیف کو مجھ سے دور کر میں آج کے دن اس مہینے میں اس سال میں تیری برکات چاہتا ہوں اور جو مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں ان کو ہٹا دے مجھ سے اور میرے والدین سے اپنی مدد اور قوت سے تو ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں زوال نعمت اور عافیت کے بدل جانے سے اور یکایک مصیبت کے نزول سے اور اس تحریر کی پریشانی سے جو سابق میں لکھی جا چکی ہے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر اس زمین پر چلنے والی مخلوق سے جس کی پیشانی کو تو (روز قیامت) پکڑنے والا ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کا شمار رکھتا ہے۔

۲۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ : «يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ ، يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ ، فَاكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي» تَقُولُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَنْتَ سَاجِدٌ .

۲۰۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اے حیّ و قیوم کوئی معبود تیرے سوا نہیں، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پس جو میرا ارادہ ہے اسے پورا کر اور جو میرے نفس پر اسے نہ چھوڑ، سجدہ میں سو بار کہے۔

۲۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُورَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِذَا كَانَ لَكَ يَا سَمَاعَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَقُلْ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ فَإِنَّ لَهُمَا عِنْدَكَ شَأْناً مِنَ الشَّأْنِ وَقَدْراً مِنَ الْقَدْرِ ، فَبِحَقِّ ذَلِكَ الشَّأْنِ وَبِحَقِّ ذَلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا» فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ مُمْتَحَنٌ إِلَّا وَهُوَ يَحْتَاجُ إِلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ .

۲۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے سماعہ جب خدا سے کوئی حاجت برآری چاہے تو یوں کہو یا اللہ میں محمد و علی کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں ان دونوں کی تیرے نزدیک بڑی شان اور قدر ہے اور اسی شان اور قدر کے واسطہ سے کہتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ایسا ایسا کر بے شک روز قیامت کوئی

عنقریب درخشندہ اور کوئی رسول اور کوئی ایسا مومن جس کا امتحان قدرت نے کیا ہو ایسا نہ ہوگا جہاں کی طرف محتاج نہ ہو۔

۲۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَالْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ وَظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ أَبُو الدَّوَانِيقِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام رَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ حَفِظْتَ الْغُلَامَيْنِ بِصَلَاحِ أَبَوَيْهِمَا فَاحْفَظْنِي بِصَلَاحِ آبَائِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْرَأُ بِكَ فِي نَحْرِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ» ثُمَّ قَالَ لِلْجَمَّالِ: سِرْ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلَهُ الرَّبِيعُ بِبَابِ أَبِي الدَّوَانِيقِ قَالَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا أَشَدَّ بَاطِنَهُ عَلَيْكَ، لَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا تَرَكْتُ لَهُمْ نَخْلًا إِلَّا عَقَرْتُهُ وَلَا مَالًا إِلَّا نَهَبْتُهُ وَلَا ذُرِّيَّةً إِلَّا سَبَيْتُهَا. قَالَ: فَهَمَسَ بِشَيْءٍ خَفِيٍّ وَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ، فَلَمَّا دَخَلَ سَلَّمَ وَقَعَدَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتْرُكَ لَكَ نَخْلًا إِلَّا عَقَرْتُهُ وَلَا مَالًا إِلَّا أَخَذْتُهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَلَى أَيُّوبَ فَصَبَرَ، وَأَعْطَى دَاوُدَ فَشَكَرَ، وَقَدَّرَ يُوسُفَ فَغَفَرَ، وَأَنْتَ مِنْ ذَلِكَ النَّسْلِ، وَلَا يَأْتِي ذَلِكَ النَّسْلُ إِلَّا بِمَا يُشْبِهُهُ، فَقَالَ: صَدَقْتَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ لَمْ يَنَلْ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ دَماً إِلَّا سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ، فَغَضِبَ لِذَلِكَ وَاسْتَشَاطَ، فَقَالَ: عَلَى رِسْلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا الْمُلْكَ كَانَ فِي آلِ أَبِي سُفْيَانَ فَلَمَّا قَتَلَ يَزِيدُ حُسَيْناً سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ فَوَرَّثَهُ آلَ مَرْوَانَ، فَلَمَّا قَتَلَ هِشَامٌ زَيْداً سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ فَوَرَّثَهُ مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَّا قَتَلَ مَرْوَانُ إِبْرَاهِيمَ سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ فَأَعْطَاكُمُوهُ، فَقَالَ: صَدَقْتَ، هَاتِ ارْفَعْ حَوَائِجَكَ، فَقَالَ: الْإِذْنُ، فَقَالَ: هُوَ فِي يَدِكَ مَتَى شِئْتَ، فَخَرَجَ فَقَالَ لَهُ الرَّبِيعُ: قَدْ أَمَرَ لَكَ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا، قَالَ: إِذَنْ تُغْضِبُهُ فَخُذْهَا ثُمَّ تَصَدَّقْ بِهَا.

۲۲۔ راوی کہتا ہے جب منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بغداد بلایا تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا خدایا تو نے دونوں یتیم لڑکوں کے خزانوں کی حفاظت کی خضر علیہ السلام کے ذریعہ دیوار کے نیچے جو یتیم بچوں کا خزانہ تھا دیوار کو سیدھا کر کے بچا لیا تھا ان کے ماں باپ کی نکوکاری کی وجہ سے پس میری بھی حفاظت کر میرے آباء و اجداد محمد و علی و حسن و حسین و علی بن الحسین اور محمد بن علی کی نیکی کی وجہ سے، یا اللہ میں اس کے شر کو دفع کروں اس کے سینہ پر ضرب لگا کر اور اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر اونٹ کے ساربان سے کہا چل۔ جب بغداد پہنچے تو ربیع نے منصور کے دروازہ پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے کہا اس کے دل میں آپ کی طرف سے کینہ ہے، میں نے اسے کہتے ہوئے سنا ہے واللہ میں ان کے کسی جوان کو بے قتل کیے نہ چھوڑوں گا اور نہ ان کے مال کو بے لوٹے اور نہ ان کی

ذریت کو بے قید کیے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قتل کئے مال کو بے لوٹے اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا، یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی نسل سے ہو اور اس نسل کو وہی کرنا چاہیے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملک چھین لیا گیا۔ یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص اپنے غصہ کو دھیما کر کے سن یہ ملک اولاد ابوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجیے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جانے کے لیے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کی مرضی۔ حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا اسے لیجیے ورنہ وہ برا مانے گا انھیں لے کر تصدیق کر دیجیے۔

٢٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أُبَالِي إِذَا قُلْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي ، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث دہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

چھپنواں باب

دعائے امراض

(بابُ) ۵۶

☆(الدُّعاءِ لِلْعِلَلِ وَالْاَمْرَاضِ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ أَقْوَاماً فَقُلْتَ: «قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلاً» فَيَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاكْشِفْ ضُرِّي وَحَوِّلْهُ إِلَىٰ مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلٰهاً آخَرَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ».

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے وقت مرض کہو۔ یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اپنے علماء کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر قادر ہے اور بدلنے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔ درود بھیج محمد و آلِ محمدؐ پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَرْبِيٍّ قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَضاً شَدِيداً فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: قَدْ بَلَغَنِي عِلَّتُكَ فَاشْتَرِ صَاعاً مِنْ بُرٍّ ثُمَّ اسْتَلْقِ عَلَىٰ قَفَاكَ[۲] وَانْثُرْهُ عَلَىٰ صَدْرِكَ كَيْفَمَا انْتَثَرَ وَقُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَىٰ خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي» ثُمَّ اسْتَوِ جَالِساً وَاجْمَعِ الْبُرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاقْسِمْهُ مُدّاً مُدّاً لِكُلِّ مِسْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ؛ قَالَ دَاوُدُ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَكَأَنَّمَا نُشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ[۱] وَقَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَانْتَفَعَ بِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں مدینہ میں سخت بیمار ہوا یہ خبر جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سنی تو مجھے لکھا کہ ایک صاع (سوا تین سیر) گیہوں خریدو اور چت لیٹ کر وہ گندم اپنے سینہ پر تھوڑے تھوڑے ڈلواؤ اور کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے کہ جس مضطر نے اس کے واسطے سے سوال کیا تو نے اس سے مصیبت کو دور کیا اور روئے زمین کا مالک بنایا اور اپنی مخلوق پر اس کو اپنا خلیفہ بنایا۔ درود بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور مجھے صحت عطا کر اس بیماری سے پھر اٹھ کر بیٹھ جا اور سب اپنے آس پاس والے گندم جمع کر اور یہی کلمات پھر کہو اور یہ گندم ایک ایک مد (تین پاؤ) مسکینوں کو تقسیم کر اور یہی کلمات کہو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ معلوم ہوا جیسے میں قید سے رہا ہو گیا۔ چند بار ایسا ہی کیا نفع پایا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اشْتَكَى بَعْضُ وُلْدِهِ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ قُلِ : «اللَّهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ» .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بلا سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا فرزند ہوں۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الَّذِي قَدْ ظَهَرَ بِوَجْهِي يَزْعَمُ النَّاسُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْدًا لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ فَقَالَ لِي : لَا ، لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مُكَنَّعَ الْأَصَابِعِ فَكَانَ يَقُولُ هَكَذَا ـ وَيَمُدُّ يَدَهُ ـ وَيَقُولُ : «يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ» قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِذَا كَانَ الثُّلُثُ الْأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ : وَأَنْتَ سَاجِدٌ : «يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَٰنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ وَيَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي هَذَا الْوَجَعَ ـ وَسَمِّهِ ـ فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ [أَ]حْزَنَنِي» وَأَلِحَّ فِي الدُّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللهُ بِهِ عَنِّي كُلَّهُ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہو گئے ہیں لوگ کہتے ہیں ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا جن سے حاجت ہو یعنی ایمان والے ہوں فرمایا

ایسا نہیں ہے۔ مومن آلِ فرعون کی انگلیاں جذام سے گر گئی تھیں حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں اس نے ان لوگوں سے کہا اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر فرمایا رات کے آخری حصہ کے اوّل میں وضو کر اور نماز پڑھ جب اوّل کی دو رکعتوں کے آخر سجدہ میں جائے تو کہو۔

اے بلند و برتر ذات اے رحمٰن والے رحیم اے دعاؤں کے سننے والے۔ اے نیکیوں کے دینے والے درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے جس کا تو اہل ہے اور دور کر مجھ سے اس آزار کو (بیماری کا نام لے) اس مرض نے مجھے سخت تکلیف دی ہے اور غمگین بنا دیا ہے اور دعا کے وقت پوری پوری الحاح و زاری کر۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابھی کوفہ تک نہ پہنچا تھا کہ میرا مرض دور ہو گیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ مَرَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَقُلِ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ وَعَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ» وَلَا تُسْمِعْهُ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی مرض میں کسی کو مبتلا دیکھو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے عافیت بخشی اس مرض سے جس میں مبتلا ہے اور فضیلت دی مجھے تجھ پر اور اپنی کثیر مخلوق پر، یہ کلمات اس طرح آہستہ کہو کہ وہ سنے نہیں۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ الْوَجَعُ وَتَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : «اللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّي حَقّاً لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً ؛ اللَّهُمَّ أَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ فَفَرِّجْهَا عَنِّي» .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جہاں درد ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار کہو اللہ اللہ میرا سچا رب ہے میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اور ہر مشکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس درد کو دور کر۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام لِلْأَوْجَاعِ تَقُولُ : «بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلّٰهِ فِي عِرْقٍ سَاكِنٍ وَغَيْرِ سَاكِنٍ عَلَى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ» وَتَأْخُذُ لِحْيَتَكَ بِيَدِكَ الْيُمْنَى بَعْدَ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَاكْشِفْ ضُرِّي» ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ وَاحْرِصْ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ مَعَ دُمُوعٍ وَبُكَاءٍ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب درد کہیں ہو تو کہو بسم اللہ و باللہ خدا کی بہت سی نعمتیں پوشیدہ ہیں ساکن اور غیر ساکن رگوں میں شکر گزار اور ناشکرے بندوں کی پھر اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں نماز واجب کے بعد پکڑ کر کہو، خدایا میری تکلیف کو دور کر اور جلد صحت عطا فرما اور میری تکلیف کو دور کر دے (تین بار) اور کوشش کر کہ یہ دعا بکا اور آنسوؤں کے ساتھ ہو۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَجَعاً بِي فَقَالَ : قُلْ: «بِسْمِ اللهِ ـ ثُمَّ امْسَحْ يَدَكَ عَلَيْهِ وَقُلْ ـ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِجَلَالِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ وَأَعُوذُ بِأَسْمَاءِ اللهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا أَخَافُ عَلَىٰ نَفْسِي» تَقُولُهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ : فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ [بِهَا] الْوَجَعَ عَنِّي .

٨۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد کی شکایت کی۔ فرمایا بسم اللہ کہہ کر موضع درد پر اپنا ہاتھ پھیرو پھر کہو میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت سے اس کی قدرت سے اس کے جلال و عظمت سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اس کے رسول سے اللہ کے اسماء سے ہر اس چیز کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف زدہ ہوں اپنے نفس پر (سات بار) میں نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اس درد کو مجھ سے دور کر دیا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ : أَمِرَّ يَدَكَ عَلَىٰ مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ قُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ؛ اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَجِدُ» ثُمَّ تُمِرُّ يَدَكَ الْيُمْنَىٰ وَتَمْسَحُ مَوْضِعَ الْوَجَعِ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ .

۹۔ فرمایا امام علیہ السلام نے مقام درد پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو اللہ کے نام سے اور محمد رسول اللہ کے نام سے اور خدائے عظیم کے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں یا اللہ اس درد کو مجھ سے دور کر پھر اپنا داہنا ہاتھ مقام درد پر تین بار مل

١٠ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَخِي غَرَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَىٰ مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ تَقُولُ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ [وَ] مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَجِدُ» وَتَمْسَحُ الْوَجَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے خداوندا اس درد کو مجھ سے دور کر پھر مقام درد کو تین بار ملے

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ لِوَجَعٍ أَصَابَنِي ؟ قَالَ : قُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : «يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ [يَا رَحِيمُ] يَا رَبَّ الْأَرْبَابِ وَإِلٰهَ الْآلِهَةِ وَيَا مَلِكَ الْمُلُوكِ وَيَا سَيِّدَ السَّادَةِ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِكَ» .

۱۱۔ راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا بتایئے جس سے میرا درد دور ہو۔ فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم، اے تمام ربوں کے رب اے تمام معبودوں کے معبود اے ملک کے مالک اے تمام سیدوں کے سردار مجھے ہر درد اور دکھ سے شفا دے میں تیرا بندہ ہوں ہر حالت میں تیرے قبضہ میں ہوں۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ مَرِيضٍ فَقُلْ : «أُعِيذُكَ بِاللهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَفَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ» سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۱۲۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات بار)

۱۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ فَلْيَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ عَلَىٰ مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ» .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بیمار ہو اس کو چاہیئے کہ یوں دعا کرے بسم اللہ و باللہ و محمد رسول اللہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت سے اس چیز پر جو وہ چاہے اس بیماری کے شر سے جس میں مبتلا ہوں۔

۱٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الْجَوَالِيقِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : «يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ أَنْزِلْ عَلَىٰ مَا بِي مِنْ دَاءٍ شِفَاءً» .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے شفا دینے والے اے مرض کو دور کرنے والے میرے مرض کو بھی شفا دے۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ صَاحِبِ الشَّعِيرِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْخُرَاسَانِيِّ وَكَانَ خَبَّازاً قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَجَعاً بِي فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَضَعْ يَدَكَ مَوْضِعَ سُجُودِكَ ثُمَّ قُلْ : «بِسْمِ اللهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اشْفِنِي يَا شَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْماً ، شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ» .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنا مرض بیان کیا۔ فرمایا بعد نماز اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر رکھ کر کہو شروع کرتا ہوں اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے ، اے شافی مطلق مجھے شفا دے۔ تیری ہی شفا ایسی ہے کہ جو بیماری نام کو نہیں چھوڑتی۔ ہر درد و دکھ میں شفا دینے والا تو ہی ہے۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَرِضَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ : قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْراً عَلَى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوجاً إِلَى رَحْمَتِكَ» .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ حضرت علی علیہ السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا یوں دعا کرو خداوندا میں تجھ سے جلد صحت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف جانے کا۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُبَشِّرُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ: «أَيُّهَا الْوَجَعُ اسْكُنْ بِسَكِينَةِ اللهِ وَقِرَّ بِوَقَارِ اللهِ وَانْحَجِزْ بِحَاجِزِ اللهِ وَاهْدَأْ بِهَدْءِ اللهِ أُعِيذُكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ بِمَا أَعَاذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَرْشَهُ وَمَلَائِكَتَهُ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالزَّلَازِلِ» تَقُولُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَا أَقَلَّ مِنَ الثَّلَاثِ .

۱۷۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ یہ دعا دم کرتے تھے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اے درد تھم جا ، خدا کے حکم سے آرام سے رک جا اور اللہ کے وقار کی وجہ قرار پکڑ اور اللہ کے روکنے سے رک جا ، اے انسان تجھے پناہ میں دیتا ہوں جس سے پناہ دی اللہ نے اپنے عرش کو اور اپنے ملائکہ کو زلزلہ اور خوف کے دن (قیامت) سات مرتبہ ، تین بار سے کم نہیں۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الَّذِي نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَ هُوَ عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ أَنْ تَشْفِيَنِي بِشِفَائِكَ وَتُدَاوِيَنِي بِدَوَائِكَ وَتُعَافِيَنِي مِنْ بَلَائِكَ» ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ وَ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۱۸۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے اپنا دا اپنا ہاتھ مقامِ درد پر رکھ کر کہو۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قرآن عظیم کے واسطہ سے جس کو تو نے روح الامین کے ذریعہ سے نازل کیا اور وہ تیرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور حکمت سے پُر ہے کہ مجھ کو پوری پوری شفا دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اس اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

۱۹ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : عَرَضَ بِي وَجَعٌ فِي رُكْبَتِي ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ : «يَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ، ارْحَمْ ضَعْفِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَعَافِنِي مِنْ وَجَعِي» قَالَ : فَفَعَلْتُهُ فَعُوفِيتُ .

۱۹۔ ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا جب نماز پڑھو تو کہو اے سب سے زیادہ سخی اے سب سے زیادہ سائل کو دینے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میرے ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر، میں نے ایسا ہی کیا مجھے صحت ہو گئی

ستاونواں باب

حرز و تعویذ

(بَابُ) ۵۷

☆(الْحِرْزِ وَالْعُوذَةِ)☆

۱ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : ذُكِرَتْ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام الْوَحْشَةُ ؛ فَقَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتُمُوهُ لَمْ تَسْتَوْحِشُوا بِلَيْلٍ وَلَا

نَهارٍ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَإِنَّهُ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللهَ بالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً، اللّهُمَّ اجْعَلْني في كَنَفِكَ وَفي جِوارِكَ وَاجْعَلْني في أَمانِكَ وَفي مَنْعِكَ» فَقالَ : بَلَغَنا أَنَّ رَجُلاً قالَها ثَلاثِينَ سَنَةً وَتَرَكَها لَيْلَةً فَلَسَعَتْهُ عَقْرَبٌ .

۱- ابن منذر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اپنی وحشتِ دل کو بیان کیا۔ فرمایا میں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ اس کے درد سے نہ رات کو وحشت ہو نہ دن میں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر میرا توکل ہے اور جس کا توکل اللہ پر ہوگا وہ اس کے لئے کافی ہے۔ خدا اپنے امر کا پورا کرنے والا ہے اس نے ہر شے کی ایک مقدار معین کردی ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ میں رکھ، اپنے جوار میں رکھ اپنی امان اور اپنی روک میں رکھ۔ راوی کہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ تیس سال اس نے یہ دعا پڑھی ایک رات ترک کیا تو بچھو نے کاٹ لیا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ : قُلْ: «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمَغْفِرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطانِ اللهِ الَّذي هُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِكَرَمِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ شَيْطانٍ مَرِيدٍ وَشَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ شَدِيدٍ وَمِنْ شَرِّ السّامَّةِ وَالْهامَّةِ وَالْعامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ بِلَيْلٍ أَوْ نَهارٍ وَمِنْ شَرِّ فُسّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ» .

۲- ابوبصیر سے مروی ہے کہ یوں دعا کرو۔

میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں عزتِ خدا، قدرتِ خدا، جلالِ خدا اور عظمتِ خدا، عفوِ خدا، مغفرتِ خدا، رحمتِ خدا کی اور اس اللہ کی حکومت کی جو ہر شے پر قادر ہے اور پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے ہر ظالم و جابر کے شر سے اور ہر مردود شیطان سے، ہر قریب و بعید اور ضعیف و قوی کے شر سے اور فقیر اور آزار دہندہ کے قصد اور نحوست سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے چھوٹا ہو یا بڑا، رات میں ہو یا دن میں اور عرب و عجم کے ہر فاسق کے شر سے اور فاسق جن و انس کے شر سے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، عَنِ الْقَدّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ : قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ : رَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَسَناً وَحُسَيْناً فَقالَ : «أُعِيذُكُما بِكَلِماتِ اللهِ التّامّاتِ

وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا عَامَّةً مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ[1] وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَيْنَا فَقَالَ : هٰكَذَا كَانَ يُعَوِّذُ إِبْرَاهِيمُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عليهما السلام .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تعویذ بنایا رسولُ اللہ نے حسنؑ و حسینؑ کے لئے فرمایا میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی اور اس کے اسمائے حسنیٰ کی اور پناہ مانگتا ہوں تمہارے لئے نقرسے، ہر آزار دہندہ سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویذ ہے جو ابراہیم نے تجویز فرمایا تھا۔ اسمٰعیل و اسحاق کے لئے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَنَظَرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَيَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا بَطَنَ وَظَهَرَ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفْتُ وَمَا لَمْ أَصِفْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ذَكَرَ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنْ كُلِّ سَبُعٍ وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَذُرِّيَّتِهِ وَكُلِّ مَا عَضَّ أَوْ لَسَعَ وَلَا يَخَافُ صَاحِبُهَا إِذَا تَكَلَّمَ بِهَا لِصّاً وَلَا غُولاً قَالَ: قُلْتُ لَهُ : إِنِّي صَاحِبُ صَيْدِ السَّبُعِ وَأَنَا أَبِيتُ فِي اللَّيْلِ فِي الْخَرَابَاتِ وَأَتَوَحَّشُ فَقَالَ لِي : قُلْ إِذَا دَخَلْتَ : «بِسْمِ اللهِ أَدْخُلُ» وَأَدْخِلْ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَإِذَا خَرَجْتَ فَأَخْرِجْ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَسَمِّ اللهَ فَإِنَّكَ لَا تَرَى مَكْرُوهاً .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ و باللہ و الحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً لم یکن لہٗ، حمد ہے اس خدا کے لئے جس کے نہ جورو ہے نہ اولاد اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اور اس کی بزرگی کا اقرار کرو اور حمد ہے اس خدا کی جو ہر ایک کی ذات و صفات کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو نہیں جانتا، وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے اسے کسی چیز کو سکھایا نہیں جاتا، وہ دزدیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور جو سینوں میں چھپا ہوا ہے اس سے واقف ہے میں پناہ مانگتا ہوں اس کی ذات کریم سے اور اس کے عظیم المرتبت نام سے، اور شر سے ہر اس چیز کے جس کو میں نے بیان کیا اور نہیں بیان کیا اور حمد رب العالمین کے لئے ہے حضرت نے فرمایا یہ دعا امان ہے درندے اور شیطان رجیم سے اور اس کی ذریت سے اور ہر اس جانور سے جو کاٹنے والا اور ڈسنے والا ہے اور اس دعا کے کرنے والے کو نہ چور کا خوف رہتا ہے نہ آسیب کا، راوی نے کہا میں درندوں کا شکار کرتا رہتا ہوں اور میں ویرانوں میں رات بسر کرتا ہوں اور خوف طاری رہتا ہے۔ فرمایا جب

تم وہاں جاؤ تو کہو، اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوتا ہوں اور داہنا پیر اس جگہ رکھو اور جب نکلو تو پہلے بایاں پیر رکھو اور اللہ کا نام لو کوئی گزند تم تک نہ پہنچے گی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ : عَلَّمَنِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «بِسْمِ اللهِ الْجَلِيلِ أُعِيذُ فُلَاناً بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنَ الْهَامَّةِ وَالسَّامَّةِ وَاللَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ نَفْثِهِمْ وَبَغْيِهِمْ وَنَفْخِهِمْ وَبِآيَةِ الْكُرْسِيِّ» ثُمَّ تَقْرَأُهَا ثُمَّ تَقُولُ فِي الثَّانِيَةِ : «بِسْمِ اللهِ أُعِيذُ فُلَاناً بِاللهِ الْجَلِيلِ . . » ـ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ ـ .

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت صادق آلِ محمدؐ نے مجھے حفاظت کے لیے دعا تعلیم فرمائی ہے شروع کرتا ہوں خدائے جلیل کے نام سے اور فلاں شخص کو خدائے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے اور نقرسے اور چشمِ بد سے اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے اور جن و انس کے شر سے عرب و عجم کے شر سے اور افسوں شعر سے اور ان کی سرکشی سے اور نمود بے بود سے پھر آیت الکرسی پڑھو اور دوبارہ کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور فلاں کو خدائے جلیل کی پناہ میں دیتا ہوں اور مذکورہ بالا دعا کو پورا پڑھو۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ الْعَقَارِبَ ، فَقَالَ : انْظُرْ إِلَى بَنَاتِ نَعْشٍ الْكَوَاكِبِ الثَّلَاثَةِ الْوُسْطَى مِنْهَا بِجَنْبِهِ كَوْكَبٌ صَغِيرٌ قَرِيبٌ مِنْهُ تُسَمِّيهِ الْعَرَبُ «السُّهَا» وَ نَحْنُ نُسَمِّيهِ «أَسْلَمَ» أَحِدَّ النَّظَرَ إِلَيْهِ كُلَّ لَيْلَةٍ وَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «اللَّهُمَّ رَبَّ أَسْلَمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَلِّمْنَا» قَالَ : إِسْحَاقُ فَمَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ دَهْرِي إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَضَرَبَتْنِي الْعَقْرَبُ .

۶۔ اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بچھو کے کاٹنے کا خوف رہتا ہے فرمایا کہ بنات النعش کے تین ستارے جو بیچ میں ہوتے ہیں ان کے پہلو میں ایک چھوٹا تارہ ہوتا ہے جس کو عرب کے لوگ سہا کہتے ہیں تم اسے ہر ایک رات گھور کر دیکھو اور تین بار کہو۔ اے اسلم ستارہ کے رب رحمت نازل کر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور اس کی فراخی میں جلدی کر اور ہمیں صحیح سلامت رکھ۔ اسحاق نے کہا۔ میں نے عمر بھر یہ عمل ترک نہ کیا سوائے ایک رات کے اسی رات کو بچھو نے کاٹ لیا۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ فَأَنَا ضَامِنٌ لَهُ أَلَّا يُصِيبَهُ عَقْرَبٌ وَلَا هَامَّةٌ حَتَّى

يُصْبِحَ : «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ».

۷۔ راوی کہتا ہے کہ صادق آل محمدؑ نے فرمایا جو یہ کلمات کہے میں ـــــ اس کا ضامن ہوں کہ کچھوا سے نہیں کاٹے گا اور نہ صبح تک کوئی شر کا قصد کرے گا کہو میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ان کلمات تامات سے جس سے خالی نہیں یا تجاوز نہیں کرتا کوئی نیک ہو یا بد اور پناہ مانگتا ہوں شر سے ہر اس چیز کے جو خدا نے پیدا کی ہے اور شر سے ہر چلنے والے کے جس کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِذْ شَكَوْا إِلَيْهِ الْبَرَاغِيثَ أَنَّهَا تُؤْذِيهِمْ فَقَالَ: إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ فَلْيَقُلْ : أَيُّهَا الْأَسْوَدُ الْوَثَّابُ الَّذِي لَا يُبَالِي غَلَقاً وَلَا بَاباً عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِأُمِّ الْكِتَابِ أَلَّا تُؤْذِيَنِي وَأَصْحَابِي إِلَى أَنْ يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَ ـ وَالَّذِي نَعْرِفُهُ ـ إِلَى أَنْ يَؤُوبَ الصُّبْحُ مَتَى مَا آبَ».

۸۔ حضرت رسولِ خدا ایک جنگ کے لئے گئے تو اصحاب نے پسوؤں کی شکایت کی کہ بڑی اذیت دے رہے ہیں فرمایا جب سونے کو لیٹو تو کہو اے سیاہ اچھل کر حملہ کرنے والے جو نہ بند مکان سے رُکے نہ جسے کسی مکان سے آنے کی ضرورت ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں ام الکتاب (قرآن) کی کہ مجھے اذیت نہ دے اور نہ میرے اصحاب کو رات کے جانے اور صبح کے آنے تک جیسے آئے ہم پہچانتے ہیں جیسے وہ آئے گی۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا لَقِيتَ السَّبُعَ فَقُلْ: «أَعُوذُ بِرَبِّ دَانِيَالَ وَالْجُبِّ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ مُسْتَأْسِدٍ».

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ جب درندہ کا سامنا ہو تو کہو میں پناہ چاہتا ہوں اپنے رب دانیال سے اور کنوئیں سے اور ہر صاحب قوت غصہ ور سے۔

توضیح :- بخت نصر نے دانیال کو ایک شیر اور شیرنی کے ساتھ کنوئیں میں ڈال دیا تھا بقدرت خدا شیرنی نے اپنا دودھ ان کو پلایا۔ پھر ارمیا نبی کھانا اور پانی لے کر کنوئیں پر پہنچے اور دانیال کو دیا انھوں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا اور چند روز بعد بخیریت باہر آئے۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ هَارُونَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام يَسْأَلُهُ عُوذَةً لِلرِّيَاحِ الَّتِي تَعْرِضُ لِلصِّبْيَانِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِخَطِّهِ بِهَاتَيْنِ الْعُوذَتَيْنِ وَزَعَمَ صَالِحٌ أَنَّهُ أَنْفَذَهُمَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بِخَطِّهِ: «اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا رَبَّ لِي إِلَّا اللهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا شَرِيكَ لَهُ سُبْحَانَ اللهِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ؛ اللَّهُمَّ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، رَبَّ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ، إِلَٰهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ، لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مَعَ مَا عَدَدْتَ مِنْ آيَاتِكَ وَبِعَظَمَتِكَ وَبِمَا سَأَلَكَ بِهِ النَّبِيُّونَ وَبِأَنَّكَ رَبُّ النَّاسِ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُمْسِكُ بِهِ السَّمَاوَاتِ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَىٰ أَنْ تُجِيرَ عَبْدَكَ فُلَاناً مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ إِلَيْهَا وَمَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَلِجُ فِيهَا وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَيْضاً بِخَطِّهِ: «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَإِلَى اللهِ وَكَمَا شَاءَ اللهُ وَأُعِيذُهُ بِعِزَّةِ اللهِ وَجَبَرُوتِ اللهِ وَقُدْرَةِ اللهِ وَمَلَكُوتِ اللهِ، هَٰذَا الْكِتَابُ مِنَ اللهِ شِفَاءٌ لِفُلَانِ [ابْنِ] عَبْدِكَ وَابْنِ أَمَتِكَ عَبْدَيِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ».

۱۰۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بچوں کی مرگی (اُمّ الصّبیان) کے لئے ایک تعویذ مانگا حضرت نے اپنے دست مبارک سے یہ دو تعویذ لکھے۔ صالح کا گمان یہ ہے کہ حضرت نے ابراہیم (راوی) کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ملازم کے ہاتھ بھیجا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا اللہ کے سوا کوئی رب نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد، اس کا کوئی شریک نہیں قابل تسبیح ہے وہ وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ یا اللہ تو صاحب جلالت و بزرگی ہے۔ موسیٰ و ہارون اور وفادار ابراہیم کا رب ہے اور معبود ہے ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و اسباط کا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو قابل تسبیح ہے بلحاظ اپنی ان آیات کے جو تو نے بیان کی ہیں اور بلحاظ اپنی عظمت کے اور اس جلالت کے جس سے انبیاء نے سوال کیا اور تو ہی سب لوگوں کا پالنے والا ہے تو ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد ہے اور واسطہ تیرے اس نام کا جس سے آسمان بغیر تیرے اذن کے زمین پر گرنے سے رکے ہوئے ہیں اور واسطہ تیرے ان کلمات تامات کا جن سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اپنی پناہ میں رکھ اپنے فلاں بندے کو اور بچالے ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو اور آسمان کی طرف جائے اور جو زمین سے نکلے اور زمین کے اندر داخل ہو اور سلام ہو مرسلین پر اور حمد ہے رب العالمین کے لئے۔

اور دوسرا التعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ بھیجا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام کی برکت سے اور اللہ کی طرف رجوع ہے جو اللہ نے چاہا وہی ہوا۔ میں اس مریض کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس کی عزت و جبروت اور قدرت کے واسطے یہ تحریر اللہ کی طرف سے باعث شفا ہے فلاں ابن فلاں کے لئے جو اے اللہ تیرا بندہ ہے اور تیری کنیز کا فرزند ہے دونوں اللہ کے بندے ہیں اور رحمت خدا ہو محمد وآلِ محمدؐ پر۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : إِذَا لَقِيتَ السَّبُعَ فَاقْرَأْ فِي وَجْهِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَقُلْ لَهُ: «عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيمَةِ اللّٰهِ وَعَزِيمَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَعَزِيمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليهما السلام وَعَزِيمَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ مِنْ بَعْدِهِ» فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ عَنْكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ قَدِ اعْتَرَضَ فَعَزَمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ: إِلَّا تَنَحَّيْتَ عَنْ طَرِيقِنَا وَلَمْ تُؤْذِنَا، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَدْ طَأْطَأَ [بِ]رَأْسِهِ وَأَدْخَلَ ذَنَبَهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَانْصَرَفَ.

۱۱۔ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے اگر درندہ کا سامنا ہو جائے تو اس کے سامنے آیت الکرسی پڑھو اور کہو قسم دیتا ہوں تجھے اللہ کی عزیمت کی اور محمد و سلیمان بن داؤد اور امیر المومنین علی بن ابی طالب اور آئمہ طاہرینؑ کی عزیمت کی۔ انشاء اللہ وہ ہٹ جائے گا راوی کہتا ہے میں گھر سے نکلا تو ایک درندہ سامنے آگیا میں نے اسے قسم دی اور کہا کیا تو ہمارے راستے سے ہٹے گا نہیں اور ہماری اذیت سے گریز نہیں کرے گا میں نے دیکھا کہ اس نے سر جھکا لیا اور اپنی دُم اپنے پیروں کے درمیان کرلی اور وہاں سے ہٹ گیا۔

١٢ ـ عَنْهُ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ: «أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ وَأَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ» حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَحُفِظَ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز فرض کہے میں اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اس اللہ کی ہر شے میرے نفس، میرے اہل، میرے مال و اولاد اور مددگار سے اس سے ڈرتی اور خوفزدہ ہے اور اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کرنے والی ہے تو وہ جبرئیل کے پیروں میں لپٹا ہوگا اور اس کے نفس و اہل و مال محفوظ ہو جائیں گے۔

١٣ ـ عَنْهُ، رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ بَاتَ فِي دَارٍ وَبَيْتٍ وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَلْيَقُلْ: «اللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي وَأَعِنِّي عَلَى وَحْدَتِي».

۱۳- اور امام نے فرمایا جو کوئی جگہ یا گھر میں تنہا رات بسر کرے اسے چاہیئے کہ آیت الکرسی پڑھے اور کہے یا اللہ میری وحشت کو اُنس سے بدل دے اور میری تنہائی میں میری مدد کر۔

١٤ ـ أبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ يَزِيدَبْنِ مُرَّةَ ، عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا عَلِيُّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ ، إِذَاوَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ أَوْبَلِيَّةٍ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَصْرِفُ بِهَا عَنْكَ مَايَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۱۴- امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میں تمھیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ جب تم کسی مہلکہ یا بلا میں مبتلا ہو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العظیم ، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔

اٹھاونواں باب

قرآن پڑھتے وقت کی دعا

(بَابُ) ۵۸

☆(الدُّعَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)☆

١ ـ قَالَ : كَانَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَدْعُوعِنْدَ قِرَاءَةِ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ : «اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُتَوَحِّدُ بِالْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ الْمَتِينِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُتَعَالِي بِالْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ وَفَوْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْعَرْشِ الْعَظِيمِ(٢) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُكْتَفِي بِعِلْمِكَ وَالْمُحْتَاجُ إِلَيْكَ كُلُّ ذِي عِلْمٍ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَامُنْزِلَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا فَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْحِكْمَةِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الْمُبِينِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَلَّمْتَنَاهُ قَبْلَ رَغْبَتِنَا فِي تَعَلُّمِهِ وَاخْتَصَصْتَنَا بِهِ قَبْلَ رَغْبَتِنَا بِنَفْعِهِ ، اللّٰهُمَّ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ مَنًّا مِنْكَ وَفَضْلاً وَجُوداً وَلُطْفاً بِنَا وَرَحْمَةً لَنَا وَامْتِنَاناً عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِ حَوْلِنَا وَلَاحِيلَتِنَا وَلَاقُوَّتِنَا اللّٰهُمَّ فَحَبِّبْ إِلَيْنَا حُسْنَ تِلَاوَتِهِ وَحِفْظَ آيَاتِهِ وَإِيمَاناً بِمُتَشَابِهِهِ وَعَمَلاً بِمُحْكَمِهِ وَسَبَباً فِي تَأْوِيلِهِ وَهُدًى فِي تَدْبِيرِهِ وَبَصِيرَةً بِنُورِهِ .

اللّٰهُمَّ وَكَمَا أَنْزَلْتَهُ شِفَاءً لِأَوْلِيَائِكَ وَشَقَاءً عَلَىٰ أَعْدَائِكَ وَ عَمًى عَلَىٰ أَهْلِ مَعْصِيَتِكَ وَنُوراً لِأَهْلِ طَاعَتِكَ[۱]، اللّٰهُمَّ فَاجْعَلْهُ لَنَا حِصْناً مِنْ عَذَابِكَ وَحِرْزاً مِنْ غَضَبِكَ وَ حَاجِزاً عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَعِصْمَةً مِنْ سَخَطِكَ وَدَلِيلاً عَلَىٰ طَاعَتِكَ وَنُوراً يَوْمَ نَلْقَاكَ[۲] نَسْتَضِيءُ بِهِ فِي خَلْقِكَ وَ نَجُوزُ بِهِ [عَلَىٰ] صِرَاطِكَ وَنَهْتَدِي بِهِ إِلَىٰ جَنَّتِكَ .

اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقْوَةِ فِي حَمْلِهِ وَالْعَمَىٰ عَنْ عَمَلِهِ[۳] وَالْجَوْرِ عَنْ حُكْمِهِ وَالْعُلُوِّ[۴] عَنْ قَصْدِهِ وَالتَّقْصِيرِ دُونَ حَقِّهِ ، اللّٰهُمَّ احْمِلْ عَنَّا ثِقْلَهُ وَأَوْجِبْ لَنَا أَجْرَهُ وَ أَوْزِعْنَا[۵] شُكْرَهُ وَاجْعَلْنَا نُرَاعِيهِ وَنَحْفَظُهُ ؛ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا نَتَّبِعُ حَلَالَهُ وَنَجْتَنِبُ حَرَامَهُ وَ نُقِيمُ حُدُودَهُ وَنُؤَدِّي فَرَائِضَهُ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَلَاوَةً فِي تِلَاوَتِهِ وَنَشَاطاً فِي قِيَامِهِ[۶] وَوَجَلاً فِي تَرْتِيلِهِ وَقُوَّةً فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَ[أَطْرَافِ] النَّهَارِ ، اللّٰهُمَّ وَاشْفِنَا[۷] مِنَ النَّوْمِ بِالْيَسِيرِ وَأَيْقِظْنَا فِي سَاعَةِ اللَّيْلِ مِنْ رُقَادِ الرَّاقِدِينَ وَنَبِّهْنَا عِنْدَ الْأَحَايِينِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ سِنَةِ الْوَسْنَانِينَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِقُلُوبِنَا ذَكَاءً عِنْدَ عَجَائِبِهِ الَّتِي لَا تَنْقَضِي وَلَذَاذَةً عِنْدَ تَرْدِيدِهِ وَعِبْرَةً عِنْدَ تَرْجِيعِهِ وَنَفْعاً بَيِّناً عِنْدَ اسْتِفْهَامِهِ ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ تَخَلُّفِهِ فِي قُلُوبِنَا وَتَوَسُّدِهِ عِنْدَ رُقَادِنَا وَنَبْذِهِ وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ قَسَاوَةِ قُلُوبِنَا لِمَا بِهِ وَعَظْتَنَا ، اللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا صَرَّفْتَ فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَذَكِّرْنَا بِمَا ضَرَبْتَ فِيهِ مِنَ الْمَثُلَاتِ[۸] وَكَفِّرْ عَنَّا بِتَأْوِيلِهِ السَّيِّئَاتِ وَضَاعِفْ لَنَا بِهِ جَزَاءً فِي الْحَسَنَاتِ وَارْفَعْنَا بِهِ ثَوَاباً فِي الدَّرَجَاتِ وَلَقِّنَا بِهِ الْبُشْرَىٰ بَعْدَ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زَاداً تُقَوِّينَا بِهِ فِي الْمَوْقِفِ[*] بَيْنَ يَدَيْكَ وَطَرِيقاً وَاضِحاً نَسْلُكُ بِهِ إِلَيْكَ وَعِلْماً نَافِعاً نَشْكُرُ بِهِ نَعْمَاءَكَ وَتَخَشُّعاً صَادِقاً نُسَبِّحُ بِهِ أَسْمَاءَكَ . فَإِنَّكَ اتَّخَذْتَ بِهِ عَلَيْنَا حُجَّةً قَطَعْتَ بِهِ عُذْرَنَا وَاصْطَنَعْتَ بِهِ عِنْدَنَا نِعْمَةً قَصُرَ عَنْهَا شُكْرُنَا ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا وَلِيّاً يُثَبِّتُنَا مِنَ الزَّلَلِ وَدَلِيلاً يَهْدِينَا لِصَالِحِ الْعَمَلِ وَعَوْناً هَادِياً يُقَوِّمُنَا مِنَ الْمَيْلِ وَعَوْناً يُقَوِّينَا مِنَ الْمَلَلِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ بِنَا أَفْضَلَ الْأَمَلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً يَوْمَ اللِّقَاءِ وَسِلَاحاً يَوْمَ الْإِرْتِقَاءِ وَحَجِيجاً يَوْمَ الْقَضَاءِ وَنُوراً يَوْمَ الظَّلْمَاءِ يَوْمَ لَا أَرْضَ وَلَا سَمَاءَ يَوْمَ يُجْزَىٰ كُلُّ سَاعٍ بِمَا سَعَىٰ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا رِيّاً يَوْمَ الظَّمَاءِ وَفَوْزاً يَوْمَ الْجَزَاءِ مِنْ نَارٍ حَامِيَةٍ ، قَلِيلَةِ الْبُقْيَا عَلَىٰ مَنْ بِهَا اصْطَلَىٰ وَبِحَرِّهَا تَلَظَّىٰ ؛ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا بُرْهَاناً عَلَىٰ رُؤُوسِ الْمَلَإِ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَ مُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام قرآن پڑھتے وقت دعا کرتے تھے یا رب تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے

تو واحد ہے اپنی قدرت اور پوری قوت سے، حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنی عزت اور بزرگی کے سبب سے بالاتر ہے اور آسمان وعرش کے اوپر تیرا جلال چھایا ہوا ہے تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنے علم سے ہر کام کو پورا کرنے والا ہے اور ہر ذی علم تیرا محتاج ہے۔ اے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اے آیاتِ ذکر عظیم کے نازل کرنے والے، اے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اس بناء پر کہ تو نے ہمیں حکمت اور قرآن عظیم مبین کی تعلیم دی یا اللہ تو نے اس وقت ہمیں سکھایا جبکہ تعلیم کی طرف ہماری رغبت نہ تھی اور اس سے مخصوص کیا جبکہ اس کے نفع کی طرف ہماری رغبت نہ تھی یا اللہ جب ہم سے یہ تھا تو تجھ سے یہ تھا اور ہم پر تو نے جو کچھ کیا اپنے فضل وکرم واحسان سے کیا ہماری طاقت و قوت سے یہ امر باہر تھا یا اللہ ہمارے لئے محبوب بنا قرآن کی عمدہ تلاوت کو اور اس کی آیات کے حفظ کرنے کو اور آیات متشابہات پر ایمان کو محکم آیات پر عمل کو اور سبب تلاش کرنے میں اس کی تاویل کے اور ہدایت حاصل کرنا اس کی تدبیر سے، بصیرت حاصل کرنا اس کے نور سے یا اللہ جو تو نے نازل کیا ہے وہ شفا ہے تیرے اولیاء کے لئے اور بدبختی ہے تیرے دشمنوں کے لئے اور اندھاپن ہے اہل معصیت کے لئے اور نور ہے اہلِ اطاعت کے لئے خداوندا اس تلاوت کو اپنے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے قلعہ بنا دے اور اپنے غضب سے محفوظ رہنے کا ذریعہ اور اپنی معصیت سے روکنے والا اور اپنے غصے سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کی دلیل اور روز قیامت کا ایسا نور کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہم اس نور کی روشنی میں صراط سے گزر جائیں اور تیری جنت کی طرف راستہ پائیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بدبختی سے جو اس کتاب کے اٹھانے کے متعلق ہو اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی ظاہر ہو اور غافل ہونے کے اس کے حکم کے اور جادۂ مستقیم سے باہر جانے سے اور کوتاہی اس کے حق سے یا اللہ سنگینیٔ عمل قرآن کو ہم سے اٹھا لے اور اس کے پڑھنے کا اجر ہم کو عطا کر اور توفیق دے اس کے شکر کی اور اس کی رعایت کرنے اور حفظ کرنے کی یا اللہ ہم اس کی جلالتِ شان کی پیروی کریں اور اس کے حرام سے بچیں اور اس کے حدود کو قائم کریں اور اس کے فرائض کو ادا کریں یا اللہ اس کی تلاوت میں حلاوت کا چسکا دے اور اس کے پڑھنے میں خوشی دے اور اس کی ترتیل کے وقت اپنا خوف دل میں پیدا کر اور اس پر عمل کرنے کی قوت دے رات کی تاریکی اور دن کے حصوں میں یا اللہ خداوندا ہماری نیند کو کم کر دے اور رات میں مجھے بیدار رکھ جو سونے والوں کے سونے سے بہتر ہے اور ہوشیار رکھ دعا قبول ہونے کے اوقات میں وہ بیہوش کی بے ہوشی سے افضل ہے خدایا ہمارے قلوب کو زیرکی دے قرآن کے ان عجیب اسلوبِ بیان کو سمجھنے کی جو ختم نہ ہوں گے اور لذت دے اس کے بار بار پڑھنے میں اور آنکھوں میں آنسو دے اس سے روگردانی کرنے میں اور کافی نفع دے اس کے متعلق سوال کرنے میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہمارے دلوں میں اس کی مخالفت پیدا ہو اور اس سے کہ ہم رات کو آرام سے سوئیں اور اس کی تلاوت کو پس پشت ڈالیں اور ہم مانگتے ہیں اپنے دلوں کی سختی سے اس چیز کے بارے میں جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ ہم کو نفع دے جو آیات تو نے بیان کی ہیں قرآن میں — اور ہم کو معاف کر دے جو آیات کی تاویل میں غلطیاں ہوئی ہوں اور ہمارے حسنات کو کئی گنا کر دے اور اس کے ثواب میں ہمارے درجات

کو بلند کر اور مرنے کے بعد نجات کی بشارت دے اور اس کی تلاوت کو زادِ راہِ آخرت قرار دے تاکہ جب تیرے سامنے آئیں تو نوری دل ہو کر آئیں اور ایسے کھلے راستے سے جو تجھ تک پہنچانے والا ہو اور ایسا علم نافع عطا کر جس سے ہم تیری نعمتوں کا شکر ادا کریں اور ایسا سچّا خشوع و خضوع دے کہ ہم تیرے ناموں کی تسبیح کریں یا اللہ تو نے اس قرآن سے ہم پر حجت قائم کی ہے اور ہمارے عذر کو قطع کیا ہے اور باوجود ہمارے شکر کی کمی کے تو نے ہم کو اپنی نعمتوں سے مخصوص کیا۔ یا اللہ اس قرآن کو ہمارا دلی قرار دے تاکہ ہم مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں اور ہمارا رہنما بنا تاکہ ہم اعمال صالحہ بجا لائیں اور اس کو ہمارا مددگار اور ہادی بنا تاکہ وہ ہم کو رات کی عبادت کی توت دے دے اور ایسا مددگار بنا کہ وہ کسب مال کی توت دے تاکہ ہم اس سے اپنی بہترین امیدیں بر لائیں یا اللہ اس قرآن کو ہمارا شفیع قرار دینا اور ایسا سامان دے کہ ہم روزِ قیامت ملائکہ کے عذاب سے محفوظ رہیں اور یومِ حساب اپنے مقصد کے پانے والے ہوں اور ایسا نور قرار دے کہ اس سے اس تاریک دن میں روشنی حاصل کریں۔ جب نہ زمین ہو گی نہ آسمان اور وہ دن ایسا ہو گا کہ ہر کوشش کرنے والا اپنی کوشش کا بدلہ پائے گا یا اللہ اس کو سیراب کرنے والا بنا پیاس کے دن اور روزِ قیامت کے لئے نور قرار دے اور بچا اس بھڑکتی آگ سے جو اشقیا پر جب بھڑکے گی تو ان کے جسم کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑے گی خداوندا اس قرآن کو دلیل نجات قرار دے۔ لوگوں کے مجمع کے سامنے جب سب جمع ہوں زمین و آسمان والے خدایا ہمیں شہیدوں کا مرتبہ اور عاقبت بخیر لوگوں کا عیش اور انبیا کی ہمراہی دے تو دعا کا سننے والا ہے۔

اٹھواں باب

دعائے حفظِ قرآن

(بَابُ) ۵۹

☆(الدُّعَاءِ فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ)☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : تَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَلَمْ يَسْأَلِ الْعِبَادُ مِثْلَكَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ وَ مُوسَى كَلِيمِكَ وَ نَجِيِّكَ وَعِيسَى كَلِمَتِكَ وَرُوحِكَ وَأَسْأَلُكَ بِصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَتَوْرَاةِ مُوسَى وَزَبُورِ دَاوُدَ وَإِنْجِيلِ عِيسَى وَ قُرْآنِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهُ وَقَضَاءٍ أَمْضَيْتَهُ وَحَقٍّ قَضَيْتَهُ وَغَنِيٍّ أَغْنَيْتَهُ وَ ضَالٍّ هَدَيْتَهُ وَسَائِلٍ أَعْطَيْتَهُ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَبِاسْمِكَ

الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَدَعَمْتَ بِهِ السَّمَاوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَوَضَعْتَهُ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَبِاسْمِكَ الَّذِي بَثَثْتَ بِهِ الْأَرْزَاقَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَأَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي حِفْظَ الْقُرْآنِ وَأَصْنَافَ الْعِلْمِ وَأَنْ تُثَبِّتَهَا فِي قَلْبِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَأَنْ تُخَالِطَ بِهَا لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَتَسْتَعْمِلَ بِهَا لَيْلِي وَنَهَارِي بِرَحْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ» قَالَ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ زِيَادَةٌ: «وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِبَادُكَ الَّذِينَ اسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَأَنْبِيَاؤُكَ فَغَفَرْتَ لَهُمْ وَرَحِمْتَهُمْ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كُتُبِكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي اسْتَقَرَّ بِهِ عَرْشُكَ وَبِاسْمِكَ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْفَرْدِ الْوِتْرِ الْمُتَعَالِ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ الْمُقَدَّسِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ نُورِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ وَكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ بِالْحَقِّ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ وَنُورِكَ التَّامِّ وَبِعَظَمَتِكَ وَأَرْكَانِكَ»، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُوعِيَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ فَلْيَكْتُبْ هٰذَا الدُّعَاءَ فِي إِنَاءٍ نَظِيفٍ بِعَسَلٍ مَاذِيٍّ ثُمَّ يَغْسِلُهُ بِمَاءِ الْمَطَرِ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ الْأَرْضَ وَيَشْرَبُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرِّيقِ فَإِنَّهُ يَحْفَظُ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کہو۔ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کی مثل بندوں نے تجھ سے سوال نہیں کیا بحق محمد جو تیرے نبی و رسولؐ ہیں اور بحق ابراہیم جو تیرے خلیل ہیں اور بحق موسیٰ جو تیرے کلیم و نجیب ہیں اور بحق عیسیٰ جو تیرے کلمہ اور روح ہیں اور سوال کرتا ہوں بحق صحفِ ابراہیم و توریت، موسیٰ اور زبور داؤد اور انجیل عیسیٰ اور قرآنِ محمدؐ اور ہر وحی کا واسطہ جو تونے کی ہے اور ہر حکم جو تونے جاری کیا ہے اور ہر حق جو تونے ادا کیا ہے ہر کشادگی جو تونے دی ہے اور ہر گمراہ جسے تونے ہدایت کی ہے اور ہر سائل جسے تونے عطا کیا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس نے رات کو تاریک بنایا اور تیرے اس نام سے جس نے چاند کو روشن بنایا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے زمین قائم ہے اور آسمان کے لئے اس سے ستون قائم کئے پس وہ قائم ہے پہاڑ ٹھہرے ہوئے ہیں اور تیرے اس نام سے کہ اس سے رزق برقرار ہے اور اس نام سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں ان عزت کے مقامات سے جو تیرے عرش سے متعلق ہیں اور تیری کتاب کی رُو سے منتہائے رحمت ہیں رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور رزق دے حفظ قرآن کا اور قسم قسم کے علم کا اور ان کو میرے دل کان اور آنکھ میں برقرار رکھ اور مخلوط کر دے ان کو میرے خون گوشت ہڈی اور مغز میں اور میں تیری رحمت و قدرت سے ان پر عمل کروں اور نہیں ہے مدد و قوت مگر اے حی و قیوم تجھ سے اور ایک روایت میں اتنا اور ہے۔

میں سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس سے تیرے بندے دعا کرتے ہیں اور تو توبہ قبول کرتا ہے اور اپنے انبیاء

کے ترکِ ادنیٰ معاف کرتا ہے اور ان پر تو نے رحم کیا ہے اور سوال کرتا ہوں اس نام سے جو تو نے ہر اس نام سے جس کا تو نے ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے تیرا عرش قائم ہے اور تیرے نام سے جو واحد احد و فرد و وتر ہے اور سب سے بلند ہے جس نے آسمان و زمین کے ہر گوشہ کو بھر دیا ہے تیرا نام طاہر و مبارک و مقدس ہے تو حی و قیوم ہے آسمان و زمین کا روشن کرنے والا ہے رحمٰن و رحیم ہے کبیر و متعال ہے اور تیری کتاب حق پر نازل ہوئی ہے اور اس میں کلمات تامات ہیں اور تیرا نور کامل ہے تیری عظمت اور تیری آسمان و زمین کی مخلوق تیری عظمت پر گواہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اس بات کا ارادہ کرے کہ قرآن اسے یاد ہو جائے اس کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا دعا پاک و صاف ظرف پر سفید شہد سے لکھے اور بارش کے پانی سے جو زمین پر نہ گرا ہو دھوئے اور تین روز نہار منہ پیئے انشاء اللہ قرآن حفظ ہو جائے گا۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، رَفَعَهُ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أُعَلِّمُكَ دُعَاءً لَاتَنْسَى الْقُرْآنَ : «اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي[1] بِتَرْكِ مَعَاصِيكَ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي مِنْ تَكَلُّفِ مَالَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ الْمَنْظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي وَ أَلْزِمْ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي ، اللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَاشْرَحْ بِهِ صَدْرِي وَفَرِّحْ بِهِ قَلْبِي وَأَطْلِقْ بِهِ لِسَانِي وَاسْتَعْمِلْ بِهِ بَدَنِي وَقَوِّنِي عَلَىٰ ذٰلِكَ وَ أَعِنِّي عَلَيْهِ إِنَّهُ لَامُعِينَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْتَ ، لَاإِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» .

قَالَ : وَرَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ وَلِيدِبْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ حَفْصٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام .

۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم قرآن کو کبھو لو گے نہیں۔

یا اللہ مجھ پر رحم کر کہ میں ہمیشہ ترکِ معاصی کروں جب تک زندہ رہوں اور رحم کر مجھ پر تاکہ میں غیر متعلق امور میں تکلیف نہ اٹھاؤں اور میرے لئے ایسی صورت پیدا کر جس سے تو راضی ہو اور لازم کر میرے دل کے لئے اپنی کتاب کا حفظ کرنا اسی طرح جس طرح تو نے تعلیم دی ہے اور توفیق دے مجھ کو کہ میں اسی طرح تلاوت کروں جو تیری رضا کا باعث ہو یا اللہ اپنی کتاب سے میری آنکھوں کو روشن بنا اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے قلب کو کشادہ کر اور میری زبان میں طاقت دے اور میرا بدن اور میری قوت اسی میں استعمال ہو اور اس معاملے میں میری مدد کر، تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس حدیث کو حفص اعور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔

ساٹھواں باب

تمام دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے

(بَابُ) ۶۰

☆(دَعَوَاتٌ مُوجَزَاتٌ لِجَمِيعِ الْحَوَائِجِ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)☆

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِي بِنَشْطِي لِمَعَاصِيكَ وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ [لِي] فِي قَدَرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَأَقِرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي».

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ مجھے اپنے سے اس طرح ڈرنے والا بنا دے گویا میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور نیک بختی دے مجھے اپنے سے ڈرنے کی اور برکت دے معاملات قضا و قدر میں تاکہ جس امر میں تونے جلدی کی ہے میں اس میں تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور جس میں تونے تاخیر کی ہے اس میں جلدی کو نہ چاہوں اور میرے نفس میں شان استغنا پیدا کر اور میرے کانوں اور آنکھوں سے مجھے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری مدد کر اس کے مقابل جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اے میرے رب اس بارے میں مجھے اپنی قدرت دکھا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

۲ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجَصَّاصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِماً وَزَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَاكْفِنِي مَؤُونَتِي وَمَؤُونَةَ عِيَالِي وَمَؤُونَةَ النَّاسِ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ».

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ روز قیامت کے خوف سے بچالے اور سلامتی کے ساتھ مجھے دنیا سے اٹھالے اور حوروں سے میری تزویج کر اور میرے بوجھ میرے عیال کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کر دے اور اپنی رحمت سے اپنے عباد صالحین میں داخل کر۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ : قُلْ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَافِيَتَكَ فِي أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ».

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یوں دعا کرو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں ہر اس خیر کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس بُرائی سے جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے امور میں عاقبت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی رسوائی سے۔

---

۴ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ بَصِيرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ دُعَاءً يُعَلِّمُهُ إِيَّاهُ يَدْعُو بِهِ فَيَعْتَصِمُ بِهِ مِنَ الذُّنُوبِ جَامِعاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكَتَبَ علیه السلام بِخَطِّهِ : «بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ عَنِّي، يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى ، يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ ، يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَوْلَاهُ يَا غِيَاثَاهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي فِي النَّارِ» ثُمَّ تَسْأَلُ مَا بَدَا لَكَ .

۴۔ علی بن بصیر نے اپنے خط کے آخر میں امام علیہ السلام کو لکھا کہ ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو دنیا و آخرت کے گناہ سے بچانے والی ہو، حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے وہ ذات جو نیکیوں کا ظاہر کرنے والا اور برائیوں کو چھپانے والا ہے اور جس نے میری پردہ دری نہیں کی اے بڑے معاف کرنے والے اے کشادہ دست رحمت کے ساتھ، اے سرگوشی کے سننے والے، اے ہر شکایت کی انتہا، اے کریم درگزر کرنے والے، اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے، اے ہر نعمت تک پہنچانے والے قبل اس کا حق حاصل ہونے کے اے میرے رب اے میرے سردار اے میرے مولا اے میرے فریادرس، رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ میں نہ ڈالنا۔ اس کے بعد جو دعا چاہے کر۔

۵ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيِّ وَأَبِي طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام قَالَ : «اللّٰهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي

فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِي ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ، كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعُفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْحِيلَةُ[2] وَيَخْذُلُ عَنْهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ وَيَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَتَعْيِينِي فِيهِ الْأُمُورُ أَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ إِلَيْكَ، رَاغِباً فِيهِ[3] عَمَّنْ سِوَاكَ فَفَرَّجْتَهُ وَكَشَفْتَهُ وَكَفَيْتَنِيهِ فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيراً وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلاً».

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ ہر مصیبت میں میرا بھروسہ تجھ پر ہے اور ہر سختی پر میری امیدگاہ تو ہے اور ہر امر میں میرا ولی تو ہے اور تجھ ہی پر اعتماد ہے اور تو ہی دفع ضرر کا سامان ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ دل ان سے کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکارہ بن جاتی ہیں دوست اس سے بھاگتے ہیں اور دشمن شماتت کرتے ہیں اور معاملات رنج پہنچاتے ہیں میں ان کو تیری طرف لے کر آیا ہوں اور تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور اس صورت میں تیرے سوا مدد غیر سے نفرت ہے تو نے ہی میری ہر مصیبت کو دور کیا ہے اور ہر مہم میں کفایت کی ہے اور ہر نعمت کا مالک اور ہر حاجت کا بر لانے والا ہے اور ہر رغبت کی انتہا تیری طرف ہے تیرے ہی لئے حمد کثیر ہے اور سب سے بڑا احسان تیرا ہی ہے۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَكَرَمِكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا».

٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وقتِ حاجت کہو یا اللہ میں تیرے جلال و جمال و کرم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

٧ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ: «[اللَّهُمَّ] لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ»؟ قَالَ قُلْتُ: أَمَّا الْمُعَارِينَ فَقَدْ عَرَفْتُ فَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّراً عِنْدَ نَفْسِكَ، فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مُقَصِّرُونَ.

٧۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرو یا اللہ مجھے رعایتی ایمان والوں میں سے نہ بنا۔ (جو چند روز مومن رہ کر پھر مرتد ہو جائیں۔ اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر۔ راوی نے کہا معارین کا مطلب تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لا تخرجنی من التقصیر کو نہیں سمجھا فرمایا ہر وہ عمل جسے تم لوجہ اللہ کرو یہ سمجھو کہ اس میں تمہاری طرف سے

کوتاہی ہوئی ہے کیونکہ سب لوگ جو اعمالِ نیک کرتے ہیں ان میں یقیناً کوتاہی کرنے والے ہوتے ہیں۔

٨ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: لَقَدْ غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِكَلِمَتَيْنِ دَعَا بِهِمَا، قَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَهْلٌ لِذٰلِكَ أَنَا، وَإِنْ تَغْفِرْ لِي فَأَهْلٌ لِذٰلِكَ أَنْتَ» فَغَفَرَ اللهُ لَهُ.

٨- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمے کہنے پر بخش دیئے۔ اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھے عذاب دے تو میں اس کا اہل ہوں اور اگر بخش دے تو تو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

٩ ـ عَنْهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَىٰ نَفْسِهِ وَذَلَّلَ قَلْبِي بِتَصْدِيقِهِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ».

٩- امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اے وہ جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اس کی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا میں تجھ سے دنیا و آخرت میں امن و امان کا سوال کرتا ہوں۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي فِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّىٰ جَعَلَ مَرَّةً يَتَوَكَّأُ عَلَىٰ رِجْلِهِ الْيُمْنَىٰ وَمَرَّةً عَلَىٰ رِجْلِهِ الْيُسْرَىٰ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ بَاكٍ: «يَا سَيِّدِي تُعَذِّبُنِي وَحُبُّكَ فِي قَلْبِي؟ أَمَا وَعِزَّتِكَ لَئِنْ فَعَلْتَ لَتَجْمَعَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا عَادَيْتُهُمْ فِيكَ».

١٠- راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین کو رات کے وقت دیکھا کہ وہ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور قیام کو اتنا طول دیا کہ کبھی داہنے پیر پر کھڑے ہوتے تھے کبھی بائیں پر اور روتی ہوئی آواز سے فرما رہے تھے اے رب اے سردار کیا تو ایسی حالت میں مجھے عذاب دے گا جبکہ تیری محبت میرے دل میں ہے قسم تیری عزت کی اگر تو نے ایسا کیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جمع ہوں گا جن کو میں تیری محبت کی وجہ سے دشمن رکھتا تھا۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَكْثَرَ مَا يُلِحُّ بِهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى اللهِ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ يَعْنِي رَسُولَ اللهِ وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

۱۱۔ داؤد رقی نے بیان کیا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو اکثر یہ دعا کرتے سنا یا اللہ واسطہ ان پانچ ذاتوں کا یعنی رسول اللہ، امیر المومنین، فاطمہ اور حسن و حسین صلوات اللہ علیہم کا۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ : عَلَّمَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام دُعَاءً وَ أَمَرَنَا أَنْ نَدْعُوَ بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ : «اللَّهُمَّ إِنِّي تَعَمَّدْتُ إِلَيْكَ بِحَاجَتِي وَأَنْزَلْتُ بِكَ الْيَوْمَ فَقْرِي وَمَسْكَنَتِي ، فَأَنَا [الْيَوْمَ] لِمَغْفِرَتِكَ أَرْجَى مِنِّي لِعَمَلِي وَلَمَغْفِرَتُكَ وَرَحْمَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي فَتَوَلَّ قَضَاءَ كُلِّ حَاجَةٍ هِيَ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَتَيْسِيرِ ذٰلِكَ عَلَيْكَ وَلِفَقْرِي إِلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أُصِبْ خَيْراً قَطُّ إِلَّا مِنْكَ وَلَمْ يَصْرِفْ عَنِّي أَحَدٌ شَرّاً قَطُّ غَيْرُكَ وَلَيْسَ أَرْجُو لِآخِرَتِي وَدُنْيَايَ سِوَاكَ وَلَا لِيَوْمِ فَقْرِي [وَ] يَوْمَ يُفْرِدُنِي النَّاسُ فِي حُفْرَتِي ، وَأُفْضِي إِلَيْكَ يَا رَبِّ بِفَقْرِي .

۱۲۔ ابراہیم کرخی نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے یہ دعا تعلیم دی اور حکم دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیا ہے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیا ہے مجھے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنی قدرت سے تمام حاجتوں کو برلا اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور میری احتیاج تو تیرے ہی طرف ہے تیرے سوا میں کسی اور سے نیکی پانے کی امید نہیں رکھتا۔ کوئی بھی مصیبت کو مجھ سے ہٹا نہیں سکتا۔ میں تیرے سوا دنیا و آخرت میں کسی سے امید نہیں رکھتا اور نہ محتاجی کے دن۔ اور جب لوگ تنہا مجھے قبر کے سپرد کردیں گے تیرے سوا میرا کون ہے میری احتیاج تو اے میرے خدا تیری ہی طرف ہے۔

۱۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ؛ عَنْ زَيْدٍ الشَّائِغِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : ادْعُ اللهَ لَنَا ، فَقَالَ : «اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ صِدْقَ الْحَدِيثِ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ أَحَقُّ خَلْقِكَ أَنْ تَفْعَلَهُ بِهِمُ اللَّهُمَّ وَافْعَلْهُ بِهِمْ» .

۱۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے فرمایا خداوندا ان کو سچی بات کی توفیق دے ادائے امانت کی اور نمازوں کی حفاظت کی یا اللہ تیری مخلوق میں یہ کہنے کا زیادہ حقدار ہوں کہ ان کے ساتھ ایسا کر یا اللہ ان کی حاجتوں کو پورا کردے۔

۱٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ مُنَّ عَلَيَّ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَالتَّفْوِيضِ إِلَيْكَ وَالرِّضَا بِقَدَرِكَ وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِكَ ، حَتَّى لَا

أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ».

۱۴۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ اپنے اوپر توکل کرنے کا مجھ پر احسان کر اور یہ کہ میں اپنے کو تیری مرضی کے حوالے کر دوں تیری قدرت سے اور تیرے امر کا اس حد تک ماننے والا ہوں کہ جو امر تیری مشیت میں تاخیر سے ہونیوالا ہو میں جلدی نہ کروں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں میں تاخیر کو روا نہ رکھوں اے تمام عالموں کو پالنے والے۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سجيم ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ : «رَبِّ لَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً ، لَا أَقَلَّ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ» قَالَ : فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ تَحَدَّرَ الدُّمُوعُ مِنْ جَوَانِبِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى وَكَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ فَأَحْدَثَ ذَٰلِكَ الذَّنْبَ قُلْتُ فَبَلَغَ بِهِ كُفْراً أَصْلَحَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : لَا وَلَكِنَّ الْمَوْتَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ هَلَاكٌ .

۱۵۔ ابن ابی یعفور نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کر وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے اے میرے رب میرے نفس کو آنِ واحد کے لئے کبھی میرے اوپر نہ چھوڑ نہ کم مدت نہ زیادہ اس کے ساتھ ہی حضرت کے آنسو ریش مبارک کے چاروں طرف بہنے لگے پھر مجھ سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے ابن یعفور یونس بن متی کے نفس کو اللہ نے ان کے اوپر چھوڑ دیا تھا ایک آن واحد کے لئے لہٰذا ان سے گناہ سرزد ہو گیا میں نے کہا یہ بات تو کفر تک پہنچی۔ فرمایا نہیں اگر فوراً توبہ نہ کرتے اور اسی حال میں مرجاتے تو ان کے لئے باعث ہلاکت ہوتا۔

١٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ رَفَعَهُ قَالَ : أَتَى جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ : إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْبُدَنِي يَوْماً وَلَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِي فَارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَيَّ وَقُلْ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمَنُّ كُلُّهُ وَلَكَ الْفَخْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْبَهَاءُ كُلُّهُ وَلَكَ النُّورُ كُلُّهُ وَلَكَ الْعِزَّةُ كُلُّهَا وَلَكَ الْجَبَرُوتُ كُلُّهَا وَلَكَ الْعَظَمَةُ كُلُّهَا وَلَكَ الدُّنْيَا كُلُّهَا وَلَكَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً أَبَداً ، أَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ ، جَلِيلُ الثَّنَاءِ ، سَابِغُ النَّعْمَاءِ ، عَدْلُ الْقَضَاءِ

جَزِيلُ الْعَطَاءِ ، حَسَنُ الْآلَاءِ إِلٰهُ [مَنْ] فِي الْأَرْضِ وَإِلٰهُ [مَن] فِي السَّمَاءِ ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ الشِّدَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَرْضِ الْمِهَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَاقَةَ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةَ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْجِبَالِ الْأَوْتَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ، سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَبَارَكْتَ وَتَقَدَّسْتَ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَ قَهَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِعِزَّتِكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِارْتِفَاعِكَ وَ غَلَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعِلْمِكَ وَبَعَثْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِينَ بِإِذْنِكَ وَأَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِينَ بِنَصْرِكَ وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَا نَعْبُدُ غَيْرَكَ وَلَا نَسْأَلُ إِلَّا إِيَّاكَ وَلَا نَرْغَبُ إِلَّا إِلَيْكَ ، أَنْتَ مَوْضِعُ شَكْوَانَا وَمُنْتَهٰى رَغْبَتِنَا وَإِلٰهُنَا وَمَلِيكُنَا .

۱۶۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ کے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم رات دن میری پوری عبادت کرنا چاہتے ہو تو اپنے دونوں ہاتھ میری طرف اٹھاؤ اور کہو یا اللہ تیرے لئے حمد ہے ہمیشہ ہمیشہ تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا نہیں بغیر تیرے علم کے اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کے لئے حد نہیں بدون تیری مشیت کے تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کی جزا حمد کرنے والے کے لئے تیری مرضی کے علاوہ کچھ نہیں پوری پوری حمد تیرے ہی لئے ہے اور مکمل احسان تیرے ہی لئے ہے فخر تیرے ہی لئے ہے عزت و جبروت و عظمت پوری پوری تیرے ہی لئے ہے دنیا و آخرت کل تیرے ہی قبضہ میں ہے دن اور رات بنانے والا تو ہی ہے مخلوق سب تیری ہے نیکی تیرے ہاتھ میں ہر امر کا ظاہر یا باطن باز گشت تیری ہی طرف ہے تیرے لئے اچھی آزمائش ہے تو جلیل ثنا رد اللہ ہے اور نعمتوں کا بخشنے والا اور حکم میں انصاف کرنے والا ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے تیری نعمتیں سب اچھی ہیں زمین کا خدا بھی تو ہی ہے اور آسمان کا بھی یا اللہ سات آسمانوں میں اور زمین میں اور اس کے گہواروں میں تیرے ہی لئے حمد ہے اور بندوں کی طاقت کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور شہروں کی گنجائش کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور مضبوط پہاڑوں میں بھی تیری ہی حمد ہے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں اور تیرے ہی لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں تیرے ہی لئے حمد ہے سورۂ فاتحہ اور قرآن عظیم میں تو قابل تسبیح اور لائق حمد ہے اور تمام زمین روز قیامت تیرے قبضے میں ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے ید قدرت میں ہوں گے تو قابل تسبیح اور بلند و برتر ہے اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہو اے ذات پاک تیرے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے اے رب تو قابلِ تسبیح ہے بلند و برتر ہے مبارک ذات ہے پاکیزگی والا ہے تو نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنی عزت کی بنا پر ہر چیز پر غالب آیا اور قوت سے ہر شے سے بلند ہوا اور ہر شے پر غالب آیا اور اپنی حکمت سے

ہر شے کو ایجاد کیا اور اپنی کتاب کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنے اذن سے صالحین کو ہدایت کی اور اپنی نصرت سے اہلِ ایمان کی مدد کی اور اپنی قوت سے تمام مخلوق کو زیر کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو وحدہٗ لاشریک ہے ہم تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتے اور سوائے تیرے کسی سے سوال نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی سے رغبت نہیں ہماری شکایت تجھ ہی سے ہے اور ہماری رغبت کی تو ہی انتہا ہے اور تو ہی ہمارا معبود و مالک ہے۔

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ [لِي] أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَامُعَاوِيَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَشَكَى الْإِبْطَاءَ عَلَيْهِ فِي الْجَوَابِ فِي دُعَائِهِ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الدُّعَاءِ السَّرِيعِ الْإِجَابَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مَاهُوَ؟ قَالَ : قُلِ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ النُّورِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِينِ الَّذِي هُوَ نُورٌ مَعَ نُورٍ وَنُورٌ مِنْ نُورٍ وَنُورٌ فِي نُورٍ وَنُورٌ عَلَى نُورٍ وَنُورٌ فَوْقَ كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ يُضِيءُ بِهِ كُلُّ ظُلْمَةٍ وَيُكْسَرُ بِهِ كُلُّ شِدَّةٍ وَكُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَكُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، لَا تَقَرُّ بِهِ أَرْضٌ وَلَاتَقُومُ بِهِ سَمَاءٌ وَيَأْمَنُ بِهِ كُلُّ خَائِفٍ وَيَبْطُلُ بِهِ سِحْرُ كُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْيُ كُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ كُلِّ حَاسِدٍ وَيَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِلُّ بِهِ الْفُلْكُ حِينَ يَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَايَكُونُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَهُوَ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ الْأَجَلُّ الْأَجَلُّ النُّورُ الْأَكْبَرُ الَّذِي سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَاسْتَوَيْتَ بِهِ عَلَى عَرْشِكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا » .

۱۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک شخص امیر المومنین کے پاس آیا اور اپنی دعا کی اجابت کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو کہاں ہے آ میں تجھے سریع الاجابت دعا بتاؤں۔ کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جو عظیم و اجل و اکرم ہے خزانہ مکنوں ہے نورِ حق ہے روشن دلیل ہے نور ہے جس کے ساتھ نور ہے اور نور سے نور پیدا ہوا اور نور میں نور ہے اور وہ نور سب نوروں سے بالاتر ہے اور اس نور سے ہر تاریکی روشن ہو گئی اور ہر سختی ٹوٹ کر رہ گئی ہے ہر شیطان راندۂ درگاہ ہے اور ظالم و جابر کا زور ٹوٹ گیا ہے اور بغیر اس کے زمین قرار نہیں پا سکتی اور آسمان قائم نہیں رہ سکتا ہر خوف زدہ اسی سے امن پاتا ہے اور ہر ساحر کا سحر اسی سے باطل ہوتا ہے اور ہر سرکش کی سرکشی اور حاسد کا حسد دور ہوتا ہے اور بر و بحر شگافتہ ہوتے اور دریا کشتی کو نہیں ڈبو سکتا جب موکل فرشتہ اس کا نام لے دے اس کا نام سب سے عظمت والا ہے اور صاحب جلالت ہے نور اکبر ہے جو تو نے اپنا نام رکھا ہے اور اس سے اپنے عرش پر قابض ہے اور تجھے دلاتا ہوں واسطہ محمد و آلِ محمد کا اور سوال کرتا ہوں تجھ سے

کہ رحمت نازل کر محمدؐ وآل محمدؐ پر اور میری فلاں حاجت بر لا۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ: أَمْلَىٰ عَلَيَّ هٰذَا الدُّعَاءَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَهُوَ جَامِعٌ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. تَقُولُ بَعْدَ حَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ:

«اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفَّارُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ شَدِيدُ الْمِحَالِ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنِيعُ الْقَدِيرُ(۴) وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الشَّكُورُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الدَّيَّانُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ
وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَائِبُ الشَّاهِدُ وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ

وَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْتَ وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ، رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوهِ وَجِهَتُكَ خَيْرُ الْجِهَاتِ وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطَايَا وَأَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَ تُعْصَىٰ رَبَّنَا فَتَغْفِرُ لِمَنْ شِئْتَ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ [ينَ] وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَ تَعْفُو عَنِ الذُّنُوبِ(۱) لَا تُجَازَىٰ أَيَادِيكَ وَلَا تُحْصَىٰ نِعَمُكَ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَرَوْحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ وَسُرُورَهُمْ وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَأَهْلِكْ أَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَثَبِّتْنِي بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَ بَارِكْ لِي فِي الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَالْمَوْقِفِ وَالنُّشُورِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَلِّمْنِي عَلَى الصِّرَاطِ وَأَجِزْنِي عَلَيْهِ وَ ارْزُقْنِي عِلْماً نَافِعاً وَيَقِيناً صَادِقاً وَتُقًى وَبِرّاً وَوَرَعاً وَخَوْفاً مِنْكَ وَفَرَقاً يُبَلِّغُنِي(۲) مِنْكَ زُلْفَىٰ وَلَا يُبَاعِدُنِي عَنْكَ وَأَحْبِبْنِي وَلَا تُبْغِضْنِي وَتَوَلَّنِي وَلَا تَخْذُلْنِي وَ أَعْطِنِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَجِرْنِي مِنَ السُّوءِ كُلِّهِ بِحَذَافِيرِهِ(۳)

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ»

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے دعا لکھوائی کہ جو جامع ہے دنیا و آخرت کے لئے فرمایا کہو۔ حمد و ثنائے اللہ تعالیٰ کے بعد۔ (نوٹ:۔ دعا عربی عبارت سے دیکھ کر پڑھی جائے)

تیرا نور کامل ہے جس سے تو نے ہدایت کی تیرا ہاتھ کشادہ ہے جس سے تو نے عطا کیا۔ تیری ذات سب سے زیادہ مکرم ہے اور تیری جہت بہترین جہات ہے اور تیرا عطیہ بہترین عطیہ ہے اور سب سے زیادہ گوارا۔ اے رب تیری اطاعت کی جاتی ہے تو شکر گزار ہوتا ہے معصیت کی جائے تو جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے تو مضطر لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے توبہ کو قبول کرتا ہے گناہوں کو معاف کرتا ہے تیری نعمتوں کا نہ کوئی مقابلہ ہے نہ کوئی ان کا احصا کر سکتا ہے نہ بولنے والے تیری مدح پر قادر ہیں یا اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور انکی کشادگی فرحت و راحت و سرور میں جلدی کر اور مجھے ان کی کشادگی کی مسرت عطا کر اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر خواہ وہ جن ہوں یا انسان اور دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں عذاب نار سے بچالے اور ان لوگوں میں قرار دے جن کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو صبر والے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں اور زندگانی دنیا و آخرت میں اپنے سچے قول پر ثابت قدم رکھ اور حیات و موت و موقف و نشر و حساب و میزان اور روز قیامت کی دہشت سے بچالے اور صراط سے صحیح و سالم گزار دے اور علم نافع، یقین صادق پرہیزگاری، نیکی زہد، خوف کا رزق دے اور دل میں وہ تڑپ دے جو تیرے تقرب کا باعث ہو اور اپنے سے دور نہ رکھ، مجھے دوست رکھ، مجھ سے دشمنی نہ رکھ، مجھے ذلیل نہ کر اور دنیا و آخرت کی تمام نیکیاں مجھے عطا کر جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا اور پناہ دے تمام برائیوں سے خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَلَا تَخُصُّنِي بِدُعَاءٍ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: قُلْ: «يَا وَاحِدُ يَا مَاجِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا أَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَى يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ» قُلْتُ: «وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ» ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: «[نَعَمْ] لَنِعْمَ الْمُجِيبُ أَنْتَ وَنِعْمَ الْمَدْعُوُّ وَنِعْمَ الْمَسْؤُولُ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِمَلَكُوتِكَ وَدِرْعِكَ الْحَصِينَةِ وَبِجَمْعِكَ وَأَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَبِحَقِّ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا»

۱۹۔ معاویہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا

کہو اے واحد ذات صاحب مجد اے احد اے صمد اے لم یلد ولم یولد جس کا کوئی ہمسر نہیں اے عزیز وکریم اے مہربان اے دعاؤں کے سننے والے اے وہ جواد جس سے سوال کیا جاتا ہے اے سب سے بہتر عطا کرنے والے یا اللہ یا اللہ یا اللہ تو نے فرمایا ہے جب ہم کو نوحؑ نے پکارا تو ہم سب سے بہتر اس کی دعا کو قبول کرنے والے ہیں۔

پھر حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تو اچھا دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ اور سب سے اچھا پکارا ہوا اور سب سے اچھا سوال کیا ہوا ہے میں تیری ذات کے نور سے سوال کرتا ہوں اور تیری ملکوت اور مستحکم حفاظت سے اور حق محمد اور ان کے بعد ہونے والے اوصیاء کے حق سے کہ محمد وآل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

٢٠ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي وَجَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ـ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَ يُعْرَفُ بِكُنْيَتِهِ ـ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فَقَالَ : نَعَمْ قُلْ : «يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَيَا مَنْ آمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ وَيَا مَنْ يُعْطِي بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ ؛ يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحَنُّناً مِنْهُ وَرَحْمَةً ، يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي بِمَسْأَلَتِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعِ خَيْرِ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَيْتَنِي وَزِدْنِي مِنْ سَعَةِ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ» .

٢٠۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا یہ کہا کر۔ اے وہ ذات جس سے ہر امر نیک کی امید کی جاتی ہے اور اے وہ ذات جس سے ہر خطا پر اس کے غضب سے پناہ طلب کی جاتی ہے اور جس کا کم دینا بھی بہت ہے اور جو کوئی اس سے سوال کرتا ہے وہ اپنی مہربانی اور رحمت سے اسے دے دیتا ہے اور اے وہ جو نہ مانگنے والے کو بھی دیتا ہے محمدؐ وآل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور مجھ کو دنیا و آخرت کی تمام کل خوبیاں عطا کر جو کچھ تو عطا کرتا ہے وہ ناقص نہیں ہوتی اور اے کریم اپنے وسیع فضل وکرم سے زیادہ کر۔

٢١ ـ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ عَلَّمَ أَخَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَلِيٍّ هٰذَا الدُّعَاءَ : «اللّٰهُمَّ ارْفَعْ ظَنِّي صَاعِداً وَلَا تُطْمِعْ فِيَّ عَدُوّاً وَلَا حَاسِداً وَاحْفَظْنِي قَائِماً وَقَاعِداً وَيَقْظَاناً وَرَاقِداً ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي سَبِيلَكَ الْأَقْوَمَ وَقِنِي حَرَّ جَهَنَّمَ وَاحْطُطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ وَاجْعَلْنِي مِنْ خَيْرِ خِيَارِ الْعَالَمِ» .

٢١۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی عبداللہ بن علی کو یہ دعا تعلیم فرمائی یا اللہ میری آرزو کو آسمان تک بلند

کر اور میرے دشمن کو میرے نقصان کی طمع نہ دلا اور نہ حاسد کو یہ موقع دے میری حفاظت کر خواہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں۔ خداوندا میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور صحیح راستہ پر ثابت قدم رکھ اور آتش دوزخ سے بچا لے اور جو حقوق مجھ پر ہیں ان کا اور گناہ کا بوجھ کم کر اور مجھے دنیا کے نیکوں میں قرار دے۔

٢٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى وَهَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : «ارْحَمْنِي مِمَّا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ» .

۲۲- میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو یہ دعا کرتے سنا یا اللہ رحم کر اس امر میں جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں اور جس پر صبر نہیں کر سکتا۔

٢٣ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ حَفْصٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَلِّمْنِي دُعَاءً فَقَالَ : فَأَيْنَ أَنْتَ عَنْ دُعَاءِ الْإِلْحَاحِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا دُعَاءُ الْإِلْحَاحِ ؟ فَقَالَ : «اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ رَبَّ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَبِهِ تَقُومُ الْأَرْضُ وَبِهِ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَبِهِ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَرْزُقُ الْأَحْيَاءَ وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَوَزْنَ الْجِبَالِ وَكَيْلَ الْبُحُورِ» ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ تَسْأَلُهُ حَاجَتَكَ وَأَلِحَّ فِي الطَّلَبِ .

۲۳- راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے دعا تعلیم کیجیے۔ فرمایا دعائے الحاح کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا کہو یا اللہ اے سات آسمانوں اور جو ان کے درمیان ہے کے پالنے والے۔ اے عرش عظیم کے رب، اے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے قرآن عظیم کے رب اے محمد خاتم النبین کے رب میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے آسمان قائم ہے اور جس سے زمین قائم ہے اور جس سے جماعت میں تفرقہ اور متفرق جمع ہوں اور زندوں کو رزق ملے اور جس سے ریت کے ذرے گنے جائیں اور پہاڑوں کو وزن کیا جائے سمندروں کو ناپا جائے پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اپنی حاجت بیان کرا لحاح و زاری کرو۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ كَرَّامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ امْلَأْ قَلْبِي حُبّاً لَكَ وَخَشْيَةً مِنْكَ وَتَصْدِيقاً وَ إِيمَاناً بِكَ وَ

فَرَقاً مِنْكَ وَشَوْقاً إِلَيْكَ يَاذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ لِقَاءَكَ وَاجْعَلْ لِي فِي لِقَائِكَ خَيْرَ الرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَلاتُؤَخِّرْنِي مَعَ الْأَشْرارِ وَأَلْحِقْنِي بِصَالِحِ مَنْ مَضَىٰ وَاجْعَلْنِي مَعَ صَالِحِ مَنْ بَقِيَ وَخُذْ بِي سَبِيلَ الصَّالِحِينَ وَأَعِنِّي عَلَىٰ نَفْسِي بِمَا تُعِينُ بِهِ الصَّالِحِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلاتَرُدَّنِي فِي سُوءٍ اسْتَنْقَذْتَنِي[1] مِنْهُ يَارَبَّ الْعَالَمِينَ ، أَسْأَلُكَ إِيمَاناً لاأَجَلَ لَهُ دُونَ لِقَائِكَ ، تُحْيِينِي وَتُمِيتُنِي عَلَيْهِ وَتَبْعَثُنِي عَلَيْهِ إِذَا بَعَثْتَنِي وَابْرَأْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَالشَّكِّ فِي دِينِكَ اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نَصْراً فِي دِينِكَ وَقُوَّةً فِي عِبَادَتِكَ وَفَهْماً فِي خَلْقِكَ وَكِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبَيِّضْ وَجْهِي بِنُورِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِي فِي سَبِيلِكَ عَلَىٰ مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْغَفْلَةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْفَتْرَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ يَارَبِّ مِنْ نَفْسٍ لاتَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لايَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لايُسْمَعُ وَمِنْ صَلاةٍ لاتَنْفَعُ وَأُعِيذُ بِكَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَذُرِّيَّتِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لايُجِيرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلاأَجِدُ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحَداً فَلا تَخْذُلْنِي وَلاتَرُدَّنِي فِي هَلَكَةٍ وَلا تَرُدَّنِي بِعَذَابٍ ، أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ عَلَىٰ دِينِكَ وَالتَّصْدِيقَ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ رَسُولِكَ ؛ اللّٰهُمَّ اذْكُرْنِي بِرَحْمَتِكَ وَلا تَذْكُرْنِي بِخَطِيئَتِي. وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَنْطِقِي وَثَوَابَ مَجْلِسِي رِضَاكَ عَنِّي وَاجْعَلْ عَمَلِي وَدُعَائِي خَالِصاً لَكَ وَاجْعَلْ ثَوَابِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِي جَمِيعَ مَاسَأَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ اللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَنَامَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، لايُوَارِي مِنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ وَلاسَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلا أَرْضٌ ذَاتُ مِهَادٍ وَلابَحْرٌ لُجِّيٌّ وَلاظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ تُدْلِجُ الرَّحْمَةَ عَلَىٰ مَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ مَلائِكَتُكَ وَأُولُوا الْعِلْمِ لاإِلٰهَ إِلاأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ مَلائِكَتُكَ وَأُولُوا الْعِلْمِ فَاكْتُبْ شَهَادَتِي مَكَانَ شَهَادَتِهِمْ ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ ، أَسْأَلُكَ يَاذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ أَنْ تَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ .

۲۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت سے پُر کر دے اور اپنے خوف سے بھر دے اپنی تصدیق و ایمان کے ساتھ اور اضطراب ہو تیرے خوف سے اور شوق ہو تیری طرف اے ذوالجلال والاکرام یا اللہ اپنی بقا کو میرے لئے محبوب قرار دے اور اپنی بقا کو میرے لئے باعثِ رحمت و برکت بنا دے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں قرار دے اور مجھے اپنے اشرار کے ساتھ رکھ کر ذلیل نہ کر اور جو نیک بندے مر چکے ہیں اور جو باقی ہیں مجھے ان کے ساتھ رکھ اور نیکوں کی

راہ اختیار کرنے میں میری مدد کر اور جن برائیوں سے تو نے بچایا ہے ان کی طرف مجھے نہ لوٹا اے رب العالمین میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس کے لئے مدت نہ ہو اپنی لقا کے شوق میں زندہ رہوں اور مروں اسی شوق میں قبر سے نکلوں اور بچائے میرے قلب کو ریب۔ فریب اور شک سے یا اللہ اپنے دین کی نصرت اور اپنی عبادت کی قوت مجھے دے اور سمجھ دے اپنی مخلوق کے متعلق اور مجھے اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو روشن کر دے اور اپنی قضا و قدر کی طرف مجھے راغب کر اور اپنی راہ یعنی اپنے رسولؐ کی ملت پر موت دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، نامردی سے، بخل سے غفلت سے، سخت دلی سے تعطل سے، تہی دستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسی نماز سے جو نفع نہ دے اور میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اہل اور اپنی اولاد کو شیطان رجیم سے خداوندا تیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں، پس مجھے ذلیل نہ کر اور مجھے ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ اپنے عذاب میں مبتلا کر، میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے توفیق دے اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی اور اپنی کتاب کی تصدیق کی اور تیرے رسولؐ کی اتباع کی یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے یاد کر، میری خطا کے ساتھ یاد نہ کر اور میرے عمل کو قبول کر لے اور اپنے فضل کو زیادہ کر، میری توجہ ہی تیری طرف ہے خداوندا مجھے ثواب عطا کر میری گفتگو کا اور ثواب دے میری اس نشست کا جو تیری رضا کے لئے ہو اور میرے عمل اور میری دعا کو خالص اپنے ہی لئے قرار دے اور اپنی رحمت سے جنت کو میرا ثواب قرار دے اور جو سوال میں نے تجھ سے کئے ہیں ان میں مجھے دلجمعی عطا کر اور اپنے فضل و کرم کو زیادہ کر میں تیری طرف راغب ہوں یا اللہ ستارے جھلملانے لگے سونے والے سو گئے تو حیّ قیوم ہے نہ تجھے تاریک رات ڈھانپتی ہے اور نہ آسمان جو برجوں والا ہے تجھ پر چھاتا ہے نہ گہوارہ والی زمین نہ گہرے سمندر جو متلاطم ہوں اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بتہ ہوں تیری رحمت ہر اس شخص پر نازل ہوتی ہے جس کو تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو لوگوں کی دزدیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور لوگوں میں جو مخفی راز ہیں وہ تیرے علم میں ہیں میں وہی گواہی دیتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات کے لئے دی ہے اور ملائکہ اور اہل علم نے دی ہے پس میری گواہی بھی ان گواہیوں کے ساتھ لکھ لے یا اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تمام مخلوق کی سلامتی تجھ ہی سے ہے اے صاحب عظمت و جلالت میری گردن کو نار جہنم سے آزاد کر۔

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ أَبَا ذَرٍّ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَعَهُ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَقَدِ اسْتَخْلَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَمَّا رَآهُمَا انْصَرَفَ عَنْهُمَا وَلَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُمَا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُحَمَّدُ هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَدْ مَرَّ بِنَا وَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا أَمَا لَوْ سَلَّمَ لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ؛ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَهُ دُعَاءً يَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفاً عِنْدَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَسَلْهُ عَنْهُ إِذَا عَرَجْتُ إِلَى السَّمَاءِ ؛ فَلَمَّا ارْتَفَعَ جَبْرَئِيلُ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

مَا مَنَعَكَ يَا أَبَاذَرٍّ أَنْ تَكُونَ سَلَّمْتَ عَلَيْنَا حِينَ مَرَرْتَ بِنَا ؟ فَقَالَ : ظَنَنْتُ يَارَسُولَ اللهِ أَنَّ الَّذِي [كَانَ] مَعَكَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَدِاسْتَخْلَيْتَهُ لِبَعْضِ شَأْنِكَ ، فَقَالَ : ذَاكَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَا أَبَاذَرٍّ وَقَدْ قَالَ : أَمَا لَوْسَلَّمَ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ أَبُوذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام دَخَلَهُ مِنَ النَّدَامَةِ حَيْثُ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ مَاشَاءَ اللهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَاهٰذَا الدُّعَاءُ الَّذِي تَدْعُو بِهِ ؟ فَقَدْ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام أَنَّ لَكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفاً فِي السَّمَاءِ ، فَقَالَ : نَعَمْ يَارَسُولَ اللهِ أَقُولُ : « اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ [بِكَ] وَالتَّصْدِيقَ بِنَبِيِّكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالْغِنَىٰ عَنْ شِرَارِ النَّاسِ » .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ابوذر ایک روز رسولِ خدا کے پاس آئے تو دیکھا کہ دحیہ کلبی کی صورت میں جبرئیل حضرت کے پاس ہیں اور آنحضرتؐ ان سے خلوت میں باتیں کر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ لوٹ گئے اور ان دونوں کا قطع کلام نہ چاہا۔ جبرئیل نے کہا کہ ابوذر ہماری طرف سے گزرے مگر ہم پر سلام نہ کیا اگر یہ سلام کرتے تو ہم ضرور جواب سلام دیتے اے محمدؐ ان کی ایک دعا ہے جو اہلِ آسمان میں مشہور ہے جب میں آسمان کی طرف پرواز کر جاؤں تو تم ان سے پوچھنا۔ جب جبرئیل چلے گئے تو ابوذر آنحضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے کہا اے ابوذر تم نے ہم پر سلام کیوں نہ کیا تھا جب تم ادھر سے گزرے تھے انھوں نے کہا میں نے گمان کیا کہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں وہ دحیہ کلبی ہیں آپ ان سے کسی معاملہ میں خفیہ بات چیت کر رہے ہیں فرمایا اے ابوذرؓ جبرئیل تھے انھوں نے کہا اگر ابوذر سلام کرتے تو ہم جواب سلام دیتے یہ سن کر ابوذر سلام نہ کرنے پر شرمندہ ہوئے۔ حضرت نے فرمایا وہ دعا کیا ہے جو تم کیا کرتے ہو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جو دعا تم کرتے ہو وہ اہلِ آسمان میں مشہور ہو گئی ہے انھوں نے کہا یا رسولؐ اللہ میں یہ دعا کرتا ہوں۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں امن و ایمان اور تیرے نبی کی تصدیق کا اور تمام بلاؤں سے عافیت کی اور ان بلاؤں پر شکر کا اور شریر لوگوں سے الگ رہنے کی۔

۲٦ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : أَخَذْتُ هٰذَا الدُّعَاءَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ] عليهما السلام قَالَ : وَكَانَ أَبُوجَعْفَرٍ يُسَمِّيهِ الْجَامِعَ : « بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، آمَنْتُ بِاللهِ وَبِجَمِيعِ رُسُلِهِ وَبِجَمِيعِ مَا أُنْزِلَ بِهِ عَلَى جَمِيعِ الرُّسُلِ وَأَنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلِقَاءَهُ حَقٌّ وَصَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ الْمُرْسَلُونَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسُبْحَانَ اللهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُسَبَّحَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُحْمَدَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُهَلَّلَ وَاللهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُكَبَّرَ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَفَاتِيحَ

الْخَيْرِ وَخَوَاتِيمَهُ وَسَوَابِغَهُ وَفَوَائِدَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَمَا بَلَغَ عِلْمَهُ عِلْمِي وَمَا قَصُرَ عَنْ إِحْصَائِهِ حِفْظِي، اللّٰهُمَّ انْهَجْ إِلَيَّ أَسْبَابَ مَعْرِفَتِهِ وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَهُ وَغَشِّنِي بَرَكَاتِ رَحْمَتِكَ وَمُنَّ عَلَيَّ بِعِصْمَةٍ عَنِ الْإِزَالَةِ عَنْ دِينِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الشَّكِّ وَلَا تَشْغَلْ قَلْبِي بِدُنْيَايَ وَعَاجِلِ مَعَاشِي عَنْ آجِلِ ثَوَابِ آخِرَتِي وَاشْغَلْ قَلْبِي بِحِفْظِ مَا لَا تَقْبَلُ مِنِّي جَهْلَهُ وَذَلِّلْ لِكُلِّ خَيْرٍ لِسَانِي وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلَا تُجْرِهِ فِي مَفَاصِلِي وَاجْعَلْ عَمَلِي خَالِصاً لَكَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَنْوَاعِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَاهِرِهَا وَبَاطِنِهَا وَغَفَلَاتِهَا وَجَمِيعِ مَا يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ وَمَا يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطَانُ الْعَنِيدُ، مِمَّا أَحَطْتَ بِعِلْمِهِ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى صَرْفِهِ عَنِّي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَزَوَابِعِهِمْ وَبَوَائِقِهِمْ وَمَكَائِدِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَنْ أُسْتَزَلَّ عَنْ دِينِي فَتَفْسُدَ عَلَيَّ آخِرَتِي وَأَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْهُمْ ضَرَراً عَلَيَّ فِي مَعَاشِي أَوْ يَعْرِضَ بَلَاءٌ يُصِيبُنِي مِنْهُمْ لَا قُوَّةَ لِي بِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَى احْتِمَالِهِ فَلَا تَبْتَلِنِي يَا إِلٰهِي بِمُقَاسَاتِهِ فَيَمْنَعَنِي ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِكَ وَيَشْغَلَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ؛ أَنْتَ الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ، أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ الرَّفَاهِيَةَ فِي مَعِيشَتِي مَا أَبْقَيْتَنِي مَعِيشَةً أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَأَبْلُغُ بِهَا رِضْوَانَكَ وَأَصِيرُ بِهَا إِلَى دَارِ الْحَيَوَانِ غَداً وَلَا تَرْزُقْنِي رِزْقاً يُطْغِينِي وَلَا تَبْتَلِنِي بِفَقْرٍ أَشْقَى بِهِ مُضَيَّقاً عَلَيَّ، أَعْطِنِي حَظّاً وَافِراً فِي آخِرَتِي وَمَعَاشاً وَاسِعاً هَنِيئاً مَرِيئاً فِي دُنْيَايَ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْناً وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْناً أَجِرْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ عَمَلِي فِيهَا مَقْبُولاً وَسَعْيِي فِيهَا مَشْكُوراً، اللّٰهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ بِمِثْلِهِ وَمَنْ كَادَنِي فِيهَا فَكِدْهُ؛ وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِي فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ وَافْقَأْ عَنِّي عُيُونَ الْكَفَرَةِ وَالظَّلَمَةِ وَالطُّغَاةِ وَالْحَسَدَةِ، اللّٰهُمَّ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ السَّكِينَةَ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَاحْفَظْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي وَجَلِّلْنِي عَافِيَتَكَ النَّافِعَةَ وَصَدِّقْ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي وُلْدِي وَأَهْلِي وَمَالِي، اللّٰهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَغْفَلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا تَوَانَيْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ فَاغْفِرْهُ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ».

٢٦- ابوحمزہ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حاصل کیا ہے اور حضرت نے اس دعا کا نام جامع رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں میں ایمان لایا ہوں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور ان تمام کتابوں پر جو تمام رسولوں پر نازل ہوئیں اور یہ کہ اللہ کا وعدہ

سچا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا ہے اور رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور اللہ قابل تسبیح ہے جب تک کوئی چیز تسبیح خدا اس طرح کرے جسے خدا پسند کرتا ہے اور حمد ہے خدا کے لئے جب تک کوئی شے اس طرح حمد کرے جو خدا کو پسند ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جب تک کوئی لا الٰہ الا اللہ کہنے والا اس طرح کہے جو خدا کو پسند ہے۔ اور اللہ بڑا ہے جب تک اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور جسے وہ پسند کرے یا اللہ میں سوال کرتا ہوں نیکی کے آغاز و انجام کا اس کے گوارا ہونے اور اس کے فوائد و برکات کا اور اس کا علم میرے علم تک پہنچا ہے اور جس کے احصا سے میرا علم قاصر رہا ہے یا اللہ اس کی معرفت کے اسباب میرے اوپر ظاہر کر دے اور اس کے دروازے میرے اوپر کھول اور اپنی رحمت کی برکات سے مجھے ڈھانپ لے اور احسان کر مجھ پر بچا لینے سے اپنے دین کے زائل ہونے سے اور شک کو میرے قلب سے پاک کر دے اور میرے دل کو امور دنیا سے بچا لے اور اس سے بچی کہ میں دنیا کی معاشی میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے محروم ہو جاؤں اور میرے قلب کو مشغول رکھ اس امر کی حفاظت میں جس سے جاہل رہنا مجھے منظور نہیں اور ہر امر خیر کے لئے میری زبان کو میرا تابعدار بنا اور ریا سے میرے قلب کو پاک کر اور اس کو میرے بدن کے جوڑوں میں داخل نہ کر اور میرے عمل کو خالص بنا دے اور یا اللہ میں شر سے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے شر سے اور غفلت نفس سے اور ہر اس چیز سے جس کے کرنے کے لئے شیطان کا یا بادشاہ جابر کا ارادہ ہے اور جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ چاہتا ہوں آنے والے جن و انس سے ان کے سرداروں سے ان کی مکاریوں سے اور شر انگیزیوں سے اور فاسق جن و انس سے تاکہ وہ مجھے دین سے برگشتہ نہ کریں اور میری آخرت برباد ہو یا یہ کہ میری روزی کو نقصان پہنچے یا کوئی ایسی بلا آئے جس کو برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اور اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکے۔ خدایا ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جو مجھے تیرے ذکر سے روک دے اور تیری عبادت سے باز رکھے۔ تو ہی بچانے والا، منع کرنے والا، دفع کرنے والا اور کل آفتوں میں حفاظت کرنے والا ہے۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ایسی روزی دے جس سے مجھے تیری اطاعت کی قوت ہو تیری مرضی حاصل ہو اور میں کل جنت میں اس کی وجہ سے پہنچ جاؤں اور ایسی روزی نہ دے جس سے سرکش ہو جاؤں اور نہ ایسے فقر میں مبتلا کر کہ جان اجیرن ہو جائے اور آخرت میں مجھے بھرپور حصہ دے اور دنیا میں وسیع و گوارا معاش دے دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ نہ کر اور اس کے فتنہ سے مجھے محفوظ رکھ اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور بنا۔ یا اللہ جو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو رد کر دے اور جو مجھ سے مکر کرے تو اس کو بدلہ دے اور جو مجھ کو غمگین بنانا چاہے اس کو سزا دے مکر کرنے والے کو مکر کا بدلہ دے تو بہترین بدلہ دینے والا ہے اور ظالم کافروں کی اور سرکش حاسدوں کی آنکھیں نکال پھینک اور اپنی طرف سے مجھے سکون و اطمینان دے اور مجھے اپنی حفاظت کی زرہ پہنا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں مجھے چھپا لے اور نفع دینے والی عافیت کا لباس مجھے پہنا دے اور میرے قول و فعل میں صداقت دے اور میری اولاد، اہل و عیال اور مال پر اپنی برکت نازل کر اور جو گناہ

مجھ سے پہلے ہوئے ہوں یا بعد میں یا قصداً ظاہر ہوں یا مخفی اے ارحم الراحمین ان کو بخش دے۔

٢٧ ـ أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «اللّٰهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلاتَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي» .

٢٧۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہو خدایا میرا رزق زیادہ کر، میری عمر دراز کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے دین کی نصرت کرنے والوں میں بنا دے اور میری جگہ غیر کو نہ لا۔

٢٨ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «يَامَنْ يَشْكُرُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ وَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي ذَهَبَتْ لَذَّتُهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا» .

٢٨۔ حضرت صادق آلِ محمد یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے وہ جو اپنے مخلوق کے تھوڑے سے عملِ نیک پر شکر گزار ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے میرا وہ گناہ بخش دے جس کی لذت تو ختم ہو گئی ہے مگر اس کا وبال باقی ہے۔

٢٩ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَائِهِ يَقُولُ: «يَانُورُ يَاقُدُّوسُ يَاأَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيمُ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُحِلُّ النِّقَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُدِيلُ الْأَعْدَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُظْلِمُ الْهَوَاءَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَكْشِفُ الْغِطَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَرُدُّ غَيْثَ السَّمَاءِ» .

٢٩۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے نور اے پاک ذات اے ہر اوّل سے اول اے ہر آخر سے آخر، اے رحمٰن اے رحیم میرے وہ گناہ بخش دے جنھوں نے نعمتوں کو بدل دیا ہے اور جنھوں نے عذاب کو لا اتارا ہے اور بخش دے وہ گناہ جنھوں نے عصمت کی پردہ دری کی اور بخش دے وہ گناہ جن سے بلا نازل ہوئی اور میرے وہ گناہ بخش دے جنھوں نے دشمنوں کو دولت مند بنایا اور جنھوں نے موت بلانے میں جلدی کی اور بخش دے میرے وہ گناہ جنھوں نے

پردہ کشائی کی اور دعاؤں کو رد کر دیا اور بخش دے وہ گناہ جن کی وجہ سے بارش رک گئی۔

٣٠۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي وَيَا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي» قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: «اللَّهُمَّ كَتَبْتَ الْآثَارَ وَعَلِمْتَ الْأَخْبَارَ وَاطَّلَعْتَ عَلَى الْأَسْرَارِ فَحُلْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقُلُوبِ فَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ وَالْقُلُوبُ إِلَيْكَ مُفْضَاةٌ وَإِنَّمَا أَمْرُكَ لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتَهُ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِطَاعَتِكَ أَنْ تَدْخُلَ فِي كُلِّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي وَلَا تُفَارِقَنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَعْصِيَتِكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي فَلَا تَقْرَبَنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَارْزُقْنِي مِنَ الدُّنْيَا وَزَهِّدْنِي فِيهَا وَلَا تَزْوِهَا عَنِّي وَلَا تُرَغِّبْنِي فِيهَا يَا رَحْمٰنُ».

٣٠۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے مصیبت میں میری تسلی کا سامان، اے شدت بلا میں میرا ساتھی۔ اے نعمت میں میرا سرپرست، اے رغبت میں میرا فریاد رس اور حضرت نے فرمایا۔ امیرالمومنینؑ یوں دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ تو نے لوگوں کے آثار حیات کو لکھ لیا ہے اور خبروں کو بتا دیا ہے اور تجھے پوشیدہ باتوں پر اطلاع ہے تو ہمارے اور ہمارے قلوب کے درمیان حائل ہے پوشیدہ بھید تیرے لئے ظاہر ہے اور قلوب تیرے لئے باہر نکلے ہوئے ہیں اور جب تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس وہ وجود میں آجاتی ہے یا اللہ اپنی رحمت سے معصیت کو میرے ہر عضو سے نکال دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنی ملاقات کے وقت تک جدا نہ کر اور دنیا و آخرت میں روزی دے اور ترک دنیا کی طرف رغبت دے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور اے رحمٰن مجھے اس کی طرف رغبت نہ ہو۔

٣١۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَيَابَةَ قَالَ: أَعْطَانِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام هٰذَا الدُّعَاءَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِيِّ الْحَمْدِ وَأَهْلِهِ وَمُنْتَهَاهُ وَمَحَلِّهِ أَخْلَصَ مَنْ وَحَّدَهُ وَاهْتَدَى مَنْ عَبَدَهُ وَفَازَ مَنْ أَطَاعَهُ وَأَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِهِ، اللَّهُمَّ يَا ذَا الْجُودِ وَالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ الْجَمِيلِ وَالْحَمْدِ؛ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ مَنْ خَضَعَ لَكَ بِرَقَبَتِهِ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ وَعَفَّرَ لَكَ وَجْهَهُ وَذَلَّلَ لَكَ نَفْسَهُ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِكَ دُمُوعُهُ وَتَرَدَّدَتْ عَبْرَتُهُ وَاعْتَرَفَ لَكَ بِذُنُوبِهِ وَفَضَحَتْهُ عِنْدَكَ خَطِيئَتُهُ وَشَانَتْهُ عِنْدَكَ جَرِيرَتُهُ وَضَعُفَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ قُوَّتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ أَسْبَابُ خَدَائِعِهِ وَاضْمَحَلَّ عَنْهُ كُلُّ بَاطِلٍ وَأَلْجَأَتْهُ ذُنُوبُهُ إِلَى ذُلِّ مَقَامِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ سُؤَالَ مَنْ هُوَ بِمَنْزِلَتِهِ أَرْغَبُ إِلَيْكَ كَرَغْبَتِهِ وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ كَتَضَرُّعِهِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ كَأَشَدِّ ابْتِهَالِهِ، اللَّهُمَّ فَارْحَمِ اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَذُلَّ مَقَامِي وَمَجْلِسِي وَخُضُوعِي إِلَيْكَ بِرَقَبَتِي

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْهُدىٰ مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْبَصِيرَةَ مِنَ الْعَمىٰ وَالرُّشْدَ مِنَ الْغَوَايَةِ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَكْثَرَ
الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَأَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلَ الشُّكْرِ عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ
وَأَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طَاعَتِكَ وَالضَّعْفَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالْهَرَبَ إِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضىٰ
وَالتَّحَرِّيَ لِكُلِّ مَا يُرْضِيكَ عَنِّي فِي إِسْخَاطِ خَلْقِكَ الْتِمَاساً لِرِضَاكَ ، رَبِّ مَنْ أَرْجُوهُ إِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي
أَوْ مَنْ يَعُودُ عَلَيَّ إِنْ أَقْصَيْتَنِي أَوْ مَنْ يَنْفَعُنِي عَفْوُهُ إِنْ عَاقَبْتَنِي أَوْ مَنْ آمُلُ عَطَايَاهُ إِنْ حَرَمْتَنِي أَوْ مَنْ
يَمْلِكُ كَرَامَتِي إِنْ أَهَنْتَنِي أَوْ مَنْ يَضُرُّنِي هَوَانُهُ إِنْ أَكْرَمْتَنِي ، رَبِّ مَا أَسْوَأَ فِعْلِي وَأَقْبَحَ عَمَلِي وَأَقْسىٰ
قَلْبِي وَأَطْوَلَ أَمَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي وَأَجْرَأَنِي عَلىٰ عِصْيَانِ مَنْ خَلَقَنِي ، رَبِّ وَمَا أَحْسَنَ بَلَاءَكَ عِنْدِي
وَأَظْهَرَ نَعْمَاءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ النِّعَمُ فَمَا أُحْصِيهَا وَقَلَّ مِنِّي الشُّكْرُ فِيمَا أَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطِرْتُ
بِالنِّعَمِ وَتَعَرَّضْتُ لِلنِّقَمِ وَسَهَوْتُ عَنِ الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَجُزْتُ مِنَ الْعَدْلِ إِلَى الظُّلْمِ
وَجَاوَزْتُ الْبِرَّ إِلَى الْإِثْمِ وَصِرْتُ إِلَى الْهَرَبِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ فَمَا أَصْغَرَ حَسَنَاتِي وَأَقَلَّهَا فِي كَثْرَةِ
ذُنُوبِي وَمَا أَكْثَرَ ذُنُوبِي وَأَعْظَمَهَا عَلىٰ قَدْرِ صِغَرِ خَلْقِي وَضَعْفِ رُكْنِي ، رَبِّ وَمَا أَطْوَلَ أَمَلِي فِي قِصَرِ
أَجَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي فِي بُعْدِ أَمَلِي وَمَا أَقْبَحَ سَرِيرَتِي فِي عَلَانِيَتِي ، رَبِّ لَا حُجَّةَ لِي إِنِ احْتَجَجْتُ وَلَا
عُذْرَ لِي إِنِ اعْتَذَرْتُ وَلَا شُكْرَ عِنْدِي إِنِ ابْتَلَيْتُ وَأُولِيتُ إِنْ لَمْ تُعِنِّي عَلىٰ شُكْرِ مَا أُولِيتُ ، رَبِّ مَا أَخَفَّ
مِيزَانِي غَداً إِنْ لَمْ تُرَجِّحْهُ وَأَزَلَّ لِسَانِي إِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ وَأَسْوَدَ وَجْهِي إِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ ؛ رَبِّ كَيْفَ لِي بِذُنُوبِيَ
الَّتِي سَلَفَتْ مِنِّي قَدْ هُدَّتْ لَهَا أَرْكَانِي ، رَبِّ كَيْفَ أَطْلُبُ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَأَبْكِي عَلىٰ خَيْبَتِي فِيهَا وَلَا
أَبْكِي وَتَشْتَدُّ حَسَرَاتِي عَلىٰ عِصْيَانِي وَتَفْرِيطِي ؛ رَبِّ دَعَتْنِي دَوَاعِي الدُّنْيَا فَأَجَبْتُهَا سَرِيعاً وَرَكَنْتُ
إِلَيْهَا طَائِعاً وَدَعَتْنِي دَوَاعِي الْآخِرَةِ فَتَثَبَّطْتُ عَنْهَا وَأَبْطَأْتُ فِي الْإِجَابَةِ وَالْمُسَارَعَةِ إِلَيْهَا كَمَا سَارَعْتُ
إِلىٰ دَوَاعِي الدُّنْيَا وَحُطَامِهَا الْهَامِدِ وَهَشِيمِهَا الْبَائِدِ وَسَرَابِهَا الذَّاهِبِ ، رَبِّ خَوَّفْتَنِي وَشَوَّقْتَنِي
وَاحْتَجَجْتَ عَلَيَّ بِرِقِّي وَكَفَلْتَ لِي بِرِزْقِي فَآمَنْتُ [مِنْ] خَوْفِكَ وَتَثَبَّطْتُ عَنْ تَشْوِيقِكَ وَلَمْ أَتَّكِلْ
عَلىٰ ضَمَانِكَ وَتَهَاوَنْتُ بِاحْتِجَاجِكَ ، اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ أَمْنِي مِنْكَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا خَوْفاً وَحَوِّلْ تَثَبُّطِي
شَوْقاً وَتَهَاوُنِي بِحُجَّتِكَ فَرَقاً مِنْكَ ثُمَّ رَضِّنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي مِنْ رِزْقِكَ يَا كَرِيمُ [يَا كَرِيمُ] ، أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ رِضَاكَ عِنْدَ السَّخْطَةِ وَالْفُرْجَةَ عِنْدَ الْكُرْبَةِ وَالنُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْبَصِيرَةَ عِنْدَ تَشَبُّهِ
الْفِتْنَةِ ، رَبِّ اجْعَلْ جُنَّتِي مِنْ خَطَايَايَ حَصِينَةً وَدَرَجَاتِي فِي الْجِنَانِ رَفِيعَةً وَأَعْمَالِي كُلَّهَا مُتَقَبَّلَةً
وَحَسَنَاتِي مُضَاعَفَةً زَاكِيَةً وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ كُلِّهَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ رَفِيعِ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ

وَمِنْ شَرِّ مَا أَعْلَمُ وَمِنْ شَرِّ مَالَا أَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْتَرِيَ الْجَهْلَ بِالْعِلْمِ وَالْجَفَاءَ بِالْحِلْمِ وَالْجَوْرَ بِالْعَدْلِ وَالْقَطِيعَةَ بِالْبِرِّ وَالْجَزَعَ بِالصَّبْرِ وَالْهُدٰى بِالضَّلَالَةِ وَالْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ».

ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَيْضًا مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ دُعَاءُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَزَادَ فِي آخِرِهِ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ».

۳۱۔ راوی کہتاہے یہ دعا مجھے صادق آل محمد علیہ السلام نے تعلیم فرمائی۔

حمد ہے اس اللہ کے لئے جو حمد کا مستحق ہے اس کا اہل ہے اور اسی کا نقطۂ آخر اور اس کا محل خلوص اس کے لئے ہے جس نے اسے واحد جانا اور ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس کی عبادت کی کامیاب ہے جس نے اطاعت کی بے خوف ہے جس نے اس سے تعلق رکھا اے صاحب جود و کرم و عظمت اے ثنائے جمیل کے مستحق اور حمد تیرے لئے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس شخص کی طرح جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کی ناک تیرے سامنے رگڑی ہوئی ہے اور ندامت سے آنسو بہہ رہے ہیں اور اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہے اور اس کے گناہ نے تیرے سامنے اس کو ذلیل کر دیا ہے اور اس کی خطاؤں نے تیرے سامنے اس کو رسوا کر دیا ہے اور تیرے سامنے اس کی قوت کمزور پڑگئی ہو اس کے حیلے کم ہو گئے ہوں اس کی فریب کاری کے اسباب منقطع ہو گئے ہوں اور ہر امر باطل اس سے مضمحل ہو گیا اور اس کے گناہ اس کو مجبور کر کے تیرے سامنے مقام ذلت میں لے آئے ہوں اور وہ تیرے سامنے اظہار اقراری کر رہا ہو اور تیرے سامنے گریہ و زاری کر رہا ہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کی طرح جس کا ذکر کیا گیا میں تیری طرف اسی کی طرح راغب ہوں اور اظہار عجز و نیاز کرتا ہوں اسی کی طرح اور گریہ کرتا ہوں شدید تر گریہ یا اللہ میری حقیر تقریر اور مقامی ذلت اور عاجزی سے میری گردن جھکانے پر رحم کر خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ضلالت سے بچا کر ہدایت کی اور کور باطنی سے بچا کر روشن دلی اور گمراہی سے بچا کر صحیح راستہ پر لا۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اکثر تیری حمد کرنے کا بحالت عیش اور مصیبت میں پوری طرح صبر کرنے کا اور شکر میں بہترین شکر کرنے کا اور شبہات کے وقت رسولؐ اور اوصیائے رسولؐ کی بات کو ماننا میں تیری اطاعت کے لئے قوت کا اور معصیت میں کمزوری کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ لینے کے لئے تیری طرف بھاگنے کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں تاکہ تو راضی ہو جائے اور مخلوق کے غصہ کی پرواہ نہ کر کے ہر اس معاملہ میں آزادی چاہتا ہوں جس سے تو راضی ہو اور اے اللہ میں تیری رضا کا خواستگار ہوں اگر تو رحم نہ کرے تو پھر رحم کی امید کس سے کروں اگر تو دور رکھے گا تو پھر کس سے مہربانی کی امید اور اگر تو عذاب نازل کرے گا تو پھر عفو کون کرے گا اگر تو نے محروم کر دیا تو پھر بخشش کون کرے گا اگر تو نے ذلیل کیا تو عزت کون دے گا اور اگر تو نے عزت دی تو ذلیل کون کر سکتا ہے۔

اے میرے رب میرا فعل اور عمل کیسا خراب ہو گیا ہے اور میرا قلب کیسا سخت ہے اور میری امیدیں کتنی طولانی ہیں اور میری عمر کتنی کوتاہ ہے اور اپنے خالق کی نافرمانی پر کتنی جرأت ہے اے میرے رب تیری نازل کی ہوئی نعمتیں میرے لئے کتنی

اچھی ہیں تیری نعمتیں میرے اوپر کیسی کھلی ہوئی ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا تو نے جو کچھ مجھے دیا ہے میرا شکر ان کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے اور میں نعمتیں پا کر اترا گیا اور اپنے کو تیرے عذاب کے لئے پیش کرنے لگا تیرے ذکر میں بھول چوک ہونے لگی اور علم کے بعد جہالت سوار ہوئی اور عدل کو چھوڑ کر ظلم اختیار کیا اور گناہوں کی وادی طے کی اور خوف اور حزن کے باعث تجھ سے بھاگا آہ میری نیکیاں کتنی چھوٹی ہیں اور میرے گناہوں کے مقابل کتنی کم ہیں اور میرے گناہ بلحاظ میری چھوٹی سی خلقت اور کمزوری اعضا کتنے زیادہ اور بڑے بڑے ہیں اے میرے رب میری امیدیں کتنی طولانی اور مدت عمر کس قدر کم ہے اور میرے عادات وخصائل کھلم کھلا کس قدر بد نما ہیں اگر میں کوئی حجت پیش کرنی چاہوں تو میرے پاس کوئی حجت نہیں اور کوئی عذر کرنا چاہوں تو کوئی عذر نہیں جو نعمتیں تو نے دی ہیں اگر تو میری مدد نہ کرے تو میں ان کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اے میرے پروردگار روزِ قیامت میری نیکیوں کا پلہ کتنا ہلکا ہوگا اگر تو اسے بھاری نہ بنائے، میری زبان لغزش سے بچ نہیں سکتی اگر تو اسے نہ روکے اور میرا منہ کالا ہو جائے اگر تو اسے سفید نہ بنائے گا۔ اے میرے رب میرا کیا حال ہوگا ان گناہوں کی بدولت جو میں کر چکا ہوں اور جنہوں نے میرے اعضا کو لرزا دیا ہے اے میرے رب یہ میری کیا حالت ہے کہ خواہشات دنیا میں ایسا مبتلا ہوں کہ ان کی ناکامی پہ روتا ہوں اور نہیں روتا اپنے گناہوں کی کثرت وشدت پر اور اپنی کوتاہی پر لے میرے رب دنیا کے ساز و سامان نے مجھے بلایا تو میں جلدی سے ان کی طرف بھاگا اور ان کی طرف بھروسہ کیا اور جب آخرت کے ساز و سامان اپنی طرف بلایا تو سستی کی اور قبولیت میں تاخیر کی۔

اور اس طرح جلدی کی جیسے داعیان دنیا اور دنیا کے اس مال کی طرف جو کہنہ اور بے اعتبار ہے اور سوکھی ہوئی گھاس اور رواں دواں سراب کی مانند ہے اے میرے رب تو نے عذاب آخرت سے خوف دلایا اور اجر و ثواب کا شوق میرے اندر پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر گناہ سے بچنے کے لئے حجت قائم کی اور میرے رزق کا کفیل ہوا۔ پس میں تیرے خوف سے امن میں تیری نقل کے شوق میں سستی کی اور تیری ضمانت پر بھروسہ نہ کیا تو میری سستی اور کوتاہی کو شوق میں بدل دے اور اپنی حجت کے بارے میں میری سہل انگاری کو دور کر اور جو رزق میری قسمت میں ہے اس پہ مجھے راضی کر۔ اے کریم میں تیرے اسم اعظم کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے غصہ کو اپنی رضا سے بدل دے اور میری سختی اور مصیبت کو کشادگی عطا کر اور تاریکی میں نور پیدا کر اور فتنوں کے اشتباہ میں بصیرت دے۔ اے میرے رب گناہوں سے میری سپر کو مستحکم بنا اور میرے درجات کو جنت میں بلند کر اور میرے تمام اعمالِ سیہ کو بدل دے اور میرے حسنات کو زیادہ کر میں تجھ سے ظاہری اور باطنی تمام فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں اور کھانے کے معاملات میں بہتری چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ علم کے بدلے جہالت کو خرید دوں اور جفا کو حلم کے بدلے اور ظلم کو عدل کے بدلے اور قطع رحم کو نیکی کے بدلے اور بیقراری کو صبر کے بدلے اور ہدایت کو ضلالت کے بدلے اور کفر کو ایمان کے بدلے۔

اور جمیل بن صالح نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے اور یہ بھی بیان کیا کہ حضرت علی بن الحسینؑ بھی اسی طرح دعا

کرتے تھے اور آخر میں فرماتے تھے آمین رب العالمین۔

۳۲ - ابْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحٌ أَبُو الْيَقْظَانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي لَا تُنَالُ مِنْكَ إِلَّا بِرِضَاكَ وَالْخُرُوجَ مِنْ جَمِيعِ مَعَاصِيكَ [إِلَّا بِرِضَاكَ] وَالدُّخُولَ فِي كُلِّ مَا يُرْضِيكَ وَالنَّجَاةَ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ وَالْمَخْرَجَ مِنْ كُلِّ كَبِيرَةٍ أَتَى بِهَا مِنِّي عَمْدٌ أَوْ زَلَّ بِهَا مِنِّي خَطَأٌ أَوْ خَطَرَ بِهَا عَلَيَّ خَطَرَاتُ الشَّيْطَانِ، أَسْأَلُكَ خَوْفاً تُوقِفُنِي بِهِ عَلَى حُدُودِ رِضَاكَ وَتَشْعَبُ بِهِ عَنِّي كُلَّ شَهْوَةٍ خَطَرَ بِهَا هَوَايَ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَأْيِي لِيُجَاوِزَ حَدَّ حَلَالِكَ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْأَخْذَ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَتَرْكَ سَيِّئِ كُلِّ مَا تَعْلَمُ أَوْ أَخْطَأْ مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ أَوْ مِنْ حَيْثُ أَعْلَمُ، أَسْأَلُكَ السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالزُّهْدَ فِي الْكَفَافِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالصَّوَابَ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَإِنْصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِي فِيمَا عَلَيَّ وَلِيَ وَالتَّذَلُّلَ فِي إِعْطَاءِ النَّصَفِ مِنْ جَمِيعِ مَوَاطِنِ السَّخَطِ وَالرِّضَا وَتَرْكَ قَلِيلِ الْبَغْيِ وَكَثِيرِهِ فِي الْقَوْلِ مِنِّي وَالْفِعْلِ وَتَمَامَ نِعْمَتِكَ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا لِكَيْ تَرْضَى وَبَعْدَ الرِّضَا وَأَسْأَلُكَ الْخِيَرَةَ فِي كُلِّ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخِيَرَةُ بِمَيْسُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَافْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْعَافِيَةُ وَالْفَرَجُ وَافْتَحْ لِي بَابَهُ وَيَسِّرْ لِي مَخْرَجَهُ، وَمَنْ قَدَرْتَ لَهُ عَلَيَّ مَقْدَرَةً مِنْ خَلْقِكَ فَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَخُذْهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ قُدَّامِهِ وَامْنَعْهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيَّ بِسُوءٍ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَأَنْتَ ثِقَتِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِي ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ، فَكَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعُفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْحِيلَةُ وَيَشْمَتُ فِيهِ الْعَدُوُّ وَتَعْيِينِي فِي الْأُمُورِ أَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ إِلَيْكَ رَاغِباً إِلَيْكَ فِيهِ عَمَّنْ سِوَاكَ قَدْ فَرَّجْتَهُ وَكَفَيْتَهُ، فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيراً وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلاً».

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوں دعا کرو۔ یا اللہ میں تیری اس رحمت سے سوال کرتا ہوں جو بغیر تیری مرضی کے نہیں ملتی اور سوال کرتا ہوں تمام گناہوں سے نکلنے کا اور داخل ہونے کا تیری مرضی کے مقامات میں اور نجات چاہتا ہوں ہر مہلکہ سے اور نکلنا چاہتا ہوں ہر گناہِ کبیرہ سے جو سامنے آئے ہمیشہ کے لئے اور ہر اس امر سے جو میرے لئے صدورِ خطا کا باعث ہو جس سے میرے دل میں وساوس شیطانی داخل ہوں اور سوال کرتا ہوں ایسے خوف کا جو توفیق دے مجھے تیری حدودِ رضا میں رہنے کی اور پراگندہ کر دے ہر اس بری خواہش کو جو میرے دل میں پیدا ہو اور میری رائے میں لغزش پیدا کرے

تاکہ میں حد حلال سے تجاوز کر جاؤں خدا وندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس اچھی چیز کے لینے کا جس کو تو جانتا ہے اور ہر اس برائی کے ترک کا جس سے تو واقف ہے اور میں خطا کرتا ہوں نہ جان کر یا جان کر اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کشادگی رزق کا اور دوزی میں زہد کا اور نکلنے کا بیان کے ہر شبہ سے اور راہ صواب کا ہر حجت میں اور صدق کے تمام مواقع میں اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے کا اپنے نفس میں خواہ میرے لئے مفید ہو یا مضر اور تمام غصہ اور رضا کے کے مواقع پر مجھے انصاف سے کام لینے کی قوت عطا کر اور بغاوت ترک کرنے کی توفیق دے قول و فعل میں خواہ کم ہو یا زیادہ اور تمام اشیاء میں پورا پورا حصہ مجھے دے اور اس پر شکر کی توفیق دے تاکہ تو راضی ہو اور راضی ہونے کے بعد بھی یہ توفیقات باقی رکھ اور سوال کرتا ہوں بھلائی کا ہر اس امر میں جو بھلائی کا سبب ہو آسانی کے ساتھ نہ کہ دشواری سے اے کریم اے کریم اور جس دروازہ میں عافیت اور کشادگی ہو وہ میرے لئے کھول دے اور وہ دروازہ بھی کھول دے اور اس سے نکلنا میرے لئے آسان کر اور اپنی مخلوق میں جس کو تو نے مجھ پر قدرت دی ہے۔

پس مجھ سے اس کے کان آنکھ زبان اور ہاتھ روک دے اور پکڑ لے اس کو داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے اور پیچھے سے اور سامنے سے اور روک دے اس کی برائی کو تیرا ہمسایہ عزیز ہے اور تیری ذات لائق ثنا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ یا اللہ تو ہر مصیبت میں میری امید گاہ ہے اور ہر شدت میں میرا معتمد ہے اور ہر معاملہ میں میرے لئے تو ہی ثقہ اور میرا مددگار ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں کہ آدمی کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیر ناکافی ثابت ہوتی ہے اور دشمن شماتت کرتا ہے اور امور ان میں عاجز ہوتے ہیں ان کے لئے تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور تیری ہی طرف میری توجہ ہے نہ کہ تیرے غیر کی طرف تو نے ہی ان مصیبتوں کو دور کیا اور میری حمایت کی تو ہر نعمت میں میرا ولی ہے اور ہر ضرورت میں میرا ساتھی پس حمد کثیر اور احسان عظیم تیرے ہی لئے ہے۔

٣٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَوْلَ التَّوَّابِينَ وَعَمَلَهُمْ وَنُورَ الْأَنْبِيَاءِ وَصِدْقَهُمْ وَ نَجَاةَ الْمُجَاهِدِينَ وَثَوَابَهُمْ وَشُكْرَ الْمُصْطَفَيْنَ وَنَصِيحَتَهُمْ وَعَمَلَ الذَّاكِرِينَ وَيَقِينَهُمْ وَ إِيمَانَ الْعُلَمَاءِ وَفِقْهَهُمْ وَتَعَبُّدَ الْخَاشِعِينَ وَتَوَاضُعَهُمْ وَحُكْمَ الْفُقَهَاءِ وَسِيرَتَهُمْ وَخَشْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَ رَغْبَتَهُمْ وَ تَصْدِيقَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَوَكُّلَهُمْ وَرَجَاءَ الْمُحْسِنِينَ وَبِرَّهُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِينَ وَمَنْزِلَةَ الْمُقَرَّبِينَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّينَ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَوْفَ الْعَامِلِينَ لَكَ وَعَمَلَ الْخَائِفِينَ مِنْكَ وَخُشُوعَ الْعَابِدِينَ لَكَ وَيَقِينَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُؤْمِنِينَ بِكَ ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بِحَاجَتِي عَالِمٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ وَأَنْتَ لَهَا وَاسِعٌ غَيْرُ مُتَكَلِّفٍ وَأَنْتَ الَّذِي لَا يُحْفِيكَ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُكَ نَائِلٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ

أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا نَقُولُ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فَرَجاً قَرِيباً وَأَجْراً عَظِيماً وَسِتْراً جَمِيلاً اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي عَلىٰ ظُلْمِي لِنَفْسِي وَإِسْرَافِي عَلَيْهَا لَمْ أَتَّخِذْ لَكَ ضِدّاً وَلَا نِدّاً وَلَا صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً ، يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْمَسَائِلُ ، يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنْ بَصَرٍ وَلَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي فِي سَاعَتِي هٰذِهِ مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ إِنَّكَ تُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَإِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَا مَنْ قَلَّ شُكْرِي لَهُ فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَعَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَآنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَجْبَهْنِي وَخَلَقَنِي لِلَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَصَنَعْتُ غَيْرَ الَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَنِعْمَ الْمَوْلىٰ أَنْتَ يَا سَيِّدِي وَبِئْسَ الْعَبْدُ أَنَا وَجَدْتَنِي وَنِعْمَ الطَّالِبُ أَنْتَ رَبِّي وَبِئْسَ الْمَطْلُوبُ [أَنَا] أَلْفَيْتَنِي ، عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا شِئْتَ صَنَعْتَ بِي ، اللّٰهُمَّ هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَسَكَنَتِ الْحَرَكَاتُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيبٍ بِحَبِيبِهِ وَخَلَوْتُ بِكَ أَنْتَ الْمَحْبُوبُ إِلَيَّ فَاجْعَلْ خَلْوَتِي مِنْكَ اللَّيْلَةَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ يَا مَنْ لَيْسَتْ لِعَالِمٍ فَوْقَهُ صِفَةٌ يَا مَنْ لَيْسَ لِمَخْلُوقٍ دُونَهُ مَنَعَةٌ يَا أَوَّلَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا آخِرَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ عُنْصُرٌ وَيَا مَنْ لَيْسَ لِآخِرِهِ فَنَاءٌ وَيَا أَكْمَلَ مَنْعُوتٍ وَيَا أَسْمَحَ الْمُعْطِينَ وَيَا مَنْ يَفْقَهُ بِكُلِّ لُغَةٍ يُدْعىٰ بِهَا وَيَا مَنْ عَفْوُهُ قَدِيمٌ وَبَطْشُهُ شَدِيدٌ وَمُلْكُهُ مُسْتَقِيمٌ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَافَهْتَ بِهِ مُوسىٰ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ ، يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّمَدُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ».

۳۳۔ ابوبصیر نے کہا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توبہ کرنے والوں کے قول اور ان کے عمل کی انبیاء کے نور اور ان کی صداقت کی اور مجاہدین کی نجات اور ان کے ثواب کی برگزیدہ لوگوں کے شکر اور ان کی نصیحت کی اور ذاکروں کے عمل اور ان کے یقین کی، علماء کے ایمان اور ان کے علم کی اور خضوع و خشوع کرنے والوں کی عبادت اور ان کے تواضع کی فقہا کے حکم اور سیرت کی، متقیوں کے خوف اور رغبت کی اور مومنوں کی تصدیق اور توکل کی، محسنوں کی امید اور نیکی کی یا اللہ میں تجھ سے شکر کرنے والوں کا ثواب مقربین کی منزلت، نبیوں کی مدارات یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عمل نیک کرنے والوں کا خوف تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل اور عابدوں کا خشوع متوکلوں کا یقین اور مومنین کا توکل، خدایا تو میری حاجت کو جانتا ہے تجھے بتانے کی ضرورت نہیں تو بے زحمت اس کا دور کرنے والا ہے اور تو وہ ہے کہ سائل تیرے در سے محروم نہیں جاتا اور نہ پلنے والا کمی پاتا ہے اور نہ کہنے والے کا قول تیری مدح تک پہنچتا ہے تو ایسا ہی جیسا تو کہتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں یا اللہ میرے لئے جلد کشادگی دے اور اجر عظیم دے اور پوری طرح عیب پوشی کر۔

یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن میرا ایمان اس پر ہے کہ نہ کوئی تیری ضد ہے اور نہ کوئی تیرا مثل اور نہ کوئی تیری بی بی ہے نہ اولاد، سوال کرنے والوں کے بہ کثرت سوال تجھے مغالطے میں نہیں ڈالتے اور نہ ایک شے دوسری سے باز رکھتی نہ ایک آواز دوسری آواز کے سننے سے روکتی ہے اور نہ ایک کو دیکھنا دوسرے کی طرف دیکھنے سے اور بیقراری سے مانگنے والوں کی آوازیں اسے ملول نہیں کرتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسی گھڑی میں میری پریشانی دور کر دے جہاں سے دور ہونے کا میرا گمان ہے اور جہاں سے نہیں بے شک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

اے وہ ذات کہ باوجود میرے شکر کے کم ہونے کے تو مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا اور میرے گناہ عظیم الشان ہیں مگر رسوا نہیں کرتا اور میرے گناہ دیکھتا ہے اور مجھے اپنے در سے دھکیلتا نہیں اور مجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس میں نے غرض خلقت کو ضائع کیا اے میرے سید تو میرا اچھا آقا ہے اور میں تیرا بُرا غلام اے میرے رب تو کیسا اچھا طالب ہے اور میں کیسا بُرا مطلوب ہوں۔ میں نے پایا اپنے کو تیرا بندہ، تیرے بندے کا بندہ تیری کنیز کا بندہ تیرے سامنے ہے جو تو چاہے میرے ساتھ کر۔ یا اللہ آوازیں (رات میں) بیٹھ گئیں اور حرکات میں سکون پیدا ہو گیا اور اس وقت ہر حبیب اپنے حبیب سے خلوت کرتا ہے میں تیری خلوت میں ہوں تو میرا محبوب ہے تو مجھ کو اپنی خلوت میں لے۔ یہ رات نار جہنم سے آزادی کی ہے۔ اے وہ ذات کہ کسی عالم کی اس سے بالاتر صفات نہیں اور اے وہ ذات کہ کسی مخلوق کو اس تک پہنچنے سے روک نہیں۔ اے ہر شے سے اوّل اے ہر شے سے آخر، اے وہ جس کے لئے کوئی مادہ نہیں، اے وہ جس کے لئے کوئی فنا نہیں۔ اے وہ جس کی تعریف کامل ہے اور جو سب سے سخی ہے وہ ہر پکارنے والے کی بولی سمجھتا ہے اس کا لطف قایم ہے۔ بغصہ سخت ملک برقرار میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جس سے موسیٰ نے کلام کیا یا اللہ اے رحمٰن و رحیم تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات بے نیاز ہے۔ میں سوال کرتا ہے کہ رحمت نازل کر محمد و آل پر اور اپنی رحمت سے مجھے داخل جنت کر۔

٣٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : عَلِّمْنِي دُعَاءً وَأَوْجِزْ ، فَقَالَ ؛ قُلْ : «يَامَنْ دَلَّنِي عَلىٰ نَفْسِهِ وَ ذَلَّلَ قَلْبِي بِتَصْدِيقِهِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ» .

۳۴۔ یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے مختصر دکافی دعا تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہو

۳۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کوئی مختصر دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا کہو اے وہ ذات جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اپنی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا اور میں تجھ سے امن و ایمان چاہتا ہوں۔

۳۶ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ لِي مَالٌ وَرِثْتُهُ وَلَمْ اُنْفِقْ مِنْهُ دِرْهَماً فِي طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اكْتَسَبْتُ مِنْهُ مَالاً فَلَمْ اُنْفِقْ مِنْهُ دِرْهَماً فِي طَاعَةِ اللهِ فَعَلِّمْنِي دُعَاءً يَخْلُفُ عَلَيَّ مَا مَضَى وَيَغْفِرُ لِي مَا عَمِلْتُ أَوْ عَمَلاً أَعْمَلُهُ ، قَالَ : قُلْ : قَالَ ، وَأَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : قُلْ كَمَا أَقُولُ : «يَا نُورِي فِي كُلِّ ظُلْمَةٍ وَيَا اُنْسِي فِي كُلِّ وَحْشَةٍ وَيَا رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَيَا ثِقَتِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَيَا دَلِيلِي فِي الضَّلالَةِ أَنْتَ دَلِيلِي إِذَا انْقَطَعَتْ دَلالَةُ الْأَدِلَّاءِ فَإِنَّ دَلالَتَكَ لَا تَنْقَطِعُ وَلَا يَضِلُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَأَسْبَغْتَ وَرَزَقْتَنِي فَوَفَّرْتَ وَغَذَّيْتَنِي فَأَحْسَنْتَ غِذَائِي وَأَعْطَيْتَنِي فَأَجْزَلْتَ بِلَا اسْتِحْقَاقٍ لِذَلِكَ بِفِعْلٍ مِنِّي وَلَكِنِ ابْتِدَاءً مِنْكَ لِكَرَمِكَ وَجُودِكَ فَتَقَوَّيْتُ بِكَرَمِكَ عَلَى مَعَاصِيكَ وَتَقَوَّيْتُ بِرِزْقِكَ عَلَى سَخَطِكَ وَ أَفْنَيْتُ عُمُرِي فِيمَا لَا تُحِبُّ فَلَمْ يَمْنَعْكَ جُرْأَتِي عَلَيْكَ وَ رُكُوبِي لِمَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ وَ دُخُولِي فِيمَا حَرَّمْتَ عَلَيَّ أَنْ عُدْتَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ وَلَمْ يَمْنَعْنِي حِلْمُكَ عَنِّي وَعَوْدُكَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ أَنْ عُدْتُ فِي مَعَاصِيكَ فَأَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْفَضْلِ وَأَنَا الْعَوَّادُ بِالْمَعَاصِي فَيَا أَكْرَمَ مَنْ اُقِرَّ لَهُ بِذَنْبٍ وَ أَعَزَّ مَنْ خُضِعَ لَهُ بِذُلٍّ ، لِكَرَمِكَ أَقْرَرْتُ بِذَنْبِي وَلِعِزِّكَ خَضَعْتُ بِذُلِّي فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِي فِي كَرَمِكَ وَإِقْرَارِي بِذَنْبِي وَعِزِّكَ وَخُضُوعِي بِذُلِّي افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ» .

تَمَّ كِتَابُ الدُّعَاءِ وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ

۳۶۔ ایک شخص حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا تھا اس میں ایک درہم بھی راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پھر اس سے اور مال حاصل کیا گیا لیکن اس میں سے بھی کوئی درہم راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پس آپؑ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے تلافیٔ مافات ہو اور گزشتہ عمل بخشا جائے اور میں صحیح عمل کروں۔ حضرت نے فرمایا کہو جیسے میں کہتا ہوں۔ اے ہر تاریکی میں میرے نور لے وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید اور ہر سختی میں بھروسہ والے، گمراہی میں راستہ دکھانے والے جب ہر طرف سے رہنمائی منقطع ہو جائے تو میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی اور پھر وہ گمراہ نہیں ہوتا جسے تو ہدایت کرے تو نے مجھ پر لگاتار نعمتیں نازل کیں اور

اور کافی رزق دیا اور اچھی سے اچھی غذا دی اور بلا استحقاق تو نے مجھے نعمتیں دیں تو نے کرم کی ابتدا اپنی طرف سے کی اور تیرے کرم ہی کی وجہ مجھے گناہ کی جرأت ہوئی اور تیرے غصہ کے سہنے کی قوت ہوئی ۔ میری عمر ایسے کاموں میں جو تجھے پسند نہیں تو نے چونکہ نہ روکا اس لئے جرأت بڑھ گئی اور میں نے وہ کیا جس کی تو نے نہی کی تھی اور تو نے حرام کیا تھا اور وہ بجا لایا اور تیرے حکم نے نہ روکا میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا اور تو فضل دکھاتا رہا پس اے مقرب سب سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اور اے خضوع و خشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے وہ نہ کر جس کا میں اہل ہوں ۔

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب فضل القرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

پہلا باب

(كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ) ا

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ الْخَفَّافِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَا سَعْدُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا الْخَلْقُ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ عِشْرُونَ وَمِائَةُ أَلْفِ صَفٍّ، ثَمَانُونَ أَلْفَ صَفٍّ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ وَأَرْبَعُونَ أَلْفَ صَفٍّ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ فَيَأْتِي عَلَى صَفِّ الْمُسْلِمِينَ فِي صُورَةِ رَجُلٍ فَيُسَلِّمُ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَعْرِفُهُ بِنَعْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ اجْتِهَاداً مِنَّا فِي الْقُرْآنِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نُعْطَهُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفِّ الشُّهَدَاءِ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ [الشُّهَدَاءُ] ثُمَّ يَقُولُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الرَّبُّ الرَّحِيمُ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ مِنَ الشُّهَدَاءِ نَعْرِفُهُ بِسَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ مِنْ شُهَدَاءِ الْبَحْرِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ مَا لَمْ نُعْطَهُ؛ قَالَ: فَيَتَجَاوَزُ حَتَّى يَأْتِيَ [عَلَى] صَفِّ شُهَدَاءِ الْبَحْرِ فِي صُورَةِ شَهِيدٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ شُهَدَاءُ الْبَحْرِ فَيَكْثُرُ تَعَجُّبُهُمْ وَيَقُولُونَ: إِنَّ هٰذَا مِنْ شُهَدَاءِ الْبَحْرِ نَعْرِفُهُ بِسَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّ الْجَزِيرَةَ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا كَانَتْ أَعْظَمَ هَوْلاً مِنَ الْجَزِيرَةِ الَّتِي أُصِبْنَا فِيهَا فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نُعْطَهُ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ صَفَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فِي صُورَةِ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ فَيَنْظُرُ النَّبِيُّونَ وَالْمُرْسَلُونَ إِلَيْهِ فَيَشْتَدُّ لِذٰلِكَ تَعَجُّبُهُمْ وَيَقُولُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ مُرْسَلٌ نَعْرِفُهُ بِسَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ أُعْطِيَ فَضْلاً كَثِيراً قَالَ: فَيَجْتَمِعُونَ فَيَأْتُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَيَسْأَلُونَهُ وَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: أَوَمَا تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ مَا نَعْرِفُهُ هٰذَا مِمَّنْ لَمْ يَغْضَبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: هٰذَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفِّ الْمَلَائِكَةِ فِي صُورَةِ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ فَتَنْظُرُ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَيَشْتَدُّ تَعَجُّبُهُمْ وَيَكْبُرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ لِمَا رَأَوْا مِنْ فَضْلِهِ وَيَقُولُونَ: تَعَالَى رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ إِنَّ هٰذَا الْعَبْدَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَعْرِفُهُ بِسَمْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَاماً فَمِنْ هُنَاكَ أُلْبِسَ مِنَ النُّورِ وَالْجَمَالِ مَا لَمْ نُلْبَسْ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَخِرُّ

تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُنادِيهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ يا حُجَّتي فِي الْأَرْضِ وَكَلامِيَ الصّادِقَ النّاطِقَ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ اللهُ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ : كَيْفَ رَأَيْتَ عِبادي ؟ فَيَقُولُ : يا رَبِّ مِنْهُمْ مَنْ صانَني وَحافَظَ عَلَيَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ شَيْئاً وَمِنْهُمْ مَنْ ضَيَّعَني وَاسْتَخَفَّ بِحَقّي وَكَذَّبَ بي وَأَنا حُجَّتُكَ عَلىٰ جَميعِ خَلْقِكَ ، فَيَقُولُ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ : وَعِزَّتي وَجَلالي وَارْتِفاعِ مَكاني لَاُثيبَنَّ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَحْسَنَ الثَّوابِ وَلَاُعاقِبَنَّ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَليمَ الْعِقابِ قالَ : فَيَرْجِعُ الْقُرْآنُ رَأْسَهُ في صُورَةٍ اُخْرىٰ ، قالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يا أَبا جَعْفَرٍ في أَيِّ صُورَةٍ يَرْجِعُ ؟ قالَ : في صُورَةِ رَجُلٍ شاحِبٍ مُتَغَيِّرٍ يُبْصِرُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ فَيَأْتِي الرَّجُلَ مِنْ شيعَتِنَا الَّذي كانَ يَعْرِفُهُ وَ يُجادِلُ بِهِ أَهْلَ الْخِلافِ فَيَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ : ما تَعْرِفُني ؟ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : ما أَعْرِفُكَ يا عَبْدَ اللهِ ، قالَ : فَيَرْجِعُ في صُورَتِهِ الَّتي كانَتْ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ وَ يَقُولُ : ما تَعْرِفُني ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَنْصَبْتُ عَيْشَكَ سَمِعْتَ الْأَذىٰ وَرُجِمْتَ بِالْقَوْلِ فِيَّ ، أَلا وَإِنَّ كُلَّ تاجِرٍ قَدِ اسْتَوْفىٰ تِجارَتَهُ وَأَنَا وَراءَكَ الْيَوْمَ ، قالَ : فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلىٰ رَبِّ الْعِزَّةِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ فَيَقُولُ : يا رَبِّ يا رَبِّ عَبْدُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ قَدْ كانَ نَصِباً فِيَّ ، مُواظِباً عَلَيَّ ، يُعادي بِسَبَبي وَيُحِبُّ فِيَّ وَيُبْغِضُ ؛ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَدْخِلُوا عَبْدي جَنَّتي وَاكْسُوهُ حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَتَوِّجُوهُ بِتاجٍ ، فَإِذا فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ عُرِضَ عَلَى الْقُرْآنِ فَيُقالُ لَهُ : هَلْ رَضيتَ بِما صُنِعَ بِوَلِيِّكَ ؟ فَيَقُولُ : يا رَبِّ إِنّي أَسْتَقِلُّ هٰذا لَهُ فَزِدْهُ مَزيدَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، فَيَقُولُ : وَعِزَّتي وَجَلالي وَ عُلُوّي وَ ارْتِفاعِ مَكاني لَأَنْحَلَنَّ لَهُ الْيَوْمَ خَمْسَةَ أَشْياءَ مَعَ الْمَزيدِ لَهُ وَلِمَنْ كانَ بِمَنْزِلَتِهِ أَلا إِنَّهُمْ شَبابٌ لا يَهْرَمُونَ وَأَصِحّاءُ لا يَسْقَمُونَ وَأَغْنِياءُ لا يَفْتَقِرُونَ وَفَرِحُونَ لا يَحْزَنُونَ وَأَحْياءُ لا يَمُوتُونَ. ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْآيَةَ «لا يَذُوقُونَ فيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولىٰ» قالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ يا أَبا جَعْفَرٍ وَهَلْ يَتَكَلَّمُ الْقُرْآنُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قالَ : رَحِمَ اللهُ الضُّعَفاءَ مِنْ شيعَتِنا إِنَّهُمْ أَهْلُ تَسْليمٍ ثُمَّ قالَ: نَعَمْ يا سَعْدُ وَالصَّلاةُ تَتَكَلَّمُ وَلَها صُورَةٌ وَ خَلْقٌ تَأْمُرُ وَ تَنْهىٰ ، قالَ سَعْدٌ : فَتَغَيَّرَ لِذٰلِكَ لَوْني وَ قُلْتُ : هٰذا شَيْءٌ لا أَسْتَطيعُ [أَنا] أَتَكَلَّمُ بِهِ فِي النّاسِ فَقالَ أَبُو جَعْفَرٍ : وَهَلِ النّاسُ إِلّا شيعَتُنا فَمَنْ لَمْ يَعْرِفِ الصَّلاةَ فَقَدْ أَنْكَرَ حَقَّنا ثُمَّ قالَ : يا سَعْدُ اُسْمِعُكَ كَلامَ الْقُرْآنِ ؟ قالَ سَعْدٌ : فَقُلْتُ : بَلىٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ فَقالَ : «إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهىٰ عَنِ الْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ» فَالنَّهْيُ كَلامٌ وَالْفَحْشاءُ وَالْمُنْكَرُ رِجالٌ وَنَحْنُ ذِكْرُ اللهِ وَ نَحْنُ أَكْبَرُ .

توضیح :- قرآن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے بطور استعارہ تمثیلہ ہے نہ کہ حقیقت یعنی اگر قرآن وجود ظاہری اختیار کرتا تو یہ صورت ہوتی۔

۱- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سعد سے فرمایا۔ قرآن کے معانی و مطالب حاصل کرو۔ قیامت کے دن قرآن نہایت اچھی صورت میں آئے گا لوگ اُسے دیکھیں گے لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی جن میں اسی ہزار صفیں تو اُمت محمدؐ کی ہوں گی اور چالیس ہزار تمام امتوں کی۔ قرآن مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا اور سلام کرے گا لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم ضرور یہ شخص مسلمانوں میں سے ہے ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قرآن حاصل کرنے میں جد و جہد کی۔ اسی لئے اسے حسن و جمال اور نور دیا گیا۔ جو ہم کو نہیں دیا گیا پھر وہ وہاں سے بڑھ کر صف شہداء کی طرف آئے گا شہداء اس کو دیکھ کر کہیں گے لا الٰہ الا اللہ الرب الرحیم یہ شخص شہداء میں سے ہے ہم شہید کی علامت اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ شہدائے بحر سے ہے جس کو یہ حسن و فضیلت ملی ہے اور ہمیں نہیں ملی۔ پھر وہ شہدائے بحر کے پاس آئے گا بصورت شہید، شہداء بحر اسے دیکھ کر تعجب سے کہیں گے یہ ہے تو شہدائے بحر سے کیونکہ ہم اس کی علامت و خصوصیت جانتے۔ مگر یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہو گا جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہو گا جہاں ہم شہید ہوئے اسی وجہ سے اس کا حسن و جمال و نور ہم سے زیادہ ہے پھر وہ انبیاءؑ و مرسلین کی صف کی طرف آئے گا وہ اسے دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے اور کہیں گے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم یہ ضرور نبیؑ مرسل ہے کیونکہ ہم اس کی علامت اور خصوصیت کو جانتے ہیں مگر یہ کہ اس کو بہت زیادہ فضیلت دی گئی ہے پھر امام نے فرمایا پس لوگ جمع ہو کر رسولؐ اللہ کے پاس آ کر کہیں گے یا محمدؐ یہ کون ہے حضرت فرمائیں گے کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے یہ ان سے معلوم ہوتا ہے جن پر اللہ کا غضب نہیں، رسولؐ فرمائیں گے یہ مخلوقِ خدا کی حجت ہے پھر وہ سلام کر کے آگے بڑھ جائے گا اور ایک ملک مقرب کی صورت میں صفِ ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اسے دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے اور کہیں گے ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے ہم اس کی علامتوں اور صفتوں سے پہچان گئے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ کوئی خدا کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا ہے جو ہمیں میسر نہیں۔ پھر آگے بڑھے گا اور بارگاہ رب العزت تک پہنچے گا پس عرش کے نیچے سجدہ میں گرے گا۔ خدا فرمائے گا اے روئے زمین پر میری حجت، اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سر اٹھا اور سوال کر تیرا سوال پورا ہو گا سفارش کر قبول ہو گی وہ اپنا سر اٹھائے گا۔ خدا پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایا وہ کہے گا پروردگارا کچھ تو ان میں ایسے تھے جنھوں نے میری حفاظت کی اور مجھے حفظ یاد رکھا اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی اور کچھ ایسے ہیں جنھوں نے مجھے ضائع کیا اور میرے حق کو ہلکا سمجھا اور مجھے جھٹلایا حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا خدائے تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اپنے عزت و جلال اور بلندی مکان کی قسم کھا کر کہتا ہوں

ہوں میں آج تیری حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دوں گا اور نہ ماننے والوں اور ناقدری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔

پھر فرمایا قرآن اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا راوی نے پوچھا وہ کیا صورت ہوگی. فرمایا ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکانِ سفر سے متغیر ہوگیا۔ اہلِ محشر اسے دیکھیں گے اس وقت ایک شخص ہمارے شیعوں میں سے آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا اور وہ محافظ قرآن سے اس کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا وہ اس کے سامنے کھڑے ہوکر کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ وہ شخص اس کی طرف دیکھ کر کہے گا اے بندۂ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا۔ تب قرآن اپنی اصل صورت میں آکر کہے گا تو نے اب بھی نہ پہچانا۔ وہ کہے گا ہاں پہچان لیا۔ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے تو راتوں جاگا تھا اور اپنے عیش کو ترک کیا تھا اور میرے بارے میں لوگوں کی طعن آمیز باتیں سنی تھیں۔ سب تاجروں نے اپنی تجارت کا نفع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاؤں گا حضرت نے فرمایا پھر قرآن اسے لے کر خدا کے پاس آئے گا اور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے اور تو اس کا حال بہتر جاننے والا ہے اس نے میری وجہ سے ہمیشہ تکلیف اٹھائی اور میرے سبب سے لوگوں کو اپنا دشمن بنایا میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کی۔ خدا فرمائے گا میرے اس بندہ کو میری جنت میں داخل کرو اور جنت کا لباس اسے پہناؤ اور اس کے سر پہ تاج رکھو۔

جب یہ ہو چکے گا تو قرآن پر پیش کر کے کہا جائے گا جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا اس پر تو راضی ہے وہ کہے گا پروردگارا یہ تو کم ہے اور زیادہ کر، خدا فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بلندی اور ارتفاع مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ چیزیں اور اس کے لئے اور جو اس کے درجے کا ہے اس کے لئے اضافہ کرتا ہوں وہ ہمیشہ جوان رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے تندرست رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے۔ مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے زندہ رہیں گے مریں گے نہیں پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔

میں نے کہا اے ابوجعفر کیا قرآن بھی بولتا ہے۔ فرمایا اللہ رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ ہماری بات کو قبول کر لیتے ہیں (اور خود غور و فکر نہیں کرتے) پھر فرمایا اے سعد نماز بھی بولتی ہے اس کی صورت و خلقت ہے وہ روکتی ہے سعد نے کہا یہ سن کر میرا چہرہ متغیر ہوگیا۔ میں نے کہا یہ ایسی بات ہے کہ میں لوگوں کے سامنے کہہ نہیں سکتا. حضرت نے فرمایا سمجھدار لوگ تو ہمارے شیعہ ہی ہیں جس نے نماز کو نہ پہچانا اس نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ فرمایا سعد کیا میں تمہیں قرآن کی آیت سناؤں۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا نماز بدکاری اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے پس نہی کلام ہی تو ہے اور فحشا و منکر کے مصداق عام لوگ ہیں اور ذکر اللہ سے مراد ہم ہیں اور ہم اکبر ہیں۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ . عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ فِي دَارِ هُدْنَةٍ وَأَنْتُمْ عَلَىٰ ظَهْرِ سَفَرٍ وَالسَّيْرُ بِكُمْ سَرِيعٌ

وَقَدْ رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يُبْلِيَانِ كُلَّ جَدِيدٍ وَيُقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ فَأَعِدُّوا الْجِهَازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ، قَالَ: فَقَامَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ وَمَا دَارُ الْهُدْنَةِ؟ قَالَ: دَارُ بَلَاغٍ وَانْقِطَاعٍ فَإِذَا الْتَبَسَتْ عَلَيْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ وَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ الدَّلِيلُ يَدُلُّ عَلَى خَيْرِ سَبِيلٍ وَهُوَ كِتَابٌ فِيهِ تَفْصِيلٌ وَبَيَانٌ وَتَحْصِيلٌ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ وَلَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ فَظَاهِرُهُ حُكْمٌ وَبَاطِنُهُ عِلْمٌ. ظَاهِرُهُ أَنِيقٌ وَبَاطِنُهُ عَمِيقٌ، لَهُ نُجُومٌ وَعَلَى نُجُومِهِ نُجُومٌ لَاتُحْصَى عَجَائِبُهُ وَلَاتُبْلَى غَرَائِبُهُ فِيهِ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَمَنَارُ الْحِكْمَةِ وَدَلِيلٌ عَلَى الْمَعْرِفَةِ لِمَنْ عَرَفَ الصِّفَةَ فَلْيَجْلُ جَالٍ بَصَرَهُ وَلْيُبْلِغِ الصِّفَةَ نَظَرَهُ، يَنْجُ مِنْ عَطَبٍ وَيَتَخَلَّصْ مِنْ نَشَبٍ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ، فَعَلَيْكُمْ بِحُسْنِ التَّخَلُّصِ وَقِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

٢- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ہُدنہ کے گھر میں ہو تم سفر میں ہو اور نہایت تیزی سے سفر کر رہے ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئی چیز کو کہنہ بنا رہے ہیں اور ہر بعید کو قریب کرتے جا رہے ہیں اور وعدہ کئے ہوئے کو لا رہے ہیں پس راستہ دور ہے اپنی کوششوں کو تیار رکھو۔

مقداد بن اسود نے پوچھا یا رسول اللہ ہدنہ کیا ہے فرمایا وہ مبالغہ کا گھر ہے اور لذتوں کے قطع کرنے کی جگہ ہے پس جب فتنے تمہارے اوپر مشتبہ ہو جائیں اور تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم قرآن کی طرف رجوع کرو وہ شفاعت کرنے والا بھی ہے اور مقبول الشفاعۃ بھی اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنے والا۔

جس نے اس کو آگے رکھا وہ اسے جنت کی طرف لے گیا اور جس نے اسے پیچھے ڈالا تو وہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لے گیا وہ ایسا رہنما ہے کہ رہنمائی کرتا ہے بہترین نیکی کے راستہ کی طرف اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں محکم و متشابہ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جس میں احکام کی توضیح ہے اور علم کی تحصیل ہے وہ صاحب فصل ہے بکواس نہیں ہے اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر میں حکم قطع و فصل ہے اور باطن میں علم ہے ظاہر اس کا نہایت خوش نما اور باطن بہت گہرا ہے قرآن کے لئے کچھ ستارے ہیں (معانیٔ قرآن پر روشنی ڈالنے والے) اور ستاروں پر اور ستارے ہیں اس کے عجائب شمار میں نہیں آتے اور اس کے غرائب کہنہ نہیں ہوتے۔ وہ ہدایت کے چراغ ہیں اور حکمت کے منارے ہیں اور جس نے اس کی صفات کو پہچان لیا وہ اس کے لئے دلیل مغفرت بن گیا۔ پس لازم ہے کہ آنکھیں روشنی حاصل کریں جس کی نظر اس کی صفات تک پہنچ گئی اس نے ہلاکت سے نجات پائی اور دام فریب سے آزاد رہا احکام قرآنی میں غور و فکر کرنا قلب بصیر کی زندگی ہے اور وہ اس طرح ہدایت پاتا ہے جیسے تاریکی میں چراغ لے کر چلنے والا، پس تم کو چاہیئے کہ شبہات سے الگ رہو اور ان شبہات کے پیدا ہونے کا انتظار کم کرو۔

٣ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ كِتَابَهُ وَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ ، فِيهِ خَبَرُكُمْ وَخَبَرُ مَنْ قَبْلَكُمْ وَ خَبَرُ مَنْ بَعْدَكُمْ وَخَبَرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَتَاكُمْ مَنْ يُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ لَتَعَجَّبْتُمْ .

٣۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے عزیز وجبار نے تم پر اپنی کتاب نازل کی اور وہ سچا اور خیر پسند ہے اور اس میں تمہارے متعلق بھی خبر دی گئی ہے اور تم سے پہلوں کے متعلق بھی اور تم سے بعد والوں کے متعلق بھی۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر یہ خبریں بیان کرتا تو کیا تم تعجب نہ کرتے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَنَا أَوَّلُ وَافِدٍ عَلَى الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ كِتَابُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ أُمَّتِي ، ثُمَّ أَسْأَلُهُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَ بِأَهْلِ بَيْتِي .

۴۔ ابوجارود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت سب سے پہلے خدائے عزیز وجبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا اور خدا کی کتاب آئے گی اور میرے اہلبیتؑ پھر میری امت، میں ان سے پوچھوں گا کہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيىٰ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ فِيهِ مَنَارُ الْهُدىٰ وَ مَصَابِيحُ الدُّجىٰ فَلْيَجْلُ جَالٍ بَصَرَهُ وَ يَفْتَحُ لِلضِّيَاءِ نَظَرَهُ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قرآن میں ہدایت کے منارے ہیں تاریکی کے لیے چراغ ہیں چاہیے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بصیر کے لئے زندگی ہے اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلتا ہے جیسے تاریکی میں روشنی لے کر چلنے والا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَصْحَابَهُ : اعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى النَّهَارِ وَنُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلىٰ مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی آگاہ ہو قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریک راتوں میں اور بے پروا کرنے والا ہے فقر و فاقہ سے۔

٧ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ : شَكَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَجَعاً فِي صَدْرِهِ فَقَالَ صلى الله عليه وآله : اسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « وَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ » .

٧ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے سینہ کے درد کی شکایت کی فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر، خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے قرآن شفا ہے اس مرض کے لئے جو سینوں کے اندر ہے۔

٨ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا وَاللهِ لَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ وَالْخِلَافَةُ إِلَى آلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَبَداً وَلَا إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَبَداً وَلَا فِي وُلْدِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ أَبَداً وَذَلِكَ أَنَّهُمْ نَبَذُوا الْقُرْآنَ وَأَبْطَلُوا السُّنَنَ وَعَطَّلُوا الْأَحْكَامَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْقُرْآنُ هُدًى مِنَ الضَّلَالَةِ وَتِبْيَانٌ مِنَ الْعَمَى وَاسْتِقَالَةٌ مِنَ الْعَثْرَةِ وَنُورٌ مِنَ الظُّلْمَةِ وَضِيَاءٌ مِنَ الْأَحْدَاثِ وَعِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ وَرُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْفِتَنِ وَبَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَفِيهِ كَمَالُ دِينِكُمْ وَمَا عَدَلَ أَحَدٌ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى النَّارِ .

٨ ـ فرمایا صادق آل محمدؑ نے واللہ امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولاد ابوبکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی اور نہ اولاد طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ قرآن ضلالت سے بچانے والا ہے۔ اندھاپن امور شرع میں بیان کرنے والا ہے غلط کاریوں سے نجات ہے ظلمت کفر میں نور ہے اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے حدود خدا سے تجاوز کیا وہ دوزخی ہے۔

٩ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْقُرْآنَ زَاجِرٌ وَآمِرٌ : يَأْمُرُ بِالْجَنَّةِ وَيَزْجُرُ عَنِ النَّارِ .

٩ ـ میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ قرآن نہی کرتا ہے بُرے کاموں سے اور حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أُعْطِيتُ السُّوَرَ الطُّوَلَ مَكَانَ التَّوْرَاةِ وَأُعْطِيتُ الْمِئِينَ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ

وَأُعْطِيتُ الْمَثَانِيَ مَكَانَ الزَّبُورِ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ ثَمَانٌ وَسِتُّونَ سُورَةً وَهُوَ مُهَيْمِنٌ عَلَىٰ سَائِرِ الْكُتُبِ وَالتَّوْرَاةُ لِمُوسَىٰ وَالْإِنْجِيلُ لِعِيسَىٰ وَالزَّبُورُ لِدَاوُدَ

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ نے مجھے توریت کی بجائے لمبے لمبے سورے دیئے گئے ہیں اور انجیل کی جگہ دو سو آیتوں والے اور دو بار نازل ہونے والے زبور کی جگہ اور مجھے تفضیلت دی گئی ہے ۶۸ مفصل سورے دے کر اور وہ تمام آسمانی کتابوں پر حاوی ہیں یعنی موسیٰ کی توریت، عیسیٰ کی انجیل اور داؤد کی زبور۔

۱۱ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ مَنْظُورٍ إِلَيْهِ صُورَةً فَيَمُرُّ بِالْمُسْلِمِينَ فَيَقُولُونَ: هٰذَا الرَّجُلُ مِنَّا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى النَّبِيِّينَ فَيَقُولُونَ: هُوَ مِنَّا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ فَيَقُولُونَ: هُوَ مِنَّا ؛ حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَىٰ رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَظْمَأْتُ هَوَاجِرَهُ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لَمْ أُظْمِئْ هَوَاجِرَهُ وَلَمْ أُسْهِرْ لَيْلَهُ فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: أَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ عَلَىٰ مَنَازِلِهِمْ فَيَقُومُ فَيَتَّبِعُونَهُ، فَيَقُولُ لِلْمُؤْمِنِ: اقْرَأْ وَ ارْقَهْ قَالَ: فَيَقْرَأُ وَيَرْقَىٰ، حَتَّىٰ يَبْلُغَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِي هِيَ لَهُ فَيَنْزِلُهَا.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن روز قیامت بہت اچھی صورت میں آئے گا جب مسلمانوں کی طرف سے گزرے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے پھر وہ وہاں سے انبیاء کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر ملائکہ مقربین کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر وہ خدا کے سامنے آئے گا اور کہے گا۔ اے میرے رب فلاں بن فلاں کو میں نے دنیا میں دوپہر کی گرمی میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا ہے اور فلاں بن فلاں نہ تو گرمی میں میرے احکام بجا لانے کے لئے نہ تو پیاسا رہا اور نہ جاگا۔ خدا فرمائے گا میں ان کو موافق ان کے درجات کے جنت میں داخل کروں گا وہ کھڑے ہوں گے اور اس کے پیچھے چلیں گے وہ مومن سے کہے گا کہ قرآن کی آیت پڑھ اور اوپر چل، امام نے فرمایا وہ پڑھے گا اور بلند ہوگا یہاں تک کہ ہر شخص اپنی منزلت کو پہنچ جائے گا اور وہاں قیام پذیر ہوگا۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ الدَّوَاوِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: دِيوَانٌ فِيهِ النِّعَمُ وَ دِيوَانٌ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَ دِيوَانٌ فِيهِ السَّيِّئَاتُ فَيُقَابَلُ بَيْنَ دِيوَانِ النِّعَمِ وَدِيوَانِ الْحَسَنَاتِ فَتَسْتَغْرِقُ النِّعَمُ عَامَّةَ الْحَسَنَاتِ وَ يَبْقَىٰ دِيوَانُ السَّيِّئَاتِ

فَيُدْعَى بِابْنِ آدَمَ الْمُؤْمِنِ لِلْحِسَابِ فَيَتَقَدَّمُ الْقُرْآنُ أَمَامَهُ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَيَقُولُ: يَارَبِّ أَنَا الْقُرْآنُ وَهٰذَا عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ قَدْ كَانَ يُتْعِبُ نَفْسَهُ بِتِلَاوَتِي وَيُطِيلُ لَيْلَهُ بِتَرْتِيلِي وَ تَفِيضُ عَيْنَاهُ إِذَا تَهَجَّدَ فَأَرْضِهِ كَمَا أَرْضَانِي قَالَ: فَيَقُولُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ: عَبْدِيَ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَيَمْلَأُهَا مِنْ رِضْوَانِ اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ وَيَمْلَأُ شِمَالَهُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ ، ثُمَّ يُقَالُ : هٰذِهِ الْجَنَّةُ مُبَاحَةٌ لَكَ فَاقْرَأْ وَ اصْعَدْ فَإِذَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے روزِ قیامت تین دفتر ہوں گے ایک نعمتوں کا دیوان ہوگا دوسرا حسنات کا اور تیسرا گناہوں کا، نعمتوں اور حسنات کے دفتر میں مقابلہ ہوگا۔ نعمتوں کی تعداد حسنات سے بڑھ جائے گی اور گناہوں کا دفتر بے مقابلہ رہے گا بس پکارا جائے گا اے ابن آدم مومن حساب کے لئے آ۔ قرآن اس کے پاس بہترین صورت میں آئے گا اور کہے گا اے پروردگار میں قرآن ہوں اور یہ تیرا بندہ مومن ہے جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ میری تلاوت کرکے اور طولانی رات گزاری۔ میری ترتیل میں تہجد کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہا کرتے تھے، تو اس سے راضی ہو جیسے میں اس سے راضی ہوا خدا فرمائے گا میرے بندے اپنا داہنا ہاتھ پھیلا، پس اس کو رضوان خدا سے عزیز و جبار سے بھر دے گا۔ پھر کہے گا بایاں ہاتھ پھیلا اس کو اپنی رحمت سے بھر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے مباح ہے پس اسے (قرآن کو) پڑھتا ہوا بلند درجہ پر پہنچ پس جب وہ آیت پڑھے گا تو وہ درجہ بلند حاصل ہوگا۔

۱۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَوْ مَاتَ مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَمَا اسْتَوْحَشْتُ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ مَعِي . وَ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَرَأَ «مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ» يُكَرِّرُهَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَمُوتَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے اگر مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام لوگ مر جائیں تو میں تنہائی سے ذرا متوحش نہ ہوں گا اگر قرآن میرے ساتھ ہے چنانچہ جب حضرت مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پڑھتے تھے تو اس کا تکرار کرتے تھے اور مرنے کے قریب نظر آتے تھے۔

۱٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ غَالِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِذَا هُمْ بِشَخْصٍ قَدْ أَقْبَلَ لَمْ يُرَ قَطُّ أَحْسَنُ صُورَةً مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ الْقُرْآنُ قَالُوا : هٰذَا مِنَّا ، هٰذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَأَيْنَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَيْهِمْ جَازَهُمْ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى آخِرِهِمْ جَازَهُمْ

فَيقُولُونَ : هٰذَا الْقُرْآنُ ، فَيَجُوزُهُمْ كُلَّهُمْ حَتَّىٰ إِذَا انْتَهَىٰ إِلَى الْمُرْسَلِينَ فَيَقُولُونَ : هٰذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُونَ : هٰذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ [ثُمَّ يَنْتَهِيَ] حَتَّىٰ يَقِفَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَ ارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُكْرِمَنَّ الْيَوْمَ مَنْ أَكْرَمَكَ وَلَأُهِينَنَّ مَنْ أَهَانَكَ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت جب اوّلین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک نہایت خوبصورت شخص نظر آئے گا ایسا حسین کہ اس سے بہتر دیکھا ہی نہیں گیا جب مومن اس شخص کو جو درحقیقت قرآن ہو گا دیکھیں گے تو کہیں گے یہ ہم میں سے ہے جب ان سے آگے بڑھے گا تو شہدا اس کو دیکھیں گے جب وہ ان کے آخر میں پہنچے گا تو وہ کہیں گے یہ قرآن ہے وہ ان سب سے گزرتا ہوا مرسلین تک پہنچے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے پھر وہ ان سے گزرتا ہوا ملائکہ کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے یہاں سے چل کر وہ عرش کے داہنی طرف کھڑا ہوگا۔ خدا فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اور ارتفاع مکان کی میں آج اس کی عزت کروں گا جس نے تیری عزت کی اور اس کی توہین کروں گا جس نے تیری توہین کی۔

دوسرا باب

فضیلت حامل قرآن

(بَابُ) ۲

☆(فَضْلِ حَامِلِ الْقُرْآنِ)☆

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ فِي أَعْلَىٰ دَرَجَةٍ مِنَ الْآدَمِيِّينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلَا تَسْتَضْعِفُوا أَهْلَ الْقُرْآنِ حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ لَهُمْ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ لَمَكَاناً عَلِيّاً .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین اور تمام آدمیوں سے بلند درجہ پر ہیں پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو ان کے لئے خدائے عزیز و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الْحَافِظُ لِلْقُرْآنِ الْعَامِلُ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ .

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حافظ قرآن جو اس پر عمل کرنے والا بھی ہو۔ خدا کے صاحب کرامت اور نیکوکار پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

٣ - وَبِإِسْنَادِهِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَاحِبَهُ فِي صُورَةِ شَابٍّ جَمِيلٍ شَاحِبِ اللَّوْنِ فَيَقُولُ لَهُ الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي كُنْتُ أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْمَأْتُ هَوَاجِرَكَ وَأَجْفَفْتُ رِيقَكَ وَ أَسَلْتُ دَمْعَتَكَ أَؤُولُ مَعَكَ حَيْثُمَا أُلْتَ وَ كُلُّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَأَنَا الْيَوْمَ لَكَ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَسَيَأْتِيكَ كَرَامَةٌ [مِنَ] اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَبْشِرْ ، فَيُؤْتَى بِتَاجٍ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ وَ يُعْطَى الْأَمَانُ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدُ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِهِ وَيُكْسَى حُلَّتَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : اقْرَءْ وَارْقَهْ فَكُلَّمَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً وَيُكْسَى أَبَوَاهُ حُلَّتَيْنِ إِنْ كَانَا مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمَا : هٰذَا لِمَا عَلَّمْتُمَاهُ الْقُرْآنَ .

۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن حاصل کرو وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والے کے پاس ایک نہایت خوبصورت جوان کی صورت میں آئے گا اور اس سے کہے گا میں وہی قرآن ہوں جس نے راتوں رات تجھے جگایا تھا اور گرم دن کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا تھا اور تیرا لعاب دہن خشک ہوگیا تھا تیرے آنسو بہہ رہے تھے جہاں تو جائے میں تیرے ساتھ جاؤں گا ہر تاجر تجارت میں اپنے نفع میں لگا ہوا ہے اور میں ہر تاجر سے زیادہ تیرے نفع کے خیال میں ہوں اللہ کی رحمت تیرے شامل حال ہوگی پس تجھے خوشخبری ہو پھر ایک تاج تیرے سر پر لاکر رکھا جائے گا اور پروانۂ امان داہنے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہنے کا حکم بائیں ہاتھ میں ہوگا اور دو جنت کے حلے بر میں ہوں گے اور اس میں سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور اوپر کے درجہ میں جا۔ جب آیت پڑھے گا تو اس کی روح بلند ہوگی اور اس کے والدین بھی دو حلے پہنے ہوں گے اگر مومن ہوں گے تو یہ کہا جائے گا یہ نتیجہ ہے اس کا کہ تم نے اپنے بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا۔

٤ - ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ هُوَ شَابٌّ مُؤْمِنٌ اخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ وَ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَ كَانَ الْقُرْآنُ حَجِيزاً عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُولُ : يَا رَبِّ إِنَّ كُلَّ عَامِلٍ قَدْ أَصَابَ أَجْرَ عَمَلِهِ غَيْرَ عَامِلِي فَبَلِّغْ بِهِ أَكْرَمَ عَطَايَاكَ ، قَالَ : فَيَكْسُوهُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ أَرْضَيْنَاكَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ : يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ لَهُ فِيمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا فَيُعْطَى الْأَمْنَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِيَسَارِهِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ :

اقْرَأْ وَاصْعَدْ دَرَجَةً ؛ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَّغْنَا بِهِ وَأَرْضَيْنَاكَ فَيَقُولُ : نَعَمْ . قَالَ : وَ مَنْ قَرَأَهُ كَثِيراً وَ تَعَاهَدَهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْ شِدَّةِ حِفْظِهِ أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ هٰذَا مَرَّتَيْنِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مومن بحالت جوانی قرآن پڑھے گا۔ قرآن اس کے گوشت وخون میں داخل ہو جائے گا اور خدا اس کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ رکھے گا اور قرآن اس کو روز قیامت عذاب سے روکنے والا بن جائے گا اور کہے گا اے میرے رب ہر عمل کرنے والا اپنے اجر کو پہنچ گیا سوائے مجھ پر عمل کرنے والے کے پس اس کو بہترین بخشش عطا کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دو حلے پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا آیا ہم نے تجھے راضی کر دیا قرآن کہے گا اے میرے رب میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ چاہتا ہوں پس خدا اس کو اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور خلد کو بائیں ہاتھ میں پھر وہ داخل جنت ہوگا اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور بلند درجہ حاصل کر۔ قرآن سے کہا جائے گا۔ ہم نے حق پورا کر دیا اور تجھے راضی کر دیا وہ کہے گا ہاں، خدا کہے گا جو قرآن کو زیادہ پڑھے گا اور اس کو یاد کرنے میں تکلیف اٹھائے گا تو خدا اس کو دوہرا اجر کرامت عطا فرمائے گا۔

۵ ۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، وَحُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ مُعَاذِبْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالتَّخَشُّعِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَوَاضَعْ بِهِ يَرْفَعْكَ اللهُ وَلَا تَعَزَّزْ بِهِ فَيُذِلَّكَ اللهُ ، يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَزَيَّنْ بِهِ لِلّٰهِ يُزَيِّنْكَ اللهُ [بِهِ] وَلَا تَزَيَّنْ بِهِ لِلنَّاسِ فَيَشِينَكَ اللهُ بِهِ، مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا أُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَلٰكِنَّهُ لَا يُوحَىٰ إِلَيْهِ وَمَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ فَنَوْلُهُ: لَا يَجْهَلُ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ عَلَيْهِ وَلَا يَغْضَبُ فِيمَنْ يَغْضَبُ عَلَيْهِ وَلَا يَحِدُّ فِيمَنْ يَحِدُّ وَلٰكِنَّهُ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَيَغْفِرُ وَيَحْلُمُ لِتَعْظِيمِ الْقُرْآنِ وَمَنْ أُوتِيَ الْقُرْآنَ فَظَنَّ أَنَّ أَحَداً مِنَ النَّاسِ أُوتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُوتِيَ فَقَدْ عَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللهُ وَحَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللهُ .

۵ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظاہر و باطن میں خشوع کے لئے زیادہ حقدار حامل قرآن ہے اور سب سے زیادہ مستحق ظاہر و باطن میں نماز و روزہ کے لئے حامل قرآن ہے پھر بلند آواز سے کہا جائے گا اے حامل قرآن قرآن کے ذریعہ سے تواضع کر اللہ تیرا مرتبہ بلند کرے گا اور قرآن کے ذریعہ سے دنیوی عزت نہ چاہو ورنہ اللہ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ اے حامل قرآن رضائے الٰہی کے لئے اپنی آرائش قرآن سے کر اللہ اس سے تیری زینت کرے گا لوگوں کے لئے اس سے زینت کے خواستگار نہ ہو ورنہ اللہ تمہیں عیب دار بنا دے گا۔ جس نے قرآن ختم کیا گویا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں

کے درمیان پایا۔ لیکن وہ صاحب وحی نہ ہوگا اور جس نے قرآن جمع کیا اس لئے سزاوار ہوگا کہ جو اس سے جاہلانہ بات کرے تو وہ جہالت سے کام نہ لے اور جو اس پر غصہ کرے جواب میں یہ اس پر غصہ نہ کرے

بلکہ عفو کرے، درگزر کرے اور تعظیم قرآن کو مدنظر رکھ کر حلم سے کام لے اور جسے علم قرآن دیا گیا اس نے اللہ کی دی ہوئی حقیر چیز کو بھی بڑا سمجھا اور جس چیز کو (عبادت کو) اللہ نے بڑا جانا اس کو بہت کم سمجھا۔

٦ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ الْقَمَّاطُ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : النَّاسُ أَرْبَعَةٌ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَاهُمْ ؟ فَقَالَ : رَجُلٌ اُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَ رَجُلٌ اُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ اُوتِيَ الْقُرْآنَ وَاُوتِيَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَسِّرْ لِي حَالَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي اُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَأَمَّا الَّذِي اُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْآسِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَأَمَّا مَنْ اُوتِيَ الْقُرْآنَ وَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ أَمَّا الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگ چار طرح کے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا وہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جسے ایمان تو دیا گیا لیکن قرآن نہیں دیا گیا اور ایک وہ ہے جسے قرآن دیا گیا اور ایمان نہ دیا گیا ہے ایک وہ ہے جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے ایک وہ ہے جسے نہ ایمان ملا نہ قرآن ملا میں نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمائیے فرمایا جسے ایمان ملا اور قرآن نہ ملا اس کی مثال اس پھل کی سی ہے جس کا مزہ میٹھا ہو لیکن خوشبودار نہ ہو اور قرآن ملا ایمان نہ ملا اس کی مثال چنبیلی کے پھول کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی مزہ کڑوا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں ملے اس کی مثال ترنج کی سی ہے خوش ذائقہ بھی ہے اور خوشبودار بھی اور جسے نہ قرآن ملا نہ ایمان اس کی مثال حنظل کی سی ہے مزہ کڑوا خوشبو ندارد۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ (۵) قُلْتُ : وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ ؟ قَالَ : فَتْحُ الْقُرْآنِ وَخَتْمُهُ ، كُلَّمَا جَاءَ بِأَوَّلِهِ ارْتَحَلَ فِي آخِرِهِ وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَرَأَى أَنَّ رَجُلاً اُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا اُعْطِيَ فَقَدْ صَغَّرَ عَظِيماً وَعَظَّمَ صَغِيراً .

۷۔ زہری نے کہا میں نے علی بن الحسین علیہما السلام سے کہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا حال و مرتحل میں نے کہا اس سے مراد کیا ہے فرمایا۔ قرآن شروع کرو اور اسے ختم کرو جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا اور رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی عطا ہے قرآن جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل چیز مل گئی اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا اور امر صغیر کو عظیم جانا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَشِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَلَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَإِلَّا مَا بِهِ غِنىً

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقیری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقیری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : يَا مَعَاشِرَ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ اتَّقُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا حَمَّلَكُمْ مِنْ كِتَابِهِ فَإِنِّي مَسْؤُولٌ وَإِنَّكُمْ مَسْؤُولُونَ إِنِّي مَسْؤُولٌ عَنْ تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَتُسْأَلُونَ عَمَّا حُمِّلْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي .

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قرآن پڑھنے والو اللہ سے ڈرو اس امر میں کہ اپنی کتاب کے احکام کا جو بار تم پر ڈالا گیا ہے اسے پورا کرو۔ تبلیغ رسالتؐ کے متعلق مجھ سے سوال ہوگا اور جو فرائض تم پر عائد ہیں ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا وہ اعمال متعلق ہوں گے اللہ کی کتاب اور میری سنت سے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصٍ قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ لِرَجُلٍ : أَتُحِبُّ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لِقِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ سَاعَةٍ : يَا حَفْصُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا وَ شِيعَتِنَا وَلَمْ يُحْسِنِ الْقُرْآنَ عُلِّمَ فِي قَبْرِهِ لِيَرْفَعَ اللهُ بِهِ مِنْ دَرَجَتِهِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَىٰ قَدْرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقَ ، فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْقَىٰ . قَالَ حَفْصٌ : فَمَا رَأَيْتُ أَحَداً أَشَدَّ خَوْفاً عَلَىٰ نَفْسِهِ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَا أَرْجَا النَّاسِ مِنْهُ وَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ حُزْناً ، فَإِذَا قَرَأَ فَكَأَنَّهُ يُخَاطِبُ إِنْسَاناً .

۱۰۔ حفص راوی کہتا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا (یہ شخص سوائے سورہ

قل ہو اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لئے لقا چاہتا ہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیوں؟ تاکہ سورۂ قل ہو اللہ کی تلاوت کروں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ پھر ایک گھڑی بعد فرمایا اے حفص ہمارے محبوں اور شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے بقدر آیاتِ قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کرو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پالے گا پھر حفص نے کہا۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے زیادہ کسی کو خوفِ خدا کرتے نہیں دیکھا اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امیدگاہ کسی کو پایا۔ وہ بڑے دردناک لہجے میں پڑھتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی سے مخاطب ہیں۔

١١ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَالْمُجْتَهِدُونَ قُوَّادُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَالرُّسُلُ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کے پڑھنے والے اہلِ جنت کے عارفین ہوں گے اور مجتہد لوگ اہلِ جنت کے پیش رو اور مرسلینؑ اہلِ جنت کے سردار ہیں۔

تیسرا باب

بمشقت تعلیم قرآن حاصل کرنا

(بَابُ) ۳

☆(مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ بِمَشَقَّةٍ)☆

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الَّذِي يُعَالِجُ الْقُرْآنَ وَيَحْفَظُهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْهُ وَقِلَّةِ حِفْظٍ لَهُ أَجْرَانِ .

۱۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے جو کوئی پڑھنے کی مشق جاری رکھتا ہے اور حفظ کرنے کی مشقت برداشت کر کے تھوڑا سا حفظ بھی کر لیتا ہے تو پیشِ خدا اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ

سَيَابَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ شُدِّدَ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ[1] كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ، وَمَنْ يُسِّرَ عَلَيْهِ كَانَ مَعَ الْأَوَّلِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس پر قرآن کا حفظ کرنا دشوار ہو اس کو دہرا اجر ملے گا اور جس پر آسان ہو وہ مرسلین اولین کے ساتھ محشور ہوگا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يَمُوتَ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ يَكُونَ فِي تَعْلِيمِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لیے سزاوار ہے کہ مرنے سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

چوتھا باب

جو قرآن کو حفظ کرے اور بھول جائے

(بَابُ) ۴

﴿مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ﴾

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَفَلَتَ مِنِّي فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَلِّمَنِيهِ ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ فَزِعَ لِذَٰلِكَ فَقَالَ : عَلَّمَكَ اللّٰهُ هُوَ وَإِيَّانَا جَمِيعاً ـ قَالَ : وَنَحْنُ نَحْوٌ مِنْ عَشَرَةٍ ـ ثُمَّ قَالَ : السُّورَةُ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَدْ قَرَأَهَا ، ثُمَّ تَرَكَهَا فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ أَنَّكَ تَمَسَّكْتَ بِي وَأَخَذْتَ بِي لَأَنْزَلْتُكَ هٰذِهِ الدَّرَجَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : فُلَانٌ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَطْلُبَ بِهِ الدُّنْيَا وَلَا خَيْرَ فِي ذٰلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَنْتَفِعَ بِهِ فِي صَلَاتِهِ وَلَيْلِهِ وَنَهَارِهِ .

۱۔ یعقوب احمر کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں قرآن پڑھا کرتا تھا پس اس کی منزا دولت کم

ہوگئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے پڑھنے کی توفیق دے۔ فرمایا تجھے بھی توفیق دے اور ہم سب کو، اس وقت گھر کے اندر ہم سب تقریباً دس آدمی تھے (امام نے تالیف قلب کے لئے اپنے کو بھی شامل کر لیا) فرمایا ہر سورت قرآن اس کے ساتھ ہوگی جس نے پڑھا اور ترک کر دیا وہ روز قیامت اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آئے گی اور سلام کرے گی وہ کہے گا تو کون ہے تو وہ کہے گی میں فلاں سورت ہوں وہ کہے گی۔ اگر تو مجھے پڑھتا رہتا اور مجھ سے تعلق رکھتا تو اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا امام نے فرمایا قرآن کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ قاری کہلاتے ہیں ان میں بعض لوگ تو طلب دنیا کے لئے پڑھتے ہیں بعض اس لئے پڑھتے ہیں کہ فائدہ پائیں نماز میں رات دن۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَنْ نَسِيَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ مُثِّلَتْ لَهُ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ وَ دَرَجَةٍ رَفِيعَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا رَآهَا قَالَ : مَا أَنْتِ مَا أَحْسَنَكِ لَيْتَكِ لِي؟ فَيَقُولُ : أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا سُورَةُ كَذَا وَ كَذَا وَلَوْلَمْ تَنْسَنِي رَفَعْتُكَ إِلَىٰ هٰذَا .

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے قرآن کی ایک سورت بھی نظر انداز کر دی تو وہ ایک حسین صورت میں جنت کے اندر اس کے پاس آئے گا جب وہ اسے دیکھے گا تو کہے گا تو کون ہے تو کتنا حسین ہے کاش تو میرے لئے ہوتا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں فلاں سورہ ہوں اگر تو مجھے ترک نہ کرتا تو میں تجھے بلند مرتبہ پر فائز کرتا

۳ ۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ عَلَيَّ دَيْناً كَثِيراً وَقَدْ دَخَلَنِي مَا كَانَ الْقُرْآنُ يَتَفَلَّتُ مِنِّي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْقُرْآنَ الْقُرْآنَ ؛ إِنَّ الْآيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةَ لَتَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ تَصْعَدَ أَلْفَ دَرَجَةٍ - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - فَتَقُولُ : لَوْ حَفِظْتَنِي لَبَلَغْتُ بِكَ هٰهُنَا .

۳۔ یعقوب بن احمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اوپر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میرے دل میں اتنا اندوہ و غم ہے کہ قریب ہے کہ قرآن مجھ سے روگردانی کرے حضرت نے فرمایا قرآن کو ترک نہ کرو۔ اس کی ہر آیت اور ہر سورہ روز قیامت آئے گا اور جنت میں ہزار درجہ بلند ہوگا اور کہے گا اگر تو نے میری حفاظت کی ہوتی تو میں تجھے یہاں تک پہنچا دیتا۔

٤ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ

الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ السُّورَةَ ثُمَّ نَسِيَهَا أَوْ تَرَكَهَا وَدَخَلَ الْجَنَّةَ أَشْرَفَتْ عَلَيْهِ مِنْ فَوْقٍ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَتَقُولُ: تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: لَا، فَتَقُولُ: أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لَمْ تَعْمَلْ بِي وَتَرَكْتَنِي أَمَا وَاللهِ لَوْ عَمِلْتَ بِي لَبَلَغْتُ بِكَ هٰذِهِ الدَّرَجَةَ وَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى فَوْقِهَا.

۴۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی شخص قرآن کی ایک آیت یاد کر کے پھر اُسے بھول جاتا ہے یا ترک کر دیتا ہے تو جب وہ داخل جنت ہوگا تو اس کے سر پر ایک خوبصورت پیکر یہ کہتا ہوا نظر آئے گا۔ تو نے مجھے پہچانا نہیں وہ کہے گا نہیں، وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے مجھے جاری نہ رکھا اور پڑھنا ترک کر دیا۔ خدا کی قسم اگر تو عمل کرتا تو میرے ساتھ آج اس مقام پر ہوتا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے اوپر کی منزل کو بتلائے گا

۵ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْخَشَّابِ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ الْهَيْثَمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثاً ـ أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ؟ قَالَ: لَا.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا پھر عدم مزاولت کی وجہ سے بھول گیا کیا اس پر عذاب ہوگا اور میں نے تین بار یہی سوال کیا۔ فرمایا نہیں۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُ أَصَابَتْنِي هُمُومٌ وَأَشْيَاءُ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا وَقَدْ تَفَلَّتَ مِنِّي مِنْهُ طَائِفَةٌ حَتَّى الْقُرْآنِ لَقَدْ تَفَلَّتَ مِنِّي طَائِفَةٌ مِنْهُ، قَالَ: فَفَزِعَ عِنْدَ ذٰلِكَ حِينَ ذَكَرْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْسَى السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تُشْرِفَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَةٍ مِنْ بَعْضِ الدَّرَجَاتِ فَتَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَيَقُولُ: وَعَلَيْكِ السَّلَامُ مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ: أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا ضَيَّعْتَنِي وَتَرَكْتَنِي أَمَا لَوْ تَمَسَّكْتَ بِي بَلَغْتُ بِكَ هٰذِهِ الدَّرَجَةَ، ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَطْلُبُ بِهِ الصَّوْتَ فَيُقَالُ فُلَانٌ حَسَنُ الصَّوْتِ، وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ خَيْرٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَقُومُ بِهِ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ لَا يُبَالِي مَنْ عَلِمَ ذٰلِكَ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْهُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں رنج و غم سے دوچار اور

قرض وغیرہ کی پریشانی نے یہ حال کر دیا ہے کہ مستحبات کا بڑا حصہ ترک ہوگیا ہے یہاں تک کہ قرآن بھی پوری طرح نہیں پڑھا جاتا یہ سن کر امام پر اضطراب لاحق ہوا۔ پھر فرمایا ایک شخص جس نے قرآن یاد کرکے بھلا دیا ہے روز قیامت اس کے پاس آئے گا سورہ قرآن اور کسی بلند درجہ پر سے کہے گا۔ سلام ہو تم پر وہ جواب میں کہے گا تجھ پر بھی سلام ہو تو کون ہے وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے پڑھ کر مجھے چھوڑ دیا اگر تو مجھے برابر پڑھتا رہتا اور ترک نہ کرتا تو میں تجھے اس بلند درجہ تک پہنچا دیتا پھر حضرت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا بلند درجہ کی طرف، پھر فرمایا لوگ قرآن کو مختلف نیتوں سے پڑھتے ہیں بعض اس لئے کہ قاری صاحب کہلائے جائیں بعض اس لئے کہ خوش آواز بنیں اور محفلوں میں پڑھ کر روپیہ حاصل کریں لیکن ان صورتوں میں کوئی نیکی نہیں اور کچھ لوگ اس لئے یاد کرتے ہیں کہ رات اور دن اس کی تلاوت کریں اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ کسی نے جانا یا نہ جانا۔

پانچواں باب

قرأت قرآن

(بَابٌ فِي قِرَاءَتِهِ) ۵

١ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْقُرْآنُ عَهْدُ اللهِ إِلَىٰ خَلْقِهِ فَقَدْ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْظُرَ فِي عَهْدِهِ وَأَنْ يَقْرَأَ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِينَ آيَةً .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ قرآن خدا کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے مرد مسلمان کو چاہیئے کہ خدا کے معاہدہ پر نظر رکھے اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھیں۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : آيَاتُ الْقُرْآنِ خَزَائِنُ فَكُلَّمَا فُتِحَتْ خِزَانَةٌ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فِيهَا .

۲۔ میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے سنا کہ آیاتِ قرآنی خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھو تو یہ بھی دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔

الْقُرْآنُ وَيُذْكَرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْثُرُ بَرَكَتُهُ وَتَحْضُرُهُ الْمَلائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذْكَرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَقِلُّ بَرَكَتُهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ.

۳۔ بروایتے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام، امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا تو اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر اہل آسمان کے لئے اس طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لئے ستارے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا اس کی برکت کم ہو جائے گی ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے۔

ساتواں باب
ثواب قرأت قرآن

(بَابُ) ۷

☆(ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِماً فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي صَلَاتِهِ جَالِساً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَمَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

قَالَ ابْنُ مَحْبُوبٍ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذٍ عَلَى نَحْوٍ مِمَّا رَوَاهُ ابْنُ سِنَانٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھے گا اور ہر حرف کے بدلے اس کو سو حسنات ملیں گے اور جو اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے پچاس حسنہ ملیں گے اور جو نماز کے علاوہ پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے دس حسنہ ملیں گے۔ ابن محبوب نے کہا میں نے معاذ سے وہی حدیث سنی جو ابن سنان نے بیان کی ہے۔

۲ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا

يَمْنَعُ التَّاجِرَ مِنْكُمُ الْمَشْغُولَ فِي سُوقِهِ إِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَنْ لَا يَنَامَ حَتَّى يَقْرَأَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَتُكْتَبُ لَهُ مَكَانَ كُلِّ آيَةٍ يَقْرَؤُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تاجر کو جو بازاری مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس کو روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھ لے اس کے نام پر ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاتِهِ قَائِماً يُكْتَبُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةُ حَسَنَةٍ فَإِذَا قَرَأَهَا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَإِنِ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً ، وَإِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ لَيْلاً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَإِنْ خَتَمَهُ نَهَاراً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْحَفَظَةُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ وَكَانَ خَيْراً لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ قُلْتُ : هَذَا لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ ؟ قَالَ : يَا أَخَا بَنِي أَسَدٍ إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ مَاجِدٌ كَرِيمٌ ، إِذَا قَرَأَ مَا مَعَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ ذَلِكَ

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک آیت کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھے جائیں گے اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جو قرآن کو سنے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اگر ختم قرآن رات کو کرے گا تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے اور اگر دن میں ختم کرے گا تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی دعا قبول ہوگی اور زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیکی ہوگی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنے والے کے لئے اتنا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے فرمایا اے بھائی بنی اسد اللہ جواد ہے، بزرگ ہے کریم ہے اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ ، وَخَتَمَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْحَسَنَاتِ مِنْ أَوَّلِ جُمُعَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا إِلَى آخِرِ جُمُعَةٍ تَكُونُ فِيهَا وَإِنْ خَتَمَهُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ فَكَذَلِكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے جو کوئی مکہ میں جمعہ سے جمعہ تک قرآن ختم کر دے یا اس سے کم و بیش ایام میں مگر ختم جمعہ تک برابر حسنات لکھے جاتے رہیں گے اور اگر اور ایام میں تمام کرے تب بھی اسی طرح ثواب ملے گا (اگرچہ کم ہو)

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ؛ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِينَ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ وَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنْ تِبْرٍ - الْقِنْطَارُ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ مِثْقَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمِثْقَالُ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ قِيرَاطاً - أَصْغَرُهَا مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ وَأَكْبَرُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو ایک رات میں دس آیتیں پڑھے گا اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا اس کو ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو پڑھے گا اسے وہ قانتین میں محسوب ہوگا دو سو پڑھنے والا خاشعین میں تین سو پڑھنے والا فائزین میں ہوگا پانچ سو پڑھنے والا مجتہدین میں ہوگا ایک ہزار پڑھنے والے کے لئے نیکوں کا قنطار ہوگا اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا سونے کا (اصطلاحاً) اور مثقال ۲۴ قیراط کا ہوگا اور وہ چھوٹے سے چھوٹا کوہ احد کی برابر ہوگا اور بڑے سے بڑا اتنا کہ آسمان سے زمین تک پر ہو مطلب یہ ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

٦ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام - قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ نَظَراً مِنْ غَيْرِ صَوْتٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُ حَرْفاً ظَاهِراً كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ قَالَ: لَا أَقُولُ بِكُلِّ آيَةٍ وَلَكِنْ بِكُلِّ حَرْفٍ: بَاءٍ أَوْ تَاءٍ أَوْ شِبْهِهِمَا قَالَ: وَمَنْ قَرَأَ حَرْفاً [ظَاهِراً] وَهُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهِ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ خَمْسِينَ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ حَرْفاً وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ

مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَحَاعَنْهُ مِائَةَ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ خَتَمَهُ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ مُؤَخَّرَةٌ أَوْمُعَجَّلَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ خَتَمَهُ كُلَّهُ ؟ قَالَ : خَتَمَهُ كُلَّهُ .

۶۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سُنے۔بغیر قرأت تو اللہ اس کے نام ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور جو بغیر پڑھے صرف نظر کرے اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھائے تو اللہ اس کے نام پر دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہر آیت کے بدلے ہیں بلکہ ہر حرف ب یات کے بدلے میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لیے پچاس حسنہ لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھتا ہے اور سو گناہ محو کرتا ہے اور سو درجہ بلند کرتا ہے ۔ اور جو قرآن ختم کرے بدیر یا جلدی۔ تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پورا قرآن ختم کرے۔فرمایا ہاں پورا۔

۷۔ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَتْمُ الْقُرْآنِ إِلَى حَيْثُ تَعْلَمُ .

۷۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم قرآن کا ثواب ہے اس شخص کے لئے جس نے جتنا یاد کیا ہے اسے وہاں تک پڑھے۔

آٹھواں باب

قرآن کا پڑھنا مصحف میں

(بَابُ) ۸

☆(قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ)☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمُصْحَفِ مُتِّعَ بِبَصَرِهِ وَخُفِّفَ عَنْ وَالِدَيْهِ وَإِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؑ نے جو قرآن کو دیکھ کر پڑھے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے اور اس کے والدین پر

تخفیف عذاب ہوگی اگرچہ وہ کافر ہوں۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّرِيرِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ مُصْحَفٌ يَطْرُدُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الشَّيَاطِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ گھر میں قرآن ہوتا کہ اس کی وجہ سے شیاطین کو اس گھر سے دور کرے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ أَهْلُهُ ، وَ عَالِمٌ بَيْنَ جُهَّالٍ وَمُصْحَفٌ مُعَلَّقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْغُبَارُ لَا يُقْرَأُ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی اور وہ غیر آباد مسجد جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن جو گرد آلود ہو اور اس کو کوئی نہ پڑھے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعَدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَحْفَظُ الْقُرْآنَ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي فَأَقْرَأُهُ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي أَفْضَلُ أَوْ أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : بَلِ اقْرَأْهُ وَانْظُرْ فِي الْمُصْحَفِ فَهُوَ أَفْضَلُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ ؟

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں دل ہی دل میں قرآن پڑھ لیتا ہوں پس

آیا اس طرح پڑھنا افضل ہے یا قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے فرمایا دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے۔

نواں باب

خوش الحانی سے قرآن پڑھنا

((بَابُ)) ۹

(تَرْتِيلِ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ الْحَسَنِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً » قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : بَيِّنْهُ تِبْيَاناً وَلَا تَهُذَّهُ هَذَّ الشِّعْرِ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرَ الرَّمْلِ وَلَكِنْ أَفْزِعُوا قُلُوبَكُمُ الْقَاسِيَةَ وَلَا يَكُنْ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّورَةِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو آپ نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ الفاظ کو واضح طریق سے ادا کرو اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو اور نہ رمل (جوہر) پراگندہ کی طرح (جو زینت تخت میں کام آئیں) الفاظ کو پراگندہ نہ کرو۔ بلکہ اس طرح پڑھو کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ فَاقْرَؤُوهُ بِالْحُزْنِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا ہے یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتی ہے پس قرآن کو دل گداز لہجے میں پڑھو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِأَلْحَانِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ

وَلُحُونَ أَهْلِ الْفِسْقِ وَ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِي أَقْوَامٌ يُرَجِّعُونَ الْقُرْآنَ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَالرَّهْبَانِيَّةِ ، لَايَجُوزُ تَرَاقِيَهُمْ قُلُوبُهُمْ مَقْلُوبَةٌ وَقُلُوبُ مَنْ يُعْجِبُهُ شَأْنُهُمْ .

۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو اور بچاؤ اپنے کو بدکاروں اور گنہگاروں کے لہجہ سے یعنی گویوں، غزل سراؤں وغیرہ کے لہجوں سے میرے بعد کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن کو راگ کی طرح آواز کے الٹ پھیر (گٹکری) کے ساتھ پڑھیں گے یا نوحہ خوانوں کی طرح یا ترک دنیا والوں کے غمگین لہجہ میں اور ان کا یہ پڑھنا بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں، ان کے دل الٹ چکے ہیں اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ ممنوع قرارت پسند ہے۔

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرْتُ الصَّوْتَ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام كَانَ يَقْرَأُ فَرُبَّمَا مَرَّ بِهِ الْمَارُّ فَصَعِقَ مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ وَ إِنَّ الْإِمَامَ لَوْ أَظْهَرَ مِنْ ذَٰلِكَ شَيْئاً لَمَا احْتَمَلَهُ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهِ قُلْتُ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يُحَمِّلُ النَّاسَ مِنْ خَلْفِهِ مَا يُطِيقُونَ .

۴۔راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علی نقیؑ کے سامنے حسنِ صوت اور اس کے اثرات کا ذکر کیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ادھر سے گزرنے والا آپؑ کی خوش الحانی سے بے ہوش ہو جاتا تھا اور اگر امام اس کے متعلق کوئی چیز ظاہر کرتے تو لوگ اس کی خوبی کی تاب نہ لاتے۔ راوی نے کہا۔ جب رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے تھے تو کیا ہوتا تھا فرمایا جو لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ان کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔

٥۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَعْرِبِ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ .

۵۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کو عربوں کی طرح حروف کو مخارج نکال کر پڑھو کیونکہ قرآن عربی میں ہے۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَىٰ إِلَىٰ مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : إِذَا وَقَفْتَ

بَيْنَ يَدَيَّ فَقِفْ مَوْقِفَ الذَّلِيلِ الْفَقِيرِ وَإِذَا قَرَأْتَ التَّوْرَاةَ فَأَسْمِعْنِيهَا بِصَوْتٍ حَزِينٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ موسیٰ بن عمران کو کہ جب میرے سامنے کھڑے ہو تو اس طرح جیسے ایک ذلیل فقیر کھڑا ہوتا ہے اور جب توریت پڑھو تو مجھے دردناک آواز سے سناؤ۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَمْ يُعْطَ أُمَّتِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ: الْجَمَالِ وَالصَّوْتِ الْحَسَنِ وَالْحِفْظِ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت کو کم از کم تین چیزیں دی گئیں ہیں ایک جمال دوسری اچھی آواز تیسرے حافظہ۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّ مِنْ أَجْمَلِ الْجَمَالِ الشَّعْرَ الْحَسَنَ وَنَغْمَةَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر شے کا ایک زیور ہے قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الصَّيْقَلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيّاً إِلَّا حَسَنَ الصَّوْتِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا جو نبی بھیجتا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجتا ہے۔

۱۱۔ سَهْلُ [بْنُ زِيَادٍ] عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتاً بِالْقُرْآنِ وَكَانَ السَّقَّاؤُونَ يَمُرُّونَ

فَيَقِفُونَ بِبابِهِ يَسْمَعُونَ قِراءَتَهُ، وَكانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام أَحْسَنَ النّاسِ صَوْتاً.

۱۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن خوانی کے وقت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہتر کوئی خوش آواز نہ تھا جب آپ قرآن خوانی کرتے ہوتے تو قرارت سننے کے لئے سقے آپ کے دروازے پر ٹھہر کر سنتے تھے (اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی بڑے خوش آواز تھے۔

١٢ـ حُمَيْدُبْنُ زِيادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ الْحَسَنِ الْمِيْثَمِيِّ، عَنْ أَبانِ بْنِ عُثْمانَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ قالَ: قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يُكْرَهُ أَنْ يُقْرَأَ «قُلْ هُوَاللهُ أَحَدٌ» بِنَفَسٍ واحِدٍ.

۱۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مکروہ ہے یہ کہ آپ سورۂ قل ہو اللہ ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھ جائیں۔

١٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِذا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَرَفَعْتُ بِهِ صَوْتِي جاءَنِي الشَّيْطانُ فَقالَ: إِنَّما تُرائِي بِهذا أَهْلَكَ وَالنّاسَ قالَ: يا أَبامُحَمَّدٍ اقْرَأْ قِراءَةً مابَيْنَ الْقِراءَتَيْنِ تُسْمِعُ أَهْلَكَ وَرَجِّعْ بِالْقُرْآنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يُرَجَّعُ فِيهِ تَرْجِيعاً.

۱۳۔ابوبصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے کہا جب میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال اور دوسرے لوگوں پر اپنے کو بڑا ظاہر کر رہا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) قرآن پڑھتے وقت میانہ روی کا لحاظ رکھو نہ زیادہ پست نہ زیادہ بلند اپنے گھر والوں کو سناؤ اور اپنی آواز میں لوچ پیدا کرو۔ اللہ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے جو قرآن خوانی سے متعلق ہو۔

دسواں باب

اس کے بارے میں جو قرآن کی قرأت سن کر بیہوش ہو جاتا ہے

(بابٌ) ١٠

☆(فِيمَنْ يُظْهِرُ الْغَشْيَةَ عِنْدَ قِراءَةِ الْقُرْآنِ)☆

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحاقَ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِي عِمْرانَ

الْأَرْمَنِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ قَوْماً إِذَا ذَكَرُوا شَيْئاً مِنَ الْقُرْآنِ أَوْحُدِّثُوا بِهِ صَعِقَ أَحَدُهُمْ حَتَّىٰ يُرَىٰ أَنَّ أَحَدَهُمْ لَوْقُطِعَتْ يَدَاهُ أَوْرِجْلَاهُ لَمْ يَشْعُرْ بِذٰلِكَ ؛ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَابِهٰذَا نُعِتُوا إِنَّمَاهُوَ اللِّينُ وَالرِّقَّةُ وَالدَّمْعَةُ وَالْوَجَلُ.

أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَرْمَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ .

ا۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کا یا ثواب قرآن کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کو غش آجاتا ہے اگر ایسی حالت میں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ لیے جائیں تو ان کو خبر نہ ہو، حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے ان کا وصف نرمی طبیعت، رقتِ قلب، اشک باری اور خوفِ خدا سے ہونا چاہیے۔

عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

گیارہواں باب

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

(بَابُ) ١١

☆(فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَيُخْتَمُ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ قَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ تَقْرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ .

ا۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: فَفِي لَيْلَتَيْنِ ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : فَفِي ثَلَاثٍ ؟ قَالَ: هَا ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ـ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِرَمَضَانَ حَقّاً وَحُرْمَةً لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ وَكَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَوْ أَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ هَذْرَمَةً وَلٰكِنْ يُرَتَّلُ تَرْتِيلاً فَإِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ

فَقِفْ عِنْدَهَا وَسَلِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَإِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ النَّارِ فَقِفْ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ النَّارِ.

۲ - راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ابوبصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انھوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں فرمایا نہیں انھوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابومحمد ماہ رمضان کا ہم پر حق ہے اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی مہینوں کے لئے حضرت رسولؐ خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک مہینہ یا کچھ کم میں، قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہیئے بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: اقْرَأْهُ أَخْمَاساً، اقْرَأْهُ أَسْبَاعاً، أَمَا إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفاً مُجَزًّى أَرْبَعَةَ عَشَرَ جُزْءاً.

۳ - راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزار پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیتؑ کے قرآن میں، ۱۷ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزار میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَبِي سَأَلَ جَدَّكَ عَنْ خَتْمِ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: بِكُلِّ لَيْلَةٍ. فَقَالَ لَهُ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَبِي: نَعَمْ مَا اسْتَطَعْتُ. فَكَانَ أَبِي يَخْتِمُهُ أَرْبَعِينَ خَتْمَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَتَمْتُهُ بَعْدَ أَبِي فَرُبَّمَا زِدْتُ وَرُبَّمَا نَقَصْتُ عَلَى قَدْرِ فَرَاغِي وَشُغْلِي وَنَشَاطِي وَكَسَلِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله خَتْمَةً وَلِعَلِيٍّ عليه السلام أُخْرَى وَلِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أُخْرَى، ثُمَّ لِلْأَئِمَّةِ عليهم السلام حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْكَ فَصَيَّرْتُ لَكَ وَاحِدَةً مُنْذُ صِرْتُ فِي هَذَا الْحَالِ فَأَيُّ شَيْءٍ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: لَكَ بِذَلِكَ أَنْ

تَكُونَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قُلْتُ : اللهُ أَكْبَرُ [فَ] لِي بِذٰلِكَ ؟! قَالَ : نَعَمْ ، ثَلاثَ مَرَّاتٍ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میرے باپ نے آپؑ کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات، میرے باپ نے فرمایا ماہ رمضان کی ہر رات۔

آپؑ کے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے قرآن پڑھتے ہو۔ میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت، جوش اور سستی کے عیدالفطر کے روز میں ایک ختم قرآن کا ثواب رسولؐ کو ہدیہ کرتا تھا، دوسرے کا حضرت علیؑ کو تیسرے کا حضرت فاطمہؑ کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہوگا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہوگے میں نے کہا۔ اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں (تین بار)

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا ، حَتَّى بَلَغَ سِتَّ لَيَالٍ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ : هَا ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ وَأَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ هَذْرَمَةً وَلٰكِنْ يُرَتَّلُ تَرْتِيلاً إِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ النَّارِ وَقَفْتَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذْتَ بِاللهِ مِنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي ثَلَاثٍ ؟ فَقَالَ : هَا ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ ـ نَعَمْ شَهْرُ رَمَضَانَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ ، لَهُ حَقٌّ وَحُرْمَةٌ ، أَكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ مَا اسْتَطَعْتَ .

۵۔ راوی کہتا ہے میری موجودگی میں ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں ہر رات میں ایک قرآن پڑھتا ہوں۔ فرمایا نہیں (یہ بہت زیادہ ہے) میں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں پھر نوبت چھ راتوں تک پہنچی تو آپؑ نے اشارہ کرکے فرمایا ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ پھر فرمایا اے ابومحمد! تم سے پہلے جو اصحاب محمدؐ تھے وہ ایک قرآن ایک ماہ یا کچھ کم میں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا۔ قرآن کو جلدی نہ پڑھو بلکہ پوری پوری ترتیل سے پڑھو۔ جب ایسی آیت پڑھو جس میں دوزخ کا ذکر ہو تو ٹھہر جاؤ اور آتش جہنم سے پناہ مانگو، ابوبصیر نے کہا۔ کیا میں ماہ رمضان میں ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیا کروں، فرمایا نہیں انھوں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں، انھوں نے کہا تین راتوں میں فرمایا ٹھیک ہے وہ ماہ رمضان کی برابر کوئی دوسرا مہینہ نہیں بشرط طاقت اس کا حق اور حرمت نماز سے زیادہ ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھنا چاہئے سعدی نے خوب کہا ہے ؎

گر تو قرآن بدیں نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

اوّل تو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے پھر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے تاکہ اس کی قرأت سے فائدہ حاصل ہو اور تنزیل قرآن کا مقصد پورا ہو۔ الفاظ کو مخارج سے ادا نہ کیا جائے گا تو معنی بدل جائیں گے مثلاً اگر کوئی صَلِّ (درود بھیج) کی صاد کو اس کے مخرج سے ادا نہ کرے گا اور سَلِّ زبان سے نکالے گا تو اس کے معنی ہو جائیں گے تلوار کھینچ۔ لہٰذا تھوڑا پڑھو مگر سمجھ کر پڑھو اور ترتیل سے پڑھو۔

بارھواں باب

قرآن جس لہجہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی میں بلند ہوگا

(بابُ) ۱۲

٭(أنّ القرآن يُرفع كما أُنزل)٭

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الرَّجُلَ الْأَعْجَمِيَّ مِنْ أُمَّتِي لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِعَجَمِيَّتِهِ فَتَرْفَعُهُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى عَرَبِيَّتِهِ.

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا غیر عربی اگر قرآن کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجہ میں بارگاہ الٰہی میں پہنچائیں گے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ الْآيَاتِ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نُحْسِنُ أَنْ نَقْرَأَهَا كَمَا بَلَغَنَا عَنْكُمْ ، فَهَلْ نَأْثَمُ ؟ فَقَالَ: لَا ، اِقْرَؤُوا كَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِيئُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیاتِ قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حضرت حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

تیرہواں باب

فضیلتِ قرآن

(بَابُ) ۱۳

☆(فَضْلِ الْقُرْآنِ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَدْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مَرَّةً بُورِكَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ بُورِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بُورِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى جِيرَانِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا اثْنَيْ عَشَرَ مَرَّةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ قَصْراً فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الْحَفَظَةُ : اذْهَبُوا بِنَا إِلَى قُصُورِ أَخِينَا فُلَانٍ فَنَنْظُرَ إِلَيْهَا وَمَنْ قَرَأَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً مَا خَلَا الدِّمَاءَ وَالْأَمْوَالَ وَمَنْ قَرَأَهَا أَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ أَجْرُ أَرْبَعِمِائَةِ شَهِيدٍ كُلُّهُمْ قَدْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُرِيقَ دَمُهُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ أَوْ يُرَى لَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے سورۂ قل ہو اللہ ایک بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہوگی اور جو دو مرتبہ پڑھے گا تو اس پر اور اسکے اہل و عیال پر برکت کا نزول ہوگا اور اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے اور جو سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخشے جائیں گے سوائے قتل اور غصب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا ایسے شہید جن کے گھوڑوں کو دشمنوں نے کاٹ ڈالا ہو اور ان کا خون بہایا گیا ہو اور جو رات اور دن میں ایکہزار بار پڑھے تو مرنے سے پہلے سکرات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا یا فرشتے اس کو دکھائیں گے۔

۲ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ أَنْ يَهْبِطْنَ إِلَى الْأَرْضِ تَعَلَّقْنَ بِالْعَرْشِ وَقُلْنَ أَيْ رَبِّ إِلَى أَيْنَ تُهْبِطُنَا إِلَى أَهْلِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِنَّ : أَنِ اهْبِطْنَ فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَتْلُوكُنَّ أَحَدٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَشِيعَتِهِمْ فِي دُبُرِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

فِي كُلِّ يَوْمٍ إِلاّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ بِعَيْنِيَ الْمَكْنُونَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً أَقْضِي لَهُ فِي كُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً وَقَبِلْتُهُ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَهِيَ أُمُّ الْكِتَابِ وَ شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلاّ هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ، وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَةُ الْمُلْكِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ نے ان آیات کو زمین پر اُترنے کا حکم دیا تو وہ پایۂ عرش سے لپٹ کر کہنے لگیں اے رب ہم کیسا ن اُتریں اہل خطا و ذنوب پر؟ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم اترو۔ اپنے عزت و جلال کی قسم آل محمدؐ اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریضہ تم کو پڑھے گا تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پورے التفات کے ساتھ، ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہ التفات اس پر پڑے گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا اور اس کے گناہ معاف کردوں گا اور وہ چار آیات یہ ہیں:۔

(۱) ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب

(۲) اشھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واوالعلم قائماً بالقسط

(۳) آیۃ الکرسی

(۴) اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء تعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر۔

۳ - أَبُو عَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُكَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُدْرِكَ الْقَائِمَ وَإِنْ مَاتَ كَانَ فِي جِوَارِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو قرآن کے تمام مسبحات کو سونے سے پہلے پڑھے تو حضرت حجت کی زیارت کئے نہ مرے گا اور اگر مر جائے گا تو جوار پیغمبر میں جگہ پائے گا۔

توضیح:۔ مسبحات سے مراد وہ آیتیں ہیں جن میں ذکر تسبیح ہے سبحان، سبح، یسبح وغیرہ کے ساتھ وہ سورے پانچ ہیں جن کے شروع سبح للہ ہے جیسے سورۂ حدید، سورہ حشر، سورۂ صف، سورہ جمعہ جس کا یسبح سے ہے اسی طرح سورہ تغابن اور پھر سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور سبحان الذی اسری بعبدہ کو شامل کرنے سے سات سورے ہو جاتے ہیں۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غَفَرَ اللهُ

لَهُ ذُنُوبَ خَمْسِينَ سَنَةً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سونے سے پہلے سورۂ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

٥ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا لَمْ يَرَ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ شَيْئاً يَكْرَهُهُ وَلَا يَقْرَبُهُ شَيْطَانٌ وَلَا يَنْسَى الْقُرْآنَ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ بقر کی ابتدائی چار آیتیں ۔ آیۃ الکرسی اور جو آیتیں اس کے بعد کی اور تین آیتیں اس سورہ کے آخر کی پڑھے گا تو اپنے نفس اور مال میں کوئی امر باعث تکلیف نہ پائے گا اور نہ شیطان اس کے قریب ہوگا اور نہ قرآن کو بھولے گا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، يَجْهَرُ بِهَا صَوْتَهُ كَانَ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرّاً كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ قَرَأَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ عَلَى نَحْوِ أَلْفِ ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو سورہ انا انزلناہ باآواز بلند پڑھے ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تلوار کھینچے ۔ اور جو دل ہی دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہِ خدا میں زخمی ہونے والا اپنے ہی خون میں لوٹے اور جو دس مرتبہ پڑھے اس کے ایک ہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

٧ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رُبْعُ الْقُرْآنِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہے اور قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن ہے۔

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ مَنامِهِ لَمْ يَخَفِ الْفالِجَ إِنْ شاءَ اللهُ وَمَنْ قَرَأَها في دُبُرِ كُلِّ فَرِيضَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذُو حُمَةٍ وَقالَ : مَنْ قَدَّمَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَبّارٍ مَنَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ، يَقْرَأُها مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ ، فَإِذا فَعَلَ ذٰلِكَ رَزَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَهُ وَمَنَعَهُ مِنْ شَرِّهِ ، وَقالَ : إِذا خِفْتَ أَمْراً فَاقْرَأْ مِائَةَ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ثُمَّ قُلِ : اللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنِّي الْبَلاءَ - ثَلاثَ مَرّاتٍ - .

۸-فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے اُسے انشاء اللہ فالج نہ ہوگا اور جو ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھے تو کوئی زہریلا جانور اسے ستا نہ سکے گا اور جو قل ہو اللہ کو کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا اور شر کاموں سے بچالے گا اور حضرت نے فرمایا جس کو کسی امر کا خوف ہو تو اسے چاہیئے کہ سو آیتیں قرآن کی کہیں سے پڑھ لے اور پھر کہے خداوندا میری بلا کو دور کر دے تین بار یہ کہے۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ يُصَلِّي بِها في لَيْلَةٍ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِها قُنُوتَ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ في غَيْرِ صَلاةٍ لَمْ يُحاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ في يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ في صَلاةِ النَّهارِ وَاللَّيْلِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ قِنْطاراً مِنَ الْحَسَناتِ وَالْقِنْطارُ أَلْفٌ وَمِائَتا أُوقِيَّةٍ ، وَالْأُوقِيَّةُ أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ أُحُدٍ .

۹-فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں سو آیتوں کو نماز میں پڑھے تو خدا اس کے لئے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جو خضوع و خشوع ادا کی گئی ہو اور جس نے نماز سے علیحدہ دو سو آیتیں پڑھیں تو قرآن اس سے روز قیامت کوئی جھگڑا نہ کرے گا اور جو پانچ سو آیات رات اور دن کی نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے لئے لوح محفوظ میں ایک قنطار لکھے گا اور قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ کا ہوگا اور ایک اوقیہ کوہ احد سے بڑا ہوگا۔

١٠ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسّانٍ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مِهْرانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حازِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ مَضىٰ بِهِ يَوْمٌ واحِدٌ فَصَلّىٰ فِيهِ بِخَمْسِ صَلَواتٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِيها بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قِيلَ لَهُ : يا عَبْدَ اللهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کا ایک دن اس طرح گزرے کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک میں قل ہو اللہ نہ پڑھی ہو تو اس سے کہا جائے گا اے بندۂ خدا تو نمازگزاروں میں سے نہیں ہے۔

۱۱ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدَعْ أَنْ يَقْرَأَ [۲] فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَغَفَرَ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَا وَلَدَا.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیئے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو اس کے لیے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کردے گا اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

۱۲ ـ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ سُورَةَ الْأَنْعَامِ نَزَلَتْ جُمْلَةً شَيَّعَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَعَظِّمُوهَا وَبَجِّلُوهَا فَإِنَّ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا فِي سَبْعِينَ مَوْضِعاً وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي قِرَاءَتِهَا مَا تَرَكُوهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ سورۂ انعام جب کل کی کل نازل ہوئی تو ستر ہزار ملائکہ نے آنحضرت پر نازل ہوتے وقت اس کی مشایعت کی۔ پس اس کی تعظیم کرو اور اس کی عظمت میں مبالغہ کرو اس میں ستر جگہ اللہ کا نام ہے اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو اسے ترک نہ کرتے۔

توضیح:- ستر جگہ اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد بکثرت ذکر ہے جیسے اس آیت میں ان تستغفر لھم سبعین مرۃ بکثرت استغفار مراد ہے۔

۱۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله صَلَّى عَلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ: لَقَدْ وَافَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَبْعُونَ أَلْفاً وَفِيهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا جَبْرَئِيلُ بِمَا يَسْتَحِقُّ صَلَاتَكُمْ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: بِقِرَاءَتِهِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قَائِماً وَقَاعِداً وَرَاكِباً وَمَاشِياً وَذَاهِباً وَجَائِياً.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے سعد بن معاذؓ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو فرمایا ستر ہزار ملائکہ جن میں جبرئیل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ شخص تمہاری نماز کا کس لئے

مستحق ہوا۔ انھوں نے کہا کہ اس لئے کہ اس نے قل ہو اللہ احد کو کھڑے ہوکر، بیٹھ کر، سواری میں، پیدل جاتے اور آتے پڑھا ہے۔

١٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَرَأَ أَلْهَيْكُمُ التَّكَاثُرُ عِنْدَ النَّوْمِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ الہیکم التکاثر وقت خواب پڑھے تو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ النَّوْفَلِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: مَا قَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى وَجَعٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا سَكَنَ.

۱۵۔ عبداللہ ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سورۂ حمد کسی درد کی جگہ پڑھی جائے گی تو وہ درد ضرور دور ہو جائے گا۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ قُرِأَتِ الْحَمْدُ عَلَى مَيِّتٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ رُدَّتْ فِيهِ الرُّوحُ مَا كَانَ ذَلِكَ عَجَباً.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھ دی جائے اور وہ جی اٹھے گا تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

١٧ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ فِي حَدِّ الصِّبَا يَتَعَهَّدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ قِرَاءَةَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كُلَّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَخَمْسِينَ إِلَّا صَرَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ كُلَّ لَمَمٍ أَوْ عَرَضٍ مِنْ أَعْرَاضِ الصِّبْيَانِ وَالْعُطَاشِ وَفَسَادِ الْمِعْدَةِ وَبُدُورِ الدَّمِ أَبَداً مَا تُعُوهِدَ بِهَذَا حَتَّى يَبْلُغَهُ الشَّيْبُ فَإِنْ تَعَهَّدَ نَفْسَهُ بِذَلِكَ أَوْ تُعُوهِدَ كَانَ مَحْفُوظاً إِلَى يَوْمِ يَقْبِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسَهُ.

۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی عہد جوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

تین تین بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد سو بار۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچائے گا اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پیاس فرو ہی نہ ہو) اور معدہ کا فساد اس سے دور رہیں گی اور جب یہ کرتا رہے تو خون ہمیشہ رگوں میں گردش کرے گا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے اور اگر برابر ایسا کرتا رہے اور اس کی حفاظت میں لگا رہے تو وہ قبض روح کے دن سختی سے محفوظ رہے گا۔

١٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنِ اسْتَكْفَى بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّرْقِ إِلَى الْغَرْبِ كُفِيَ [إِذَا كَانَ بِيَقِينٍ] .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی قرآن کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک کے شرور سے محفوظ رہے گا۔

١٩ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْعُوذَةِ قَالَ : تَأْخُذُ قُلَّةً جَدِيدَةً فَتَجْعَلُ فِيهَا مَاءً ثُمَّ تَقْرَأُ عَلَيْهَا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ تُعَلِّقُ وَتَشْرَبُ مِنْهَا وَتَتَوَضَّأُ وَيُزْ[دَ]ادُ فِيهَا مَاءٌ إِنْ شَاءَ اللهُ.

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تعویذ کے متعلق ایک نیا مٹکا لو اور اس میں پانی بھر کر تیس مرتبہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر دم کرے۔ پھر اس سے چاہے چھڑکا ؤ کرے، چاہے پئے یا وضو کرے انشاء اللہ پانی کم نہ ہوگا۔

٢٠ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِدْرِيسَ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُفَضَّلُ احْتَجِزْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَبِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اقْرَأْهَا عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَمِنْ خَلْفِكَ وَمِنْ فَوْقِكَ وَمِنْ تَحْتِكَ ، فَإِذَا دَخَلْتَ عَلَى سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَاقْرَأْهَا حِينَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاعْقِدْ بِيَدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ لَا تُفَارِقْهَا حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے مفضل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو تو یہی دم

کرے جب اس کا سامنا ہو۔ تین مرتبہ اور بائیں ہاتھ کی بند رکھے اور جب اس کے پاس سے نہ ہٹے ان کو بند رکھے۔

٢١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِالْحَقِّ وَأَكْرَمَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ تَطْلُبُونَهُ مِنْ حِرْزٍ مِنْ حَرْقٍ أَوْ غَرَقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ إِفْلَاتِ دَابَّةٍ مِنْ صَاحِبِهَا أَوْ ضَالَّةٍ أَوْ آبِقٍ إِلَّا وَهُوَ فِي الْقُرْآنِ ، فَمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْحَرْقِ وَالْغَرَقِ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ «اللهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ» «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ - إِلَى قَوْلِهِ - سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ» فَمَنْ قَرَأَهَا فَقَدْ أَمِنَ الْحَرْقَ وَالْغَرَقَ . قَالَ : فَقَرَأَهَا رَجُلٌ وَاضْطَرَمَتِ النَّارُ فِي بُيُوتِ جِيرَانِهِ وَبَيْتُهُ وَسَطَهَا فَلَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ دَابَّتِي اسْتَصْعَبَتْ عَلَيَّ وَأَنَا مِنْهَا عَلَى وَجَلٍ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي أُذُنِهَا الْيُمْنَى «وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ» . فَقَرَأَهَا فَذَلَّتْ لَهُ دَابَّتُهُ - وَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَرْضِي أَرْضٌ مَسْبَعَةٌ وَإِنَّ السِّبَاعَ تَغْشَى مَنْزِلِي وَلَا تَجُوزُ حَتَّى تَأْخُذَ فَرِيسَتَهَا فَقَالَ : اقْرَأْ «لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» - فَقَرَأَهُمَا الرَّجُلُ فَاجْتَنَبَتْهُ السِّبَاعُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي بَطْنِي مَاءً أَصْفَرَ فَهَلْ مِنْ شِفَاءٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ بِلَا دِرْهَمٍ وَلَا دِينَارٍ وَلَكِنِ اكْتُبْ عَلَى بَطْنِكَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَتَغْسِلُهَا وَتَشْرَبُهَا وَتَجْعَلُهَا ذَخِيرَةً فِي بَطْنِكَ فَتَبْرَأُ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ - فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الضَّالَّةِ ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ يس فِي رَكْعَتَيْنِ وَقُلْ : يَا هَادِيَ الضَّالَّةِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي - فَفَعَلَ فَرَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ ضَالَّتَهُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْآبِقِ فَقَالَ : اقْرَأْ «أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ - إِلَى قَوْلِهِ - وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُوراً فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» - فَقَالَهَا الرَّجُلُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْآبِقُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ السَّرَقِ فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ قَدْ يُسْرَقُ لِيَ الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ لَيْلاً ؟ فَقَالَ لَهُ : اقْرَأْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ «قُلِ ادْعُوا اللهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيّاً مَا تَدْعُوا - إِلَى قَوْلِهِ - وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً» ثُمَّ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ بَاتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ «إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جائے اس کے واپس آنے کے لئے بتلایئے فرمایا۔ سورۂ نور کی یہ آیت پڑھو: «أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ - إِلَىٰ قَوْلِهِ - وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» - اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے پڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرقہ کے متعلق پوچھا کہ میرے گھر سے ہر رات کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہ آیات پڑھو۔ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابہ میں رات گزارے وہ ان آیات کو پڑھے «إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ - إِلَىٰ قَوْلِهِ: - تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ»

(سورۂ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔

شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس نے یہ آیت پڑھ لی۔ شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا۔ خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت صبح تک کریں گے صبح کو وہ شخص امیرالمومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سچائی ہے۔ سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خرابہ میں گیا۔ وہاں اس کو شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پکڑ کر نوچے تھے)

توضیح: - اس آدمی کو شیطان کے بال نظر آجانا بہ سبب کرامت امیرالمومنین علیہ السلام تھا۔

٢٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ لَمْ يُبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ يُبْرِئْهُ شَيْءٌ .

۲۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورہ حمد سے شفا نہ ہوگی اسے کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔

٢٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ - إِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ - : قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الشِّرْكِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بستر خواب پر لیٹتے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھے گا اللہ اس کو شرک سے بچائے گا۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمَلُّوا مِنْ قِرَاءَةِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَداً وَلَمْ يَمُتْ بِهَا وَلَا بِصَاعِقَةٍ وَلَا بِآفَةٍ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ وَإِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ارْفُقْ بِوَلِيِّ اللهِ فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيراً مَا يَذْكُرُنِي وَيَذْكُرُ تِلَاوَةَ هٰذِهِ السُّورَةِ، وَتَقُولُ لَهُ السُّورَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ: قَدْ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَأُطِيعَ وَلَا أُخْرِجَ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذٰلِكَ فَإِذَا أَمَرَنِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ وَلَا يَزَالُ مَلَكُ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى يَأْمُرَهُ بِقَبْضِ رُوحِهِ وَإِذَا كُشِفَ لَهُ الْغِطَاءُ فَيَرَى مَنَازِلَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيُخْرِجُ رُوحَهُ مِنْ أَلْيَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعِلَاجِ، ثُمَّ يُشَيِّعُ رُوحَهُ إِلَى الْجَنَّةِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَبْتَدِرُونَ بِهَا إِلَى الْجَنَّةِ.

۲۴۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے سورہ اذا زلزلت الارض کے پڑھنے سے ملول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا اور نہ دنیا کی کسی آفت میں مبتلا ہوگا۔ مرتے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا تو ایک نیک طبع فرشتہ خدا کی طرف سے آئیگا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا اے ملک الموت اس ولی خدا کے ساتھ نرمی کر، یہ اکثر اوقات میرا ذکر کیا کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور یہی وہ سورہ کہے گا اور ملک الموت کہے گا میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بات سنوں اور اس کو مانوں اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے اس کی روح قبض نہ کروں جب کہے تب قبض کروں وہ فرشتہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا اور جنت کے مناظر اس کے سامنے آجائیں گے تو نرمی سے اس کی روح قبض کرے گا اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

چودہواں باب

النوادر

(بَابُ النَّوَادِرِ) ۱۴

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُرَّاءُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَهُ

بِضَاعَةً وَاسْتَدَرَّ بِهِ الْمُلُوكَ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَيَّعَ حُدُودَهُ وَأَقَامَهُ إِقَامَةَ الْقِدْحِ فَلَا كَثَّرَ اللَّهُ هٰؤُلَاءِ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ عَلَىٰ دَاءِ قَلْبِهِ فَأَسْهَرَ بِهِ لَيْلَهُ وَأَظْمَأَ بِهِ نَهَارَهُ وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَتَجَافَىٰ بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ فَبِأُولٰئِكَ يَدْفَعُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلَاءَ وَبِأُولٰئِكَ يُدِيلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَبِأُولٰئِكَ يُنَزِّلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْغَيْثَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللَّهِ لَهٰؤُلَاءِ فِي قُرَّاءِ الْقُرْآنِ أَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ ہے قرآن کو دولت کمانے کا ذریعہ بنایا ہے اور بادشاہوں سے نفع چاہا ہے اور لوگوں میں عزت کا خواستگار رہا ہے دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کو حفظ کیا ہے اس کے حدود و احترام کو ضائع کیا ہے اور اس کے تیر جہاد شیطان میں کام نہیں آتے۔ خدا ان حاملان قرآن کو زیادہ نہ بنائیگا تیسرے وہ ہے جس نے قرآن کو اپنے مرض قلب کا علاج قرار دیا ہے وہ راتوں کو تلاوت کے لئے جاگا ہے اور دن کو بھوکا پیاسا رہا ہے مسجدوں میں نماز ادا کی ہے اور اپنے فرش پر یاد خدا میں پہلو بدلتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے صدقے میں اللہ بلاؤں کو لوگوں سے دور رکھتا ہے اور دشمنان دین سے انتقام لیتا ہے انہی کی وجہ سے مینہ برساتا ہے واللہ یہ قاریان قرآن سرخ گندھک سے زیادہ کمیاب ہیں۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي يَحْيَىٰ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَثْلَاثاً: ثُلُثٌ فِينَا وَفِي عَدُوِّنَا، وَثُلُثٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ، وَثُلُثٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ .

۲۔ اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین سے نقل کیا ہے کہ قرآن تین حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک حصہ سنن و امثال میں ہے اور ایک حصہ فرائض و احکام میں ہے۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ حَلَالٌ وَرُبْعٌ حَرَامٌ وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَحْكَامٌ وَرُبْعٌ خَبَرُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَنَبَأُ مَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے چار حصے ہیں ایک چوتھائی میں حلال ہے ایک میں حرام ایک چوتھائی میں سنن و احکام ہیں اور ایک چوتھائی میں وہ خبریں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں سے متعلق ہیں اور خبریں ان کی جو تمہارے بعد آنے والے ہیں اور فیصلے ہیں تمہارے درمیان۔

٤ ـ أبوعليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبدالجبّار، عن صفوان، عن إسحاق بن عمّار، عن أبي بصير، عن أبي جعفر عليه السلام قال: نزل القرآن أربعة أرباع: ربع فينا وربع في عدوّنا وربع سنن وأمثال وربع فرائض وأحكام.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں ایک چوتھائی ہمارے بارے میں ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک چوتھائی سنن امثال کے بارے میں اور ایک چوتھائی فرائض و احکام کے بارے میں۔

٥ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، وسهل بن زياد، عن منصور بن العبّاس، عن محمّد بن الحسن السّريّ، عن عمّه عليّ بن السّريّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: أوّل ما نزل على رسول الله صلى الله عليه وآله: «بسم الله الرّحمن الرّحيم اقرأ باسم ربّك» وآخره «إذا جاء نصر الله».

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے پہلے سورۂ اقرا باسم ربک نازل ہوا ہے اور سب سے آخر میں اذا جاء نصر اللہ۔

٦ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، ومحمّد بن القاسم، عن محمّد بن سليمان، عن داود، عن حفص بن غياث، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن قول الله عزّ وجلّ: «شهر رمضان الّذي أنزل فيه القرآن» وإنّما أنزل في عشرين سنة بين أوّله وآخره؟ فقال أبو عبدالله عليه السلام: نزل القرآن جملة واحدة في شهر رمضان إلى البيت المعمور ثمّ نزل في طول عشرين سنة، ثمّ قال: قال النّبيّ صلى الله عليه وآله: نزلت صحف إبراهيم في أوّل ليلة من شهر رمضان وأنزلت التّوراة لستّ مضين من شهر رمضان وأنزل الإنجيل لثلاث عشرة ليلة خلت من شهر رمضان وأنزل الزّبور لثمان عشر خلون من شهر رمضان وأنزل القرآن في ثلاث وعشرين من شهر رمضان.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسولِ خدا پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور توریت ۶ رمضان کو نازل ہوئی انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو زبور ۱۸ ماہ رمضان کو اور قرآن ۲۳ ماہ رمضان کو۔

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن محمّد بن عيسى، عن بعض رجاله، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لا تتفأّل بالقرآن.

۷۔فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے قرآن سے تفاول نہ کرو (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْوَرّاقِ قالَ : عَرَضْتُ عَلىٰ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام كِتاباً فِيهِ قُرْآنٌ مُخَتَّمٌ مُعَشَّرٌ بِالذَّهَبِ وَكُتِبَ فِي آخِرِهِ سُورَةٌ بِالذَّهَبِ وَأَرَيْتُهُ إِيّاهُ فَلَمْ يَعِبْ فِيهِ شَيْئاً إِلّا كِتابَةَ الْقُرْآنِ بِالذَّهَبِ وَقالَ: لايُعْجِبُنِي أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ إِلّا بِالسَّوادِ كَما كُتِبَ أَوَّلَ مَرَّةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب پیش کی جس میں قرآن لکھا ہوا تھا آیت کے آخر کی علامت اور دسویں آیت کے آخر کی علامت اور آخر سورہ کی آیت سنہری تھی۔ میں نے وہ تحریر حضرت کو دکھلائی حضرت نے اور تو کوئی اعتراض نہ کیا، ہاں کتابت قرآن سونے کے پانی سے کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے تو یہی پسند ہے کہ قرآن کی کتابت سیاہی سے ہو جس طرح پہلی مرتبہ ہوئی تھی۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ ، عَنْ ياسِينَ الضَّرِيرِ ، عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: قالَ : تَأْخُذُ الْمُصْحَفَ فِي الثُّلُثِ الثّانِي مِنْ شَهْرِ رَمَضانَ فَتَنْشُرُهُ وَتَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَقُولُ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتابِكَ الْمُنْزَلِ وَما فِيهِ وَفِيهِ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَكْبَرُ وَأَسْماؤُكَ الْحُسْنىٰ وَما يُخافُ وَيُرْجىٰ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عُتَقائِكَ مِنَ النّارِ» وَتَدْعُو بِما بَدا لَكَ مِنْ حاجَةٍ.

۹۔ زرارہ سے مروی ہے کہ شب قدر میں قرآن کو کھولو اور اپنے منہ کے سامنے رکھ کر کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ دے کر تیری نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنیٰ ہیں اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔ پھر جو چاہے دعا مانگ۔

١٠ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ رَبِيعٌ وَرَبِيعُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضانَ .

۱۰۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کے لئے فصل بہار ہے اور قرآن کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنانٍ أَوْعَنْ غَيْرِهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قالَ : سَأَلْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْقُرْآنِ وَالْفُرْقانِ أَهُما شَيْئانِ أَوْشَيْءٌ واحِدٌ ؟ فَقالَ عليه السلام : الْقُرْآنُ جُمْلَةُ الْكِتابِ

وَالْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلُ بِهِ .

۱۱۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا: قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان وہ آیات محکم ہیں جن پر عمل واجب ہے۔

١٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ وَاحِدٌ نَزَلَ مِنْ عِنْدِ وَاحِدٍ وَلَكِنَّ الْاخْتِلَافَ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الرُّوَاةِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے ذاتِ واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ: كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر، فرمایا دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيَّاكَ أَعْنِي وَاسْمَعِي يَاجَارَةُ!

وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَعْنَاهُ مَاعَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَاقَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِثْلُ قَوْلِهِ: «وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا» عَنَى بِذَلِكَ غَيْرَهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طرح نازل ہوا ہے کہ میری مراد تجھ سے ہے اور سنانا مقصود ہے پڑوسی کو۔ آخر کا جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری عورت سے پہلو دار کلام کرتی تھی یعنی کہتی تھی کسی اور سے اور سنانا مقصود تھا پڑوسن کو یعنی مخاطبہ نبی سے اور مقصود ہیں دوسرے۔

فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے قرآن میں جہاں اللہ نے اپنے نبی کو عتاب کیا ہے اس سے مراد دوسرے

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اے رسولؐ تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ: اقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ.

١٥۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیلِ قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا اسی طرح پڑھے جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مُصْحَفاً وَقَالَ: لَا تَنْظُرْ فِيهِ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ: «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا» فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيَّ: ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ.

١٦۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورۂ بینہ (پ ۳۰) الم یکن الذین کفروا۔ میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

یہ نام بطور تفسیری نوٹ کے تھے نہ کہ اصل قرآن، آپ نے نقل کرنے کی اجازت نہ دی کہ مبادا لوگ اس کو اصل قرآن قرار دے لیں۔

١٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبِي عليه السلام: مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ.

١٧۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن یا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمات کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

١٨ـ عَنْهُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَقَعَ مُصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ «أَلَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ»

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن دریا میں گر گیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا مگر اس حال میں کہ یہ آیت باقی رہی۔ آگاہ ہو کہ اللہ کی طرف امور کی بازگشت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی تاویل لوگوں نے اپنے دل سے کر کے گویا اسے ضائع کر دیا اس کا صحیح مفہوم قائم آل محمد ہی کے زمانہ میں لوگوں کو معلوم ہوگا جب کہ تمام اختلافات مٹ جائیں گے

۱۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: اقْرَأْ، قُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَقْرَأُ؟ قَالَ: مِنَ السُّورَةِ التَّاسِعَةِ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَلْتَمِسُهَا فَقَالَ: اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُونُسَ قَالَ: فَقَرَأْتُ «لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ» قَالَ حَسْبُكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: إِنِّي لَأَعْجَبُ كَيْفَ لَا أَشِيبُ إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ.

۱۹۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں۔ فرمایا نویں سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورۂ یونس پڑھو۔ جن کے لئے دنیا میں بھلائی ہے۔ ان کے لئے آخرت میں بھی بھلائی ہے بلکہ کچھ بڑھ کر (نہ گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالک لگی ہوئی ہوگی اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غور و فکر کے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

توضیح: قرآن میں سورۂ یونس دسواں سورہ ہے بشمول سورہ الحمد، اور نواں سورہ ہے بغیر الحمد یا یہ کہ سورۂ انفال اور توبہ کو ایک سورہ مانا جاتا ہے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ: يُبِينُ الْأَلْسُنَ وَلَا تُبِينُهُ الْأَلْسُنُ.

۲۰۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں (قرآن) ہے فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام باتوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُذَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ.

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورۂ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہیے گا ہو جائے گا۔

۲۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: سُلَيْمٌ مَوْلَاكَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يس، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْفَدُ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيُعِيدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

۲۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سوائے سورۂ یٰسین کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَىٰ مَا يَقْرَؤُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: كُفَّ عَنْ هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتّٰى يَقُومَ الْقَائِمُ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ حَدِّهِ وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هٰذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ [اللهُ] عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرارت عام لوگوں کی قرارت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمدؐ نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپؑ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ سَعِيدِبْنِ عَبْدِاللهِ الْأَعْرَجِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ ؟ فَقَالَ: لَا.

۲۴۔ راوی نے صادقِ آلِ محمدؑ سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جس نے قرآن پڑھا اور بھول گیا، پھر پڑھا پھر بھول گیا آیا اس میں اس کے لئے حرج تو نہیں فرمایا نہیں۔

٢٥ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَاضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ.

۲۵۔ ترجمہ حدیث ۱۷ میں دیکھیے۔

٢٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سُورَةُ الْمُلْكِ هِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةَ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يُكْتَبْ بِهَا مِنَ الْغَافِلِينَ وَإِنِّي لَأَرْكَعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ وَإِنَّ وَالِدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَاكِرٌ وَنَكِيرٌ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ قَالَتْ رِجْلَاهُ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هٰذَا الْعَبْدُ يَقُومُ عَلَيَّ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ جَوْفِهِ قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ ، قَدْ كَانَ هٰذَا الْعَبْدُ أَوْعَانِي سُورَةَ الْمُلْكِ وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ لِسَانِهِ قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هٰذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ بِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سُورَةَ الْمُلْكِ.

۲۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سورۂ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے یہ سورہ توریت میں بھی ہے ۔ یعنی جس زبان میں اس دین یہ سورہ ہے عربی میں اس کا ترجمہ الملک ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے) جس نے یہ سورہ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورہ عشاء آخر (نماز وتر) کے بعد بیٹھ کر پڑھتا ہوں اور میرے والد ماجد اس سورہ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے اس کے پڑھنے والے کی قبر میں ناکر ونکیر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے تو ان کے دونوں پیر کہیں گے کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں ۔ کیونکہ یہ شخص ہر رات اور ہر دن نماز میں کھڑے ہو کر سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیں گے تو وہ کہے گا ادھر سے تمہارا راستہ نہیں

کیوں کہ اس نے سورۂ ملک کو دل میں جگہ دی تھی اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو کہے گی کہ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شب و روز میں سورۂ الملک کو پڑھا کرتا تھا۔

۲۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرْقَدٍ وَالْمُعَلَّى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَا : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَنَا رَبِيعَةُ الرَّأْيِ فَذَكَرَ فَضْلَ الْقُرْآنِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ ، فَقَالَ رَبِيعَةُ : ضَالٌّ ؟ ، فَقَالَ : نَعَمْ ضَالٌّ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَّا نَحْنُ فَنَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ أُبَيٍّ .

۲۷۔ عبد اللہ بن فرقد اور معلی بن خنیس نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ بن رائی بھی تھا۔ ہمارے درمیان قرآن کی فضیلت کا ذکر ہوا حضرت جعفر صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود کی قرأت ہماری سی قرأت نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا ہم اسی طرح قرارت کرتے ہیں جس طرح میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام قرارت کیا کرتے تھے۔

۲۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ .

۲۸۔ ہشام بن سالم نے حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جبرئیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

توضیح: اس حدیث میں آیات کی تعداد سترہ ہزار بیان کی گئی ہے لیکن موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہے اور طبرسی علیہ الرحمہ نے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو تریسٹھ ہے یہ اختلاف آیات کی حد معیّن کرنے کی بناء پر غالباً پیدا ہوا ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے اس کا امکان ہے کہ سترہ ہزار میں احادیث کو بھی شامل کر لیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب العشرہ

۷۸۶

پہلا باب

معاشرت میں واجب ہے

(باب) ۱

☆(مَا يَجِبُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ)☆

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي الْمَسَاجِدِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ لِلنَّاسِ وَإِقَامَةِ الشَّهَادَةِ وَحُضُورِ الْجَنَائِزِ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَكُمْ مِنَ النَّاسِ إِنَّ أَحَداً لَا يَسْتَغْنِي عَنِ النَّاسِ حَيَاتَهُ وَالنَّاسُ لَا بُدَّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسجدوں میں نماز پڑھنا، پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرنا، سچی گواہی دینا جنازوں میں حاضر ہونا اپنے لئے لازم قرار دو، تم کو لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا لازم ہے کیونکہ کوئی شخص بنی نوع انسان سے مستغنی نہیں ہو سکتا اپنی زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَفِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: فَقَالَ: تُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ وَتُقِيمُونَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَتَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَتَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ.

۲۔ معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ فرمایا ان کی امانتیں ادا کرو، ان کی سچی گواہیاں دو، خواہ موافق ہوں یا مخالف، ان کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں حاضر رہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَاشْهَدُوا الْجَنَائِزَ وَعُودُوا الْمَرْضَى وَاحْضُرُوا مَعَ قَوْمِكُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَأَحِبُّوا لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّونَ لِأَنْفُسِكُمْ أَمَا يَسْتَحْيِي الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَنْ يَعْرِفَ جَارُهُ حَقَّهُ وَلَا يَعْرِفُ حَقَّ جَارِهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ پرہیزگاری اختیار کرو اور امر نیک بجا لانے کی کوشش کرو اور جنازوں میں حاضر رہو اور لوگوں سے ایسی ہی محبت کرو جیسی اپنے نفسوں سے کرتے ہیں کیا اس سے تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ پڑوسی تو تمہارا حق پہچانے اور تم پڑوسی کا حق نہ پہچانو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ لَيْسُوا عَلَى أَمْرِنَا ؟ قَالَ : تَنْظُرُونَ إِلَى أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تَقْتَدُونَ بِهِمْ فَتَصْنَعُونَ مَا يَصْنَعُونَ فَوَاللهِ إِنَّهُمْ لَيَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَيَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ وَيُقِيمُونَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَيُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا ہم کو اپنی قوم اور اپنے ملنے والوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں فرمایا اپنے ان آئمہ پر نظر کرو جن کی تم اقتدا کرتے ہو جیسا عمل وہ کرتے تھے تم بھی کرو واللہ وہ ان کے مریضوں کی عیادت کرتے تھے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے اور سچی گواہیاں دیتے تھے چاہے ان کا نفع ہو یا نقصان اور ان کی امانتوں کو ادا کرتے تھے۔

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اقْرَأْ عَلَى مَنْ تَرَى أَنَّهُ يُطِيعُنِي مِنْهُمْ وَيَأْخُذُ بِقَوْلِي السَّلَامَ وَأُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوَرَعِ فِي دِينِكُمْ وَالِاجْتِهَادِ لِلهِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَطُولِ السُّجُودِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ فَبِهَذَا جَاءَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله أَدُّوا الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلَيْهَا بَرّاً أَوْ فَاجِراً ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَأْمُرُ بِأَدَاءِ الْخَيْطِ وَالْمِخْيَطِ صِلُوا عَشَائِرَكُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَأَدُّوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ إِذَا وَرِعَ فِي دِينِهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَحَسُنَ خُلُقُهُ مَعَ النَّاسِ قِيلَ : هَذَا جَعْفَرِيٌّ ، فَيَسُرُّنِي ذَلِكَ وَيَدْخُلُ عَلَيَّ مِنْهُ السُّرُورُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ وَإِذَا كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيَّ بَلَاؤُهُ وَعَارُهُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ ؛ فَوَاللهِ لَحَدَّثَنِي أَبِي عليه السلام أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَكُونُ فِي الْقَبِيلَةِ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ عليه السلام فَيَكُونُ زَيْنَهَا : آدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَأَقْضَاهُمْ لِلْحُقُوقِ وَأَصْدَقَهُمْ لِلْحَدِيثِ ، إِلَيْهِ وَصَايَاهُمْ وَوَدَائِعُهُمْ تُسْأَلُ الْعَشِيرَةُ عَنْهُ فَتَقُولُ : مَنْ مِثْلُ فُلَانٍ ؟ إِنَّهُ لَآدَانَا لِلْأَمَانَةِ وَأَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے صادق آلِ محمدؑ نے فرمایا جس کو تم میری اطاعت کرنے والا میری بات ماننے والا دیکھو اس سے کہو میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے دین میں پرہیزگاری اختیار کرنے اور تقربتہً الی اللہ جد وجہد کرنے، سچ بولنے امانت ادا کرنے، سجدے کو طول دینے اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، محمد مصطفیٰؐ یہی لے کر آئے۔ جن لوگوں نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے نیک ہو یا بد اس کی امانت ادا کرو۔ رسولِ خدا نے ایک دھاگے اور ایک سوئی تک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اپنے خاندان والوں سے صلۂ رحم کرو ان کے جنازوں میں شریک ہو ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی امر دین میں پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور سچی بات کہتا ہے اور امانت ادا کرتا ہے اور حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ جعفری ہے میں اس امر سے خوش ہوتا ہوں اور مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے درآنحالیکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں اور جب اس کے خلاف صورت پیش آتی ہے تو میرے اوپر غم و عار کا ہجوم ہوتا ہے جبکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں۔ واللہ میرے پدر بزرگوار نے یہ بیان کیا کہ قیامت میں ایک شیعہ علی ایسا ہوگا جو قیامت کے لئے باعث زینت ہوگا یہ وہ ہوگا جو سب سے زیادہ حقوق ادا کرنے والا ہوگا سب سے زیادہ راست گو ہوگا جب لوگوں کی وصیتوں اور امانتوں کے متعلق اس کے قبیلہ کا حال پوچھا جائے گا تو کہا جائے گا کون ہے اس کی مثل امانتوں کا ادا کرنے والا اور بات کا سچا ہے۔

دوسرا باب

حسن المعاشرت

(بَابُ) ۲

☆(حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ خَالَطْتَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِمْ فَافْعَلْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے تمہارا میل جول ہو۔ اگر ممکن ہو کہ سخاوت میں تمہارا ہاتھ اس سے بلند ہو تو ایسا ضرور کرو۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَالْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فِيهِ الْخُرَاسَانِيُّ

وَالشَّاوِيُّ وَمِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ فَلَمْ أَجِدْ مَوْضِعاً أَقْعُدُ فِيهِ فَجَلَسَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَكَانَ مُتَّكِئاً ثُمَّ قَالَ: يَا شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ عِنْدَ غَضَبِهِ وَمَنْ لَمْ يُحْسِنْ صُحْبَةَ مَنْ صَحِبَهُ وَمُخَالَقَةَ مَنْ خَالَقَهُ وَمُرَافَقَةَ مَنْ رَافَقَهُ وَمُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ وَمُمَالَحَةَ مَنْ مَالَحَهُ، يَا شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس میں خراسانی، شامی اور ادھرادھر کے لوگ تھے میں نے کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ پائی۔ حضرت بیماری کی وجہ سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ فرمایا اے شیعان آل محمد یہ جان لو کہ ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے اور جو اپنے ساتھیوں سے اچھی صحبت نہ رکھے اور حسنِ معاشرت روا نہ رکھے اس سے جو اس سے اچھا برتاؤ نہ کرے اور برفق و مدارا پیش نہ آئے اس سے جو اس سے اس طرح پیش آئے اور اچھی طرح بات چیت نہ کرے جو اس سے ہمکلام ہو اور اور مواکلت روا نہ رکھے جو اس کے ساتھ کھانا چاہے اے شیعان آل محمدؐ اپنی استطاعت کے لحاظ سے اللہ سے ڈرو اور مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ»(۲) قَالَ: كَانَ يُوَسِّعُ الْمَجْلِسَ وَيَسْتَقْرِضُ لِلْمُحْتَاجِ وَيُعِينُ الضَّعِيفَ.

۳۔ راوی نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام زندان میں اس طرح رہے کہ جگہ تنگ ہوئی تو قیدیوں کے لئے اپنا بدن سمیٹ کر گنجائش پیدا کر دی اور امیر قیدیوں سے محتاج قیدیوں کو قرضہ دلا دیا اور کمزوروں کی مدد کی۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا يَتَهَجَّمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَضَارُّوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ كُونُوا عِبَادَاللهِ الْمُخْلَصِينَ [الصَّالِحِينَ].

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے اصحاب کی تعظیم کرو اور ان کے وقار کو قائم رکھو اور ایک دوسرے پر چڑھائی نہ کرو اور نقصان نہ پہنچاؤ اور حسد نہ کرو اور اپنے آپ کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے مخلص بندے بنو۔

۵ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَثَعْلَبَةَ وَعَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : الْانْقِبَاضُ مِنَ النَّاسِ مَكْسَبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ

۵ ۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی نے کہ لوگوں سے کھچا رہنا عداوت کا باعث ہو جاتا ہے۔

تیسرا باب

دوستی و مصاحبت

(بَابُ) ۳

☆(مَنْ تَجِبُ مُصَادَقَتُهُ وَ مُصَاحَبَتُهُ)☆

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا عَلَيْكَ أَنْ تَصْحَبَ ذَا الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ تَحْمَدْ كَرَمَهُ وَلَكِنِ انْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَاحْتَرِسْ مِنْ سَيِّئِ أَخْلَاقِهِ وَلَا تَدَعَنَّ صُحْبَةَ الْكَرِيمِ وَإِنْ لَمْ تَنْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَلَكِنِ انْتَفِعْ بِكَرَمِهِ بِعَقْلِكَ وَافْرِرْ كُلَّ الْفِرَارِ مِنَ اللَّئِيمِ الْأَحْمَقِ .

۱ ۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کوئی حرج نہیں اس میں کہ تم صاحبِ عقل کی مصاحبت کرو اگرچہ اس کا کرم قابلِ تعریف نہ ہو، تم اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرو اور اس کی بداخلاقی سے بچو اور کریم کی صحبت ترک نہ کرو اگرچہ اس کی عقل سے فائدہ نہ پہنچے لیکن بقدر اپنی عقل کے فائدہ حاصل کرو اور کنجوس احمق کی صحبت سے پوری طرح بچو۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي الْعُدَيْسِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا صَالِحُ اتَّبِعْ مَنْ يُبْكِيكَ وَهُوَ لَكَ نَاصِحٌ وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ يُضْحِكُكَ وَهُوَ لَكَ غَاشٌّ وَسَتَرِدُونَ عَلَى اللهِ جَمِيعاً فَتَعْلَمُونَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے صالح اتباع کرو اس کا جو تمہیں رلائے درآنحالیکہ وہ تمہیں نصیحت کرنے والا ہو اور پیروی نہ کرو اس کی جو تمہیں ہنسائے۔ درآنحالیکہ وہ دل میں کھوٹ رکھنے والا ہو اور تم سب کے سب اللہ کی طرف جانے والے ہو تب اپنے متعلق جانو گے۔

۳ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ الْقَطَّانِ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ

ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَخْرَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْلَی قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اُنْظُرُوا مَنْ تُحَادِثُونَ ؟ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَنْزِلُ بِهِ الْمَوْتُ إِلَّا مُثِّلَ لَهُ أَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ[2] إِنْ كَانُوا خِيَاراً فَخِيَاراً وَإِنْ كَانُوا شِرَاراً فَشِرَاراً ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ إِلَّا تَمَثَّلْتُ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المومنینؑ نے جن سے تم مصاحبت کرتے ہو ان کو اچھی طرح دیکھ بھال لو۔ جو کوئی مرتا ہے بصورت مثالی اس کے اصحاب روز قیامت خدا کے حضور میں آئیں گے اگر اچھے ہوں گے تو بھلا ہی بھلا ہے اور اگر بد ہوں گے تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کوئی نہیں مسلمانوں میں مرتا۔ مگر یہ کہ میں بجسم مثالی اس کے پاس آتا ہوں اگر مومن ہوتا ہے تو فائدہ پاتا ہے اور اگر منافق ہوتا ہے تو حسرت میں رہ جاتا ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ الْحَلَبِيِّينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يُسَمِّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالتِّلَادِ وَإِيَّاكَ وَكُلَّ مُحْدَثٍ لَا عَهْدَ لَهُ وَلَا أَمَانَ وَلَا ذِمَّةَ وَلَا مِيثَاقَ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَوْثَقِ النَّاسِ عِنْدَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے لئے لازم کرو مصاحبت کو مصاحب قدیم آزمودہ کی اور بچو بدکلام اور فحش گو سے کہ اس کے لئے نہ کوئی عہد ہے نہ امان، نہ ذمہ داری، نہ میثاق اور جو تمہارے نزدیک زیادہ صاحب وثوق ہو اس سے بھی بچو۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي .

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے نزدیک سب سے زیادہ بہتر محبوب بھائی وہ جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کردے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكُونُ الصَّدَاقَةُ إِلَّا بِحُدُودِهَا فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ هَذِهِ الْحُدُودُ أَوْ شَيْءٌ مِنْهَا فَانْسِبْهُ إِلَى الصَّدَاقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَلَا تَنْسِبْهُ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الصَّدَاقَةِ فَأَوَّلُهَا أَنْ تَكُونَ سَرِيرَتُهُ وَعَلَانِيَتُهُ لَكَ وَاحِدَةً ، وَالثَّانِي أَنْ يَرَى زَيْنَكَ زَيْنَهُ وَشَيْنَكَ شَيْنَهُ وَالثَّالِثَةُ أَنْ لَا تُغَيِّرَهُ عَلَيْكَ وِلَايَةٌ وَلَا مَالٌ ، وَالرَّابِعَةُ أَنْ لَا يَمْنَعَكَ شَيْئاً تَنَالُهُ مَقْدُرَتُهُ وَالْخَامِسَةُ وَهِيَ تَجْمَعُ هَذِهِ الْخِصَالَ أَنْ لَا يُسْلِمَكَ عِنْدَ النَّكَبَاتِ .

۶۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صداقت نہیں ہوتی مگر اپنے حدود کے ساتھ اور جس میں حدود ہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو تو وہ صداقت سے منسوب ہوگا ورنہ نہیں اوّل یہ کہ تمہارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمہاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمہارے عیب کو اپنا عیب جانے تیسرے تم سے اپنا سلوک نہ بدلے نہ بحالت حکومت اور نہ بحالتِ دولت۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو وہ تمہیں دینے سے منع نہ کرے۔ پانچویں ان سب اوصاف کے ساتھ وہ تمہیں سختی میں نہ چھوڑے۔

چوتھا باب

جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے

(بابٌ) ۴

☆(مَنْ تَكْرَهُ مُجَالَسَتَهُ وَ مُرَافَقَتَهُ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَجَنَّبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ : الْمَاجِنِ الْفَاجِرِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ ، فَأَمَّا الْمَاجِنُ الْفَاجِرُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنَّكَ مِثْلُهُ وَلَا يُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَادِكَ وَمُقَارَبَتُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَارٌ عَلَيْكَ وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يُرْجَى لِصَرْفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَوْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ . وَرُبَّمَا أَرَادَ مَنْفَعَتَكَ فَضَرَّكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَ سُكُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ نُطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْنِئُكَ مَعَهُ عَيْشٌ ، يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ كُلَّمَا أَفْنَى أُحْدُوثَةً مَطَرَهَا بِأُخْرَى مِثْلِهَا حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يُصَدَّقُ ، وَيُفَرِّقُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ فَيُنْبِتُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَانْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ .

۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے، امیرالمومنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اوّل لغو علوم کے بدکار عالم سے (جیسے دہریہ فلاسفر) دوسرے احمق تیسرے دروغ گو، پہلا اپنے عمل کو تمہاری نظر میں اچھا ثابت کرے گا اور چاہے گا تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ وہ امرِ دین و معاد میں تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی قرابت جفا اور ظلم ہوگی اور اس کا آنا جانا تمہارے پاس تمہارے لئے عار ہوگا اور احمق آدمی تمہیں کوئی مفید مشورہ

نہ دے گا اور نہ تم کو کسی برائی سے بچا سکے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش سے بسا اوقات فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر اپنی حماقت سے نقصان پہنچا دے گا اس کا مرنا اس کی زندگی سے بہتر ہو گا اور اس کا چپ رہنا اس کے بولنے سے اچھا ہو گا اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہو گی اب رہا دروغ گو تمہارا عیش اس سے مکدر ہو گا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا اور تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا اور ظاہر کرے گا وہ سچ ہے حالانکہ وہ سچ نہ ہو گی وہ لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے دلوں میں کینے ڈالے گا پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔

٢ ۔ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِالْأَعْلَىٰ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَهُ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُهُ عَلَىٰ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَلَا أَمْرِ مَعَادِهِ وَمَدْخَلُهُ إِلَيْهِ وَمَخْرَجُهُ مِنْ عِنْدِهِ شَيْنٌ عَلَيْهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے مرد مسلم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ فاجر سے مصاحبت کرے کیوں کہ وہ اپنے عمل کو بنا سجا کر دکھائے گا اور چاہے گا کہ وہ بھی ایسا ہی ہو جائے۔ وہ نہ امر دنیا میں مددگار ثابت ہو گا نہ امر دین میں اس کی آمد و رفت اس کے لئے باعث شرم ہو گی۔

٣ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ﷺ قَالَ : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَحْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مرد فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہیئے۔

٤ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ﷺ قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ : إِنَّ صَاحِبَ الشَّرِّ يُعْدِي ، وَقَرِينَ السَّوْءِ يُرْدِي فَانْظُرْ مَنْ تُقَارِنُ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظمؑ یا امام رضا علیہ السلام نے کہ صاحب شر (بدعت پسند آدمی) چاہتا ہے کہ اس کی بدعت دوسروں میں سرایت کرے اور بدہمنشین ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ پس اس پر غور کرو کہ تم اپنا ہمنشین کسے بنا رہے ہو۔

٥ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَىٰ

قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا عَمَّارُ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسْتَتِبَّ لَكَ النِّعْمَةُ وَتَكْمُلَ لَكَ الْمُرُوءَةُ وَتَصْلُحَ لَكَ الْمَعِيشَةُ ؛ فَلَا تُشَارِكِ الْعَبِيدَ وَالسَّفِلَةَ فِي أَمْرِكَ. فَإِنَّكَ إِنِ ائْتَمَنْتَهُمْ خَانُوكَ وَإِنْ حَدَّثُوكَ كَذَبُوكَ وَإِنْ نُكِبْتَ خَذَلُوكَ وَإِنْ وَعَدُوكَ أَخْلَفُوكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے عمار اگر تم چاہتے ہو کہ نعمت دیر پا رہے اور مروت کمال کو پہنچے اور معیشت میں درستی ہو تو اپنے معاملہ میں غلام اور کمینہ کو شریک نہ کریں اگر تم ان کو امین بناؤ گے تو یہ خیانت کریں گے اور اگر بات کرو گے تو جھٹلائیں گے اور اگر تو سختی میں مبتلا ہوگا تو تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تجھ سے وعدہ کریں گے تو اس کے خلاف کریں گے۔

٦۔ قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : حُبُّ الْأَبْرَارِ لِلْأَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْأَبْرَارِ وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ فَضِيلَةٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ زَيْنٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْأَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ خِزْيٌ عَلَى الْفُجَّارِ.

٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نیکوں سے محبت نیکوں کے لئے ثواب ہے اور فاجروں کی محبت نیکوں سے، نیکوں کے لئے باعث رسوائی ہے اور فاجروں کا بغض نیکوں سے زینت ہے نیکوں کی اور نیکوں کا بغض فاجروں سے رسوائی بدکاروں کی۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِمَا ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَأَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا: يَا بُنَيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَافِقْهُمْ فِي طَرِيقٍ ؛ فَقُلْتُ : يَا أَبَتِ مَنْ هُمْ ؟ عَرِّفْنِيهِمْ قَالَ: إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَعِّدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَائِعُكَ بِأُكْلَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْقَاطِعِ لِرَحِمِهِ فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَلْعُوناً فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ

يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ.

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے باپ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے نہ تو مصاحبت کرو اور نہ ان سے بات کرو اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے کہا باباجان وہ کون ہیں مجھے بتائیے۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو تجھ سے قریب کرے گا اور قریب کو بعید اور فاسق کی صحبت سے بچو، وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں اور بخیل کی صحبت سے بچو وہ وقت احتیاج اپنا مال تمہیں نہ دے کر ذلیل کرے گا اور احمق کی مصاحبت سے بچو وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور پہنچادے گا نقصان، اور قاطع رحم کی مصاحبت سے بچو کہ میں نے تین جگہ کتاب خدا میں اس پر لعنت کو پایا ہے اول قریب ہے کہ تم حکومت پاتے ہی روئے زمین پر فساد برپا کرو گے اور قطع رحم کرو گے یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرہ اور اندھا بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو معاہدہ کے بعد خدائی عہد کو توڑ دیتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا خدا نے حکم دیا ہے اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے اور سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے وہ معاہدہ کے بعد عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جس کے وصل کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُحَارِبِيَّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمِيتُ الْقَلْبَ : الْجُلُوسُ مَعَ الْأَنْذَالِ وَالْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ وَالْجُلُوسُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کرکے رسول اللہ نے فرمایا تین کی ہم نشینی قلوب کو مردہ بنا دیتی ہے ذلت کے ساتھ جو کمینوں کی صحبت سے ہو دوسرے عورتوں سے زیادہ بات چیت تیسرے مالداروں کے پاس زیادہ بیٹھنا۔

۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِابْنِهِ : يَا بُنَيَّ لَا تَقْتَرِبْ فَتَكُونَ أَبْعَدَ لَكَ وَلَا تَبْعُدْ فَتُهَانَ ، كُلُّ دَابَّةٍ تُحِبُّ مِثْلَهَا وَإِنَّ ابْنَ آدَمَ يُحِبُّ مِثْلَهُ وَلَا تَنْشُرْ بَزَّكَ إِلَّا عِنْدَ بَاغِيهِ كَمَا لَيْسَ بَيْنَ الذِّئْبِ وَالْكَبْشِ خُلَّةٌ كَذَلِكَ لَيْسَ بَيْنَ الْبَارِّ وَالْفَاجِرِ خُلَّةٌ ، مَنْ يَقْتَرِبْ مِنَ الزِّفْتِ يَعْلَقْ بِهِ بَعْضُهُ كَذَلِكَ مَنْ يُشَارِكِ الْفَاجِرَ يَتَعَلَّمْ مِنْ طُرُقِهِ ، مَنْ يُحِبَّ الْمِرَاءَ يُشْتَمْ وَمَنْ يَدْخُلْ مَدَاخِلَ السُّوءِ يُتَّهَمْ وَمَنْ يُقَارِنْ قَرِينَ السُّوءِ لَا يَسْلَمْ وَمَنْ لَا يَمْلِكْ لِسَانَهُ يَنْدَمْ .

۹۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا زیادہ قربت لوگوں سے نہ رکھو ورنہ دور ہو جاؤ گے اور زیادہ دور بھی ان سے نہ رہو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے ہر حیوان اپنے جنس کو محبوب رکھتا ہے ابن آدم بھی آدمی کو دوست رکھتا ہے اور باغی سے نیکی نہ کر بھیڑیئے اور مینڈھے میں دوستی کیسی، اسی طرح نیک اور بدکار میں دوستی کیسی، جو تارکول کے پاس رہے گا اس کا کچھ حصہ ضرور اسے لگ جائے گا اسی طرح فاجر کے ساتھ رہنے والا ضرور اس کے طریقے سیکھے گا اور جو جھگڑالو ہوگا تو ضرور گالیاں کھائے گا اور جو برے مقامات پر داخل ہوگا وہ ضرور متہم ہوگا اور جو برے شخص کے پاس بیٹھے وہ ضرور نقصان اٹھائے گا اور جس کو زبان پر قابو نہ ہوگا وہ ضرور نادم ہوگا۔

١٠ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَصْحَبُوا أَهْلَ الْبِدَعِ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاحِدٍ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اہل بدعت سے مصاحبت و مجالست نہ کرو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سمجھیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔

١١ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ؛ عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّكَ أَسَرُّ مَا تَكُونُ مِنْ نَاحِيَتِهِ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى مَسَاءَتِكَ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو احمق کی صحبت سے بچاؤ کیونکہ تمہاری انتہائی خوشی بھی اس کی وجہ سے غم میں تبدیل ہو جائے گی۔

پانچواں باب

لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی

(بَابُ) ۵

(التَّحَبُّبِ إِلَى النَّاسِ وَالتَّوَدُّدِ إِلَيْهِمْ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَعْرَابِيّاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ : أَوْصِنِي ، فَكَانَ مِمَّا أَوْصَاهُ : تَحَبَّبْ إِلَى النَّاسِ يُحِبُّوكَ .

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسولِ خدا کے پاس آیا اور نصیحت چاہی فرمایا لوگوں سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مُجَامَلَةُ النَّاسِ ثُلُثُ الْعَقْلِ .

۲۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؐ نے لوگوں سے اچھا سلوک ایک تہائی عقل ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلاثٌ يُصْفِينَ وُدَّ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ : يَلْقَاهُ بِالْبِشْرِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُوَسِّعُ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ وَيَدْعُوهُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں اوّل جب اس سے ملے کشادہ روئی سے ملے، دوسرے جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرے اور تیسرے اسے محبوب نام سے پکارے۔

٤ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكُفُّ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَيَكُفُّونَ عَنْهُ أَيْدِياً كَثِيرَةً .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے ایک ہاتھ کو لوگوں سے روکے گا لوگوں کے بہت سے ہاتھ اس سے رک جائیں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ التَّمِيمِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام: الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ وَالْبَعِيدُ مَنْ بَعَّدَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ قَرُبَ نَسَبُهُ، لَاشَيْءَ أَقْرَبُ إِلَىٰ شَيْءٍ مِنْ يَدٍ إِلَىٰ جَسَدٍ وَإِنَّ الْيَدَ تَغُلُّ فَتُقْطَعُ وَتُقْطَعُ فَتُحْسَمُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام حسن علیہ السلام نے محبت باعثِ قربت ہے اگرچہ نسباً بُعد ہو اور بُعد باعثِ دوری ہے اگرچہ نسباً قربت ہو، کوئی چیز بہ نسبت ہاتھ کے جسم سے زیادہ قریب نہیں، لیکن اگر ہاتھ میں مادی فساد پیدا ہو جائے تو اس کو کاٹ دیا جاتا ہے اور کاٹ کر داغ دیا جاتا ہے۔

چھٹا باب

اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا

(بابُ) ۶

☆(إِخْبَارِ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِحُبِّهِ)☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ [بْنِ اُذَيْنَةَ] عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا أَحْبَبْتَ أَحَداً مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَعْلِمْهُ ذَٰلِكَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: «رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ: أَوَلَمْ تُؤْمِنْ؟ قَالَ: بَلَىٰ، وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي»

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے بھائیوں میں کسی سے محبت کرو تو اسے جتا دو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، پروردگارا مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے۔ فرمایا ضرور لایا ہوں لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں (یعنے اپنے ایمان و محبت کا اظہار کیا)۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، جَمِيعاً، عَنْ عَلِيٍّ

خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ سلام مشہور ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : [إِنَّ] الْبَخِيلَ مَنْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِسَلَامِهِ لَا يَقُولُ : سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ ، وَلَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ سَلَّمَ وَلَمْ يُسْمِعْهُمْ فَإِذَا رَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِرَدِّهِ وَلَا يَقُولُ الْمُسْلِمُ : سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَغْضَبُوا وَلَا تُغْضِبُوا أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِيبُوا الْكَلَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ، ثُمَّ تَلَا عليه السلام عَلَيْهِمْ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ» .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سلام کرو تو آواز بلند کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے سلام کیا تھا اور انھوں نے جواب سلام نہ دیا۔ ممکن ہے کہ انھوں نے سلام کیا ہو اور اس نے نہ سنا ہو اور جب کوئی رد سلام کرے تو آواز بلند کرے اور سلام کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے سلام کیا انھوں نے جواب نہ دیا۔ امیرالمومنین فرمایا کرتے تھے غصّہ نہ کرو غصّہ نہ کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور لوگوں سے اچھی طرح کلام کرو اور جب رات کو لوگ سوتے ہیں تو نماز پڑھو۔ جنت میں سلامتی سے داخل ہو گے پھر یہ آیت پڑھی السلام المومن المہیمن۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَهِيَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ: [ال]سَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَهِيَ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ: [ال]سَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَهِيَ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

۹۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جو کوئی کہے السلام علیکم تو یہ دس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو یہ بیس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو یہ تیس نیکیاں ہوئیں۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ رَدَّ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِداً: عِنْدَ الْعُطَاسِ يُقَالُ: يَرْحَمُكُمُ اللهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ غَيْرُهُ وَالرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَالرَّجُلُ يَدْعُو لِلرَّجُلِ فَيَقُولُ: عَافَاكُمُ اللهُ وَإِنْ كَانَ وَاحِداً فَإِنَّ مَعَهُ غَيْرَهُ.

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین چیزوں کا جواب لوگوں پر ہے اگرچہ ایک ہی ہو۔ اوّل کسی کو چھینک آئے تو دوسرا کہے یرحمکم اللہ اگرچہ اس کے ساتھ کوئی (اور نہ ہو)، دوسرے جب کوئی سلام کرے تو جواب سلام میں کہے السلام علیکم تیسرے جب کوئی دعا کرے تو کہے عافکم اللہ اگرچہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسَلِّمُونَ: الْمَاشِي مَعَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي بَيْتِ الْحَمَّامِ.

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین شخصوں پر سلام نہ کیا جائے اول جنازہ کے ساتھ جانے والا اس لئے کہ وہ کثرت غم واندوہ کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جا رہا ہو، تیسرے جو حمام میں ہو اور اپنی مشغولیت کے باعث جواب نہ دے سکے۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہ امر تواضع میں داخل ہے کہ جب کسی سے ملو تو اس پر سلام کرو۔

١٣ ـ أحمد بن محمّد، عن ابن محبوب، عن جميل، عن أبي عبيدة الحذّاء، عن أبي جعفر عليه السلام قال: مرّ أمير المؤمنين عليّ عليه السلام بقوم فسلّم عليهم فقالوا: عليك السلام ورحمة الله وبركاته ومغفرته ورضوانه. فقال لهم أمير المؤمنين عليه السلام: لا تجاوزوا بنا مثل ما قالت الملائكة لأبينا إبراهيم عليه السلام، إنّما قالوا: رحمة الله وبركاته عليكم أهل البيت.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک قوم کی طرف سے گزرے ان پر سلام کیا انھوں نے جواب میں کہا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ، حضرت نے فرمایا ہمارے لئے اس سے زیادہ نہ کہو۔ جتنا ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہا تھا رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت۔

١٤ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن ابن محبوب، عن عليّ بن رئاب، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ من تمام التحيّة للمقيم المصافحة وتمام التسليم على المسافر المعانقة.

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مقیم کے لئے سب سے بہتر تحفہ معانقہ ہے اور مسافر کے لئے معانقہ۔

١٥ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفليّ، عن السكونيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: يكره للرّجل أن يقول: حيّاك الله ثمّ يسكت حتّى يتبعها بالسّلام.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے لئے ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ حیاک اللہ (اللہ تجھے زندہ) کہہ کر خاموش ہوجائے اور اس کے بعد سلام نہ کرے۔

آٹھواں باب

جس کے لئے ابتدا بالسلام محبوب ہے

(باب) ۸

☆(من يجب أن يبدأ بالسّلام)☆

١ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن النضر بن سويد، عن القاسم ابن سليمان، عن جرّاح المدائنيّ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: يسلّم الصغير على الكبير والمارّ على القاعد والقليل على الكثير.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے کو اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْقَلِيلُ يَبْدَؤُونَ الْكَثِيرَ بِالسَّلَامِ وَالرَّاكِبُ يَبْدَأُ الْمَاشِيَ وَأَصْحَابُ الْبِغَالِ يَبْدَؤُونَ أَصْحَابَ الْحَمِيرِ وَأَصْحَابُ الْخَيْلِ يَبْدَؤُونَ أَصْحَابَ الْبِغَالِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تھوڑے سلام کی ابتدا کریں، زیادہ پر سوار ابتدا کرے پیادہ پر، خچر پر سوار ابتدا کریں گدھے والوں پر اور گھوڑے والے خچر والوں پر۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَإِذَا لَقِيَتْ جَمَاعَةٌ جَمَاعَةً سَلَّمَ الْأَقَلُّ عَلَى الْأَكْثَرِ وَإِذَا لَقِيَ وَاحِدٌ جَمَاعَةً سَلَّمَ الْوَاحِدُ عَلَى الْجَمَاعَةِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سلام کرے راکب پیادہ پر اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر اور جب دوسرے سے ملو تو کم والے زیادہ پر سلام کریں اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے تو ان پر سلام کرے۔

٤ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عليه السلام قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ.

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا كَانَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ ثُمَّ سَبَقَ قَوْمٌ فَدَخَلُوا فَعَلَى الدَّاخِلِ أَخِيراً إِذَا دَخَلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب ایک گروہ کسی جلسہ میں ہو پھر دوسرا گروہ داخل ہو ان کو چاہیئے کہ پہلے والوں پر سلام کریں۔

نواں باب

کسی جماعت کے لئے ایک سلام کرے تو کافی ہے اور جب دوسری جماعت کا ایک جواب دیدے تو کافی ہے

(بَابُ) ۹

☆(اِذَا سَلَّمَ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجْزَأَهُمْ وَاِذَا رَدَّ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ)☆
☆(أَجْزَأَ عَنْهُمْ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا مَرَّتِ الْجَمَاعَةُ بِقَوْمٍ أَجْزَأَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جَمَاعَةٌ أَجْزَأَهُمْ أَنْ يَرُدَّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ .

۱ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی جماعت کسی جماعت کی طرف سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کرلینا کافی ہے اس جماعت میں ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجْزَأَ عَنْهُمْ .

۲ ـ جب جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے تو باقی کے لئے وہ کافی ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ أَجْزَأَ عَنْهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ أَجْزَأَ عَنْهُمْ .

۳ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب جماعت میں سے ایک شخص سلام کرے تو باقی سے ساقط اسی طرح جواب۔

دسواں باب

عورتوں پر سلام

(بَابُ) ۱۰

☆(التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيَرْدُدْنَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَتَخَوَّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْأَجْرِ .

۱۔ فرمایا ہے ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیرالمومنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جوان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی اچھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کروں۔

گیارہواں باب

سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو

(بَابُ) ۱۱

☆(التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْمِلَلِ)☆

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ،(۱) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ : السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبَيْهِ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ : عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالْغَضَبُ وَاللَّعْنَةُ

يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ يَا إِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ ، إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَىٰ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَمْ يُرْفَعْ عَنْهُ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَتْ : يَارَسُولَ اللهِ أَمَا سَمِعْتَ إِلَىٰ قَوْلِهِمْ : السَّامُ عَلَيْكُمْ ؟ فَقَالَ : بَلَىٰ أَمَا سَمِعْتِ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ ؟ قُلْتُ : عَلَيْكُمْ ، فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مُسْلِمٌ فَقُولُوا : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ كَافِرٌ فَقُولُوا : عَلَيْكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ عائشہؓ بھی حضرت کے قریب تھیں انھوں نے اس طرح سلام کیا۔ تمہارے اوپر سام ہو۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوسرے اور تیسرے یہودی نے سلام کیا۔ رسولؐ اللہ نے اسی طرح جواب دیا۔ عائشہؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ تم پر ہلاکت ہو لعنت ہو۔ اے یہودیو! اے مسخ شدہ بندروں اور سوروں کے بھائیو۔ رسولؐ اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہ، فحش بات اگر مجسم ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعثِ زینت ہوگی۔ جہاں ہوا اور باعث عیب ہوگی جہاں نہ ہو۔ عائشہ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول السام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیا وہ نہیں سنا، جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْدَؤُوا أَهْلَ الْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتدا ء بہ سلام نہ کرو اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں علیکم کہہ دو۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمُشْرِكِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ جَالِسٌ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ؟ فَقَالَ : يَقُولُ : عَلَيْكُمْ .

۳۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے تو رد سلام کیسے کیا جائے۔ فرمایا کہو علیکم۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمُشْرِكُ فَقُلْ : عَلَيْكَ

۴۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر یہودی نصرانی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک ۔

٥ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْبَلَ أَبُو جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَهُ قَوْمٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا عَلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا : إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ قَدْ آذَانَا وَآذَى آلِهَتَنَا فَادْعُهُ وَمُرْهُ فَلْيَكُفَّ عَنْ آلِهَتِنَا وَنَكُفَّ عَنْ إِلٰهِهِ قَالَ : فَبَعَثَ أَبُو طَالِبٍ (۲) إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَدَعَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَمْ يَرَ فِي الْبَيْتِ إِلَّا مُشْرِكاً فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ثُمَّ جَلَسَ فَخَبَّرَهُ أَبُو طَالِبٍ بِمَا جَاؤُوا لَهُ فَقَالَ : أَوَهَلْ لَهُمْ فِي كَلِمَةٍ خَيْرٍ لَهُمْ مِنْ هٰذَا يَسُودُونَ بِهَا الْعَرَبَ وَيَطَؤُونَ أَعْنَاقَهُمْ ؟ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ : نَعَمْ وَمَا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ ؟ فَقَالَ : تَقُولُونَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ، قَالَ : فَوَضَعُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَخَرَجُوا هُرَّاباً وَهُمْ يَقُولُونَ : «مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ» فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ : «ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ إِلَّا اخْتِلَاقٌ»

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ابوجہل قوم قریش کے ساتھ ابوطالب کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ آپ کے برادر زادہ نے ہم کو بھی اذیت دی ہے اور ہمارے معبودوں کو بھی پس اسے بلاؤ اور کہو کہ وہ ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے باز رہے ہم اس کے خدا کو برا کہنے سے باز رہیں گے ابوطالب نے آنحضرت کو بلایا جب آئے تو مشرکوں سے گھر کو بھرا پایا۔ آپ نے فرمایا سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے، پھر آپ بیٹھ گئے اور ابوطالب نے ان لوگوں کی خواہش بیان کی۔ فرمایا کیا ان کو رغبت ہے ایسے کلمہ کی طرف جو ان کے لئے موجودہ صورت سے بہتر ہو وہ اس سے عرب پر سرداری کریں گے اور ان کی گردنوں پر سوار ہوں گے ابوجہل نے کہا وہ کلمہ کیا ہے؟ فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہو۔ یہ سن کر انھوں نے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ہم نے تو ملت آخر میں یہ کلمہ سنا ہی نہیں یہ افترائے محض ہے۔ خدا نے ان کے اس قول کو یوں بیان کیا ہے۔ ص والقرآن ذی الذکر الی قولہ الا اختلاق۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ : تَقُولُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ سَلَامٌ .

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہودی اور نصرانی کے رد سلام کے متعلق فرمایا کہ سلام کہنا چاہئے یعنی سلام علینا (ہمارے اوپر سلام ہو۔)

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ

لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجْتُ إِلَى مُتَطَبِّبٍ وَ هُوَ نَصْرَانِيٌّ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أَدْعُوَ لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دُعَاؤُكَ .

۷۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ اگر مجھے کسی طبیب نصرانی سے ضرورت علاج ہو تو اس پر سلام کروں اور اس کے لئے دعا کروں فرمایا کرو لیکن تمہاری دعا اسے فائدہ نہ دے گی۔

۸ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجْتُ إِلَى الطَّبِيبِ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ [أَنْ] أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَأَدْعُوَ لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دُعَاؤُكَ .

۸۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۹ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ أَدْعُو لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ قَالَ : تَقُولُ لَهُ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي الدُّنْيَا .

۹۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا میں یہودی یا نصرانی کے لئے کس طرح دعا کروں۔ فرمایا کہو اللہ مال دنیا میں تجھے برکت دے۔

۱۰ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ قَالَ : مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ فَإِنْ صَافَحَكَ بِيَدِهِ فَاغْسِلْ يَدَكَ .

۱۰۔ ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے کیا جائے فرمایا ہاتھ پر کپڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو اپنا ہاتھ دھو ڈالو۔

۱۱ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَلْقَى الذِّمِّيَّ فَيُصَافِحُنِي قَالَ : امْسَحْهَا بِالتُّرَابِ وَبِالْحَائِطِ قُلْتُ : فَالنَّاصِبَ ؟ قَالَ : اغْسِلْهَا

۱۱۔میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک ذمی کافر مجھ سے مصافحہ کرتا ہے فرمایا مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑ دو میں نے پوچھا اگر ناصبی مصافحہ کرے تو فرمایا ہاتھ طاہر کرو۔

١٢ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِبْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي رَجُلٍ صَافَحَ رَجُلاً مَجُوسِيّاً قَالَ يَغْسِلُ يَدَهُ وَلَا يَتَوَضَّأُ .

۱۲۔فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی مجوسی سے مصافحہ کرے تو اپنے ہاتھ دھوئے وضو نہ کرے یعنی مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

بارہواں باب

مکاتبت اہلِ ذمہ

٥((بَابُ))٥ ۱۲

٥(مُكَاتَبَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ)٥

١ ـ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سُئِلَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى الْمَجُوسِيِّ أَوْ إِلَى الْيَهُودِيِّ أَوْ إِلَى النَّصْرَانِيِّ أَوْ أَنْ يَكُونَ عَامِلاً أَوْ دِهْقَاناً مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ أَرْضِهِ فَيَكْتُبُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ الْعَظِيمَةِ أَيَبْدَأُ بِالْعِلْجِ[1] وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ وَ إِنَّمَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ لِكَيْ تُقْضَى حَاجَتُهُ ؟ قَالَ: أَمَّا أَنْ تَبْدَأَ بِهِ فَلَا وَلٰكِنْ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَدْ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ .

۱۔ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مجھے یہودی نصرانی یا مجوسی سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کوئی حاکم وقت ہو اور اس زمین کے سرداروں میں سے ہو تو کسی خاص ضرورت میں اس کو خط لکھا جائے تو اس کافر کے نام سے شروع کرکے اس کو سلام لکھا جائے اپنی اس ضرورت کے تحت جو اس سے پوری کرانی مقصود ہو تو کیا یہ درست ہوگا۔حضرت نے فرمایا کہ ابتدا تو اس کے نام سے نہ کی جائے ہاں خط میں سلام لکھ دیا جائے۔کیونکہ رسول اللہ صلعم قیصر و کسریٰ کو لکھا کرتے تھے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ عُمَّالِ الْمَجُوسِ فَيَبْدَأُ بِاسْمِهِ قَبْلَ اسْمِهِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ إِذَا فَعَلَ لِاخْتِيَارِ الْمَنْفَعَةِ.

۲۔عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو کسی بڑے مجوسی حاکم کو لکھے کہ آیا وہ اپنے نام سے پہلے اس کا نام لکھے (فلاں من فلاں بجائے من فلاں کے)۔ کیا مضائقہ ہے اگر حصول منفعت کے لئے ہو۔

تیرہواں باب

چشم پوشی

(بَابُ الْإِغْضَاءِ) ۱۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يُحَدِّثُهُمْ إِذْ ذَكَرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَجُلاً فَوَقَعَ فِيهِ وَشَكَاهُ فَقَالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ ﷺ: وَأَنَّى لَكَ بِأَخِيكَ كُلِّهِ وَأَيُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبُ!

۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے ایک نے دوسرے شخص کا ذکر کر کے اس کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا دنیا میں کوئی پورا پورا دوست تمہارا ہے (جس کا کوئی فعل قابل اعتراض نہ ہو۔ کون ہے جس کے تمام اخلاق حمیدہ ہی ہوں (لہذا برادر مومن کے عیبوں سے چشم پوشی کی جائے)۔

۲ ۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ؛ وَمُحَمَّدُبْنُ سِنَانٍ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُفَتِّشِ النَّاسَ فَتَبْقَى بِلَا صَدِيقٍ.

۲۔فرمایا حضرت ابوبصیر نے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگاؤ ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔

چودہواں باب

نادر

٥(بَابُ نَادِرٍ) ۱۴

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ يَقُولُ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِذَا أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَإِنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ .

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں غور کرو اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے تو ضرور تم میں سے کسی ایک نے کوئی کام کیا ہے جو بیزاری کا باعث ہوا ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ فَقَالَ : الرَّجُلُ يَقُولُ : أَوَدُّكَ ، فَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَوَدُّنِي ؟ فَقَالَ : امْتَحِنْ قَلْبَكَ فَإِنْ كُنْتَ تَوَدُّهُ فَإِنَّهُ يَوَدُّكَ

۲- راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے فرمایا تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اس کو دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا۔

٣ ـ أَبُو بَكْرٍ الْحَبَّالُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَطَّانِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلامُ : إِنِّي وَاللهِ لَأُحِبُّكَ فَأَطْرَقَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا أَبَا بِشْرٍ ، سَلْ قَلْبَكَ عَمَّا لَكَ فِي قَلْبِي مِنْ حُبِّكَ ، فَقَدْ أَعْلَمَنِي قَلْبِي عَمَّا لِي فِي قَلْبِكَ .

۳- سعدہ نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ کو دوست رکھتا ہوں حضرت نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر کہا۔ اے ابو البشر تم نے سچ کہا۔ اپنے دل سے پوچھو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو میرا دل بتلائے گا کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : لَاتَنْسَنِي مِنَ الدُّعَاءِ ، قَالَ : [أَ] وَتَعْلَمُ أَنِّي أَنْسَاكَ ؟ قَالَ : فَتَفَكَّرْتُ فِي نَفْسِي وَقُلْتُ : هُوَ يَدْعُو لِشِيعَتِهِ وَأَنَا مِنْ شِيعَتِهِ ، قُلْتُ : لَا ، لَاتَنْسَانِي قَالَ : وَكَيْفَ عَلِمْتَ ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنِّي مِنْ شِيعَتِكَ وَإِنَّكَ لَتَدْعُو لَهُمْ ، فَقَالَ : هَلْ عَلِمْتَ بِشَيْءٍ غَيْرِ هٰذَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ مَالَكَ عِنْدِي فَانْظُرْ [إِلىٰ] مَالِي عِنْدَكَ

۴ ۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ آپ دعا میں مجھے فراموش نہ کریں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں بھول جاتا ہوں میں نے دل میں غور کیا اور کہا وہ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور میں ان کے شیعوں میں سے ہوں تو میں نے کہا۔ آپ مجھے بھولتے نہیں، فرمایا۔ تم نے یہ کیسے جانا۔ میں نے کہا میں آپ کے شیعوں میں سے ہوں اور آپ ان کے لئے دعا کرتے ہیں فرمایا اس کے سوا کوئی اور دلیل بھی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو اس پر غور کرو کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِنْ أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَاعْلَمْ أَنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ .

۵ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اپنے ساتھی کو برا جانتے ہو تو سمجھو کہ تم دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی امر ایسا ہوا ہے جو اس کا باعث ہے۔

پندرہواں باب
چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا
(بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّسْمِيتِ) ۱۵

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لِلْمُسْلِمِ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ وَيَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ وَيُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ يَقُولُ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَاشَرِيكَ لَهُ» وَيَقُولُ لَهُ : «يَرْحَمُكَ اللهُ» فَيُجِيبُهُ فَيَقُولُ لَهُ : «يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ» وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيَتْبَعُهُ إِذَا مَاتَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب کوئی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب غائب ہو تو صاف دل سے اس کا ہمدرد رہے اور جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ، دوسرا کہے یرحمک اللہ۔ وہ جواب میں کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہ بھی فرض ہے کہ جب بندۂ مومن دعوت وغیرہ میں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کی مشایعت کرے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَسَمِّتُوهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ وَرَاءِ جَزِيرَةٍ ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَلَوْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ .

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہو اگرچہ جزیرہ کے اس پار ہو (اگر تم ایک کشتی میں ہو اور دوسرا دوسری کشتی میں ہو اور بیچ میں ٹاپو ہو) اور دوسری روایت میں ہے اگرچہ وہ دریا کے کنارہ پر ہو۔

٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ ، وَمَعْمَرِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَابْنِ رِئَابٍ قَالُوا : كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَمَا رَدَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ شَيْئاً حَتَّى ابْتَدَأَ هُوَ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ أَلَا سَمَّتُّمْ إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا اشْتَكَى وَأَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَأَنْ يَشْهَدَهُ إِذَا مَاتَ وَأَنْ يُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ .

۳۔ راویوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی، ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ، تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا، مسلمانوں کا مسلمانوں پر حق ہے کہ جب مریض ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَعَطَسَ ، فَقُلْتُ لَهُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ . ثُمَّ عَطَسَ ، فَقُلْتُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَطَسَ فَقُلْتُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا عَطَسَ مِثْلُكَ نَقُولُ لَهُ كَمَا يَقُولُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : يَرْحَمُكَ اللهُ ؟ أَوْ كَمَا نَقُولُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ تَقُولُ : صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ؟ قُلْتُ : بَلَى قَالَ : ارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ بَلَى وَقَدْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَرَحِمَهُ وَإِنَّمَا صَلَوَاتُنَا عَلَيْهِ رَحْمَةٌ لَنَا وَقُرْبَةٌ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت کو چھینک آئی۔ میں نے کہا کا درود ہو آپ پر، دوبارہ پھر چھینک آئی پھر میں نے یہی کہا اور عرض کیا۔ جب آپ جیسا شخص (امام زمانہ) چھینکے تو اسی طرح یرحمک اللہ کہنا چاہیئے۔ جیسا ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں یرحمک اللہ یا جیسے میں نے کہا۔ فرمایا کیا یہ بات نہیں کہ تم کہتے ہو صلی اللہ علی محمد و آل محمد۔ میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا یہ نہیں کہتا رحم علی محمد و آل محمد (غالباً سائل ساکت ہوا کیوں کہ عبارت میں جواب ذکر نہیں) فرمایا کہو صلی اللہ علیہ و رحمہ۔ بے شک اس پر ہمارا درود اور رحمت ہے ہمارے لئے اور باعث قربت۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْعَالِمَ عليه السلام عَنِ الْعَطْسَةِ وَمَا الْعِلَّةُ فِي الْحَمْدِ لِلَّهِ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ لِلَّهِ نِعَماً عَلَى عَبْدِهِ فِي صِحَّةِ بَدَنِهِ وَسَلَامَةِ جَوَارِحِهِ وَإِنَّ الْعَبْدَ يَنْسَى ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ وَإِذَا نَسِيَ أَمَرَ اللهُ الرِّيحَ فَتَجَاوَزَ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا مِنْ أَنْفِهِ فَيَحْمَدُ اللهَ عَلَى ذَلِكَ فَيَكُونُ حَمْدُهُ عِنْدَ ذَلِكَ شُكْرَ الْمَا نَسِيَ.

۶۔ راوی نے عالم اہل بیت (تقیہ سے نام امام ذکر نہیں کرسکا ہے نقل کیا ہے کہ ان سے چھینک کے متعلق پوچھا گیا کہ اس پر حمد خدا کرنے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا بندہ کو خدا نے بہت سی نعمتیں دی ہیں بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یاد خدا بھول جاتا ہے تو خدا ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے اس پر وہ حمد خدا کرتا ہے پس یہ حمد شکر ہے اس بھولنے پر۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَأَحْصَيْتُ فِي الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَعَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَمَا تَكَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَلَا تُسَمِّتُونَ أَلَا تُسَمِّتُونَ؟ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ إِذَا مَرِضَ أَنْ يَعُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَطَسَ أَنْ يُسَمِّتَهُ ـ أَوْ قَالَ: يُشَمِّتَهُ ـ وَإِذَا دَعَاهُ أَنْ يُجِيبَهُ.

۷۔ داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ ہم ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھے اس وقت چودہ آدمی گھر میں موجود

تھے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو چھینک آئی ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا حضرت امام نے فرمایا تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا۔ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ جب مریض ہو تو عیادت کرے اور جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ میں شریک ہو اور جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے اور جب بلایا جائے تو دعوت قبول کرے۔

٨ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نِعْمَ الشَّيْءُ الْعَطْسَةُ تَنْفَعُ فِي الْجَسَدِ وَتُذَكِّرُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً يَقُولُونَ: لَيْسَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الْعَطْسَةِ نَصِيبٌ، فَقَالَ: إِنْ كَانُوا كَاذِبِينَ فَلَا نَالَهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

٨۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے چھینک اچھی چیز ہے جو جسم کو نفع دیتی ہے اللہ کا ذکر کرو۔ میں نے (راوی) کہا کچھ لوگ کہتے ہیں رسول اللہ کو چھینک نہیں آتی تھی (لہذا صرف حمد پر اکتفا کی جائے درود نہ بھیجا جائے) فرمایا اگر وہ جھوٹے ہیں تو انھیں شفاعتِ محمد نصیب نہ ہو۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَلَمْ يُسَمِّتْهُ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: نَقَصْتَنَا حَقَّنَا، ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: فَسَمَّتَهُ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

٩۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور درود نہ بھیجا۔ حضرت نے یرحمک اللہ نہ کہا اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد واہل بیتہ۔ اس شخص نے ایسا ہی کہا تب حضرت یرحمک اللہ کہا۔

١٠ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ الْعَطْسَةِ وَعِنْدَ الذَّبِيحَةِ وَعِنْدَ الْجِمَاعِ، فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لَهُمْ وَيْلَهُمْ نَافَقُوا لَعَنَهُمُ اللهُ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ لوگ تین موقعوں پر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنے پر کراہت محسوس کرتے ہیں اوّل چھینک کے وقت دوسرے ذبح کے وقت، تیسرے جماع کے وقت، حضرت نے فرمایا ان کی ہلاکت

ہو اور ان پر خدا کی لعن ہو۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ : كَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللهُ ، قَالَ : يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَ يَرْحَمُكُمْ ، وَ إِذَا عَطَسَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ قَالَ : يَرْحَمُكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۱۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو جب چھینک آتی اور کوئی کہتا یرحمک اللہ تو فرماتے یغفر اللہ لکم و یرحمکم اللہ اور جب کوئی دوسرا چھینکتا تو فرماتے یرحمک اللہ عز و جل۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ أَوْغَيْرِهِ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : عَطَسَ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : الْحَمْدُلِلهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : بَارَكَ اللهُ فِيكَ .

۱۲۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک نابالغ لڑکے نے رسول اللہ کے پاس چھینکا اور کہا الحمد للہ ، آنحضرت نے فرمایا بارک اللہ فیک۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلِ : الْحَمْدُلِلهِ [رَبِّ الْعَالَمِينَ] لَاشَرِيكَ لَهُ ، وَإِذَا سَمَّتَ الرَّجُلَ فَلْيَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللهُ وَإِذَا رَدَّ[دْتَ] فَلْيَقُلْ : يَغْفِرُ اللهُ لَكَ وَلَنَا . فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله سُئِلَ عَنْ آيَةٍ أَوْشَيْءٍ فِيهِ ذِكْرُاللهِ فَقَالَ : كُلُّ مَاذُكِرَ اللهُ فِيهِ فَهُوَ حَسَنٌ .

۱۳۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی چھینکے تو اسے کہنا چاہیئے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ اور جب دوسرا سنے تو کہے یرحمک اللہ اور جب پہلا یہ کہے تو پھر کہے یغفر اللہ لک ولنا۔ رسول اللہ سے کسی آیت یا اس چیز کے متعلق پوچھا گیا جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ فرمایا جن کلمات میں اللہ کا ذکر ہو وہی ٹھیک ہے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ أَبِي عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ : عَطَسَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : الْحَمْدُلِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ جَعَلَ إِصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ : رَغِمَ أَنْفِي لِلهِ رَغْماً دَاخِراً .

۱۴۔حضرت صادق آل محمد کو چھینک آئی تو فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ پھر اپنی ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا

خدا کے سامنے میری ناک ذلیل ہے پوری پوری طرح۔

١٥ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ. لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الْأُذُنَيْنِ وَالْأَضْرَاسِ .

۱۵۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھینک آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین علیٰ کلِ حال تو اس کے کانوں اور ڈاڑھوں میں درد نہ ہوگا

١٦ - مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فِي وَجَعِ الْأَضْرَاسِ وَوَجَعِ الْآذَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْطِسُ فَابْدَؤُوهُ بِالْحَمْدِ .

۱۶۔ فرمایا صادق آلِ محمد علیہ السلام نے کہ داڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتدا کرو۔ الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

١٧- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ سَمِعَ عَطْسَةً فَحَمِدَاللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَصَلَّىٰ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمْ يَشْتَكِ عَيْنَيْهِ وَلَاضِرْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ سَمِعْتَهَا فَقُلْهَا وَإِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الْبَحْرُ

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی چھینک سنے تو اللہ کی حمد کرے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجے اس کو آنکھ اور ڈاڑھ کی شکایت نہ ہوگی اور فرمایا جب چھینک کی آواز سنو تو ایسا ضرور کہو اگرچہ تمہارے اور اس کے درمیان دریا حائل ہو۔

١٨ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : عَطَسَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هَدَاكَ اللهُ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : [فَقُولُوا] : يَرْحَمُكَ اللهُ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ ؟! فَقَالَ : لَا يَهْدِيهِ اللهُ حَتَّىٰ يَرْحَمَهُ .

۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینکا ایک شخص نصرانی نے لوگوں سے جو موجود تھے ہداک اللہ

کہا، اللہ تجھے ہدایت کرے حضرت نے فرمایا یوں کہو یرحمک اللہ، انھوں نے کہا یہ تو نصرانی ہے فرمایا جب تک اللہ رحم نہ کرے گا اس کو ہدایت نہ کرے گا۔

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا عَطَسَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ سَكَتَ لِعِلَّةٍ تَكُونُ بِهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَنْهُ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَإِنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَغْفِرُ اللهُ لَكَ ، قَالَ : وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْعِطَاسُ لِلْمَرِيضِ دَلِيلُ الْعَافِيَةِ وَرَاحَةٌ لِلْبَدَنِ .

١٩۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مسلمان چھینکے اور کسی سبب سے الحمد للہ نہ کہہ سکے تو ملائکہ اس کی طرف سے کہتے ہیں الحمد للہ رب العالمین اور اگر وہ خود کہے تو ملائکہ کہتے ہیں یغفر اللہ لک۔ اور حضرت نے یہ فرمایا کہ مریض کو چھینک آنا دلیل صحت اور راحت بدن ہے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ [عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام] قَالَ : قَالَ : الْعِطَاسُ يَنْفَعُ فِي الْبَدَنِ كُلِّهِ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ فَإِذَا زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ فَهُوَ دَاءٌ وَسُقْمٌ .

٢٠۔ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا چھینک اگر تین سے زائد نہ ہو تو کل بدن کے لئے نافع ہے اگر تین سے زائد ہو تو بیماری کی علامت ہے۔

٢١ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «إِنَّ أَنْ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ» قَالَ : الْعَطْسَةُ الْقَبِيحَةُ .

٢١۔ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے فرمایا وہ بھونڈی چھینک ہے کہ وہ گدھے کی آواز کی طرح کانوں کو بُری معلوم ہوتی ہے۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَصَبَةِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الْحَمْدُ لِلّٰهِ] حَمْداً كَثِيراً كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ» خَرَجَ مِنْ مَنْخِرِهِ الْأَ

طَائِرٌ أَصْغَرُ مِنَ الْجَرَادِ وَأَكْبَرُ مِنَ الذُّبَابِ حَتَّى يَسِيرَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُ اللهَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو چھینکے اور اپنا ہاتھ ناک کے بانسہ پر رکھ کر کہے۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمداً کثیراً کما ہو اہلہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تو اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرندہ نکلے گا ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا اور وہ تحت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔

(علامہ مجلسیؒ نے اس حدیث کو ضعیف اور مجہول تحریر فرمایا ہے۔)

٢٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَامَّةِ قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِساً أَنْبَلَ مِنْ مَجَالِسِهِ قَالَ: فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ: مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ الْعَطْسَةُ؟ فَقُلْتُ: مِنَ الْأَنْفِ، فَقَالَ لِي: أَصَبْتَ الْخَطَاءَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ؟ فَقَالَ: مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ كَمَا أَنَّ النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ وَمَخْرَجُهَا مِنَ الْإِحْلِيلِ ثُمَّ قَالَ: أَمَا رَأَيْتَ الْإِنْسَانَ إِذَا عَطَسَ نَفَضَ أَعْضَاؤُهُ وَصَاحِبُ الْعَطْسَةِ يَأْمَنُ الْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی۔ ایک دن مجھ سے فرمایا۔ بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہا ناک سے فرمایا غلط ہے میں نے کہا پھر آپ بتائیں۔ فرمایا تمام بدن سے اسی طرح جیسے نطفہ تمام بدن سے نکلتا ہے مگر خارج ہوتا ہے سوراخ ذکر سے۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضا جھٹکا کھاتے ہیں اور چھینکنے والے کو سات دن کے موت سے امان مل جاتی ہے

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعُطَاسِ.

۲۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے (یعنی جتنی بار وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہوگی۔

(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے)

٢٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ عَاطِسٌ فَهُوَ شَاهِدُ حَقٍّ.

۲۵۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہِ حق ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

(ضعیف ہے)

٢٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعُطَاسِ .

(ترجمہ ۲۴ میں گزرا)

٢٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ ثَلَاثاً فَسَمِّتْهُ ثُمَّ اتْرُكْهُ .

۲۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی تین بار چھینکے تو یرحمک اللہ کہو زیادتی ہو تو چھوڑ دو۔

سولھواں باب
سفید بالوں والے مسلمانوں کی عزت کرنا

(بابُ) ١٦
☆(وُجُوبِ إِجْلَالِ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی جلالتِ شان کے اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بوڑھوں کی عزت کی جائے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَفَ فَضْلَ كَبِيرٍ لِسِنِّهِ فَوَقَّرَهُ آمَنَهُ اللهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے بوڑھے کی عزت کی خدا اس کو روز

قیامت خوف سے امن میں رکھے گا۔

٣ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ وَقَّرَ ذَاشَيْبَةٍ فِي الْإِسْلَامِ آمَنَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچائے گا۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَجْهَلُ حَقَّهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْرُوفٌ [بِ] النِّفَاقِ : ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ تین کے حق سے نہ جاہل ہوگا۔ مگر مشہور منافق، ایک بوڑھا مسلمان دوسرے حامل قرآن تیسرے امام عادل

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الْمُؤْمِنِ ذِي الشَّيْبَةِ وَمَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِناً فَبِكَرَامَةِ اللّٰهِ بَدَأَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ ذِي شَيْبَةٍ أَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَنْ يَسْتَخِفُّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اجلال الٰہی سے ہے اجلال دعوت کرنا بوڑھے مومن کی جس نے مومن کا اکرام کیا اس نے کرامت الٰہی کو ظاہر کیا اور جس نے بوڑھے مومن کو ذلیل کیا خدا قبل موت کسی سے اسے ذلیل کرائے گا۔

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ .

۶۔ ترجمہ حدیث اوّل میں گزرا۔

سترہواں باب

مردِ کریم کی عزت

(بَابُ إِكْرَامِ الْكَرِيمِ) ۱۷

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَلْقَى لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وِسَادَةً فَقَعَدَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا وَأَبَى الْآخَرُ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اقْعُدْ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا الْحِمَارُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ دو شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آئے ان کے لئے فرش بچھایا گیا ایک تو ان میں سے بیٹھ گیا دوسرے نے انکار کیا حضرت نے فرمایا، تم بھی اس پر بیٹھو، عزت پانے سے انکار نہیں کرتا مگر احمق۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس مرد کریم آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَدْخَلَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله بَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرُ خَصَفَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَطَرَحَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ.

۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جب عدی بن حاتم رسول اللہ کے پاس آیا تو آپؐ نے اسے اپنے گھر بلا لیا اور آپؐ کے گھر میں سوائے چمڑے کے ایک میلے فرش کے اور کچھ نہ تھا آپؐ نے اسی کو عدی کے لئے بچھا دیا۔

اٹھارہواں باب

آنے والے کا حق

(بَابُ حَقِّ الدَّاخِلِ) ۱۸

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ مِنْ حَقِّ الدَّاخِلِ عَلَىٰ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَمْشُوا مَعَهُ هُنَيْئَةً إِذَا دَخَلَ وَإِذَا خَرَجَ ، وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَخْرُجَ .

ا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تمہارے گھر آئے تو گھر والوں کا یہ فرض ہے کہ جب داخل ہو تو اس کو خوش آمدید کہتے آگے بڑھیں اور اسی طرح جب وہ چلے تو کچھ دور اس کے ساتھ جائیں اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلم کسی کے گھر ضیافت وغیرہ میں آئے تو وہ جب تک گھر سے نہ جائے اس پر حاکم ۔ یعنی اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیئے ۔

اُنیسواں باب

مجالس میں رازداری

(بَابُ) ۱۹

﴿الْمَجَالِسِ بِالْأَمَانَةِ﴾

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ .

ا۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہم السلام نے اپنی باہمی نشستوں میں کسی کا بھید ظاہر نہ کرو۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ .

۲۔ (ترجمہ اوپر ہے)

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ يَكْتُمُهُ صَاحِبُهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ثِقَةً أَوْ ذِكْراً لَهُ بِخَيْرٍ .

٣۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مجلس میں رازداری سے کام لو کسی کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی اجازت سے مگر یہ دانشوری سے کہے یا اس کا ذکر خیر کرے۔

بیسواں باب

سرگوشی

(بَابُ فِي الْمُنَاجَاةِ) ٢٠

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى مِنْهُمُ اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ [فِي] ذَٰلِكَ [ه] مَا يُحْزِنُهُ وَيُؤْذِيهِ .

١۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کسی جگہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو کو سرگوشی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ امر تیسرے کو رنجیدہ کرے گا اور اذیت دے گا۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتٍ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِمَّا يَغُمُّهُ .

٢۔ ترجمہ اوپر گزرا

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَضَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ [الْمُتَكَلِّمِ] فِي حَدِيثِهِ فَكَأَنَّمَا خَدَشَ وَجْهَهُ .

٣۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد مسلمان کوئی تقریر کر رہا ہو تو اس وقت کو اعلی

سرگوشی کرنے لگے تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ نوچ لیا۔

اکیسواں باب

طریق نشست

(بَابُ الْجُلُوسِ) ۲۱

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَجْلِسُ ثَلَاثاً: الْقُرْفُصَاءَ وَهُوَ أَنْ يُقِيمَ سَاقَيْهِ وَيَسْتَقْبِلَهُمَا بِيَدَيْهِ وَيَشُدُّ يَدَهُ فِي ذِرَاعِهِ، وَكَانَ يَجْثُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَثْنِي رِجْلاً وَاحِدَةً وَيَبْسُطُ عَلَيْهَا الْأُخْرَى وَلَمْ يُرَ صلى الله عليه وآله مُتَرَبِّعاً قَطُّ.

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نشست کے تین طریقے تھے اوّل یہ کہ دو پنڈلیوں کو کھڑا کرتے اور ان کے آگے ہاتھ کر کے انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیتے۔ دوسرے یہ کہ گھٹنوں پر بیٹھتے اور ایک پیر کو پھیلا کر رکھ لیتے چہار زانو نشست میں کبھی آپ کو نہ دیکھا گیا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَاعِداً وَاضِعاً إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَخِذِهِ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ هَذِهِ الْجِلْسَةَ وَيَقُولُونَ: إِنَّهَا جِلْسَةُ الرَّبِّ، فَقَالَ: إِنِّي إِنَّمَا جَلَسْتُ هَذِهِ الْجِلْسَةَ لِلْمَلَالَةِ وَالرَّبُّ لَا يَمَلُّ وَلَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ.

۲۔ میں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھے دیکھا کہ ایک پیر کو اپنی ران پر رکھے ہوئے تھے میں نے کہا لوگ اس نشست کو برا جانتے ہیں کہتے ہیں یہ خدائی نشست ہے یعنی متکبرانہ نشست ہے حضرت نے فرمایا میں بحالت رنج اس طرح بیٹھا ہوں اور اللہ کے لیے رنج نہیں اور نہ اس کو اونگھ اور نیند ہے۔

۳ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الزَّاهِدِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ رَضِيَ بِدُونِ الشَّرَفِ مِنَ الْمَجْلِسِ لَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يَقُومَ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مجلس میں نیچی جگہ بیٹھنے پر راضی ہوگا تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجیں گے اس کے وہاں سے اٹھنے تک۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَكْثَرَ مَا يَجْلِسُ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے۔

٥ ـ أَبُو عَبْدِاللهِ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : جَلَسَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مُتَوَرِّكاً رِجْلَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذِهِ جِلْسَةٌ مَكْرُوهَةٌ ؛ فَقَالَ : لَا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ الْيَهُودُ : لَمَّا أَنْ فَرَغَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ جَلَسَ هَذِهِ الْجِلْسَةَ لِيَسْتَرِيحَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ»[۲] وَبَقِيَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مُتَوَرِّكاً كَمَا هُوَ .

۵۔ راوی نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھتے تھے کہ آپ کا داہنا پاؤں بائیں ران پر تھا راوی نے کہا یہ طریقۂ نشست تو ناپسندیدہ ہے فرمایا ایسا تو یہودی کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب آسمان وزمین کی خلقت سے فارغ ہوا تو عرش پر آرام کرنے کے لئے اس طرح بیٹھا اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ حیّ وقیوم ہے نہ اس کو پینک ہے نہ نیند اس کے بعد حضرت جس طرح بیٹھے تھے بیٹھے رہے

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا دَخَلَ مَنْزِلاً قَعَدَ فِي أَدْنَى الْمَجْلِسِ إِلَيْهِ حِينَ يَدْخُلُ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا کسی جلسہ میں آتے تو نزدیک تر خالی جگہ میں بیٹھ جاتے (صدر مقام پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے)۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سُوقُ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ فَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ ؛ قَالَ : وَكَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بُيُوتِ السُّوقِ كِرَاءً .

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کا بازار ان کی مسجدوں کی مانند ہے جو آگے ہے وہ رات تک آگے ہی رہے گا۔ حضرت بازار کے مکانات کا کرایہ نہیں لیتے تھے تاکہ وقت ضرورت ان کی درستی میں کام آئے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَنْبَغِي لِلْجُلَساءِ فِي الصَّيْفِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اثْنَيْنِ مِقْدارُ عَظْمِ الذِّراعِ لِئَلّا يَشُقَّ بَعْضُهُمْ عَلى بَعْضٍ فِي الْحَرِّ .

٨۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسم گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرح بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

٩ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ قالَ : رَأَيْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ بابِ بَيْتِهِ قُبالَةَ الْكَعْبَةِ .

٩۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں دروازہ کے قبلہ رو ہو کر بیٹھتے تھے۔

بائیسواں باب

تکیہ لگانا اور پشت و پنڈلیوں کے متعلق

(بابُ الْإِتِّكاءِ وَالْإِحْتِباءِ) ۲۲

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِتِّكاءُ فِي الْمَسْجِدِ رَهْبانِيَّةُ الْعَرَبِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَجْلِسُهُ مَسْجِدُهُ وَصَوْمَعَتُهُ بَيْتُهُ .

١۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تکیہ لگا کر سونا عرب کے ریاضت کشوں کی بدعت ہے مومن کے لیے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ گھر ہے۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِحْتِباءُ فِي الْمَسْجِدِ حِيطانُ الْعَرَبِ .

۲۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسجد کی دیوار سے تکیہ کرنا اور پاؤں پھیلانا عربوں کے اپنے گھر میں بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْاِحْتِبَاءُ حِيطَانُ الْعَرَبِ.

۳۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَبِي بِثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ يُغَطِّي عَوْرَتَهُ فَلَا بَأْسَ.

۴۔ حضرت ابوعبداللہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ایک لباس سے پشت اور پنڈلیاں چھپاتا ہے فرمایا اگر شرمگاہ ڈھکی رہے تو کیا مضائقہ ہے۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَبِيَ مُقَابِلَ الْكَعْبَةِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بیت اللہ کے سامنے جائز نہیں کہ پشت و زانو ملا کر بیٹھے۔

تیئسواں باب

مزاح و ہنسی

((بَابُ الدُّعَابَةِ وَالضَّحِكِ)) ۲۳

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فَيَجْرِي بَيْنَهُمْ كَلَامٌ يَمْزَحُونَ وَيَضْحَكُونَ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَنَى الْفُحْشَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَأْتِيهِ

الأَعْرَابِيُّ فَيُهْدِي لَهُ الْهَدِيَّةَ ثُمَّ يَقُولُ مَكَانَهُ: أَعْطِنَا ثَمَنَ هَدِيَّتِنَا فَيَضْحَكُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ إِذَا اغْتَمَّ يَقُولُ: مَا فَعَلَ الأَعْرَابِيُّ لَيْتَهُ أَتَانَا.

راوی نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جو مزاح کرتے ہیں اور ہنستے ہیں آیا وہاں رہے یا نہ رہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں جب تک دیوانہ ہو۔ میں سمجھا حضرت نے شاید دشنام طرازی کو سمجھا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا کرتا تھا اور تحفے لاتا تھا پھر کہتا تھا اسی جگہ میرے ہدیہ کی قیمت دیجیے رسول اللہ اس بات پر ہنستے تھے اور جب رنجیدہ ہوتے تھے تو فرماتے تھے کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا اور اپنے ہدیہ کی قیمت مانگتا۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ [illegible] عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِيهِ دُعَابَةٌ، قُلْتُ: [illegible]

٢ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے دعابہ ضروری ہے میں نے کہا دعابہ کیا ہے فرمایا مزاح۔

٣ - عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ [illegible] بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ يُونُسَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَيْفَ مُدَاعَبَةُ بَعْضِكُمْ بَعْضاً [illegible] قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ الْمُدَاعَبَةَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّكَ لَتُدْخِلُ بِهَا السُّرُورَ عَلَى أَخِيكَ [illegible] اللهِ صلى الله عليه وآله يُدَاعِبُ الرَّجُلَ يُرِيدُ أَنْ يَسُرَّهُ.

٣ - راوی ہے صادق آل محمد علیہ السلام نے کہا تم لوگوں میں مداعبہ کی کیا صورت ہے میں نے کہا بہت کم ہے فرمایا کم نہ کرو مزاح علامت حسن خلق ہے تم مزاح سے اپنے مومن بھائی کو خوش کرو۔ رسول اللہ صلعم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی کو خوش کرنا چاہتے تھے تو اس سے مزاح کرتے تھے۔

٤ - صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجَمَاعَةِ بِلَا رَفَثٍ.

٤ - فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی مزاح کو دوست رکھتا ہے جبکہ فحش باتیں نہ ہوں۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: ضَحِكُ الْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ.

۵- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا ہنسنا اس کا مسکرانا ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ وَقَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الدِّينَ كَمَا يُمِيتُ الْمَاءُ الْمِلْحَ .

۶- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ مِنَ الْجَهْلِ الضَّحِكَ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْمَنُ الْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ السَّيِّئَاتِ .

۷- فرمایا صادق آل محمد نے بغیر تعجب ہنسنا جہالت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگلے دانتوں کو ہنسی میں نہ دکھاؤ جبکہ تم نے بد اعمالی کی ہو اور گناہوں کے شب خون مارنے سے بے خوف نہ ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمُزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

۸- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو زیادہ مزاح سے بچاؤ ورنہ آبرو جاتی رہے گی۔

٩ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلاً فَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تُمَارِهِ .

۹- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی کو دوست رکھو تو اس سے زیادہ مزاح نہ کرو اور اس سے جھگڑا نہ کرو۔

١٠ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ .

۱۰- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے قہقہہ عمل شیطان ہے۔

١١ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: كَثْرَةُ الضَّحِكِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا آبرو کو کھو دیتا ہے۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَجُرُّ السَّخِيمَةَ وَيُورِثُ الضَّغِينَةَ وَهُوَ السَّبُّ الْأَصْغَرُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے کو کثرت مزاح سے بچاؤ کیونکہ وہ کینہ کو اور اس کے اثر کو پیدا کرتا ہے اور وہ چھوٹی گالی ہے۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا قَهْقَهْتَ فَقُلْ حِينَ تَفْرُغُ: اللَّهُمَّ لَا تَمْقُتْنِي.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب قہقہہ مارو تو بطور کفارہ خدا سے کہو یا اللہ مجھے دشمن نہ رکھنا۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ وَعَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَثَعْلَبَةَ، رَفَعُوهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ وَأَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: كَثْرَةُ الْمِزَاحِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَكَثْرَةُ الضَّحِكِ تَمُجُّ الْإِيمَانَ مَجّاً.

۱۴۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے زیادہ مذاق آبروریزی کا باعث ہے زیادہ ہنسنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے

١٥ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمِزَاحُ السِّبَابُ الْأَصْغَرُ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

١٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَمَهَابَةِ الرِّجَالِ.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو مزاح سے بچاؤ کیونکہ اس سے آبرو جاتی رہتی ہے اور آدمی کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔

۱۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَا تُمَارِ فَيَذْهَبَ بَهَاؤُكَ وَلَا تُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ .

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جھگڑا نہ کرو اس سے تمہاری عزت جاتی رہے گی اور زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ لوگوں کو مقابلہ کی جرأت ہوگی۔

۱۸ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ تم پر لوگوں کو جرأت ہوگی۔

۱۹ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ - أَوْ قَالَ : قَالَ أَبِي لِبَعْضِ وُلْدِهِ - : إِيَّاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيمَانِكَ وَيَسْتَخِفُّ بِمُرُوءَتِكَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے اپنے کو مزاح سے بچاؤ ورنہ نور ایمان سے تمہیں دور کر دے گا اور تمہاری مروت کو ہلکا بنا دے گا۔

۲۰ ۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عليهما السلام يَبْكِي وَلَا يَضْحَكُ وَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام يَضْحَكُ وَيَبْكِي وَكَانَ الَّذِي يَصْنَعُ عِيسَى عليه السلام أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ يَحْيَى عليه السلام .

۲۰۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ یحییٰ بن زکریا روتے تھے اور ہنستے نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہنستے بھی تھے اور روتے بھی تھے اور ان کا یہ طریقہ یحییٰ کے طریقہ سے افضل تھا۔

چوبیسواں باب

ہمسایہ کا حق

(بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ) ۲۴

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، جَمِيعاً عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : لِي جَارٌ يُؤْذِينِي ؟ فَقَالَ : ارْحَمْهُ فَقُلْتُ : لَا رَحِمَهُ اللهُ ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي ؛ قَالَ : فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُ . فَقُلْتُ : يَفْعَلُ بِي كَذَا وَكَذَا وَيَفْعَلُ بِي وَيُؤْذِينِي ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَاشَفْتَهُ انْتَصَفْتَ مِنْهُ ؟ فَقُلْتُ : بَلَى أُرْبِي عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنَّ ذَا مِمَّنْ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِذَا رَأَى نِعْمَةً عَلَى أَحَدٍ فَكَانَ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَ بَلَاءَهُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَهُ عَلَى خَادِمِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ أَسْهَرَ لَيْلَهُ وَأَغَاظَ نَهَارَهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ دَاراً فِي بَنِي فُلَانٍ وَإِنَّ أَقْرَبَ جِيرَانِي مِنِّي جِوَاراً مَنْ لَا أَرْجُو خَيْرَهُ وَلَا آمَنُ شَرَّهُ ، قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَلِيّاً عليه السلام وَسَلْمَانَ وَأَبَاذَرٍّ - وَنَسِيتُ آخَرَ وَأَظُنُّهُ الْمِقْدَادَ - أَنْ يُنَادُوا فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى أَصْوَاتِهِمْ بِأَنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ فَنَادَوْا بِهَا ثَلَاثاً ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى كُلِّ أَرْبَعِينَ دَاراً مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ مجھے ستاتا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ میں نے کہا میں تو رحم نہ کروں گا یہ سن کر حضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اس حالت میں حضرت کو چھوڑنا برا سمجھا۔ میں نے کہا وہ میرے ساتھ ایسا ایسا کرتا ہے اور ستاتا ہے فرمایا اگر تم نے اس سے انتقام لیا تو کیا برابری کو قائم رکھو گے میں نے کہا میں تو اس پر زیادتی کروں گا فرمایا تو ایسا ہی ہے جیسا خدا فرماتا ہے "وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے۔ جب حاسد لوگ کسی پر نزولِ رحمت دیکھتے ہیں تو اس کے گھر والوں پر مصیبت نازل کرتے ہیں اور اگر گھر والے نہیں ہوتے تو نوکروں کو مبتلائے بلا کرتے ہیں اور اگر نوکر بھی نہیں ہوتے تو بے چینی سے رات کو جاگتے ہیں اور دن کو غیظ و غضب سے پیچ و تاب کھاتے ہیں۔ حضرت رسول خدا کے پاس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے فلاں قبیلہ میں ایک گھر خریدا ہے میرا قریب ترین پڑوسی ایسا ہے جس سے نہ تو نیکی کی امید ہے اور نہ میں اس

کے شر سے محفوظ ہوں یہ سن کر حضرت رسول اللہ نے حضرت علی و سلمان اور ابوذر اور غالباً مقداد کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے مسجد میں ندا کریں کہ جس سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے چنانچہ ان حضرات نے تین بار ندا کی پھر رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتایا کہ پڑوس چالیس گھر ہے آگے پیچھے اور دائیں بائیں۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ كَتَبَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَلَا آثِمٍ وَحُرْمَةُ الْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی ایک تحریر میں مضمون پڑھا کہ رسول اللہ نے مہاجرین و انصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہمسایہ کی عزت اس طرح کرو جیسے اپنی ماں کی کرتے ہو۔ یہ حدیث طولانی ہے جس کو مختصر بیان کیا گیا۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَجَاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : حُسْنُ الْجِوَارِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق بڑھاتا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ يَعْقُوبَ عليه السلام لَمَّا ذَهَبَ مِنْهُ بِنْيَامِينُ نَادَى يَا رَبِّ أَمَا تَرْحَمُنِي ؟ أَذْهَبْتَ عَيْنِي وَأَذْهَبْتَ ابْنِي ؟ فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ أَمَتُّهُمَا لَأَحْيَيْتُهُمَا لَكَ حَتَّى أَجْمَعَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا وَلَكِنْ تَذْكُرُ الشَّاةَ الَّتِي ذَبَحْتَهَا وَشَوَيْتَهَا وَأَكَلْتَ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تُنِلْهُ مِنْهَا شَيْئاً ؟ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بنیامین کو عزیز مصر نے روک لیا تو انھوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے میری بصارت لے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا

وہ عمل تو یاد کرو کہ تم نے بکری کو ذبح کیا اسے پکایا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے پڑوس میں روزہ دار تھا تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

٥ ـ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي كُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهِ عَلَىٰ فَرْسَخٍ : أَلَا مَنْ أَرَادَ الْغَدَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَىٰ يَعْقُوبَ ، وَإِذَا أَمْسَىٰ نَادَىٰ : أَلَا مَنْ أَرَادَ الْعَشَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَىٰ يَعْقُوبَ .

۵۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد یعقوب اپنے گھر سے ایک میل دور تک یہ ندا کرتے تھے ہر صبح کو جو صبح کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے ایسے ہی شام کو ندا کرتے کہ جو شام کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَشْكُو إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَعْضَ أَمْرِهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كُرَيْسَةً وَقَالَ : تَعَلَّمِي مَا فِيهَا ، فَإِذَا فِيهَا : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ .

۶۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ کے پاس کسی امر کی شکایت لے کر آئیں۔ رسول اللہ صلعم نے لوح ان کو دے کر فرمایا پڑھو اس میں کیا ہے اس میں تحریر تھا کہ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔ اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ یا تو کلمہ خیر کہے ورنہ چپ رہے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْجِوَارِ زِيَادَةٌ فِي الْأَعْمَارِ وَعِمَارَةُ الدِّيَارِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے نیکی کرنا عمر اور آبادی میں زیادتی کا باعث ہے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنِ النَّهِيكِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَكَمِ الْخَيَّاطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ وَيَزِيدُ فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے حسن سلوک آبادی اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔

۹ ۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَبْدٍ صَالِحٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : لَيْسَ حُسْنُ الْجِوَارِ كَفَّ الْأَذَى وَلَكِنَّ حُسْنَ الْجِوَارِ صَبْرُكَ عَلَى الْأَذَى .

۹۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑوسی سے اچھا برتاؤ اس کی اذیت سے باز رہنا نہیں بلکہ اس کی اذیت دینے پر صبر کرنا ہے۔

۱۰ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ وَيُنْسِي فِي الْأَعْمَارِ .

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور موت کی تاخیر کا سبب ہے۔

۱۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ ۔ وَالْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ ۔ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جبکہ آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ جان لو کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک نہیں کرتا۔

۱۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ ، قُلْتُ : وَمَا بَوَائِقُهُ ؟ قَالَ : ظُلْمُهُ وَغَشْمُهُ

۱۲۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کے بوائق سے ہمسایہ محفوظ رہے۔ میں نے پوچھا بوائق کیا ہے؟ فرمایا ظلم و جور۔

۱۳ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَشَكَا إِلَيْهِ أَذًى مِنْ جَارِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : اصْبِرْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَشَكَاهُ ثَالِثَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِلرَّجُلِ الَّذِي شَكَا : إِذَا كَانَ عِنْدَ رَوَاحِ النَّاسِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى

الطَّرِيقِ حَتَّى يَرَاهُ مَنْ يَرُوحُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا سَأَلُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ قَالَ: فَفَعَلَ، فَأَتَاهُ جَارُهُ الْمُؤْذِي لَهُ فَقَالَ لَهُ: رُدَّ مَتَاعَكَ فَلَكَ اللهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ.

۱۳۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی، فرمایا صبر کر، وہ دوسری بار آیا اور پھر شکایت کی فرمایا صبر کر، تیسری بار وہ پھر آیا اور شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا جمعہ کے دن جب لوگ نماز جمعہ کو جا رہے ہوں تو اپنے گھر کا سامان نکال کر راستہ میں ڈال دے جب لوگ پوچھیں تو اپنا حال ان سے بیان کر اس نے ایسا ہی کیا اس کا ستانے والا پڑوسی بھی آیا۔ یہ حال دیکھ کر اس نے کہا۔ یہ سامان لے کر اپنے گھر جا اب تو میرا برتاؤ ایسا نہ پائے گا۔

١٤ - عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ، قَالَ: وَمَا مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ يَبِيتُ [وَ]فِيهِمْ جَائِعٌ يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۴۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ جو رات کو شکم سیر ہو کر سوئے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ شہر والے بھی مجھ پر ایمان نہیں لائے جو اس طرح سوئیں کہ ان کے درمیان بھوکا ہو روز قیامت اللہ کی نظر رحمت ان پر نہ ہو گی۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مِنَ الْقَوَاصِمِ الْفَوَاقِرِ الَّتِي تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السَّوْءِ: إِنْ رَأَى حَسَنَةً أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا.

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ برا ہمسایہ لوگوں کی پشت کا توڑنے والا ہے اگر نیکی دیکھتا ہے تو اسے چھپاتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے

١٦ - عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ جَارِ السَّوْءِ فِي دَارِ إِقَامَةٍ، تَرَاكَ عَيْنَاهُ وَيَرْعَاكَ قَلْبُهُ: إِنْ رَآكَ بِخَيْرٍ سَاءَهُ وَإِنْ رَآكَ بِشَرٍّ سَرَّهُ.

۱۶۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بدذات پڑوسی سے جو تجھے آنکھوں سے دیکھے اور دل میں تجھے رکھے اس صورت سے کہ جب تجھے خوش حال دیکھے تو آزردہ ہو اور جب مصیبت میں دیکھے تو خوش ہو۔

پچیسواں باب

حدالجوار

(بَابُ حَدِّ الْجِوَارِ) ۲۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُلُّ أَرْبَعِينَ دَاراً جِيرَانٌ : مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلعم نے فرمایا چالیس گھر چاروں طرف ہمسایہ میں داخل ہیں۔

٢ ـ وَعَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: حَدُّ الْجِوَارِ أَرْبَعُونَ دَاراً مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہمسائیگی چالیس گھر ہیں ہر طرف سے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے۔

چھبیسواں باب

اچھی مصاحبت اور ہم سفر کا حق

(بَابُ) ۲۶

(حُسْنِ الصَّحَابَةِ وَحَقِّ الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَحُسْنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، ادائے امانت کی، صدق گوئی کی، اچھی صحبت کی جس سے ہم نشینی ہو اور قوت صرف اللہ ہی سے چاہو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ حَمَّادٍ ؛ عَنْ حَرِيزٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ خَالَطْتَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِ فَافْعَلْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے ربط ضبط رکھو تو اگر ممکن ہو کہ تم اپنا ہاتھ نیکی میں اس سے اونچا رکھ سکو تو یہ کرو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا اصْطَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَعْظَمُهُمَا أَجْراً وَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو شخص مصاحب ہوں تو عند اللہ زیادہ مستحق اجر اور زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ؛ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حَقُّ الْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ إِذَا مَرِضَ ثَلَاثاً

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسافر کا یہ حق یہ ہے کہ اگر بیمار ہو تو اس کے ساتھی تین شبانہ روز اس کے پاس رہیں

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَاحَبَ رَجُلاً ذِمِّيّاً فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَيْنَ تُرِيدُ يَا عَبْدَاللهِ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ الْكُوفَةَ ؛ فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيقُ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُرِيدُ الْكُوفَةَ ؟ فَقَالَ لَهُ : بَلَى ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : فَقَدْ تَرَكْتَ الطَّرِيقَ ، فَقَالَ لَهُ : قَدْ عَلِمْتُ قَالَ فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِي وَقَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : هَذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ هُنَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ وَ كَذَلِكَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : هَكَذَا قَالَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ الذِّمِّيُّ : لَا جَرَمَ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لِأَفْعَالِهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِكَ وَ رَجَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَلَمَّا عَرَفَهُ أَسْلَمَ .

۵۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ایک کافر ذمی ہمسفر تھا اس نے آپ سے پوچھا آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے آپ نے کہا کوفہ، جب ذمی نے اپنی منزل کے لئے راستہ چھوڑا تو امیر المومنین اس کے ساتھ چلے اس نے کہا آپ تو کوفہ

جاتے تھے۔ فرمایا ہاں۔ اس نے کہا تو آپ نے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔ فرمایا مجھے معلوم ہے اس نے کہا پھر آپ نے کیوں چھوڑا جبکہ میں نے آپ کو بتادیا تھا فرمایا مصاحبت کی خوبی یہ ہے کہ جب اپنے ساتھی سے جدا ہو تو کچھ دور اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے نبی نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ذمی نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا ہاں۔ ذمی نے کہا آپ کے پیغمبر کا تابع ہوگا وہ جوان کے افعال کریمہ کی پیروی کرے۔ آپ گواہ رہیئے کہ میں اس بارے میں آپ کے دین پر ہوں پس وہ حضرت کے ساتھ کوفہ آیا اور مسلمان ہوگیا

ستائیسواں باب

باہم خط وکتابت

(بَابُ التَّكَاتُبِ) ۲۷

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : التَّوَاصُلُ بَيْنَ الْإِخْوَانِ فِي الْحَضَرِ التَّزَاوُرُ وَفِي السَّفَرِ التَّكَاتُبُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضر میں اپنے بھائیوں سے ملنا چاہیئے اور سفر میں خط وکتابت کرنی چاہیئے

۲۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: رَدُّ جَوَابِ الْكِتَابِ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ رَدِّ السَّلَامِ وَالْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللهِ وَرَسُولِهِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینے والا خدا اور رسولؐ کے نزدیک بہتر ہے۔

اٹھائیسواں باب

النوادر

((بَابُ النَّوَادِرِ)) ۲۸

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ : عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُقَسِّمُ لَحَظَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَيَنْظُرُ إِلَى ذَا وَيَنْظُرُ إِلَى ذَا بِالسَّوِيَّةِ ، قَالَ: وَلَمْ يَبْسُطْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله رِجْلَيْهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَطُّ وَإِنْ كَانَ لَيُصَافِحُهُ الرَّجُلُ فَمَا يَتْرُكُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّىٰ يَكُونَ هُوَ التَّارِكَ فَلَمَّا فَطِنُوا لِذٰلِكَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَافَحَهُ قَالَ بِيَدِهِ فَنَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آنحضرت صلعم تمام صحابہ پر یکساں نظر ڈالتے تھے اور صحابہ کے سامنے پیر نہیں پھیلاتے تھے اور جب مصافحہ کرتے تھے تو جب تک دوسرا اپنا ہاتھ نہ کھینچے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب صحابہ کو یہ علم ہوا تو وہ اپنا ہاتھ ہٹانے لگے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَاضِراً فَكَنِّهِ وَإِذَا كَانَ غَائِباً فَسَمِّهِ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی موجود ہو تو اس کو کنیت سے یاد کرو جب غائب ہو جائے تو اس کا نام خط میں لکھو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَإِنَّ مِنْ حَقِّهِ الْوَاجِبِ وَصِدْقِ الْإِخَاءِ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَإِلَّا فَإِنَّهَا مَعْرِفَةُ حُمْقٍ.

۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو تو اس کا نام اس کے باپ اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کرو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ دوستی حماقت ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْماً لِجُلَسَائِهِ: تَدْرُونَ مَا الْعَجْزُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: الْعَجْزُ ثَلَاثَةٌ أَنْ يَبْدُرَ أَحَدُكُمْ بِطَعَامٍ يَصْنَعُهُ لِصَاحِبِهِ فَيُخْلِفُهُ وَلَا يَأْتِيهِ، وَالثَّانِيَةُ أَنْ يَصْحَبَ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الرَّجُلَ أَوْ يُجَالِسَهُ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ هُوَ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ؟ فَيُفَارِقُهُ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ ذٰلِكَ؛ وَالثَّالِثَةُ أَمْرُ النِّسَاءِ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ أَهْلِهِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ وَهِيَ لَمْ تَقْضِ حَاجَتَهَا فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: فَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يَتَحَوَّشُ[1] وَيَمْكُثُ حَتَّىٰ يَأْتِيَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعاً.

قَالَ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ مِنْ أَعْجَزِ الْعَجْزِ رَجُلاً لَقِيَ رَجُلاً فَأَعْجَبَهُ

نَحْوَهُ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَمَوْضِعِهِ.

۴۔ رسول اللہ صلعم نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا جانتے ہو بیوقوفی کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس کی تین صورتیں ہیں اوّل یہ کہ جس کو دعوت کے لئے بلایا ہے اس کے کھانے کی تیاری میں جلدی کرے یعنی سامان خرید لائے اور وہ مہمان خلف وعدہ کرے اور اس سے یہ نہ پوچھے کہ کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائے۔ تیسرا وہ ہے کہ خود اپنی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی بی بی اس میں حصہ نہ لے۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا پھر کیا کرنا چاہیئے فرمایا ان کاموں میں تاخیر کرے تاکہ دونوں مل جل کر کام کرنے لگیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے کہ جب کسی سے ملے تو یہ نہ پوچھے تیرا نام و نسب کیا ہے اور مقام کہاں ہے۔

٥ ـ وَعَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا تُذْهِبِ الْحِشْمَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ أَبْقِ مِنْهَا فَإِنَّ ذَهَابَهَا ذَهَابُ الْحَيَاءِ.

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے اور اپنے مسلمان کے درمیان خودداری قائم رکھو اس کا ترک حیا کا ترک ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَثِقْ بِأَخِيكَ كُلَّ الثِّقَةِ فَإِنَّ صِرْعَةَ الْإِسْتِرْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ.

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کسی دوست پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو ورنہ جو غلطی تم سے ہوگی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ وَعُثْمَانَ ابْنِ سُلَيْمَانَ النَّخَّاسِ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، وَيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَا: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اخْتَبِرُوا إِخْوَانَكُمْ بِخَصْلَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتَا فِيهِمْ وَإِلَّا فَاعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ: مُحَافَظَةٍ عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي مَوَاقِيتِهَا وَالْبِرِّ بِالْإِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ.

۷۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں کو دو باتوں میں آزماؤ اگر وہ ان میں ہوں تو خیر۔ ورنہ ان سے الگ رہو اول یہ کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے دوسرے یہ کہ عسرت و خوشحالی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔

انتیسواں باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کی تاکید

(بَابٌ) ۲۹

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا تَدَعْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ إِنْ كَانَ بَعْدَهُ شِعْرٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کسی حال میں ترک نہ کرو اگرچہ اس کے بعد شعر ہی کیوں نہ لکھنا ہو۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ أَجْوَدِ كِتَابِكَ وَلَا تَمُدَّ الْبَاءَ حَتَّى تَرْفَعَ السِّينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بہترین خط سے لکھو اور ب کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ س پڑھی جائے۔

٣ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِفُلَانٍ وَلَا بَأْسَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى ظَهْرِ الْكِتَابِ لِفُلَانٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فلاں کے لئے ہے۔ ہاں یہ لکھنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر خط کی پشت پر لکھے یہ خط فلاں کے لئے یعنی بسم اللہ کے ساتھ نہ لکھو۔

٤ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ؛ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكْتُبْ دَاخِلَ الْكِتَابِ : «لِأَبِي فُلَانٍ» وَاكْتُبْ «إِلَى أَبِي فُلَانٍ» ، وَاكْتُبْ عَلَى الْعُنْوَانِ «لِأَبِي فُلَانٍ» .

۴۔ سماعہ نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شروع خط میں کسی کا نام لکھے تو کوئی بات تو نہیں، فرمایا نہیں بلکہ شروع ہی سے اس کا نام اس کی عزت و بزرگی کے لیے لکھا جائے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فِي الْكِتَابِ قَالَ : لَابَأْسَ بِهِ ، ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ ، يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ يُكْرِمُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر مکتوب الیہ کا نام شروع خط میں لکھ دیا جائے۔

٦ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ الْأَحْمَرِ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَابَأْسَ بِأَنْ يَبْدَأَ الرَّجُلُ بِاسْمِ صَاحِبِهِ فِي الصَّحِيفَةِ قَبْلَ اسْمِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خط کے اندر مت لکھو کہ یہ خط میرے باپ فلاں کے لئے ہے بلکہ آغاز خط میں لکھو۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : أَمَرَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام بِكِتَابٍ فِي حَاجَةٍ فَكُتِبَ ثُمَّ عُرِضَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ فَقَالَ : كَيْفَ رَجَوْتُمْ أَنْ يَتِمَّ هٰذَا وَلَيْسَ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ ؟ انْظُرُوا كُلَّ مَوْضِعٍ لَايَكُونُ فِيهِ اسْتِثْنَاءٌ فَاسْتَثْنُوا فِيهِ

۷۔ ایک شخص نے ایک ضرورت کے لئے خط لکھا اس میں انشاء اللہ نہ تھا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اسے دیکھ کر فرمایا بغیر انشاء اللہ کے تمہیں حاجت براری کی کیسے امید ہے ہر موقع پر انشاء اللہ لکھنا چاہیئے۔

٨ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يُتَرِّبُ الْكِتَابَ وَقَالَ : لَابَأْسَ بِهِ .

۸۔ علی بن عطیہ نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی تحریر پر میں نے مٹی چھڑکی ہوئی دیکھی۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّهُ رَأَى كُتُباً لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مُتَرَّبَةً

۹۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام لکھنے کے بعد اس کے خشک ہونے سے پہلے اس پر خشک کرنے کے لئے خاک

ڈالتے تھے اور فرماتے تھے اس میں مضائقہ نہیں۔

تیسواں باب

مکتوب کاغذ کے جلانے کی نہی

(بَابُ) ۳۰

☆(النَّهْيِ عَنْ إِحْرَاقِ الْقَرَاطِيسِ الْمَكْتُوبَةِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَرَاطِيسِ تَجْتَمِعُ هَلْ تُحْرَقُ بِالنَّارِ وَفِيهَا شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ؟ قَالَ : لَا ، تُغْسَلُ بِالْمَاءِ أَوَّلاً قَبْلُ .

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جبکہ کسی نے ایسے کاغذوں کے جلانے کے لئے پوچھا جس میں ذکر اللہ ہو فرمایا ایسا نہ کرو۔ جلانے سے پہلے جہاں جہاں اسمائے الٰہیہ ہوں انھیں دھو ڈالو۔

٢ ـ عَنْهُ : عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تُحْرِقُوا الْقَرَاطِيسَ وَلَكِنِ امْحُوهَا وَخَرِّقُوهَا .

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ کاغذات کو جلاؤ مت بلکہ جہاں جہاں ذکر خدا ہو اسے مٹا دو اور پھر انھیں پھاڑ ڈالو۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الِاسْمِ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ يَمْحُوهُ الرَّجُلُ بِالتُّفْلِ قَالَ : امْحُوهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ .

۳۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جن کاغذ پر اسمائے الٰہیہ ہوں انھیں تھوک سے مٹا دے فرمایا جو چیز پاک سے پاک نظر آئے اس سے مٹاؤ جیسے پانی، عرق گلاب وغیرہ۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : امْحُوا كِتَابَ اللَّهِ [تَعَالَى] وَذِكْرَهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ . وَنَهَى أَنْ يُحْرَقَ كِتَابُ اللَّهِ وَ نَهَى أَنْ يُمْحَى بِالْأَقْلَامِ

۴۔ فرمایا! ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آیات قرآنی کو پاک چیز سے دھوؤ اور کتاب اللہ کے جلانے کی نہی فرمائی اور قلم سے کاٹ دینے کو بھی منع فرمایا۔

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي الظُّهُورِ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اغْسِلْهَا .

۵۔ کسی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ خطوں کی پشت پر جو ذکر خدا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اسے دھو ڈالو۔

تَمَّ كِتَابُ الْعِشْرَةِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ .

تمام شد

مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۹۰ء